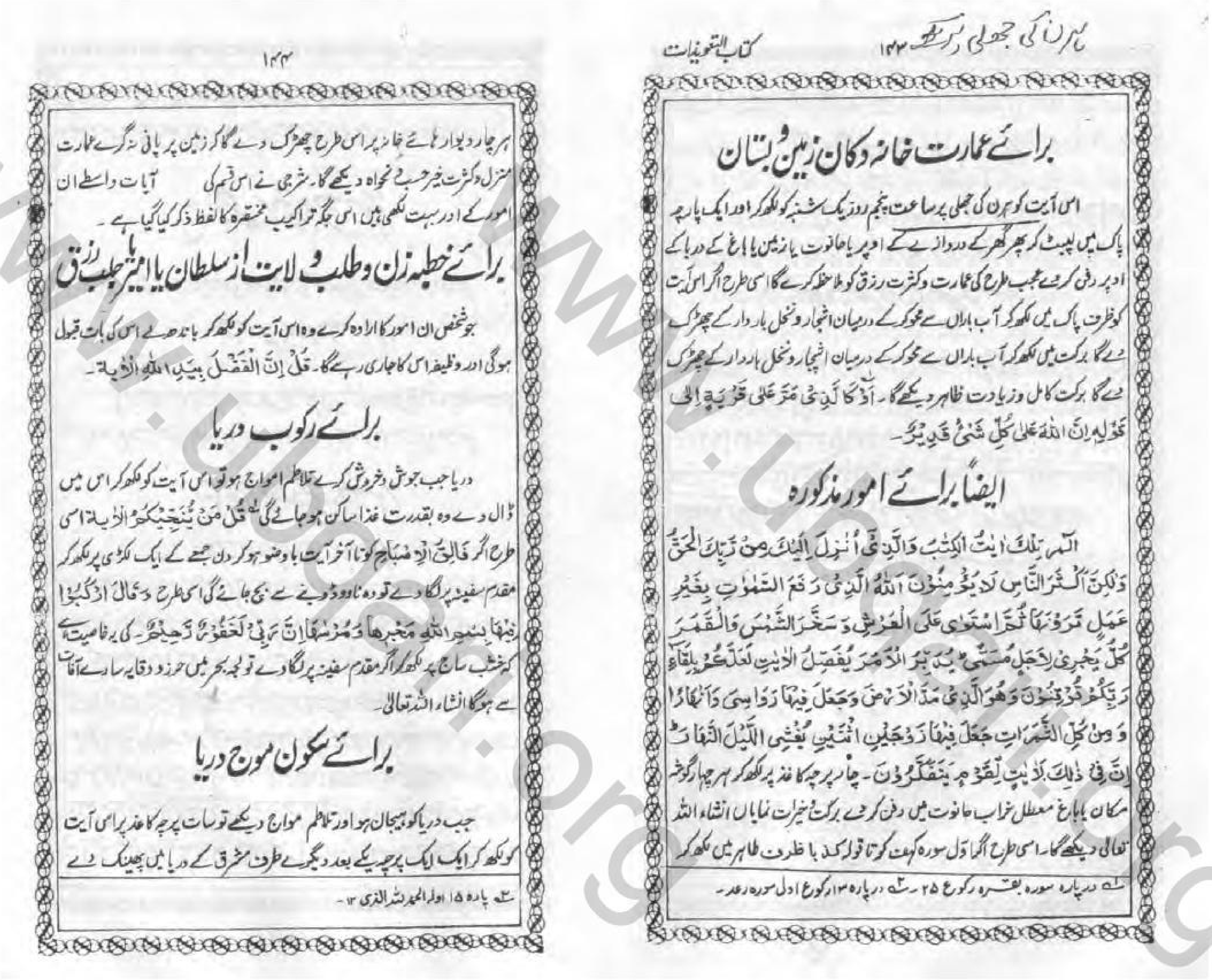

## برائے عمارت خانہ دکان زمین و بستان

اس آیت کو ہرن کی جھلی پر ساعت پنجم روز یک شنبہ کو لکھ کر اور ایک پارچہ پاک میں لپیٹ کر پھر گھر کے دروازے کے اوپر یا حانوت یا زمین یا باغ کے دریا کے اوپر دفن کر دے عجب طرح کی عمارت و کثرت رزق کو ملاحظہ کرے گا اسی طرح اگر اس آیت کو ظرف پاک میں لکھ کر آب باراں سے محو کر کے درمیان اشجار و نخل باردار کے چھڑک دے گا برکت میں لکھ کر آب باراں سے محو کر کے درمیان اشجار و نخل باردار کے چھڑک دے گا برکت کامل و زیادت ظاہر دیکھے گا۔ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

## ایضاً برائے امور مذکورہ

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَلٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ۔ چار پرچہ کاغذ پر لکھ کر ہر چہار گوشہ مکان یا باغ معطل خراب حانوت میں دفن کر دے برکت و خیرات نمایاں انشاء اللہ تعالیٰ دیکھے گا۔ اسی طرح اگر اول سورہ کہف کو تا قولہ کذبا ظرف طاہر میں لکھ کر

---

[1] درپارہ سورہ بقرہ رکوع ۲۵۔ [2] درپارہ ۱۳ رکوع اول سورہ رعد۔

ہر چہار دیوار ہائے خانہ پر اس طرح چھڑک دے گا کہ زمین پر پانی نہ گرے عمارت منزل و کثرت خیر حسب خواہ دیکھے گا۔ شرجی نے اس قسم کی آیات واسطے ان امور کے اور بہت لکھی ہیں اس جگہ تراکیب مختصرہ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔

## برائے خطبہ زن و طلب و لایت از سلطان یا امیر یا جلب رزق

جو شخص ان امور کا ارادہ کرے وہ اس آیت کو لکھ کر باندھے اس کی بات قبول ہوگی اور وظیفہ اس کا جاری رہے گا۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ الْاٰیَة۔

## برائے رکوب دریا

دریا جب جوش و خروش کرے تلاطم امواج ہو تو اس آیت کو لکھ کر اس میں ڈال دے وہ بقدرت خدا ساکن ہو جائے گی قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ الْاٰیَة اسی طرح اگر فَالِقُ الْاِصْبَاحِ کو تا آخر آیت باوضو ہو کر دن جمعے کے ایک لکڑی پر لکھ کر مقدم سفینہ پر لگا دے تو وہ ناو ڈوبنے سے بچ جائے گی اسی طرح وَقَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ کی یہ خاصیت ہے کہ خشب ساج پر لکھ کر اگر مقدم سفینہ پر لگا دے تو لجہ بحر میں حرز و وقایہ سارے آفات سے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

## برائے سکون موج دریا

جب دریا کو ہیجان ہو اور تلاطم امواج دیکھے تو سات پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھ کر ایک ایک پرچہ یکے بعد دیگرے طرف مشرق کے دریا میں پھینک دے

---

[3] پارہ ۱۵ اول الحمد للہ الذی ۱۲۔

www.ubqari.org

موج باذن خدا ساکن ہوجائے گی اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۔ وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ اسی طرح اگر کوئی شخص دریا میں قراءت پر اس آیت کی مداومت کرے گا تو دریا سے سلامت رہے گا اور تقلب آفات لیل ونہار سے سالم رہے گا اور مال وولد میں برکت سعادت پائے گا۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ اِلٰی قَوْلِهٖ كَفَّارٌ ۔

## برائے دفع خیالات فاسدہ

باندھے

ان آیات کو شخص متخیل پر تلاوت کرے یا خرقہ صوف یا رق میں لکھ کر باندھے تخیلات فاسدہ اس سے دور ہو جائیں گے وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۔ وَقَوْلُهٗ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ وَقَوْلُهٗ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔

## برائے خفقان ورجیف قلب

سورہ الم نشرح پاک برتن میں لکھ کر آب زم زم یا آب رواں سے محو کرکے اس پانی کو پی لے اللہ کے اذن سے یہ خلش دور ہو جائے گی۔

## برائے استخراج مدفون ومعمّہ

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ

دیکھو کر لکھے

بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۔ اس آیت کو ایک ظرف جدید طاہر میں لکھ کر آب باراں سے محو کرکے جس جگہ میں توہم دفین ہو وہاں چھڑک دے انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسی جگہ واقع ہوگا اور ہاتھ آئے گا اسی طرح اگر کوئی شے دفن کرکے بھول گیا ہے ضائع ہوگئی اور معلوم نہیں کدھر گئی تو جس جگہ پر گمان ہو وہاں لبان سلگائے اور یہ آیت زَعَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۔ کاغذ میں لکھ کر پانی سے محو کرکے ہر چہار دیوار خانہ پر چھڑک کر گھر کو ایک رات دن بند رکھے صبح کو کھول کر اندر جائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ چیز مل جائے گی یا خواب میں اس کو دیکھ لے گا۔

## برائے استخراج مدفون

گھر میں اگر کسی نے سحر دفن کیا ہو اور اس کی جگہ معلوم نہیں ہے تو سورہ تکویر پڑھے۔ اللہ اس جگہ کا الہام کرے گا گھر سے نکالے کوئی شے ضرر نہ کرے گی۔

## برائے حفظ صحت

اگر وظیفہ کرے تو سورۂ والعصر پڑھے وہ ہر آفت سے باذن خدا محفوظ رہے گا۔

## برائے اخبار عمل

اس آیت کو ایک خرقہ دختر نابالغ پر شب دوشنبہ کو بعد پنج ساعت شب کے لکھ کر سینہ زن پر رکھ دے اس نے جو کچھ کیا ہوگا سب کی خبر دے گی۔ یٰبُنَیَّ

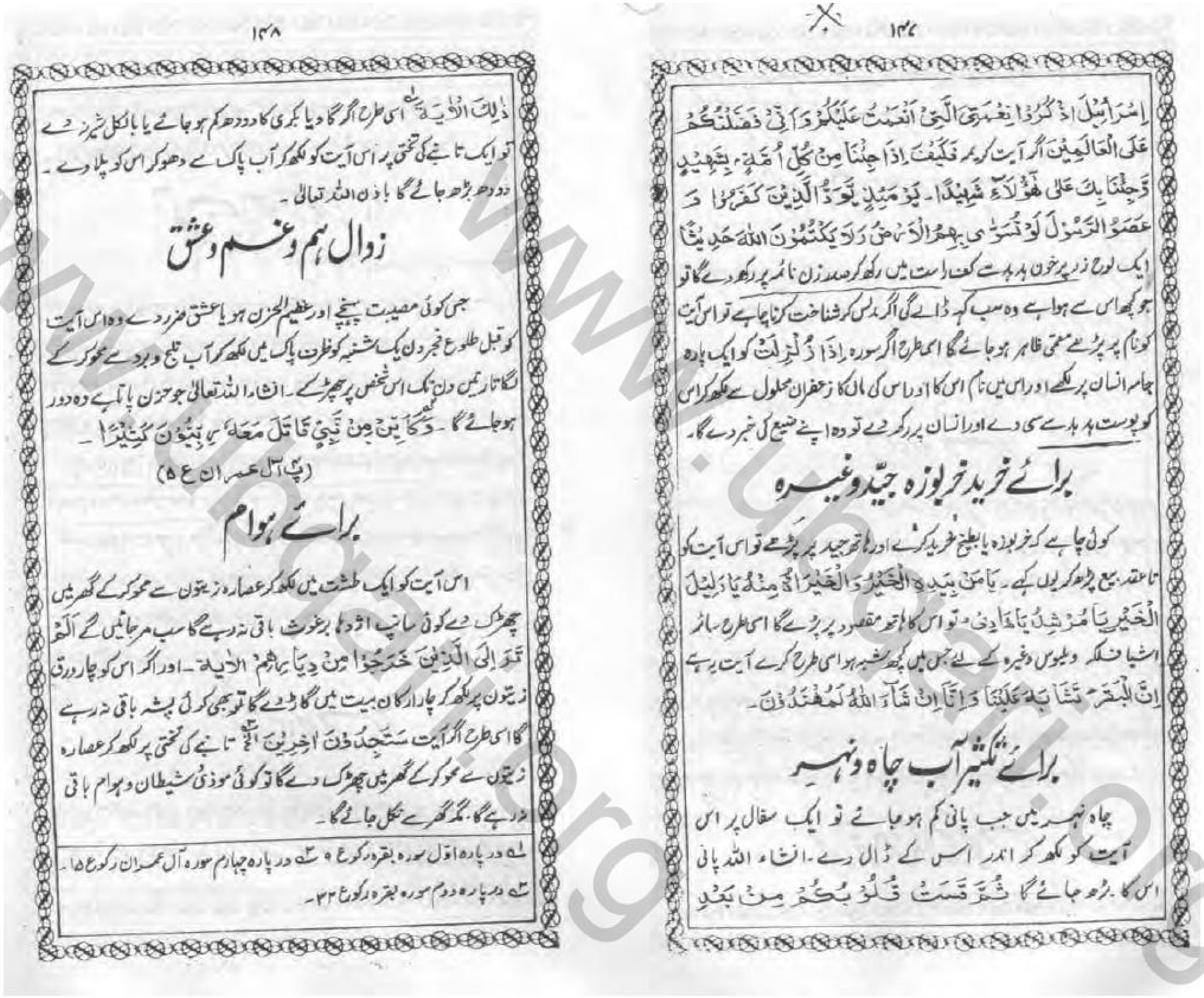

اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اگر آیت کریمہ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍۭ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا ۔ یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِهِمُ الْاَرْضُ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا ایک لوح زر پر خون ہدہد سے کف راست میں رکھ کر صدر زن نائم پر رکھ دے گا تو جو کچھ اس سے ہوا ہے وہ سب کہہ ڈالے گی اگر دزد کو شناخت کرنا چاہے تو اس آیت کو نام پر پڑھے متہم ظاہر ہو جائے گا اسی طرح اگر سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ کو ایک پارہ جامہ انسان پر لکھے اور اس میں نام اس کا اور اس کی ماں کا زعفران محلول سے لکھ کر اس کو پوست ہدہد سے سی دے اور انسان پر رکھ دے تو وہ اپنے صنیع کی خبر دے گا۔

## برائے خرید خربوزہ جیّد وغیرہ

کوئی چاہے کہ خربوزہ یا بطیخ خرید کرے اور ہاتھ جید پر پڑے تو اس آیت کو تا عقد بیع پڑھ کر یوں کہے۔ یَا مَنْ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَالْخَیْرُ اَجْمَعُ مِنْهُ یَا دَلِیْلَ الْخَیْرِ یَا مُرْشِدُ یَا هَادِیْ ۔ تو اس کا ہاتھ مقصود پر پڑے گا اسی طرح سائر اشیا فلکہ وملبوس وغیرہ کے لئے جس میں کچھ شبہ ہو اسی طرح کرے آیت یہ ہے اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۔

## برائے تکثیر آب چاہ ونہر

چاہ ونہر میں جب پانی کم ہو جائے تو ایک سفال پر اس آیت کو لکھ کر اندر اس کے ڈال دے۔ انشاء اللہ پانی اس کا بڑھ جائے گا ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

ذٰلِكَ الْاٰیَۃ[1] اسی طرح اگر گائے یا بکری کا دودھ کم ہو جائے یا بالکل شیر نہ دے تو ایک تانبے کی تختی پر اس آیت کو لکھ کر آب پاک سے دھو کر اس کو پلا دے۔ دودھ بڑھ جائے گا باذن اللہ تعالیٰ۔

## زوال ہم وغم وعشق

جس کوئی مصیبت پہنچے اور عظیم الحزن ہو یا عشق مفرط ہے وہ اس آیت کو قبل طلوع فجر دن یک شنبہ کو ظرف پاک میں لکھ کر آب تلخ وبرد سے محو کر کے لگاتار تین دن تک اس شخص پر چھڑکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو حزن پاتا ہے وہ دور ہو جائے گا۔ وَکَاَیِّنْ[2] مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرًا ۔

(پ ۴ آل عمران ع ۵)

## برائے ہوام

اس آیت کو ایک طشت میں لکھ کر عصارہ زیتون سے محو کر کے گھر میں چھڑک دے کوئی سانپ اژدہا برغوث باقی نہ رہے گا سب مر جائیں گے اَلَمْ[3] تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ الْاٰیَۃ ۔ اور اگر اس کو چار ورق زیتون پر لکھ کر چار ارکان بیت میں گاڑ دے گا تو بھی کوئی پشہ باقی نہ رہے گا اسی طرح اگر آیت سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ الخ تانبے کی تختی پر لکھ کر عصارہ زیتون سے محو کر کے گھر میں چھڑک دے گا تو کوئی موذی شیطان وہوام باقی نہ رہے گا۔ مگر گھر سے نکل جائے گا۔

---

[1] در پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۹ [2] در پارہ چہارم سورہ آل عمران رکوع ۱۵۔

[3] در پارہ دوم سورہ بقرہ رکوع ۳۲۔

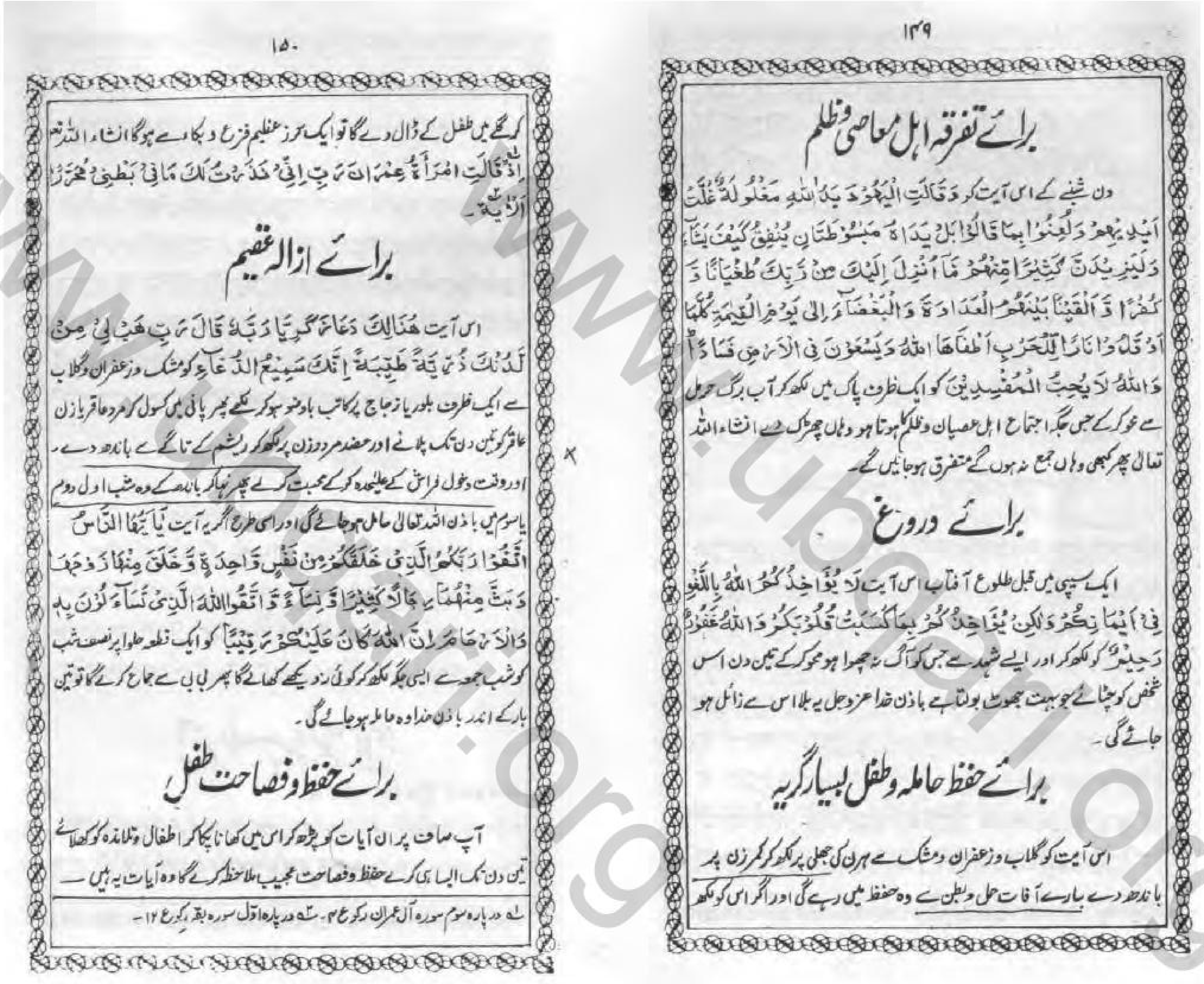

۱۴۹

## برائے تفرقہ اہل معاصی وظلم

دن شنبے کے اس آیت کو وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كُلَّمَا اَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ کو ایک ظرف پاک میں لکھ کر آب برگ حرمل سے محو کرکے جس جگہ اجتماع اہل عصیان وظلم کا ہوتا ہو وہاں چھڑک دے انشاء اللہ تعالیٰ پھر کبھی وہاں جمع نہ ہوں گے متفرق ہو جائیں گے۔

## برائے دروغ

ایک سیپی میں قبل طلوع آفتاب اس آیت لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ کو لکھ کر اور ایسے شہد سے جس کو آگ نہ چھوا ہو محو کرکے تین دن اس شخص کو چٹائے جو بہت جھوٹ بولتا ہے باذن خدا عزوجل یہ بلا اس سے زائل ہو جائے گی۔

## برائے حفظ حاملہ وطفل بسیار گریہ

اس آیت کو گلاب وزعفران ومشک سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر کمر زن پر باندھ دے بارے آفات حمل وبطن سے وہ حفظ میں رہے گی اور اگر اس کو لکھ

۱۵۰

کر گلے میں طفل کے ڈال دے گا تو ایک حرز عظیم فزع وبکا سے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ [1] اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا الآیۃ۔

## برائے ازالہ عقیم

اس آیت هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ کو مشک وزعفران وگلاب سے ایک ظرف بلوریا زجاج پر کاتب باوضو ہو کر لکھے پھر پانی میں گھول کر مرد عاقر یا زن عاقر کو تین دن تک پلائے اور عضد مرد وزن پر لکھ کر ریشم کے تاگے سے باندھ دے۔ اور وقت دخول فراش کے علیحدہ کرکے صحبت کرے پھر نہا کر باندھے وہ شب اول دوم یا سوم میں باذن اللہ تعالیٰ حامل ہو جائے گی اور اسی طرح اگر یہ آیت يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا کو ایک قطعہ حلوا پر نصف شب کو شب جمعہ سے ایسی جگہ لکھ کر کوئی نہ دیکھے کھائے گا پھر بی بی سے جماع کرے گا تو تین بار کے اندر باذن خدا وہ حاملہ ہو جائے گی۔

## برائے حفظ وفصاحت طفل

آپ صاف پر ان آیات کو پڑھ کر اس میں کھانا پکا کر اطفال وتلامذہ کو کھلائے تین دن تک ایسا ہی کرے حفظ وفصاحت عجیب ملاحظہ کرے گا وہ آیات یہ ہیں —

---

[1] در پارہ سوم سورہ آل عمران رکوع ۴۔ [2] در پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۱۲۔

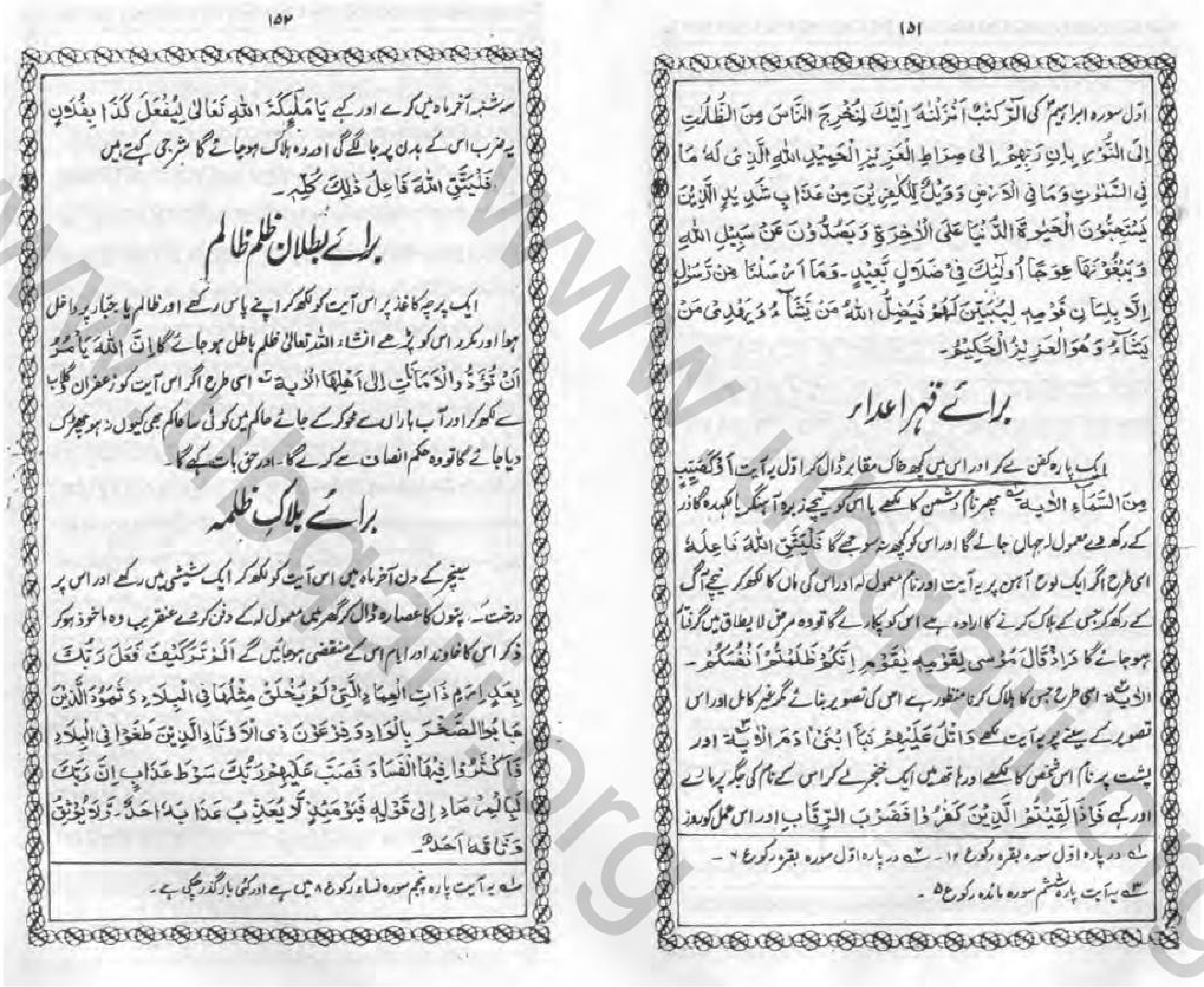

اول سورہ ابراہیم کی الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَوَیْلٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَةِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

## برائے قہر اعداء

ایک پارچہ کفن لے کر اور اس میں کچھ خاک مقابر ڈال کر اول یہ آیت اَوْ کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ الْاٰیة[1] پھر نام دشمن کا لکھے یا اس کو نیچے زیرہ آہنگر یا لکھدہ گازر کے رکھ دے معمول لہ جہاں جائے گا اور اس کو کچھ نہ سوجھے گا فَلْیَتَّقِ اللّٰهَ فَاعِلُهٗ اسی طرح اگر ایک لوح آہن پر یہ آیت اور نام معمول لہ اور اس کی ماں کا لکھ کر نیچے آگ کے رکھ کر جس کے ہلاک کرنے کا ارادہ ہے اس کو پکارے گا تو وہ مرض لا یطاق میں گرفتار ہو جائے گا وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ۔ الاٰیة[2] اسی طرح جس کا ہلاک کرنا منظور ہے اس کی تصویر بنائے مگر غیر کامل اور اس تصویر کے سینے پر یہ آیت لکھے وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ الاٰیة[3] اور پشت پر نام اس شخص کا لکھے اور ہاتھ میں ایک خنجر لے کر اس کے نام کی جگہ پر مارے اور کہے فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ اور اس عمل کو بعد

---

[1] در پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۲۔ [2] در پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۶ ۔

[3] یہ آیت پارہ ششم سورہ مائدہ رکوع ۵ ۔

ر شنبہ آخر ماہ میں کرے اور کہے یَا مَلٰٓئِکَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی لِیُفْعَلَ کَذَا بِفُلَانٍ یہ ضرب اس کے بدن پر جا لگے گی اور وہ ہلاک ہو جائے گا شرجی کہتے ہیں فَلْیَتَّقِ اللّٰهَ فَاعِلُ ذٰلِكَ کُلِّهٖ۔

## برائے بطلان ظلم ظالم

ایک پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ظالم یا جبار پر داخل ہوا اور مکرر اس کو پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ ظلم باطل ہو جائے گا اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَهْلِهَا الاٰیة[1] اسی طرح اگر اس آیت کو زعفران گلاب سے لکھ کر اور آب باراں سے محو کر کے جائے حاکم میں کوئی سا حاکم بھی کیوں نہ ہو چھڑک دیا جائے گا تو وہ حکم انصاف سے کرے گا۔ اور حق بات کہے گا۔

## برائے ہلاک ظلمہ

سینچر کے دن آخر ماہ میں اس آیت کو لکھ کر ایک شیشی میں رکھے اور اس پر درخت سُر، پتوں کا عصارہ ڈال کر گھر میں معمول لہ کے دفن کرے عنقریب وہ ماخوذ ہو کر ذکر اس کا خاوند اور ایام اس کے منقضی ہو جائیں گے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ اِلٰی قَوْلِهٖ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ۔ وَلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ۔

---

[1] یہ آیت پارہ پنجم سورہ نساء رکوع ۸ میں ہے اور کئی بار گذر چکی ہے۔

## برائے بطلان بیع وشرا

اگر اس آیت کو وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا اکۡتَالُوۡا عَلَی النَّاسِ یَسۡتَوۡفُوۡنَ وَاِذَا کَالُوۡهُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ لِیَوۡمٍ عَظِیۡمٍ یَّوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ایک صحیفہ میں لکھ کر کسی دکان میں ڈال دیا جائے گا تو بیع وشرا اس کی باطل ہو کر اللہ کی قدرت سے حال اس کا ناقص ہو جائے گا اسی طرح والعصر تا آخر سورہ ایک صحیفہ رصاص سیاہ پر ساعت زحل میں دن شنبہ کے لکھ کر موضع مراد میں ڈال دینے سے تعطیل بیع وشرا ہو جاتی ہے۔

## برائے رجم خانہ

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَهُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ وَّاَرۡسَلَ عَلَیۡهِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ تَرۡمِیۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ فَجَعَلَهُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ایک شقفہ اس جگہ میں لکھ کر کسی گھر وغیرہ میں دفن کر دینے سے اس جگہ پر پتھر آنے لگتے ہیں جب تک کہ وہ شقفہ اس جگہ میں باقی رہتا ہے۔

**فائدہ:**

اس کے بعد شرجی نے چند فوائد ۸۳ سے لے کر تا آخر یک صد فائدہ بیان میں اسماء حسنیٰ اور ان کی تاثیرات کے بطریق تکسیر اوفاق لکھے ہیں پھر کچھ منافع سورہ قرآن کریم کے اور کچھ منافع حروف مقطعہ قرآن عظیم کے بیان کئے ہیں یہ منافع غالباً اسی جنس کے ہیں جو حاجات اس رسالے میں لکھے ہیں اس لئے تلخیص ان کی اس جگہ مکرر اور غیر ضروری سمجھی گئی اگر کوئی شخص پرہیزگار اسی قدر اعمال وعزائم پر بعد حصول اجازت بصدق

اجازت

نیت وصلاح طویت تامل وقانع ہو تو بھی غنیمت ہے اور یہ مقدار واسطے فلاح ظاہر وباطن بحفظ صورت ومعنی کے کافی ووافی شافی ہو سکتا ہے مجھ کو اجازت ان عزائم ومعمولات کی بالخصوص اجازت مثل قول جمیل کے نہیں ہے لیکن اجمالاً تالیف شرجی کی اجازت ہے ایک بڑا عائق عدم ظہور اثر میں یہ ہوتا ہے کہ عازم مطابق شرط عزیمت کے نہیں ہوتا دوسرے معمول لہ کا عقیدہ کامل پایا نہیں جاتا اثر تو اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں مسلمان حسن العقیدہ قوی الایمان ہوں اور عامل صاحب اخلاص وتقویٰ ہو ایک بزرگ نے ایک آسیب زدہ پر ایک آیت قرآن کریم کی پڑھ کر پھونک دی تھی فی الفور آسیب دور ہو گیا بعد چند روز کے پھر ایک شخص کو آسیب ہوا عامل مذکور وفات کر چکے تھے ایک مرد نے وہ آیت ان کی زبان سے سن کر یاد کر لی تھی جا کر اس شخص پر دم کی کچھ فائدہ نہ ہوا جب بار بار اس کو پڑھا تو جنی مسلط نے کہا تو جا کچھ نہ ہو گا اس نے کہا آخر یہ آیت تو وہی ہے کہا ہاں اَلۡاٰیَةُ الۡاٰیَةُ وَلٰکِنَّ الرَّجُلَ غَیۡرُ الرَّجُلِ بلکہ طہارت وتفاوت کا یہاں تک اثر ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے وقت میں جب کسی شخص پر مرد ہوتا یا عورت کی جن یا شیطان آتا اور لوگ ان کو لے جاتے تو یہ فقط اس سے جا کر یہ بات کہہ دیتے کہ تو اس کو چھوڑ چلا جا ورنہ تجھ پر شرع جاری کیا جائے گا۔ وہ اسی دم بھاگ جاتا پھر یہ نوبت پہنچی کہ جس آسیب زدہ کے سامنے نام ان کا لیا جاتا وہ فی الفور افاقہ میں آجاتا اور اس کا جن وشیطان چل دیتا وَذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ اس رسالے کے سارے اعمال وعزائم ماخوذ کتاب سنت صحیحہ سے ہیں اور اکثر مجرب ہیں لیکن اگر کسی شخص پر اثر ان کا ظاہر نہ ہو تو یہ قصور عازم یا معمول لہ کا ہے نہ ان آیات واذکار اس کو چاہئے کہ وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے اس لئے کہ اس کلام پاک نے محل اہل نہ پایا موضع صالح ہاتھ اس کے نہ آیا ت حدیث میں اسی جگہ سے فرمایا ہے

رُبَّ قَارِئٍ وَالۡقُرۡاٰنُ یَلۡعَنُهٗ عِیَاذًا بِاللّٰهِ۔

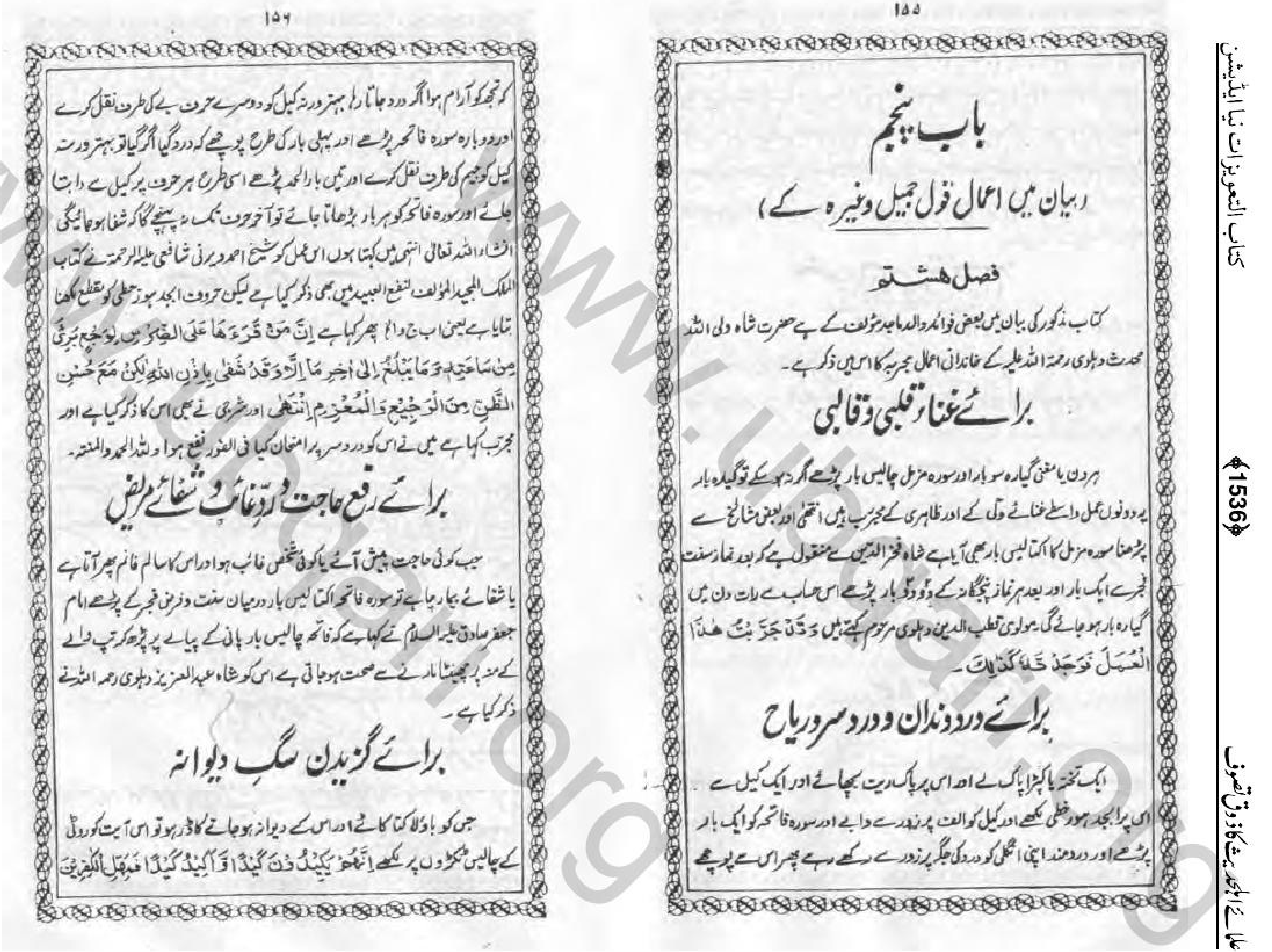

# باب پنجم

## (بیان میں اعمال قول جمیل وغیرہ کے)

## فصل ہشتم

کتاب مذکور کی بیان میں بعض فوائد والد ماجد مؤلف کے ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندانی اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے۔

### برائے غنائے قلبی وقالبی

ہر دن یا مغنی گیارہ سو بار اور سورہ مزمل چالیس بار پڑھے اگر نہ ہوسکے تو گیارہ بار یہ دونوں عمل واسطے غنائے دل کے اور ظاہری کے مجرب ہیں انتھی اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورہ مزمل کا اکتالیس بار بھی آیا ہے شاہ فخر الدین سے منقول ہے کہ بعد نماز سنت فجر ایک بار اور بعد ہر نماز پنجگانہ کے دو دو بار پڑھے اس حساب سے رات دن میں گیارہ بار ہو جائے گی مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم کہتے ہیں وَقَدْ جَرَّبْتُ هٰذَا الْعَمَلَ نَوَجَدْ تُهٗ كَذٰلِكَ۔

### برائے درد دندان و درد سر و ریاح

ایک تختہ یا کپڑا پاک لے اور اس پر پاک ریت بچھائے اور ایک کیل سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھے اور کیل کو الف پر زور سے دابے اور سورہ فاتحہ کو ایک بار پڑھے اور درد مند اپنی انگلی کو درد کی جگہ پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھے

کہ تجھ کو آرام ہوا اگر درد جاتا رہا بہتر ورنہ کیل کو دوسرے حرف بے کی طرف نقل کرے اور دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھے اور پہلی بار کی طرح پوچھے کہ درد گیا اگر گیا تو بہتر ورنہ کیل کو جیم کی طرف نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اسی طرح ہر حرف پر کیل رکھتا جائے اور سورہ فاتحہ کو ہر بار بڑھاتا جائے تو آخر حرف تک نہ پہنچے گا کہ شفا ہو جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ انتھی میں کہتا ہوں اس عمل کو شیخ احمد دیربی شافعی علیہ الرحمۃ نے کتاب الملک المجید المؤلف لنفع العبید میں بھی ذکر کیا ہے لیکن حروف ابجد ہوز حطی کو مقطع لکھنا بتایا ہے یعنی ا ب ج د ا ہ پھر کہا ہے اِنَّ مَنْ قَرَءَهَا عَلَى الضِّرْسِ لَوْجِعِ بَرِئَ مِنْ سَاعَتِهٖ وَمَا يَبْلُغُ اِلٰى اٰخِرِ مَا اِلَّا وَقَدْ شُفِيَ بِاِذْنِ اللّٰهِ لٰكِنْ مَعَ حُسْنِ الظَّنِّ مِنَ الْوَجِيْعِ وَالْمُعَزِّمِ اِنْتَهٰى اور شربنی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور مجرب کہا ہے میں نے اس کو درد سر پر امتحان کیا فی الفور نفع ہوا وللہ الحمد والمنۃ۔

### برائے رفع حاجت و رد غائب و شفائے مریض

جب کوئی حاجت پیش آئے یا کوئی شخص غائب ہو اور اس کا سالم قائم پھر آنا ہے یا شفائے بیمار چاہے تو سورہ فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت و فرض فجر کے پڑھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا ہے کہ فاتحہ چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھ کر تپ والے کے منہ پر چھینٹا مارنے سے صحت ہو جاتی ہے اس کو شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔

### برائے گزیدن سگ دیوانہ

جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جانے کا ڈر ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ

اَمْہِلْھُمْ رُوَیْدًا ۔ اور اس سگ گزیدہ کو ٹے کر ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے۔ مولانا اسحاق ؒ نے کہا ہے کہ ایک ٹکڑا بانات کا گوہ میں لپیٹ کر کھائے اثر زہر سگ کا جاتا رہے گا انشاء اللہ تعالی ۔

## برائے دفعہ فاقہ

ہر رات سورہ واقعہ ایک بار پڑھ لیا کرے یہ عمل موافق حدیث ہے اور اس رسالے میں گزر چکا ہے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ؒ نے شرح حزب البحر میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو کوئی ہر دن سو بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ ہر پڑھے گا اس کو فاقہ نہ پہنچے گا ۔

## برائے مسان

جس لڑکے کو یہ بیماری ہو اس پر فاتحہ اکتالیس بار بوصل میم بسملہ حاء الحمد کے چالیس روز تک دم کرے اگر نہ ہو سکے تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے اس کو مولوی قطب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا ہے ۔

## برائے بیدار شدن از شب

سوتے وقت آخر سورہ کہف کو اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِیْنَ فِیْھَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْھَا حِوَلًا قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ

عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا کو پڑھ کر اللہ تعالی سے دعا کرے کہ فلاں وقت اس کو جگائے تو اس وقت پر جاگ اٹھے گا یہ عمل موافق حدیث کے ہے جس کو دارمی نے روایت کیا ہے ۔

## برائے حفظ اطفال

اس عوذ کو لکھ کر بچے کے گلے میں باندھ دے اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَامَّۃٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اِنْتَھٰی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حسنین رضی کے یہی عوذہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ ابراہیم واسطے اسمٰعیل واسحاق کے یہی تعویذ کرتے تھے رَوَاہُ مُسْلِمٌ مولانا عبدالعزیز و محمد اسحاق کا معمول فقط اسی دعا کا لکھنا تھا انتہی لیکن ظاہر حدیث یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُعِیْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ الخ کہہ کر دم کرتے تھے بعد ثبوت اصل کے لکھنے اور باندھ دینے میں کچھ حرج نہیں ہے ۔ واللہ اعلم ۔

## برائے امان از ہر آفت

اس دعا کو صبح وشام پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا

www.ubqari.org

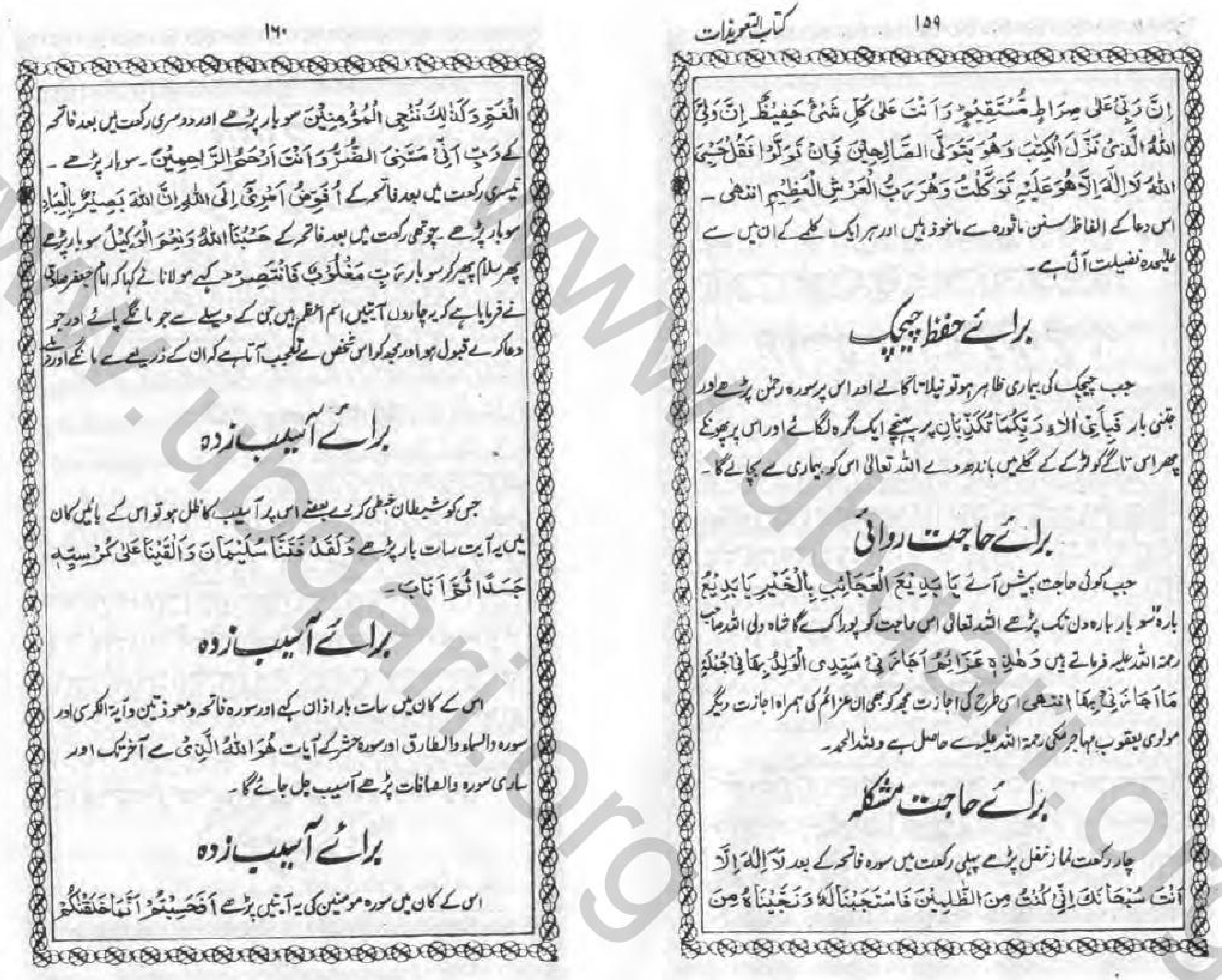

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ اِنَّ وَلِیَّ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ انتھی۔ اس دعا کے الفاظ سنن ماثورہ سے ماخوذ ہیں اور ہر ایک کلمے کے ان میں سے علیحدہ فضیلت آئی ہے۔

## برائے حفظ چیچک

جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اس پر سورہ رحمٰن پڑھے اور جتنی بار فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچے ایک گرہ لگائے اور اس پر پھونکے پھر اس تاگے کو لڑکے کے گلے میں باندھ دے اللہ تعالیٰ اس کو بیماری سے بچائے گا۔

## برائے حاجت روائی

جب کوئی حاجت پیش آئے یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ بارہ سو بار بارہ دن تک پڑھے اللہ تعالیٰ اس حاجت کو پورا کرے گا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وَهٰذِهٖ عَزَائِمُ اَجَازَنِیْ سَیِّدِی الْوَالِدُ بِهَا فِیْ جُمْلَةِ مَا اَجَازَنِیْ بِهَا انتھی اس طرح کی اجازت مجھ کو بھی ان عزائم کی ہمراہ اجازت دیگر مولوی یعقوب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے وللہ الحمد۔

## برائے حاجت مشکلہ

چار رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ

الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ سو بار پڑھے۔ تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے۔ چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر سو بار رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھے مولانا نے کہا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں جن کے وسیلے سے جو مانگے پائے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھ کو اس شخص سے تعجب آتا ہے کہ ان کے ذریعے سے مانگے اور نہ پائے

## برائے آسیب زدہ

جس کو شیطان خبطی کرے یعنے اس پر آسیب کا خلل ہو تو اس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ۔

## برائے آسیب زدہ

اس کے کان میں سات بار اذان کہے اور سورہ فاتحہ و معوذتین و آیۃ الکرسی اور سورہ والسماء والطارق اور سورہ حشر کے آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ سے آخر تک اور ساری سورہ والصافات پڑھے آسیب جل جائے گا۔

## برائے آسیب زدہ

اس کے کان میں سورہ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ

www.ubqari.org

عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔

## برائے آسیب زدہ

پانی پر سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا پڑھے اور اس پانی کا چھینٹا اس کے منہ پر مارے علم ہوش میں آجائے گا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو تو اسی پانی سے اس مکان کے اطراف میں چھینٹے مارے تو پھر وہاں نہ آئے گا۔

## برائے دفع جن از خانہ و سنگ باری

اگر شیطان کسی گھر سے قریب ہو اور پتھر پھینکے تو یہ آیت چار لوہے کے کیلوں پڑھے۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ ہر کیل پر پچیس پچیس بار ان کو گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دے یا اسماء اصحاب کہف گھر کی دیواروں میں لکھ دے انتہی لیکن اس میں کلام ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

## برائے عقیمہ

بانجھ عورت کے لئے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا پھر اس کو اس کی گردن میں باندھے اور یہ بھی عمل ہے کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور ایک لونگ کو ہر دن کھائے اور حیض کے غسل سے شروع کرے اور ان دنوں میں اس کا شوہر اس سے ہم بستر ہوتا رہے۔ مولانا نے فرمایا ایک شرط اس لونگ کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھائے اور اس پر پانی نہ پیئے۔

## برائے اسقاط جنین

جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہے تو ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا اس کے قد کے برابر لے اور اس پر نو گرہیں لگائے اور ہر گرہ میں یہ آیت پڑھے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے اور پھونکے۔

## برائے دردِ زہ

جس عورت کو درد زہ ہو ایک پرچہ کاغذ پر یہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا

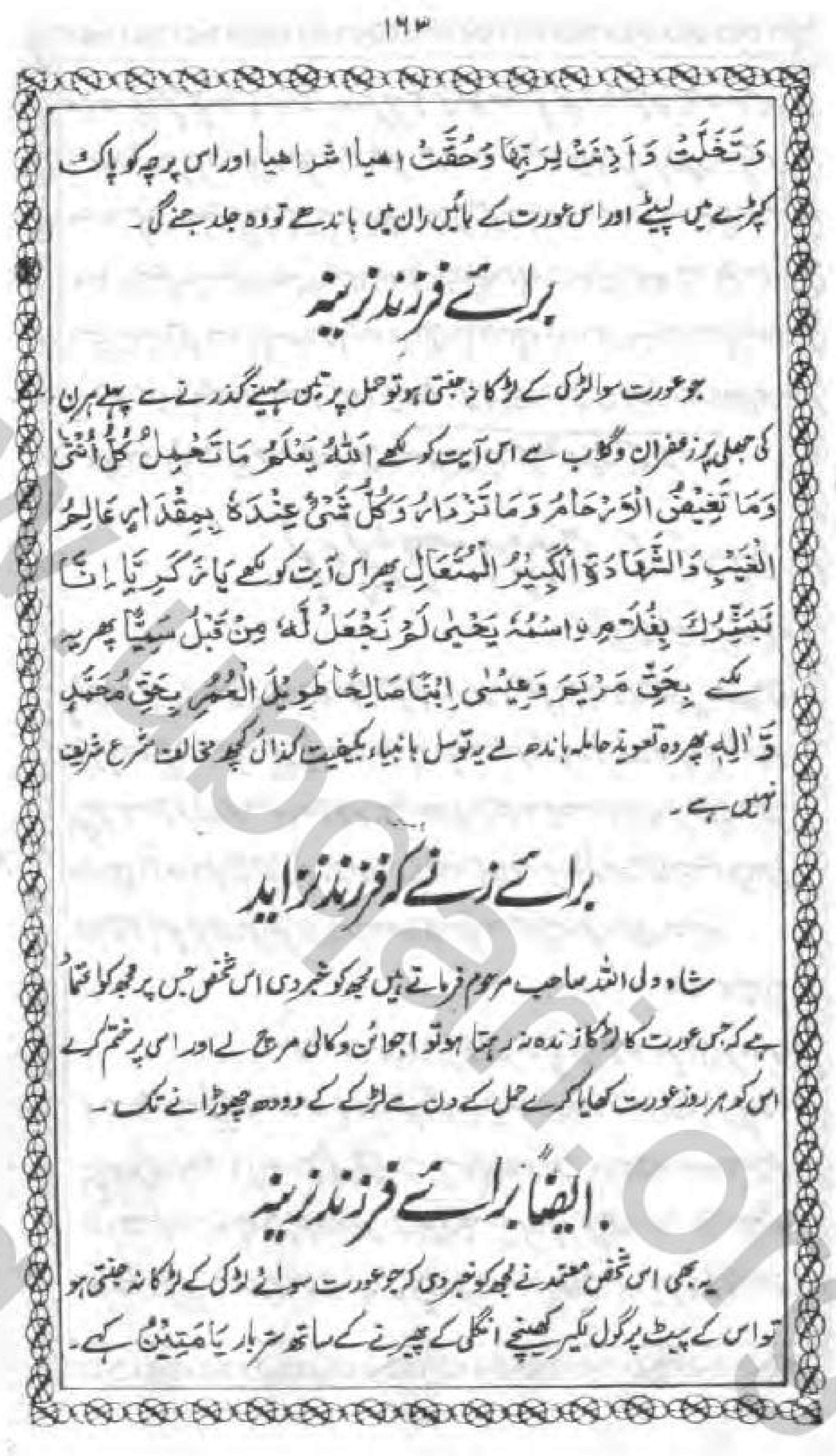

وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اٰهِيًا اشْرَاهِيًا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اس عورت کے بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی۔

## برائے فرزند زینہ

جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے اس آیت کو لکھے اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ پھر اس آیت کو لکھے یَا زَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا پھر یہ لکھے بِحَقِّ مَرْیَمَ وَعِیْسٰی اِبْنًا صَالِحًا طَوِیْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ پھر وہ تعویذ حاملہ باندھ لے یہ توسل بانبیاء بکیفیت کذائی کچھ مخالف شرع شریف نہیں ہے۔

## برائے زنے کو فرزند نزاید

شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں مجھ کو خبر دی اس شخص جس پر مجھ کو اعتماد ہے کہ جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو تو اجوائن و کالی مرچ لے اور اسی پر ختم کرے اس کو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھوڑانے تک۔

## ایضاً برائے فرزند زینہ

یہ بھی اسی شخص معتمد نے مجھ کو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر گول لکیر کھینچے انگلی کے پھیرنے کے ساتھ ستر بار یَا مَتِیْنُ کہے۔

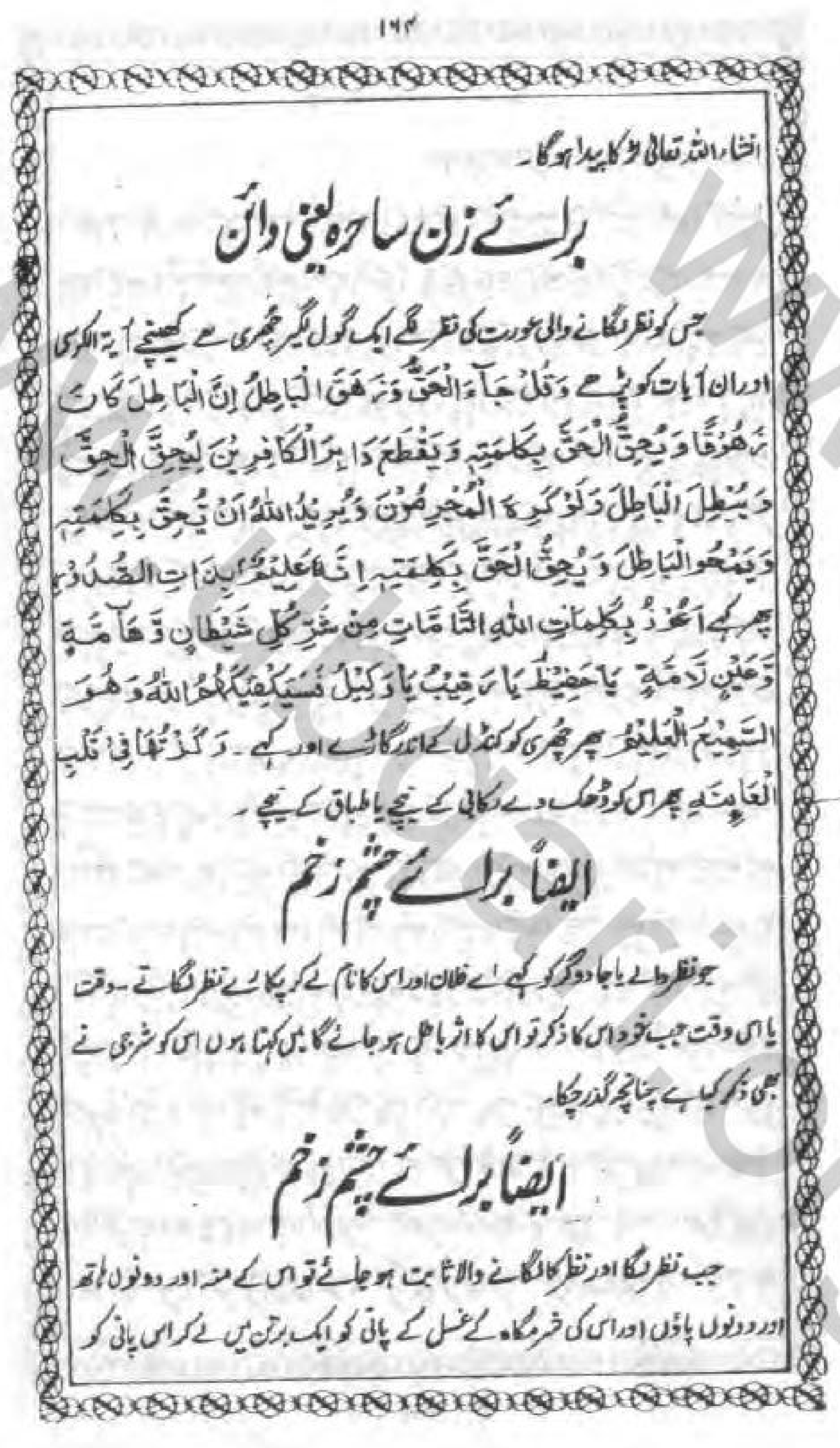

انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا۔

## برائے زن ساحرہ یعنی ڈائن

جس کو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگے ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیات کو پڑھے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکَافِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ بِکَلِمٰتِهٖ وَیَمْحُوا الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پھر کہے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَیْنٍ لَامَّةٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑے اور کہے۔ وَکِدْتُهَا فِیْ قَلْبِ الْعَائِنَةِ پھر اس کو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا طباق کے نیچے۔

## ایضاً برائے چشم زخم

جو نظر والے یا جادوگر کو کہے اے فلاں اور اس کا نام لے کر پکارے نظر لگاتے وقت یا اسی وقت جب خود اس کا ذکر تو اس کا اثر باطل ہو جائے گا میں کہتا ہوں اس کو شرعی نے بھی ذکر کیا ہے چنانچہ گذر چکا۔

## ایضاً برائے چشم زخم

جب نظر لگے اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جائے تو اس کے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اس کی شرمگاہ کے غسل کے پانی کو ایک برتن میں لے کر اس پانی کو

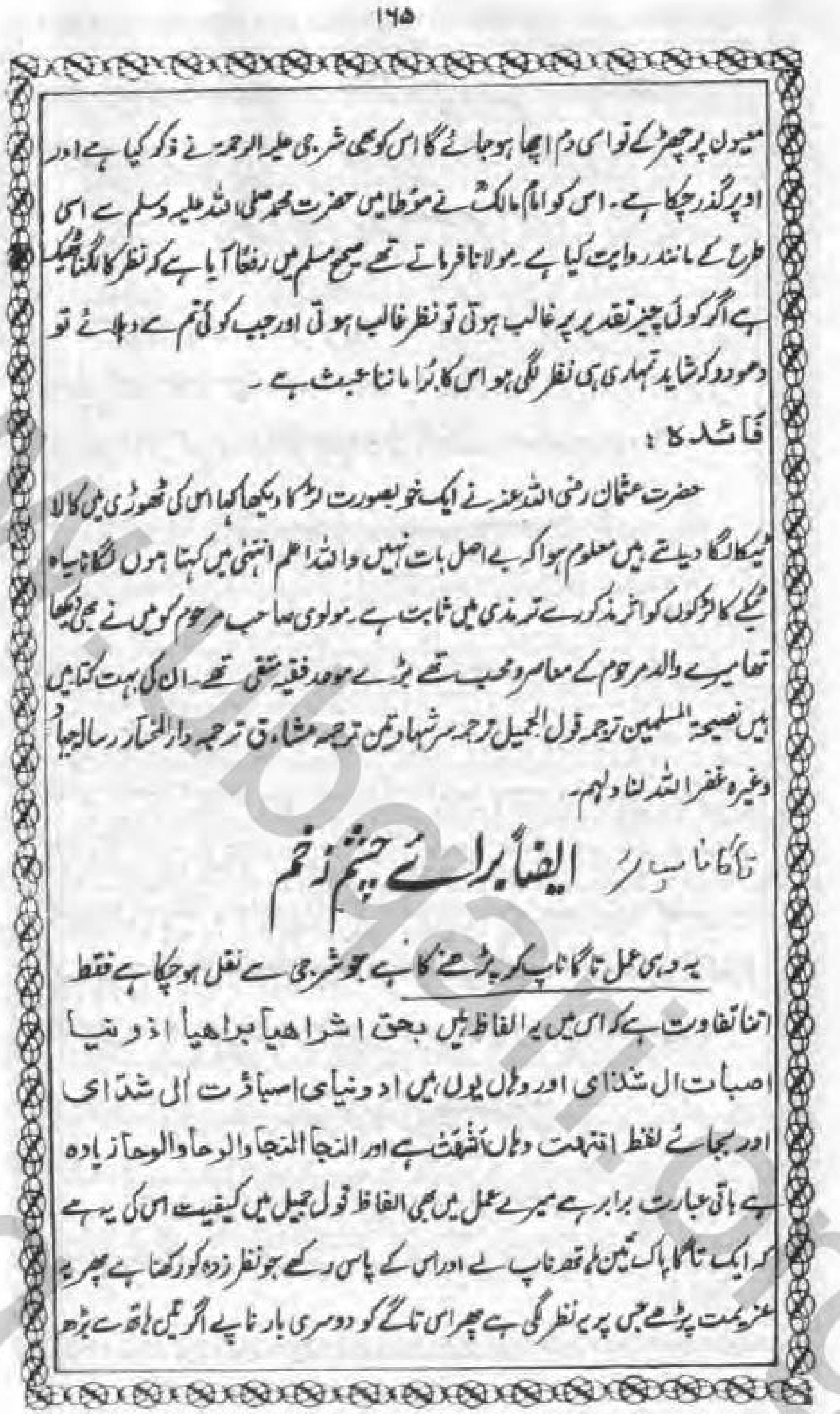

معوذتین پڑھ کر چھڑکے تو اسی دم اچھا ہو جائے گا اس کو بھی شرجی علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا ہے اور اوپر گذر چکا ہے۔ اس کو امام مالکؒ نے موطا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کے مانند روایت کیا ہے۔ مولانا فرماتے تھے صحیح مسلم میں رفعاً آیا ہے کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم سے دھلائے تو دھو دو کہ شاید تمہاری ہی نظر لگی ہو اس کا برا ماننا عبث ہے۔

**فائدہ:**

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا کہا اس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں واللہ اعلم انتہٰی میں کہتا ہوں لگانا سیاہ ٹیکے کا لڑکوں کو اثر مذکور سے ترمذی میں ثابت ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کو میں نے بھی دیکھا تھا میرے والد مرحوم کے معاصر و محب تھے بڑے موحد فقیہ متقی تھے۔ ان کی بہت کتابیں ہیں نصیحۃ المسلمین ترجمہ قول الجمیل ترجمہ سر شہادتین ترجمہ مشارق ترجمہ دار المختار رسالہ جہاد وغیرہ غفر اللہ لنا ولہم۔

## ایضاً برائے چشم زخم تاگا ناپ کر

یہ وہی عمل تاگا ناپ کر پڑھنے کا ہے جو شرجی سے نقل ہو چکا ہے فقط اتنا تفاوت ہے کہ اس میں یہ الفاظ ہیں بحق اشراھیا براھیا اذونیا اصبات ال شذای اور وہاں یوں ہیں ادونیای اصباؤت ال شدای اور بجائے لفظ انتہت وہاں اشہت ہے اور انجا النجا والوحا والوحا زیادہ ہے باقی عبارت برابر ہے میرے عمل میں بھی الفاظ قول جمیل میں کیفیت اس کی یہ ہے کہ ایک تاگا پاک تین ہاتھ ناپ لے اور اس کے پاس رکھے جو نظر زدہ کو رکھتا ہے پھر یہ عزیمت پڑھے جس پر یہ نظر لگی ہے پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپے اگر تین ہاتھ سے بڑھ

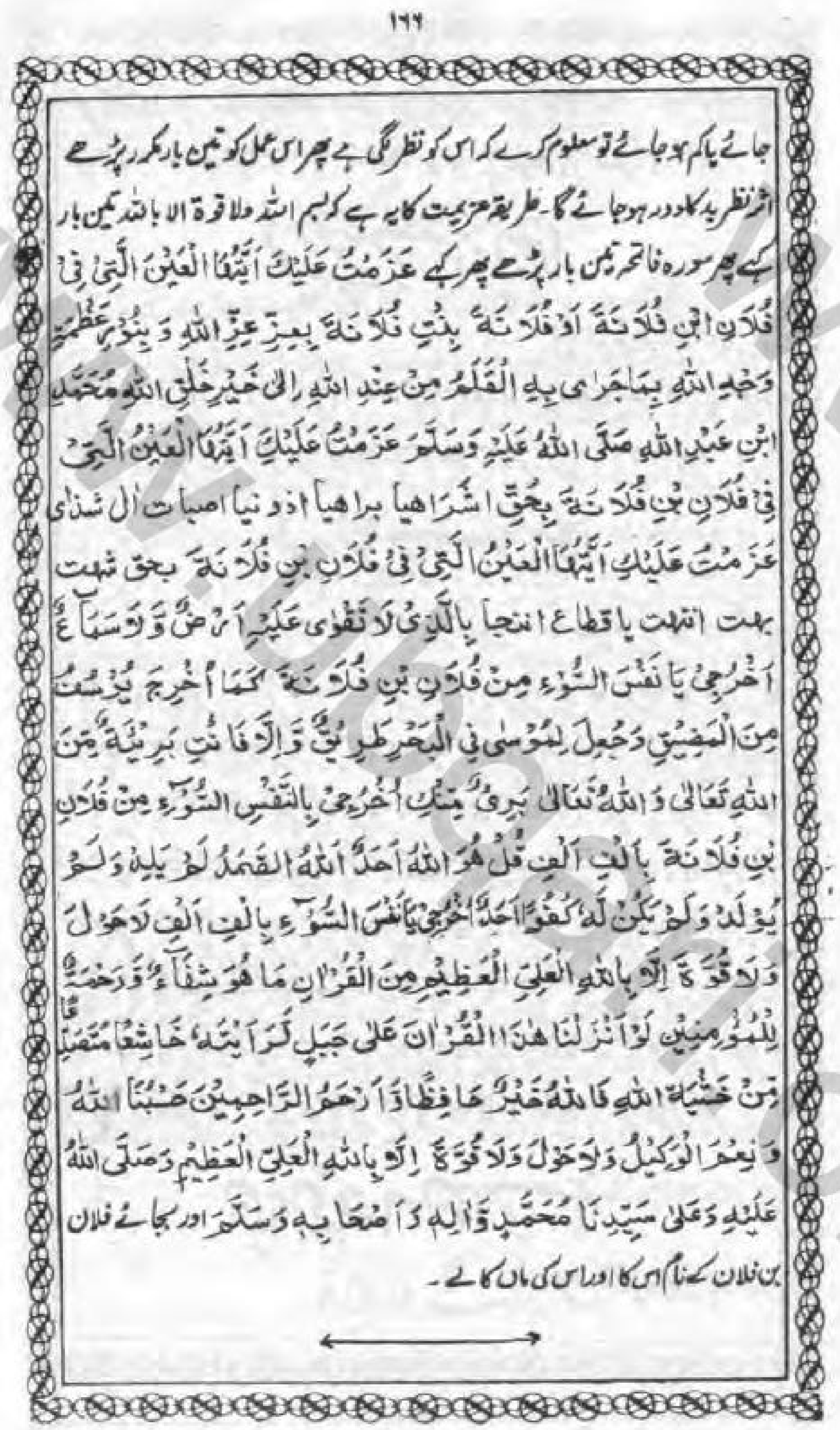

جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کرے کہ اس کو نظر لگی ہے پھر اس عمل کو تین بار مکرر پڑھے اثر نظر بد کا دور ہو جائے گا۔ طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ الا باللہ تین بار کہے پھر سورہ فاتحہ تین بار پڑھے پھر کہے عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ أَوْ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزِّ عِزِّ اللّٰهِ وَ بِنُوْرِ عَظَمَةِ وَجْهِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ اشراھیا براھیا اذونیا اصبات ال شذای عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بحق شہت بہت انتہت یا قطاع انجا بِالَّذِيْ لَا تَقْوٰى عَلَيْهِ اَرْضٌ وَّلَا سَمَاءٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ كَمَا اُخْرِجَ يُوْسُفُ مِنَ الْمَضِيْقِ وَجُعِلَ لِمُوْسٰى فِي الْبَحْرِ طَرِيْقٌ وَّاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْءٌ مِّنْكِ اُخْرُجِيْ بِالنَّفْسِ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِاَلْفِ اَلْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور بجائے فلان بن فلان کے نام اس کا اور اس کی ماں کا لے۔

* * *

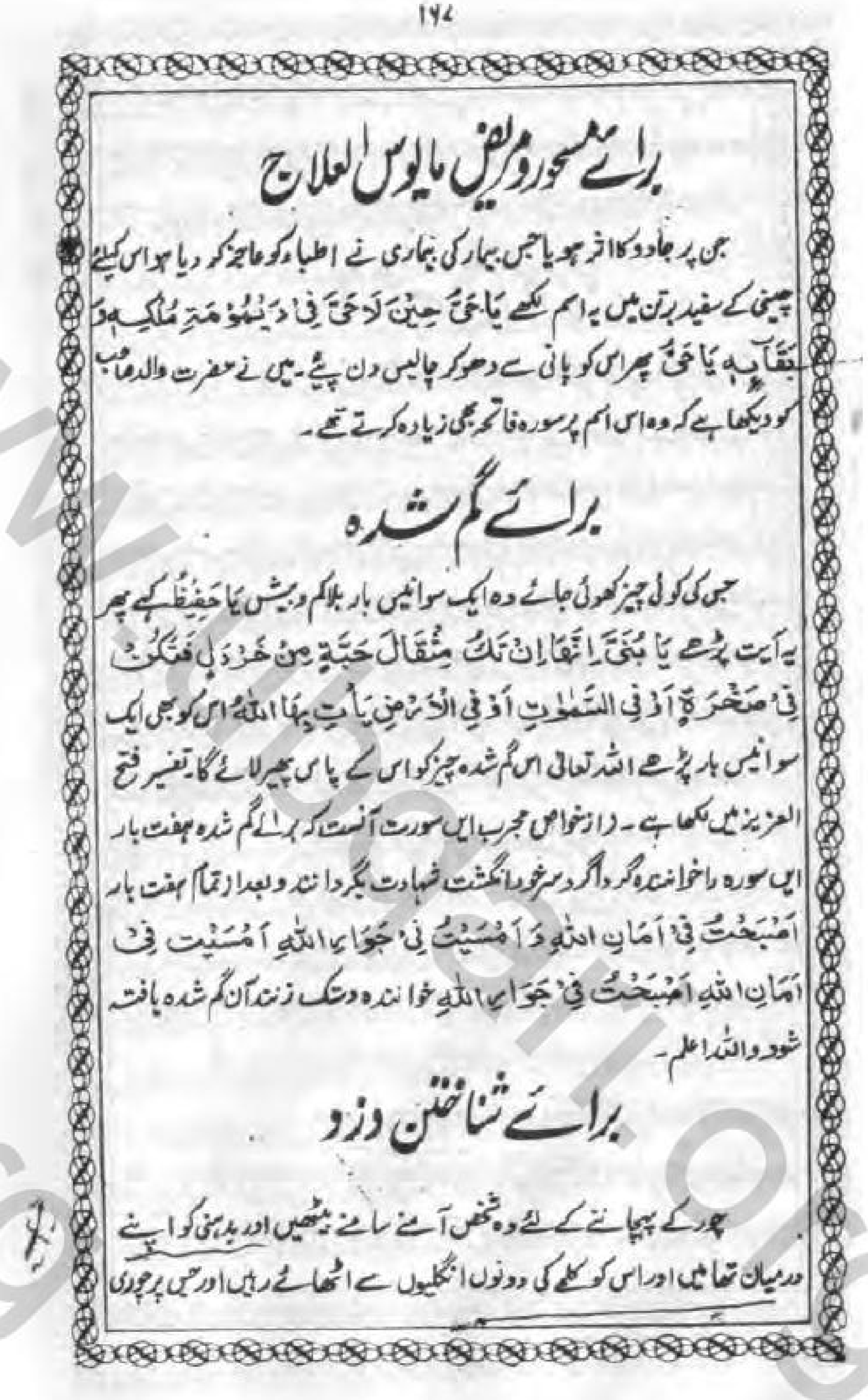

# برائے مسحور و مریض مایوس العلاج

جن پر جادو کا اثر ہو یا جس بیمار کی بیماری نے اطباء کو عاجز کر دیا ہو اس کیلئے چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَآئِهٖ یَا حَیُّ پھر اس کو پانی سے دھو کر چالیس دن پیئے۔ میں نے حضرت والد صاحب کو دیکھا ہے کہ وہ اس اسم پر سورہ فاتحہ بھی زیادہ کرتے تھے۔

# برائے گم شدہ

جس کی کوئی چیز کھوئی جائے وہ ایک سو انیس بار بلا کم و بیش یَا حَفِیْظُ کہے پھر یہ آیت پڑھے یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اس کو بھی ایک سو انیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس گم شدہ چیز کو اس کے پاس پھیر لائے گا۔ تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے۔ و از خواص مجرب ایں سورت آنست کہ برائے گم شدہ ہفت بار ایں سورہ را خوانندہ گرد اگرد سر خود انگشت شہادت بگرداند و بعد از تمام ہفت بار اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ وَاَمْسَیْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰهِ اَمْسَیْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ اَصْبَحْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰهِ خواندہ و تنک زند آن گم شدہ یافتہ شود واللہ اعلم۔

# برائے شناختن دزد

چور کے پہچاننے کے لئے وہ شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدہنی کو اپنے درمیان تھامیں اور اس کو کلمے کی دونوں انگلیوں سے اٹھائے رہیں اور جس پر چوری

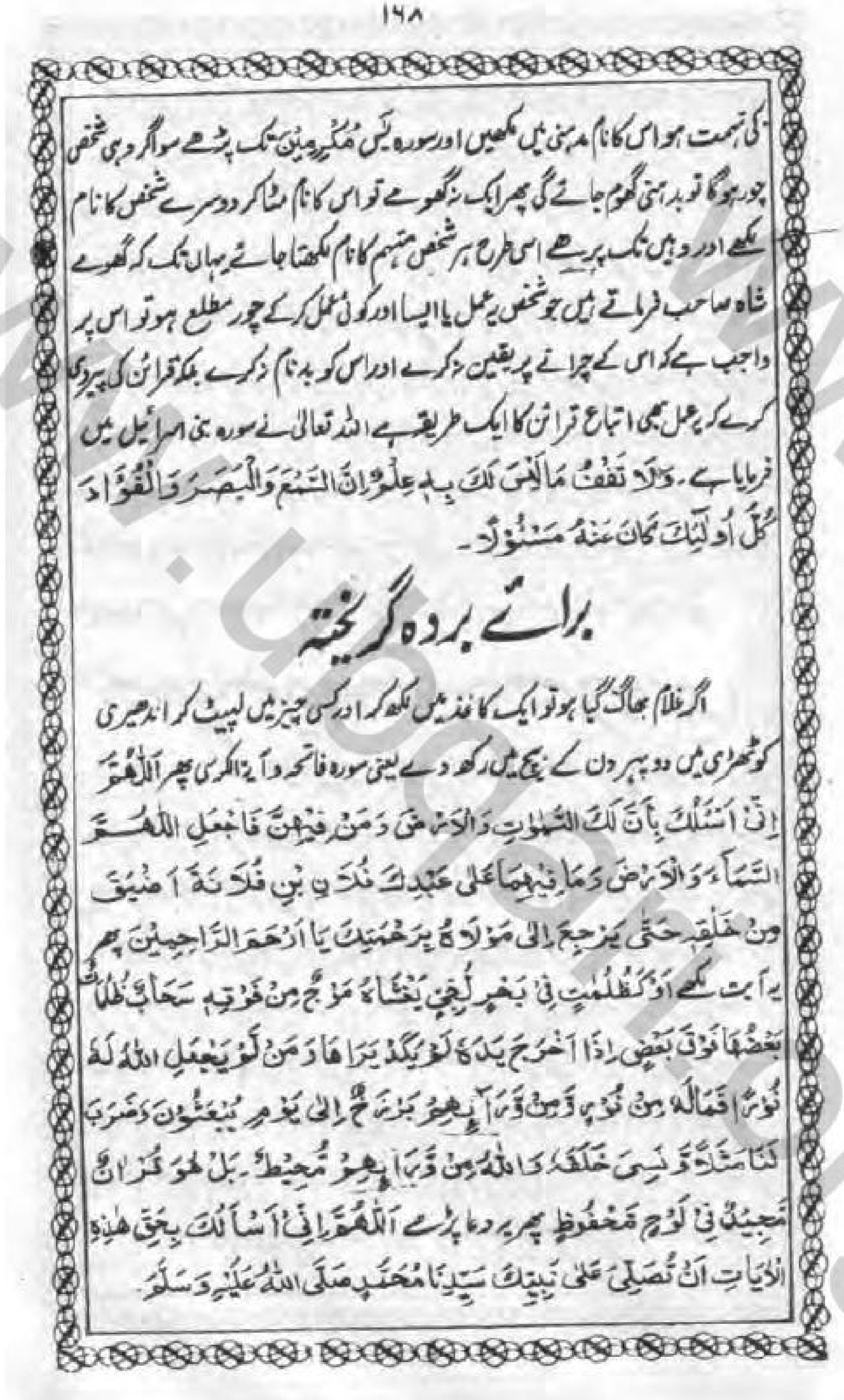

کی تہمت ہو اس کا نام بدہنی میں لکھیں اور سورہ یٰس مُکْرَمِیْنَ تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدہنی گھوم جائے گی پھر اگر نہ گھومے تو اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جائے یہاں تک کہ گھومے شاہ صاحب فرماتے ہیں جو شخص یہ عمل یا ایسا اور کوئی عمل کر کے چور مطلع ہو تو اس پر واجب ہے کہ اس کے چرانے پر یقین نہ کرے اور اس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا ہے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔

# برائے بردہ گریختہ

اگر غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ کر اور کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھڑی میں دوپہر دن کے بیچ میں رکھ دے یعنی سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی پھر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْهِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْهِمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَضْیَقَ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پھر یہ آیت لکھے اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ مولانا اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ واسطے گم شدہ چیز کے یا کسی کی لڑکی وغیرہ گم ہوگئی ہو یہ درود شریف لکھ دیتے تھے کہ کسی اونچی جگہ پر مثل درخت یا کھونٹی کے لٹکا دی جائے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّاَلْفَ اَلْفِ ذَرَّةٍ ۔ انتھٰی ۔

## برائے برآمد کار

سورہ فاتحہ کی بسم اللہ کے اخیری میم کو الحمد کے لام سے ملا کر یک شنبہ کے دن فجر کی سنت و فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس بار کم کرتا جائے یہاں تک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے انتہی ۔ میں کہتا ہوں کتب مشائخ میں میم بسم اللہ کو لام الحمد سے ملا کر اعمال میں پڑھنا مذکور ہے شیخ محی الدین عربی صاحب فتوحات مکیہ نے اس بارے میں ایک حدیث اپنی سند متصل سے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا رب العالمین مسلسل بحلف نقل کی ہے اس حدیث کا اتا پتا کسی کتاب معتبر حدیث میں نہیں ملا ۔ لیکن یہ طریقہ مجرب علماء عاملین ہے واللہ اعلم ۔

## دیگر طریق استخارہ

جب یہ چاہیے کہ خواب میں وہ حال دیکھے جس میں اس کی نکاسی ہو اسی تنگی سے جس میں وہ مبتلا ہے تو وہ وضو کرکے کپڑے پہن کر رو بقبلہ ہو کر داہنے کروٹ پر لیٹے اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار

پڑھے اور دوسری روایت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر بولے کہ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰی اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ تو اگر اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جو چاہتا ہے تو بہتر ہوا نہیں تو اسی طرح وہ دوسری رات کرے پھر تیسری رات اسی طرح سات رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتویں کے آگے نہ بڑھے گا کہ حال کھل جائے گا ہماری صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے انتہی میں کہتا ہوں یہ طریق استخارہ کا مجرب مشائخ ہے اور جو طریق اس کا حدیث صحیح میں آیا ہے وہ اس رسالے میں مذکور ہو چکا وہ بہ نسبت اس طریق کے سہل و آسان ہے حاجتمند کو اختیار ہے کہ وہ بھی کرے اور یہ بھی کرے یہاں تک کہ تشفی خاطر حاصل ہو ۔

## استخارہ حرکات و سکنات از کتاب فتوحات

شیخ ولی کامل عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب لطائف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث بنعمۃ اللہ علی الاطلاق میں لکھا ہے کہ ایک انعام اللہ کا مجھ پر یہ ہے کہ میں ہر روز اصطلاح قوم پر استخارہ کیا کرتا ہوں اس قصد سے کہ اللہ تعالیٰ میرے سارے حرکات و سکنات اس دن یا اس رات یا اس جمعہ یا اس مہینے یا اس سال کے صالح محمود کرے اسی طریقہ پر شیخ محی الدین عربی اور شیخ ابو العباس مرسی اور ایک جماعت تھی اور صورت اس استخارے کی جس طرح کہ شیخ محی الدین عربی نے اپنے وصایا آخر کتاب فتوحات مکیہ میں لکھی ہے یہ ہے کہ جب آفتاب برابر ایک نیزے کے اونچا ہو یا بعد نماز مغرب کے ہر روز یا ہر جمعہ یا ماہ یا سال کو دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ الکتاب اور یہ آیت پڑھے وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔ اور سورہ قل یا ایہا الکافرون ۔

www.ubqari.org

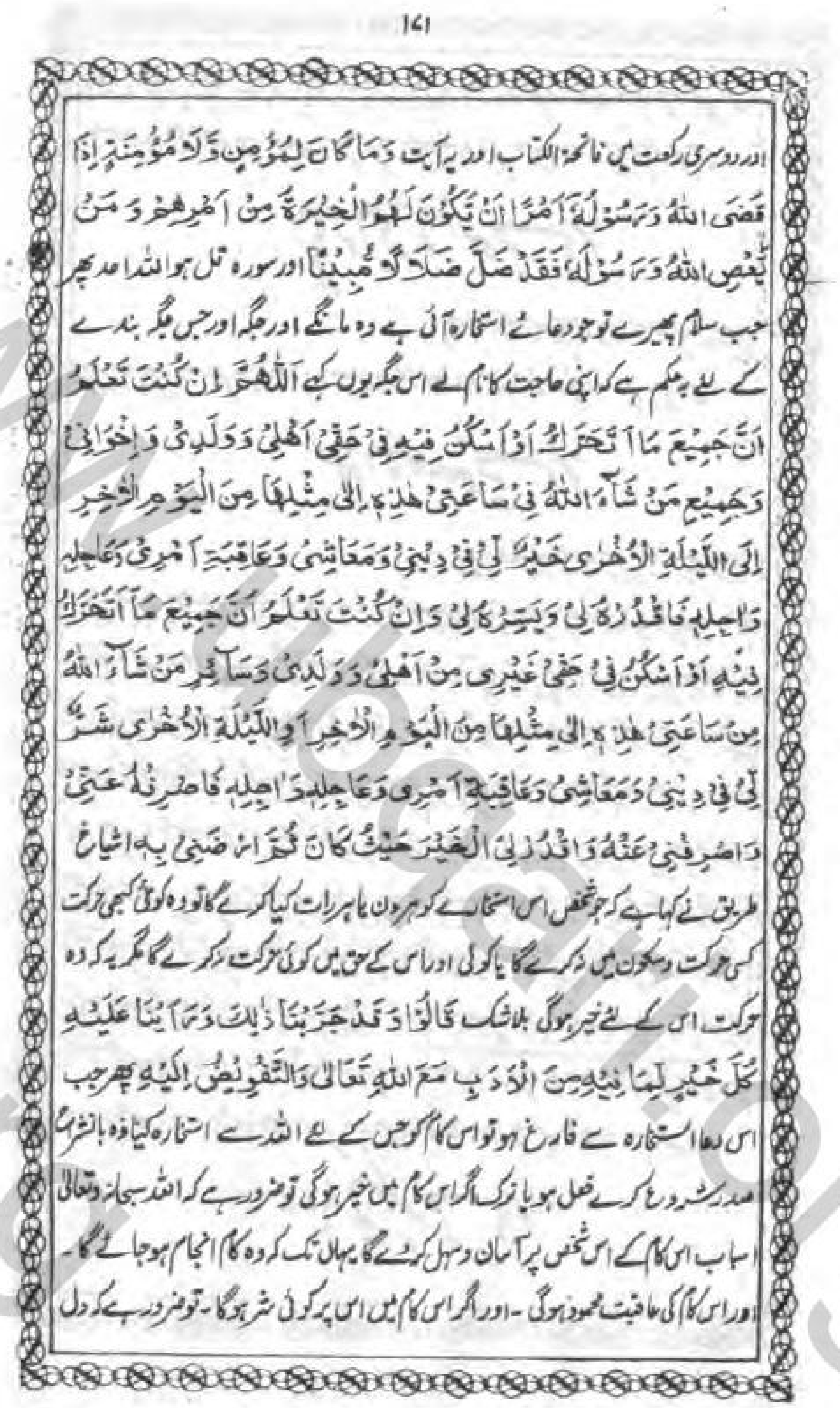

اور دوسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور یہ آیت وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا اور سورہ قل ہو اللہ احد پھر جب سلام پھیرے تو جو دعائے استخارہ آئی ہے وہ مانگے اور جگہ اور جس جگہ بندے کے لئے یہ حکم ہے کہ اپنی حاجت کا نام لے اس جگہ یوں کہے اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ اَوْ اَسْکُنُ فِیْہِ فِیْ حَقِّیْ اَھْلِیْ وَوَلَدِیْ وَاِخْوَانِیْ وَجَمِیْعِ مَنْ شَآءَ اللّٰہُ فِیْ سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی مِثْلِھَا مِنَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ اِلَی اللَّیْلَۃِ الْاُخْرٰی خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْہِ اَوْ اَسْکُنُ فِیْ حَقِّیْ غَیْرِیْ مِنْ اَھْلِیْ وَوَلَدِیْ وَسَآئِرِ مَنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنْ سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی مِثْلِھَا مِنَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَوِ اللَّیْلَۃِ الْاُخْرٰی شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ اشیاخ طریق نے کہا ہے کہ جو شخص اس استخارے کو ہر دن یا ہر رات کیا کرے گا تو وہ کوئی کبھی حرکت کسی حرکت وسکون میں نہ کرے گا یا کوئی اور اس کے حق میں کوئی حرکت نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ حرکت اس کے لئے خیر ہوگی بلاشک قَالُوْا وَقَدْ جَرَّبْنَا ذٰلِکَ وَرَاَیْنَا عَلَیْہِ کُلَّ خَیْرٍ لِّمَا فِیْہِ مِنَ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالتَّفْوِیْضِ اِلَیْہِ پھر جب اس دعا استخارہ سے فارغ ہو تو اس کام کو جس کے لئے اللہ سے استخارہ کیا وہ بانشراح صدر شروع کرے فعل ہو یا ترک اگر اس کام میں خیر ہوگی تو ضرور ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی اسباب اس کام کے اس شخص پر آسان وسہل کرے گا یہاں تک کہ وہ کام انجام ہو جائے گا۔ اور اس کام کی عاقبت محمود ہوگی۔ اور اگر اس کام میں اس پر کوئی شر ہوگا۔ تو ضرور ہے کہ دل

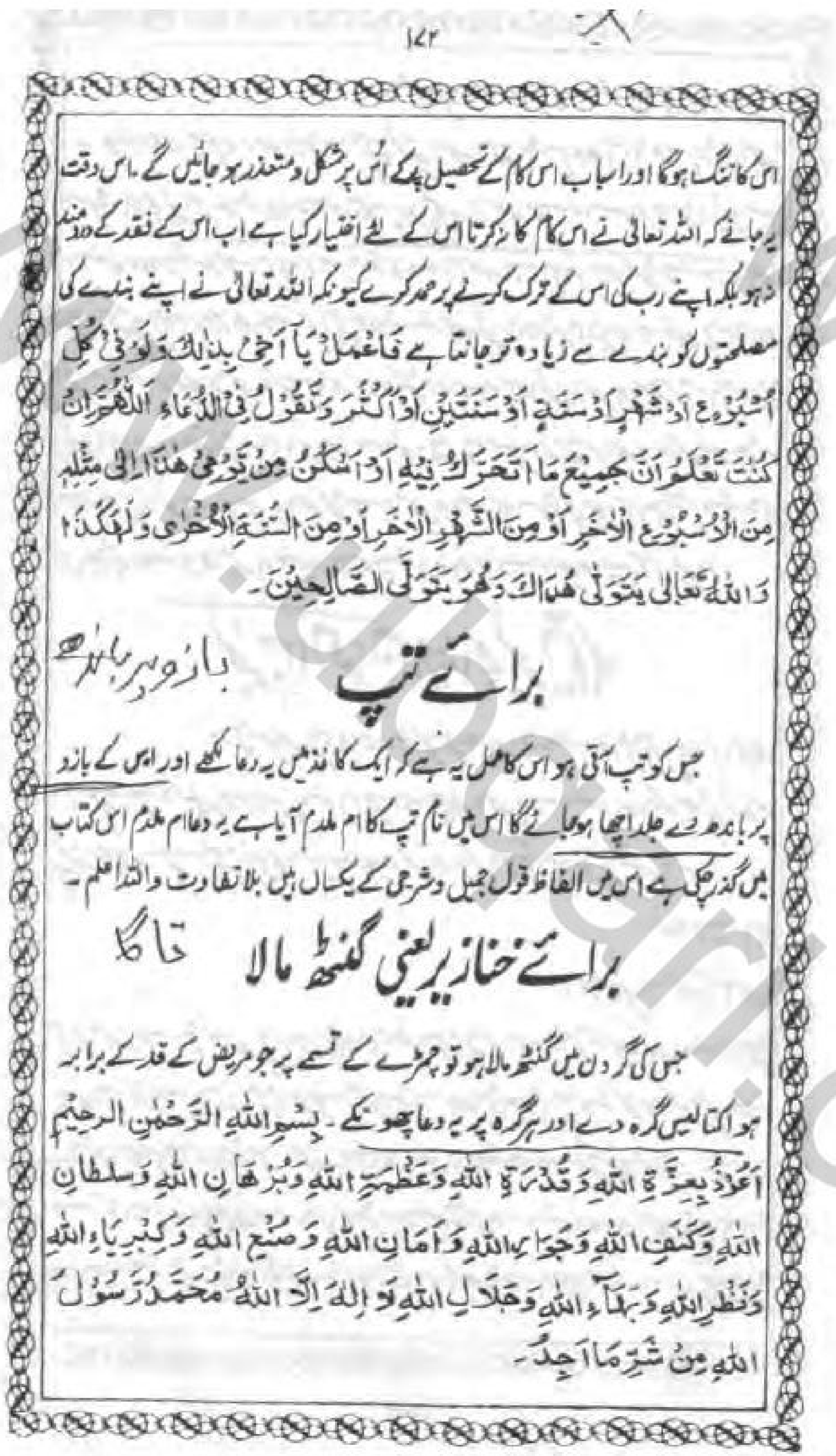

اس کا تنگ ہوگا اور اسباب اس کام کے تحصیل کے اُس پر مشکل ومتعذر ہو جائیں گے۔ اس وقت یہ جانے کہ اللہ تعالی نے اس کام کا ذکر تا اس کے لئے اختیار کیا ہے اب اس کے فقد کے درپے نہ ہو بلکہ اپنے رب کی اس کے ترک کرنے پر حمد کرے کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے بندے کی مصلحتوں کو بندے سے زیادہ تر جانتا ہے فَاعْمَلْ یَا اَخِیْ بِذٰلِکَ وَلَوْ فِیْ کُلِّ اُسْبُوْعٍ اَوْ شَھْرٍ اَوْ سَنَۃٍ اَوْ سَنَتَیْنِ اَوْ اَکْثَرَ وَتَقُوْلُ فِی الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْہِ اَوْ اَسْکُنُ مِنْ یَّوْمِیْ ھٰذَا اِلٰی مِثْلِہٖ مِنَ الْاُسْبُوْعِ الْاٰخَرِ اَوْ مِنَ الشَّھْرِ الْاٰخَرِ اَوْ مِنَ السَّنَۃِ الْاُخْرٰی وَھٰکَذَا وَاللّٰہُ تَعَالٰی یَتَوَلّٰی ھُدَاکَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ۔

## برائے تپ

بازو پر باندھے

جس کو تپ آتی ہو اس کا عمل یہ ہے کہ ایک کاغذ میں یہ دعا لکھے اور اس کے بازو پر باندھے جلد اچھا ہو جائے گا اس میں نام تپ کا ام ملدم آیا ہے یہ دعا ام ملدم اس کتاب میں گذر چکی ہے اس میں الفاظ قول جمیل وشرعی کے یکساں ہیں بلا تفاوت واللہ اعلم۔

## برائے خنازیر یعنی گنٹھ مالا

دھاگا

جس کی گردن میں گنٹھ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَبُرْھَانِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَکَنَفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَاءِ اللّٰہِ وَنَظَرِ اللّٰہِ وَبَھَآءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔

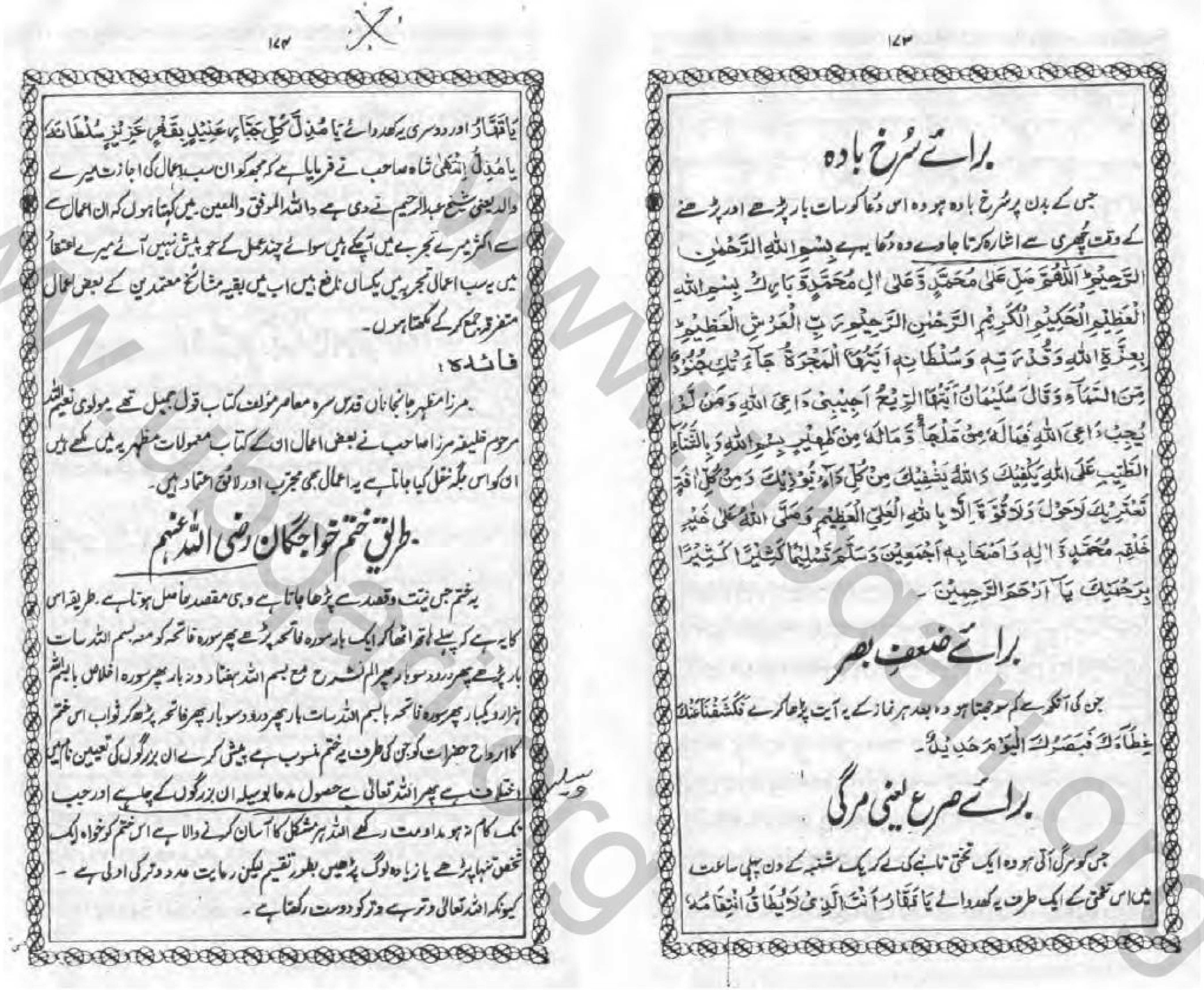

## برائے سُرخ بادہ

جس کے بدن پر سُرخ بادہ ہو وہ اس دُعا کو سات بار پڑھے اور پڑھنے کے وقت چھری سے اشارہ کرتا جاوے وہ دُعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ اَيَّتُهَا الْمَجْرَةُ جَآءَتْكِ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ اَيَّتُهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَالَهٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَالَهٗ مِنْ مَّهْرَبٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَآءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَعْتَرِيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۔

## برائے ضعفِ بصر

جن کی آنکھ سے کم سوجھتا ہو وہ بعد ہر نماز کے یہ آیت پڑھا کرے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۔

## برائے صرع یعنی مرگی

جس کو مرگی آتی ہو وہ ایک تختی تانبے کی لے کر یک شنبہ کے دن پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کھدوائے يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ

يَا قَهَّارُ اور دوسری پر کھدوائے يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ اِنْتَقِمْ شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھ کو ان سب اعمال کی اجازت میرے والد یعنی شیخ عبدالرحیم نے دی ہے واللہ الموفق والمعین۔ میں کہتا ہوں کہ ان اعمال سے اکثر میرے تجربے میں آچکے ہیں سوائے چند عمل کے جو پیش نہیں آئے میرے اعتقاد میں یہ سب اعمال تجربہ میں یکساں نافع ہیں اب میں بقیہ مشائخ معتمدین کے بعض اعمال متفرقہ جمع کرکے لکھتا ہوں۔

**فائدہ:**

مرزا مظہر جانجاناں قدس سرہ معاصر مؤلف کتاب قول جمیل تھے۔ مولوی نعیم اللہ مرحوم خلیفہ مرزا صاحب نے بعض اعمال ان کے کتاب معمولات مظہریہ میں لکھے ہیں ان کو اس جگہ نقل کیا جاتا ہے یہ اعمال بھی مجرب اور لائق اعتماد ہیں۔

## طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم

یہ ختم جس نیت و قصد سے پڑھا جاتا ہے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ پہلے ہاتھ اٹھا کر ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر سورہ فاتحہ کو مع بسم اللہ سات بار پڑھے پھر درود سو بار پھر الم نشرح مع بسم اللہ ہفتاد و نہ بار پھر سورہ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یکبار پھر سورہ فاتحہ با بسم اللہ سات بار پھر درود سو بار پھر فاتحہ پڑھ کر ثواب اس ختم کا ارواح حضرات کو جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے پیش کرے ان بزرگوں کی تعیین نام میں اختلاف ہے پھر اللہ تعالیٰ سے حصول مدعا بوسیلہ ان بزرگوں کے چاہے اور جب تک کام نہ ہو مداومت رکھے اللہ ہر مشکل کا آسان کرنے والا ہے اس ختم کو خواہ ایک شخص تنہا پڑھے یا زیادہ لوگ پڑھیں بطور تقسیم لیکن رعایت عدد وتر کی اولیٰ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہے۔

وسیلہ

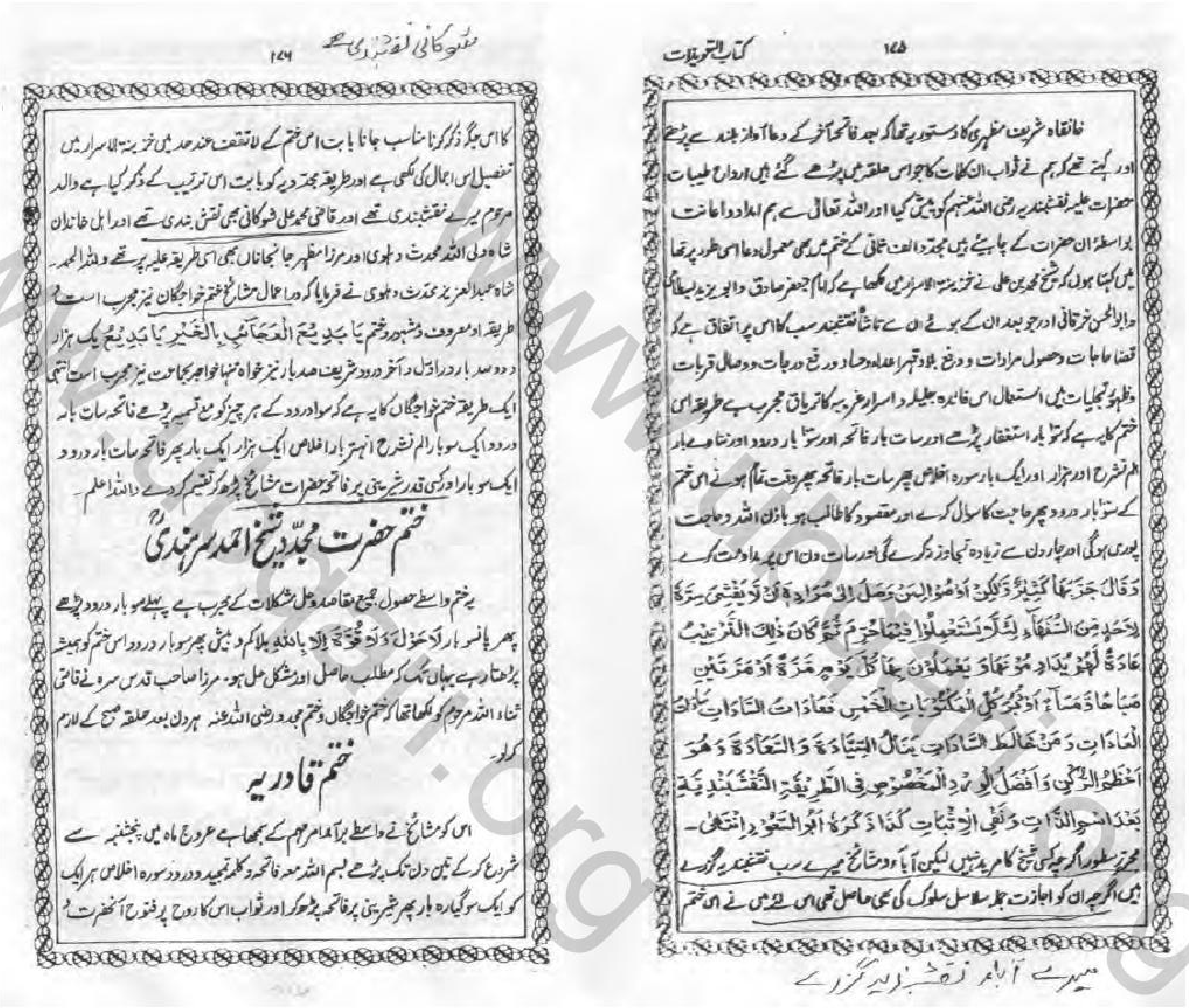

کتاب التعویذات ۱۶۵

خانقاہ شریف مظہری کا دستور یہ تھا کہ بعد فاتحہ آخر کے دعا آواز بلند سے پڑھتے اور کہتے تھے کہ ہم نے ثواب ان کلمات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے ہیں ارواح طیبات حضرات علیہ نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کو پیش کیا اور اللہ تعالیٰ سے ہم امداد و اعانت بواسطہ ان حضرات کے چاہتے ہیں مجدد الف ثانی کے ختم میں بھی معمول دعا اسی طور پر تھا میں کہتا ہوں کہ شیخ محمد بن علی نے خزینۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق و ابو یزید بسطامی و ابو الحسن خرقانی اور جو بعد ان کے ہوئے ان سے تا مشائخ نقشبند سب کا اس پر اتفاق ہے کہ قضا حاجات و حصول مرادات و دفع بلا و قہر اعداء و حساد و رفع درجات و وصال قربات و ظہور تجلیات میں استعمال اس فائدہ جلیلہ و اسرار غریبہ کا تریاق مجرب ہے طریقہ اس ختم کا یہ ہے کہ سو بار استغفار پڑھے اور سات بار فاتحہ اور سو بار درود اور نناوے بار الم نشرح اور ہزار اور ایک بار سورہ اخلاص پھر سات بار فاتحہ پھر وقت تمام ہونے اس ختم کے سو بار درود پھر حاجت کا سوال کرے اور مقصود کا طالب ہو باذن اللہ حاجت پوری ہوگی اور چار دن سے زیادہ تجاوز نہ کرے گی اور سات دن اس پر مداومت کرے

وَقَالَ جَرَّبْنَاهَا كَثِيْرًا وَلٰكِنْ اُمُوْرُ الَّذِيْ وَصَلَ اِلٰى مُرَادِهٖ اَنْ لَّا يُفْشِيَ سِرَّهٗ لِاَحَدٍ مِّنَ السُّفَهَآءِ لِئَلَّا يَسْتَعْمِلُوْا فِيْمَا حَرُمَ ثُمَّ كَانَ ذٰلِكَ التَّرْتِيْبُ عَادَةً لَّهُمْ يُدَاوِمُوْنَهَا وَيَعْمَلُوْنَ بِهَا كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ صَبَاحًا وَمَسَآءً اَوْ دُبُرَ كُلِّ الْمَكْتُوْبَاتِ الْخَمْسِ فَعَادَاتُ السَّادَاتِ سَادَاتُ الْعَادَاتِ وَمَنْ خَالَطَ السَّادَاتِ يَنَالُ السِّيَادَةَ وَالسَّعَادَةَ وَهُوَ اَعْظَمُ الرُّكْنِ وَاَفْضَلُ الْوِرْدِ الْمَخْصُوْصِ فِي الطَّرِيْقَةِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ بَعْدَ اَنْسِ الذَّاتِ وَنَفْيِ الْاِثْبَاتِ كَذَا ذَكَرَهُ اَبُو السُّعُوْدِ انتهى۔

محرر سطور اگرچہ کسی شیخ کا مرید نہیں لیکن آباء و مشائخ میرے سب نقشبندیہ گزرے ہیں اگرچہ ان کو اجازت جملہ سلاسل سلوک کی بھی حاصل تھی اس لئے میں نے اس ختم

میرے آباء نقشبندیہ گزرے

۱۶۶ شوکانی نقشبندی تھے

کا اس جگہ ذکر کرنا مناسب جانا بابت اس ختم کے لاتنقص عند حد میں خزینۃ الاسرار میں تفصیل اس اجمال کی لکھی ہے اور طریقہ مجددیہ کو بابت اس ترتیب کے ذکر کیا ہے والد مرحوم میرے نقشبندی تھے اور قاضی محمد علی شوکانی بھی نقش بندی تھے اور اہل خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مرزا مظہر جانجاناں بھی اسی طریقہ علیہ پر تھے و للہ الحمد۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایا کہ در اعمال مشائخ ختم خواجگان نیز مجرب است و طریقہ او معروف و مشہور و ختم یَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ یک ہزار و دو صد بار در اول و آخر درود شریف صد بار نیز خواہ تنہا خواہ بجماعت نیز مجرب است انتہی ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہے کہ سو بار درود کے ہر چیز کو مع تسمیہ پڑھے فاتحہ سات بار درود ایک سو بار الم نشرح انہتر بار اخلاص ایک ہزار ایک بار پھر فاتحہ سات بار درود ایک سو بار اور کسی قدر شیرینی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑھ کر تقسیم کر دے واللہ اعلم۔

## ختم حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی رح

یہ ختم واسطے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات کے مجرب ہے پہلے سو بار درود پڑھے پھر پانسو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بلا کم و بیش پھر سو بار درود اس ختم کو ہمیشہ پڑھتا رہے یہاں تک کہ مطلب حاصل اور مشکل حل ہو۔ مرزا صاحب قدس سرہ نے قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکھا تھا کہ ختم خواجگان و ختم مجدد رضی اللہ عنہ ہر دن بعد حلقہ صبح کے لازم کرلو۔

## ختم قادریہ

اس کو مشائخ نے واسطے برآمد مہم کے لکھا ہے عروج ماہ میں پنجشنبہ سے شروع کرکے تین دن تک پڑھے بسم اللہ معہ فاتحہ و کلمہ تمجید و درود و سورہ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر اور ثواب اس کا روح پر فتوح آنحضرت ؐ

مشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کر دے۔

## دیگر ختم قادریہ

پہلے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام کے یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ پھر شیرینی پر فاتحہ شیخ جیلی رضی اللہ عنہ پڑھ کر تقسیم کر دے۔

## ختم لایلاف

اس کا بہ نیت رفع شر گیارہ بار یا ایک سو ایک بار پڑھنا اور اول و آخر پانچ بار درود پڑھنا بعد نماز فجر کے مجرب ہے وللہ الحمد۔

## ختم برائے میّت

جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سے کہے کر دس بار قل ہو اللہ بسم اللہ پڑھ کے پھر دس بار درود پھر دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر دس بار۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ پھر ہاتھ اٹھا کر سورہ فاتحہ پڑھ کر آواز بلند سے کہے کہ ثواب ان کلمات طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے اور ثواب ختم قرآن، تہلیل کا فلاں کی روح کو پیش کیا لوگ حلقے کے یوں کہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

* * *

## تعویذ برائے ہر مرض و درد

اس تعویذ کو مریض و درد مند کے بازو یا گلے باندھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

## تعویذ برائے رفع تپ و لرزہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ انتہٰی میں اس آیت کو فقط تا اَلْاَخْسَرِیْنَ مع بسم اللہ پیپل کے پتوں پر لکھ کر دیتا ہوں باری سے پہلے تین بار میں تینوں میں اپنے ایک ایک بار کر کے مریض زبان سے چاٹ لے اللہ شفا دیتا ہے اس کا تجربہ ہمیشہ صحیح پایا یہ عمل واسطے تپ غضب نہایت نافع مجرب ہے وللہ الحمد۔

## برائے سرخ بادہ

اس کا عمل وہی ہے بعینہٖ جو اوپر گذر چکا ہے۔

## برائے درد چشم

بعد نماز فرض کے آیہ فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ

دس بار پڑھا کرے اس کا ذکر بھی ہو چکا ہے مگر عدد کا فرق ہے۔

## برائے چیچک

اس کا عمل وہی پڑھنا سورہ رحمٰن کا اور گرہ لگانا تاگے پر نزدیک آیہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا کے ہے ذکر اس کا ہو چکا اول تو چیچک ان شاء اللہ نکلے گی نہیں اور اگر ظاہر ہوگی تو مضرت نہ کرے گی شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر فتح العزیز میں تحریر فرمایا ہے واز خواص مجرب این سورہ یعنی سورہ بقرہ آن ست کہ در ہنگام برآمدن آبلہ اطفال کہ آنرا چیچک خوانندہ وقت صبح ناشتہ این سورہ بتجوید وترتیل بحضور طفلی کہ خواہند خوانندہ دم کنند و طفل ہم ناشتا نا شکستہ باشد بہ فضل الٰہی آن طفل را در اس سال چیچک نہ برآید و اگر برآید سہل و آسان گزرد و آسیبے بازو نرسد لیکن شرط آن ست کہ وقت شروع قرات آن دونیم پاؤ برنج با شکر و جغرات بہ قدر حاجت مستحق را در آن مجلس بخوردن دہند و آں مرد بحضور قاری و طفل بخورد انتہی۔ میں نے اکثر یہ عمل اطفال خورد سال پر کیا ہمیشہ بحمدہ تعالیٰ مجرب پایا۔

## برائے شفاء مریض

یہ وہی عمل آیات شفاء کا ہے جس کا ذکر ہو چکا۔

## ایضاً برائے شفاء مریض

اسم مبارک یا سلام ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھنا مجرب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ختم واسطے مرزا صاحب قدس سرہ کے پڑھا تھا اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔

## برائے حفظ زراعت

اس دعا کو کاغذ پر لکھ کر ایک سفال آب نا رسیدہ میں بند کر کے درمیان تختہ اس کشت کے دفن کر دے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ وَيَا خَلَّاقَ الْخَلَائِقِ يَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَيَا مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِي الْاَرْضِ وَالنَّبَاتِ وَيَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ اِدْفَعْ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْعَوَامِ وَالْوُحُوْشِ وَشَرَّ الْفَارَةِ وَالْخَنَازِيْرِ الْمُفْسِدَةِ وَارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

## برائے دفع خواب پریشان

اس کو لکھ کر گلے میں باندھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَهَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا يَحْضُرُوْنَ بِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

## برائے دفع آماس گلو

دن پیر یا جمعہ کے لکھ کر گلے میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِيَ اللّٰهُ لِيَ اللّٰهُ هُوَ يُوْكِعُ فِي اللَّوْحِ۔

## برائے دفع بواسیر

دن پیر یا جمعہ کے اس کو لکھ کر کمر میں باندھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

www.ubqari.org

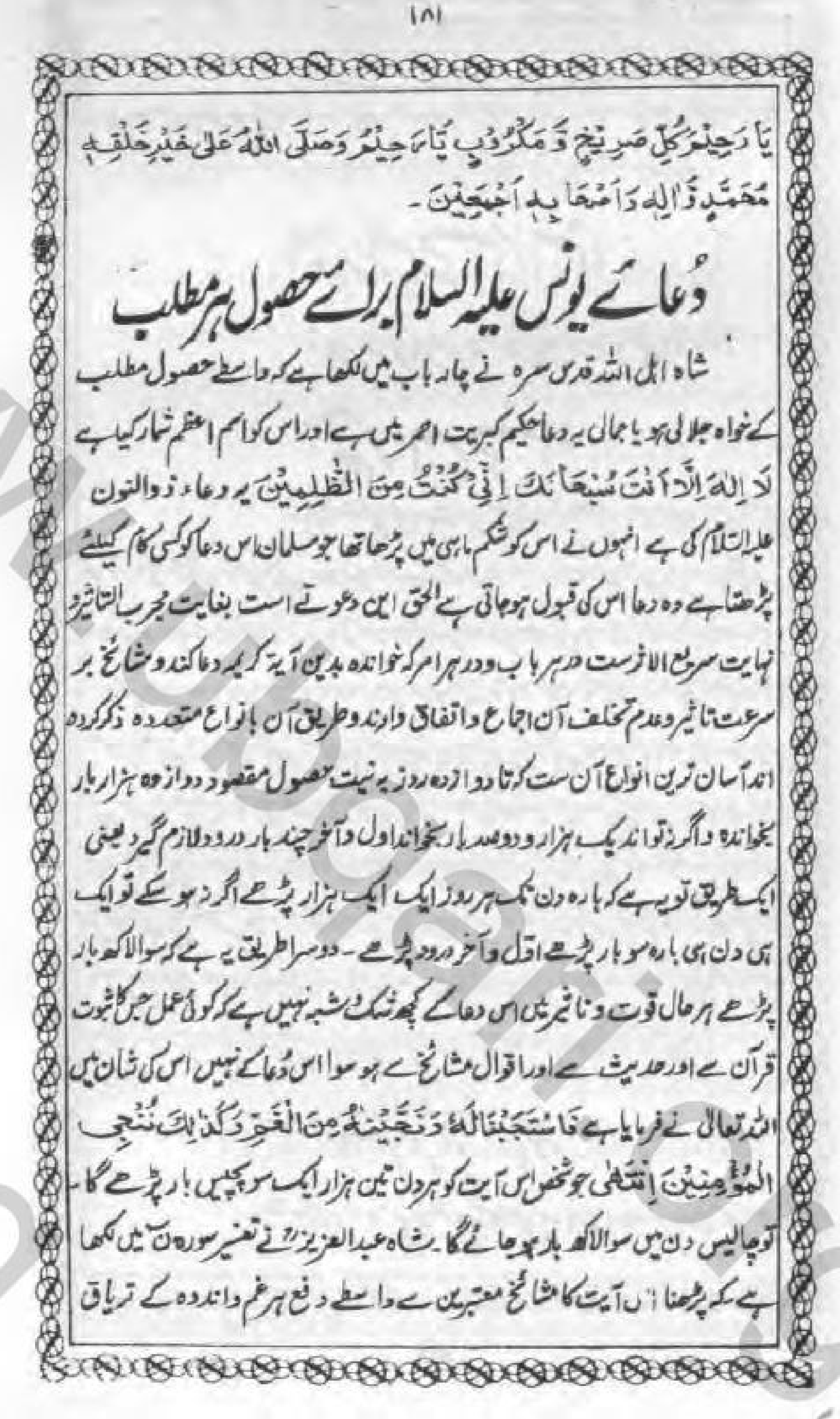

یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّ مَکْرُوْبٍ یَا رَحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

## دُعائے یونس علیہ السلام برائے حصول ہر مطلب

شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں لکھا ہے کہ واسطے حصول مطلب کے خواہ جلالی ہو یا جمالی یہ دعا حکیم کبریت احمر میں ہے اور اس کو اسم اعظم شمار کیا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یہ دعاء ذوالنون علیہ السلام کی ہے انہوں نے اس کو شکم ماہی میں پڑھا تھا جو مسلمان اس دعا کو کسی کام کیلئے پڑھتا ہے وہ دعا اس کی قبول ہو جاتی ہے الحق این دعوتے است بغایت مجرب التاثیر نہایت سریع الاثر ست در ہر باب و در ہر امر کہ خواندہ بدین آیۃ کریمہ دعا کنند و مشائخ بر سرعت تاثیر و عدم تخلف آن اجماع و اتفاق دارند و طریق آن بانواع متعددہ ذکر کردہ اند آسان ترین انواع آن ست کہ تا دوازدہ روز بہ نیت حصول مقصود دوازدہ ہزار بار بخواند و اگر نتواند یک ہزار و دو صد بار بخواند اول و آخر چند بار درود لازم گیرد یعنی ایک طریق تو یہ ہے کہ بارہ دن تک ہر روز ایک ایک ہزار پڑھے اگر نہ ہو سکے تو ایک ہی دن ہی بارہ سو بار پڑھے اول و آخر درود پڑھے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ سوا لاکھ بار پڑھے ہر حال قوت و تاثیر میں اس دعا کے کچھ شک و شبہ نہیں ہے کہ کوئی عمل جس کا ثبوت قرآن سے اور حدیث سے اور اقوال مشائخ سے ہو سوا اس دعا کے نہیں اس کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ انتھٰی جو شخص اس آیت کو ہر دن تین ہزار ایک سو پچیس بار پڑھے گا تو چالیس دن میں سوا لاکھ بار ہو جائے گا۔ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے تفسیر سورہ ص میں لکھا ہے کہ پڑھنا اس آیت کا مشائخ معتبرین سے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے تریاق

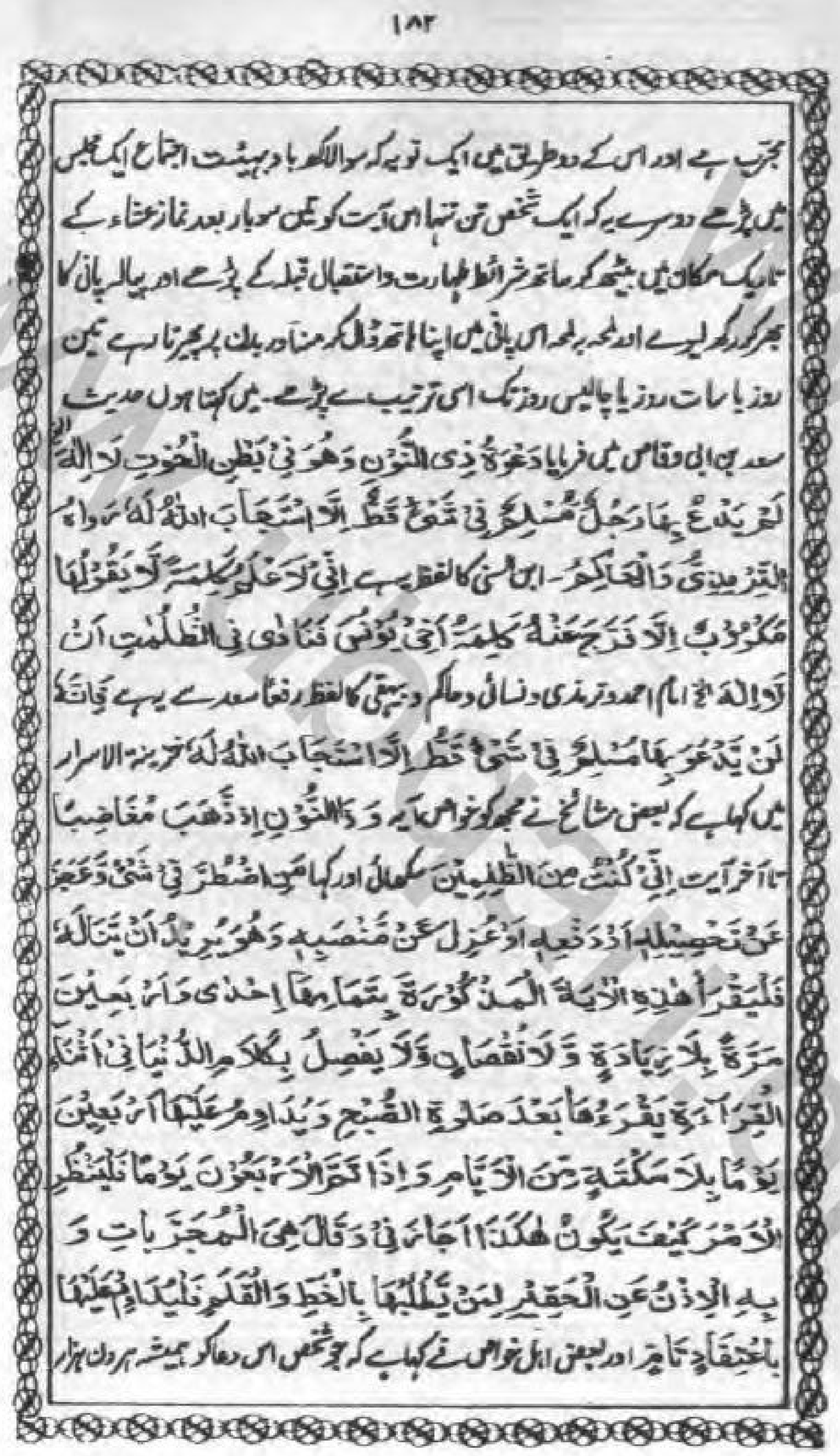

مجرب ہے اور اس کے دو طریق ہیں ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار بہ ہیئت اجتماع ایک مجلس میں پڑھے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشاء کے تاریک مکان میں بیٹھ کر ساتھ شرائط طہارت و استقبال قبلہ کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر رکھ لیوے اور ہر بار اس پانی میں اپنا ہاتھ ڈال کر منہ اور بدن پر پھیرتا رہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز تک اسی ترتیب سے پڑھے۔ میں کہتا ہوں حدیث سعد بن ابی وقاص میں فرمایا دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ وَهُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰهَ الخ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْحَاكِمُ۔ ابن السنی کا لفظ یہ ہے اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا یَقُوْلُهَا مَكْرُوْبٌ اِلَّا فَرَّجَ عَنْهُ كَلِمَةُ اَخِیْ یُوْنُسَ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ الخ امام احمد و ترمذی و نسائی و حاکم و بیہقی کا لفظ رفعاً سعد سے یہ ہے فَاِنَّهٗ لَنْ یَّدْعُوَ بِهَا مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ خزینۃ الاسرار میں کہا ہے کہ بعض مشائخ نے مجھ کو خواص آیہ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا تا آخر آیت اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سکھلائی اور کہا مَنِ اضْطُرَّ فِیْ شَیْءٍ وَعَجَزَ عَنْ تَحْصِیْلِهٖ اَوْ دَفْعِهٖ اَوْ عُزِلَ عَنْ مَنْصِبِهٖ وَهُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّنَالَهٗ فَلْیَقْرَاْ هٰذِهِ الْاٰیَةَ الْمَذْكُوْرَةَ بِتَمَامِهَا اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ مَرَّةً بِلَا زِیَادَةٍ وَّلَا نُقْصَانٍ وَّلَا یَفْصِلُ بِكَلَامِ الدُّنْیَا فِیْ اَثْنَاءِ الْقِرَاءَةِ یَقْرَؤُهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَیُدَاوِمُ عَلَیْهَا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا بِلَا مُكْنَةٍ مِّنَ الْاَیَّامِ وَاِذَا تَمَّ الْاَرْبَعُوْنَ یَوْمًا فَلْیَنْظُرِ الْاَمْرَ كَیْفَ یَكُوْنُ هٰكَذَا اَجَازَنِیْ وَقَالَ هِیَ مِنَ الْمُجَرَّبَاتِ وَبِهِ الْاِذْنُ عَنِ الْحَقِیْرِ لِمَنْ یَّطْلُبُهَا بِالْخَطِّ وَالْقَلَمِ فَلْیَكْتُمْ عَلَیْهَا بِالْخِفَاءِ التَّامِّ اور بعض اہل خواص نے کہا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ ہر دن ہزار

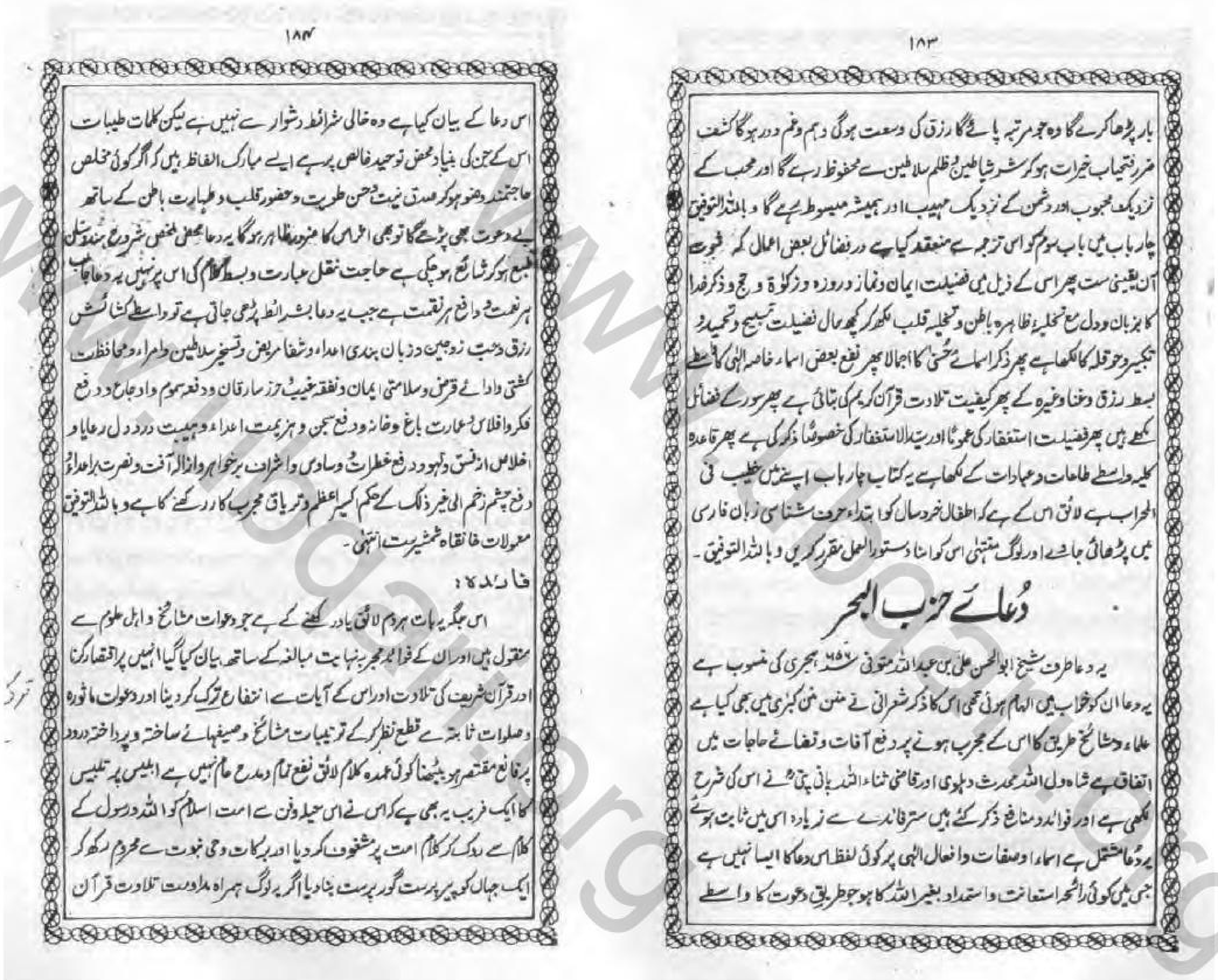

بار پڑھا کرے گا وہ جو مرتبہ پائے گا رزق کی وسعت ہوگی رہم وغم دور ہوگا کشف ضرر فتحیاب خیرات ہوکر شر شیاطین و ظلم سلاطین سے محفوظ رہے گا اور محب کے نزدیک محبوب اور دشمن کے نزدیک مہیب اور ہمیشہ مبسوط رہے گا و باللہ التوفیق چار باب میں باب سوم کو اس ترجمہ سے منعقد کیا ہے در فضائل بعض اعمال کہ قوت آن یقینی ست پھر اس کے ذیل میں فضیلت ایمان و نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج و ذکر خدا کا بزبان و دل مع تخلیۂ ظاہرہ باطن و تخلیہ قلب لکھ کر کچھ حال فضیلت تسبیح و تحمید و تکبیر و حوقلہ کا لکھا ہے پھر ذکر اسمائے حسنیٰ کا اجمالاً پھر نفع بعض اسماء خاصہ الٰہی کا واسطے بسط رزق و غنا وغیرہ کے پھر کیفیت تلاوت قرآن کریم کی بتائی ہے پھر سورے کے فضائل لکھے ہیں پھر فضیلت استغفار کی عموماً اور سید الاستغفار کی خصوصاً ذکر کی ہے پھر قاعدہ کلیہ واسطے طاعات و عبادات کے لکھا ہے یہ کتاب چار باب اپنے میں خطیب فی المحراب ہے لائق اس کے ہے کہ اطفال خردسال کو ابتداء حرف شناسی زبان فارسی میں پڑھائی جاوے اور لوگ منتہی اس کو اپنا دستور العمل مقرر کریں و باللہ التوفیق۔

## دُعائے حزب البحر

یہ دعا طرف شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ متوفی ۶۵۶ھ ہجری کی منسوب ہے یہ دعا ان کو خواب میں الہام ہوئی تھی اس کا ذکر شعرانی نے منن کبریٰ میں بھی کیا ہے علماء و مشائخ طریق کا اس کے مجرب ہونے پر دفع آفات و قضائے حاجات میں اتفاق ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی ؒ نے اس کی شرح لکھی ہے اور فوائد و منافع ذکر کئے ہیں ستر فائدے سے زیادہ اس میں ثابت ہوئے یہ دعا مشتمل ہے اسماء و صفات و افعال الٰہی پر کوئی لفظ اس دعا کا ایسا نہیں ہے جس میں کوئی رائحہ استعانت و استمداد بغیر اللہ کا ہو جو طریق دعوت کا واسطے

اس دعا کے بیان کیا ہے وہ خالی شرائط دشوار سے نہیں ہے لیکن کلمات طیبات اس کے جن کی بنیاد محض توحید خالص پر ہے ایسے مبارک الفاظ ہیں کہ اگر کوئی مخلص حاجتمند وضو ہو کر صدق نیت و حسن طویت و حضور قلب و طہارت باطن کے ساتھ بے دعوت بھی پڑھے گا تو بھی اثر اس کا ضرور ظاہر ہوگا یہ دعا مع مختصر شرح ہندوستان طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے حاجت نقل عبارت و بسط کلام کی اس پر نہیں یہ دعا جالب ہر نعمت و دافع ہر نقمت ہے جب یہ دعا بشرائط پڑھی جاتی ہے تو واسطے کشائش رزق و محبت زوجین و زبان بندی اعداء و شفاء مریض و تسخیر سلاطین و امراء و محافظت کشتی و ادائے قرض و سلامتی ایمان و نفقہ غیب و حرز سارقان و دفع سموم و ادجاع و دفع فکر و افلاس و عمارت باغ و خانہ و دفع جن و ہزیمت اعداء و ہیبت در دل رعایا و اخلاص از فسق و لہو و دفع خطرات و وساوس و اشراف بر خواہر و ازالہ آفت و نصرت بر اعداء دفع چشم زخم الی غیر ذلک کے حکم کبریت اعظم و تریاق مجرب کا رکھنے کا ہے و باللہ التوفیق معمولات خانقاہ شمشیریہ انتہی۔

فائدہ:

اس جگہ یہ بات ہردم لائق یاد رکھنے کے ہے جو دعوات مشائخ و اہل علوم سے منقول ہیں اور ان کے فوائد مجربہ نہایت مبالغہ کے ساتھ بیان کیا گیا انہیں پر اقتصار کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور اس کے آیات سے انتفاع ترک کر دینا اور دعوات ماثورہ و صلوات ثابتہ سے قطع نظر کر کے ترتیبات مشائخ و صیغہائے ساختہ و پرداختہ درود پر قانع مقتصر ہو بیٹھنا کوئی عمدہ کلام لائق نفع تام و مدح عام نہیں ہے ابلیس پر تلبیس کا ایک فریب یہ بھی ہے کہ اس نے اس حیلہ و فن سے امت اسلام کو اللہ و رسول کے کلام سے روک کر کلام امت پر مشغوف کر دیا اور برکات وحی نبوت سے محروم رکھ کر ایک جہاں کو پیر پرست گور پرست بنا دیا اگر یہ لوگ ہمراہ مداومت تلاوت قرآن

ترک کر

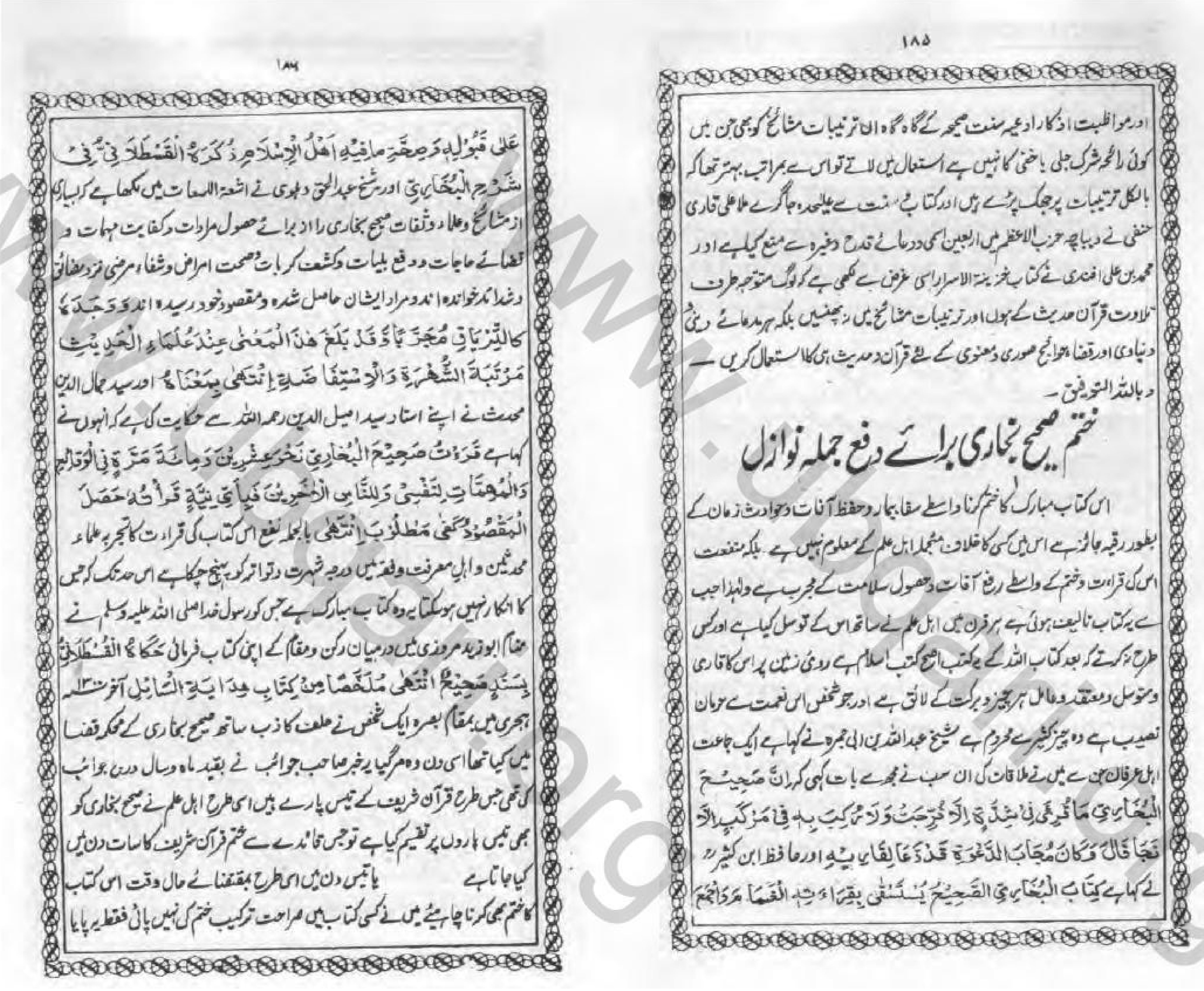

ادر مواظبت اذکار ادعیہ سنت صحیحہ کے گاہ گاہ ان ترتیبات مشائخ کو بھی جن میں کوئی رائحہ شرک جلی یا خفی کا نہیں ہے استعمال میں لاتے تو اس سے بمراتب بہتر تھا کہ بالکل ترتیبات پر جھک پڑے ہیں اور کتاب و سنت سے علیحدہ جا گرے ملا علی قاری حنفی نے دیباچہ حزب الاعظم میں اربعین اسمی ودعائے قدح وغیرہ سے منع کیا ہے اور محمد بن علی افندی نے کتاب خزینۃ الاسرار اسی غرض سے لکھی ہے کہ لوگ متوجہ طرف تلاوت قرآن حدیث کے ہوں اور ترتیبات مشائخ میں نہ پھنسیں بلکہ ہر مدعائے دینی دنیاوی اور قضا حوائج صوری و معنوی کے لئے قرآن و حدیث ہی کا استعمال کریں —
وباللہ التوفیق۔

## ختم صحیح بخاری برائے دفع جملہ نوازل

اس کتاب مبارک کا ختم کرنا واسطے شفا بیمار و حفظ آفات و حوادث زمان کے بطور رقیہ جائز ہے اس میں کسی کا خلاف منجملہ اہل علم کے معلوم نہیں ہے۔ بلکہ منفعت اس کی قراءت و ختم کے واسطے رفع آفات و حصول سلامت کے مجرب ہے و لہذا جب سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے ہر قرن میں اہل علم نے ساتھ اس کے توسل کیا ہے اور کس طرح نہ کرتے کہ بعد کتاب اللہ کے یہ کتاب اصح کتب اسلام ہے روئے زمین پر اس کا قاری و متوسل و معتقد و عامل ہر خیر و برکت کے لائق ہے اور جو شخص اس نعمت سے حرمان نصیب ہے وہ خیر کثیر سے محروم ہے شیخ عبداللہ بن ابی جمرہ نے کہا ہے ایک جماعت اہل عرفان جن سے میں نے ملاقات کی ان سب نے مجھ سے بات کہی کہ اِنَّ صَحِيحَ الْبُخَارِيِّ مَا قُرِئَ فِي شِدَّةٍ إِلَّا فُرِجَتْ وَلَا رُكِبَ بِهِ فِي مَرْكَبٍ إِلَّا نَجَا قَالَ وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ فَقَدْ دَعَا لِقَارِيهِ اور حافظ ابن کثیر رح نے کہا ہے کِتَابُ الْبُخَارِيِّ الصَّحِيحِ يُسْتَسْقَى بِقِرَاءَتِهِ الْغَمَامُ وَأَجْمَعَ

عَلَى قَبُولِهِ وَصِحَّةِ مَا فِيهِ أَهْلُ الْإِسْلَامِ ذَكَرَهُ الْقَسْطَلَانِيُّ فِي شَرْحِ الْبُخَارِيِّ اور شیخ عبدالحق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ بسیاری از مشائخ و علماء و ثقات صحیح بخاری را از برائے حصول مرادات و کفایت مہمات و قضائے حاجات و دفع بلیات و کشف کربات و صحت امراض و شفاء مرضی قرء و مضائق و شدائد خواندہ اند و مراد ایشان حاصل شدہ و مقصود خود رسیدہ اند وَجَدُوهُ كَالتِّرْيَاقِ مُجَرَّبًا وَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْمَعْنَى عِنْدَ عُلَمَاءِ الْحَدِيثِ مَرْتَبَةَ الشُّهْرَةِ وَالْاِسْتِفَاضَةِ اِنْتَهٰى بِمَعْنَاهُ اور سید جمال الدین محدث نے اپنے استاد سید اصیل الدین رحمہ اللہ سے حکایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے قَرَأْتُ صَحِيحَ الْبُخَارِيِّ نَحْوَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ مَرَّةٍ فِي الْوَقَائِعِ وَالْمُهِمَّاتِ لِنَفْسِي وَلِلنَّاسِ الْآخَرِينَ فَبِأَيِّ نِيَّةٍ قَرَأْتُهُ حَصَلَ الْمَقْصُودُ وَكُفِيَ الْمَطْلُوبُ اِنْتَهٰى بالجملہ نفع اس کتاب کی قراءت کا تجربہ علماء محدثین و اہل معرفت و فقہ میں درجہ شہرت و تواتر کو پہنچ چکا ہے اس حد تک کہ جس کا انکار نہیں ہو سکتا یہ وہ کتاب مبارک ہے جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابو زید مروزی میں درمیان رکن و مقام کے اپنی کتاب فرمائی تھی کما ذکرہ القسطلانی بِسَنَدٍ صَحِيحٍ اِنْتَهٰى مُلَخَّصًا مِنْ كِتَابِ هِدَايَةِ السَّائِلِ آخر سنہ ۱۳ ہجری میں بمقام بصرہ ایک شخص نے حلف کاذب ساتھ صحیح بخاری کے محکمہ قضا میں کیا تھا اسی دن وہ مر گیا یہ خبر صاحب جوائب نے بقید ماہ و سال درج جوائب کی تھی جس طرح قرآن شریف کے تیس پارے ہیں اسی طرح اہل علم نے صحیح بخاری کو بھی تیس پاروں پر تقسیم کیا ہے تو جس قاعدے سے ختم قرآن شریف کا سات دن میں کیا جاتا ہے یا تیس دن میں اسی طرح بمقتضائے حال وقت اس کتاب کا ختم بھی کرنا چاہیئے میں نے کسی کتاب میں صراحت ترکیب ختم کی نہیں پائی فقط یہ پایا

کہ اس کا ختم کذا وکذا نفع دیتا ہے بہر حال باوضو ہو کر منہ طرف قبلے کے کرکے ساتھ خضوع وخشوع وحضور دل کے خود پڑھے یا کسی اور کو حکم کرے خواہ ایک شخص ختم کرے یا ایک جماعت پڑھے نفع اس کا متیقن ہے وللہ الحمد۔

## برائے دردِ سر

شعرانی نے طبقات کبرے میں بذیل ترجمہ احمد بن ابی الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کیا ہے وَكَانَ يَقُوْلُ عَلَّمَنِيَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رُقْيَةً لِلْوَجَعِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَكَ وَجَعٌ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى الْمَوْضِعِ وَقُلْ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ فَلَمْ اَقُلْهَا عَلَى الْوَجَعِ فَيَذْهَبُ لِسَاعَتِهٖ اِنْتَهٰى۔

## برائے ردِّ گم شدہ

شعرانی نے طبقات میں بذیل ترجمہ محمد بن ابراہیم زجاجیؒ نے لکھا ہے وَكَانَ يَقُوْلُ مِمَّا جَرَّبْنَاهُ لِرَدِّ الضَّالَّةِ اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ضَالَّتِيْ وَيَقْرَءُ قَبْلَهٗ سُوْرَةَ وَالضُّحٰى ثَلٰثًا قَالَ وَقَدْ وَقَعَ مِنِّيْ فَصٌّ فِيْ دِجْلَةَ فَدَعَوْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ الْفَصَّ فِيْ وَسْطِ اَوْرَاقٍ كُنْتُ اَتَصَفَّحُهَا اِنْتَهٰى یہ دونوں اعمال دردِ سر و ردِ ضالہ میری کتاب خیر الخیرہ میں بھی مذکور ہیں۔

## برائے دیدنِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخواب

جو شخص سورہ کوثر کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھ کر حضرت محمدؐ پر درود بھیجے گا وہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا خزینۃ الاسرار میں کہا وَاَنَا جَرَّبْتُهَا هٰذِهِ الصِّيْغَةَ وَهِيَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَكَثِيْرٌ مِّنَ الْاِخْوَانِ جَرَّبُوْا سُوْرَةَ الْكَوْثَرِ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَرَاَوْهُ فِي الْمَنَامِ اور بعض مشائخ نے کہا ہے جو شخص نصف شب جمعہ کو سورہ قریش ہزار بار پڑھ کر باوضو سوئے گا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا اور اس کا ہر مقصود حاصل ہوگا اس کو مجرب عظیم کہا ہے صاحب خزینۃ الاسرار نے اپنا دیکھنا حضرت محمدؐ کو ۱۲۶۱ھ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے بعض لوگ جو حضرت کو ساتھ نقصان شمائل شریفہ کے دیکھتے ہیں یہ امر راجع ہے طرف حال رائی کے کہ وہ استقامت میں متغیر الحال ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل آئینہ کے ہیں۔

## صلوٰۃ تنجینا

شیخ اکبر نے اس صیغہ درود کو ایک کنز کنوز عرش سے بتایا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص اس کو جوف لیل میں ہزار بار پڑھے گا اس کی حاجت دنیاوی و دینی بہت جلد درجہ اجابت کو پہنچے گی جیسے برق خاطف یہ درود تریاق مجرب و اکسیر اعظم ہے امام بونی و محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات نے اس کے اسرار و منافع بہت بیان کئے ہیں۔

مولوی قطب الدین دہلوی کو اجازت اس صیغہ کی یوں تھی کہ ہر روز ستر بار واسطے قضائے حوائج کے پڑھے۔ انہوں نے اجازت اس کی عام دی ہے صیغہ اس صلوٰۃ کا یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ

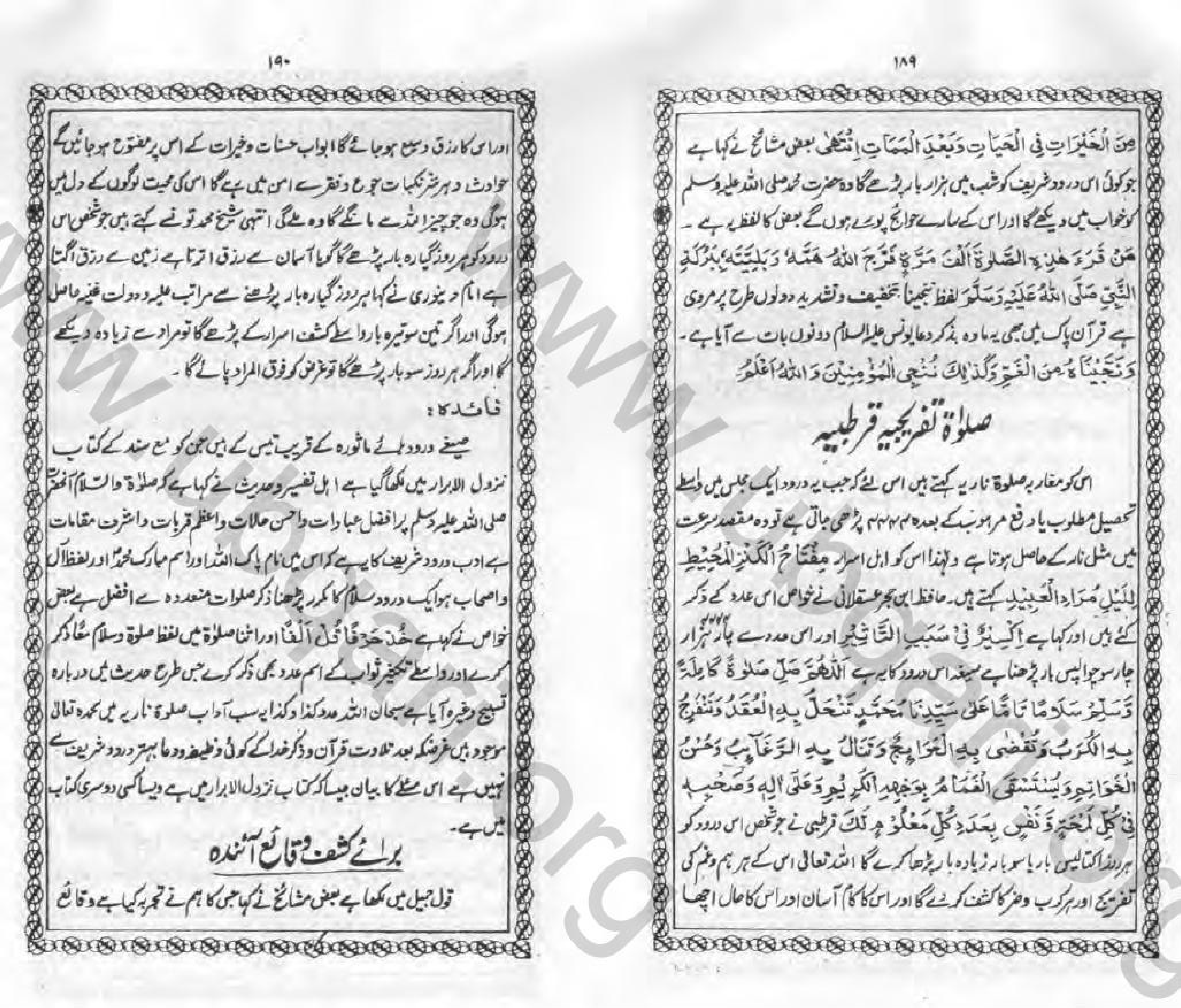

مِنَ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنْتَهٰى بعض مشائخ نے کہا ہے جو کوئی اس درود شریف کو شب میں ہزار بار پڑھے گا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا اور اس کے سارے حوائج پورے ہوں گے بعض کا لفظ یہ ہے ۔ مَنْ قَرَءَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَلْفَ مَرَّةٍ فَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَبَلِيَّتَهٗ بِبَرَكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لفظ تنجینا تخفیف وتشدید دونوں طرح پر مروی ہے قرآن پاک میں بھی یہ مادہ بذکر دعا یونس علیہ السلام دونوں باب سے آیا ہے۔ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

## صلوٰۃ تفریجیہ قرطبیہ

اس کو مغاربہ صلوٰۃ ناریہ کہتے ہیں اس لئے کہ جب یہ درود ایک مجلس میں واسطے تحصیل مطلوب یا دفع مرہوب کے بعدد ۴۴۴۴ پڑھی جاتی ہے تو وہ مقصد سرعت میں مثل نار کے حاصل ہوتا ہے ولہٰذا اس کو اہل اسرار مِفْتَاحُ الْكَنْزِ الْمُحِيْطِ لِنَيْلِ مُرَادِ الْعَبِيْدِ کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے خواص اس عدد کے ذکر کئے ہیں اور کہا ہے اِكْسِيْرٌ فِي سَبَبِ التَّاثِيْرِ اور اس عدد سے ۴۴۴۴ چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھنا ہے صیغہ اس درود کا یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ قرطبی نے جو شخص اس درود کو ہر روز اکتالیس بار یا سو بار زیادہ بار پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہم وغم کی تفریج اور ہر کرب وضر کا کشف کرے گا اور اس کا کام آسان اور اس کا حال اچھا

اور اس کا رزق وسیع ہو جائے گا ابواب حسنات وخیرات کے اس پر مفتوح ہو جائیں گے حوادث دہر شر نکبات جوع وفقر سے امن میں رہے گا اس کی محبت لوگوں کے دل میں ہوگی وہ جو چیز اللہ سے مانگے گا وہ ملے گی انتہی شیخ محمد تونسی کہتے ہیں جو شخص اس درود کو ہر روز گیارہ بار پڑھے گا گویا آسمان سے رزق اترتا ہے زمین سے رزق اگتا ہے امام دینوری نے کہا ہر روز گیارہ بار پڑھنے سے مراتب علیہ ودولت غنیہ حاصل ہوگی اور اگر تین سو تیرہ بار واسطے کشف اسرار کے پڑھے گا تو مراد سے زیادہ دیکھے گا اور اگر ہر روز سو بار پڑھے گا تو غرض کو فوق المراد پائے گا۔

**فائدہ:**

صیغے درود ہائے ماثورہ کے قریب تیس کے ہیں جن کو مع سند کے کتاب نزول الابرار میں لکھا گیا ہے اہل تفسیر وحدیث نے کہا ہے کہ صلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل عبادات واحسن حالات واعظم قربات واشرف مقامات ہے ادب درود شریف کا یہ ہے کہ اس میں نام پاک اللہ اور اسم مبارک محمدؐ اور لفظ آل واصحاب ہو ایک درود وسلام کا مکرر پڑھنا ذکر صلوات متعددہ سے افضل ہے بعض خواص نے کہا ہے حُذْ حَذْفًا قُلْ اَلْفًا اور اثنا صلوٰۃ میں لفظ صلوٰۃ وسلام معًا ذکر کرے اور واسطے تکثیر ثواب کے اسم عدد بھی ذکر کرے جس طرح حدیث میں درباره تسبیح وغیرہ آیا ہے سبحان اللہ عدد کذا وکذا یہ سب آداب صلوٰۃ ناریہ میں بحمدہ تعالیٰ موجود ہیں غرضکہ بعد تلاوت قرآن وذکر خدا کے کوئی وظیفہ ودعا بہتر درود شریف سے نہیں ہے اس مسئلے کا بیان جیسا کہ کتاب نزول الابرار میں ہے ویسا کسی دوسری کتاب میں ہے۔

## برائے کشف وقائع آئندہ

قول جمیل میں لکھا ہے بعض مشائخ نے کہا جس کا ہم نے تجربہ کیا ہے وقائع

www.ubqari.org

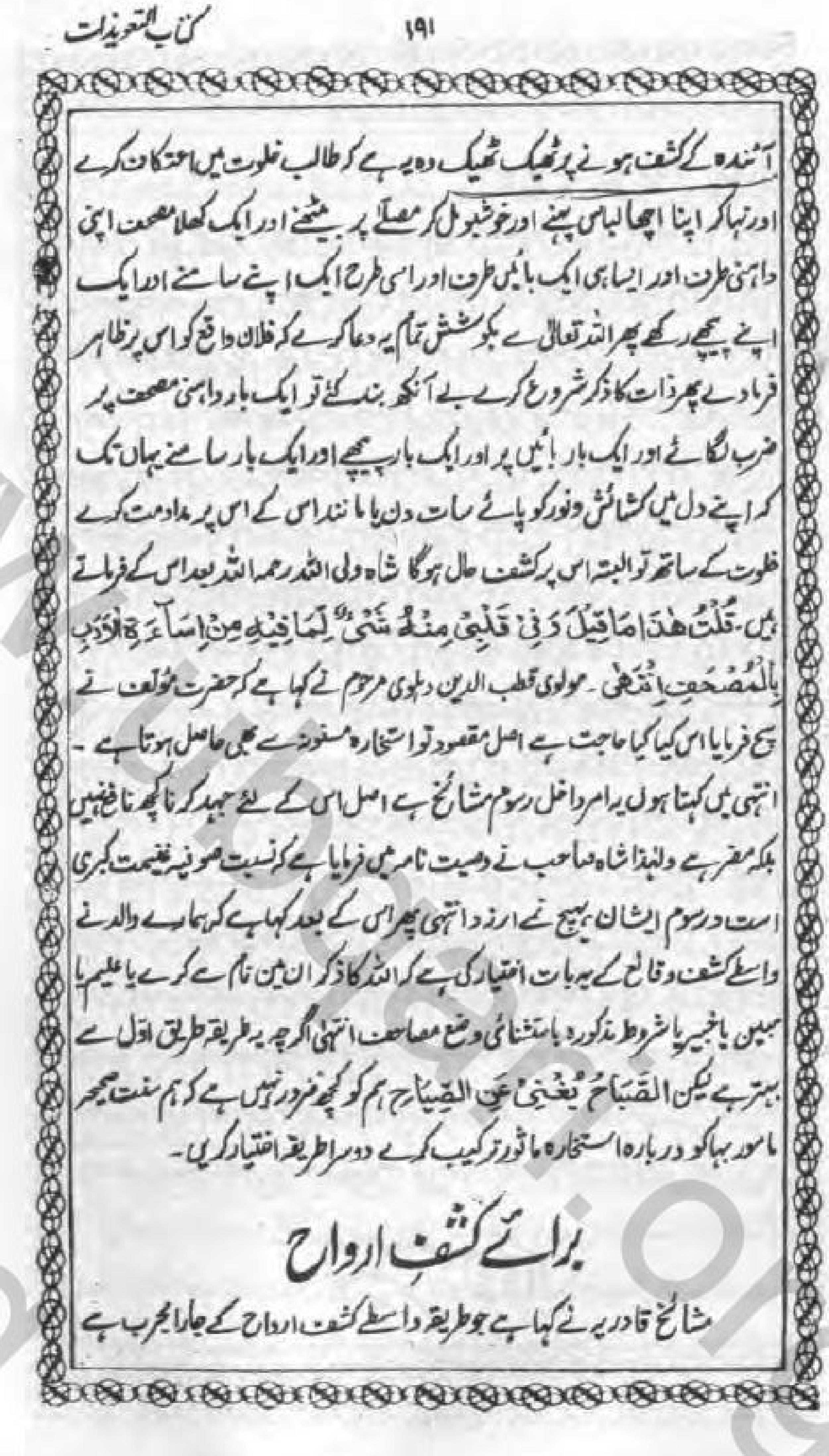

آئندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور نہا کر اپنا اچھا لباس پہنے اور خوشبو مل کر مصلے پر بیٹھے اور ایک کھلا مصحف اپنی داہنی طرف اور ایسا ہی ایک بائیں طرف اور اسی طرح ایک اپنے سامنے اور ایک اپنے پیچھے رکھے پھر اللہ تعالیٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلاں واقع کو اس پر ظاہر فرمادے پھر ذات کا ذکر شروع کرے آنکھ بند کئے تو ایک بار داہنی مصحف پر ضرب لگائے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار پیچھے اور ایک بار سامنے یہاں تک کہ اپنے دل میں کشائش و نور کو پائے سات دن یا مانند اس کے اس پر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف حال ہوگا شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ بعد اس کے فرماتے ہیں۔ قُلْتُ هٰذَا مَا قِيْلَ وَفِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ بِالْمُصْحَفِ اِنْتَهٰى۔ مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم نے کہا ہے کہ حضرت مؤلف نے سچ فرمایا اس کیا حاجت ہے اصل مقصود تو استخارہ مسنونہ سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ انتہی میں کہتا ہوں یہ امر داخل رسوم مشائخ ہے اصل اس کے لئے جہد کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے ولہٰذا شاہ صاحب نے وصیت نامہ میں فرمایا ہے کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبری است در رسوم ایشان ہیچ نے ارزد انتہی پھر اس کے بعد کہا ہے کہ ہمارے والد نے واسطے کشف وقائع کے یہ بات اختیار کی ہے کہ اللہ کا ذکر ان تین نام سے کرے یا علیم یا مبین یا خبیر با شروط مذکورہ باستثنائی وضع مصاحف انتہی اگرچہ یہ طریقہ طریق اول سے بہتر ہے لیکن الصَّبَاحُ يُغْنِيْ عَنِ الْمِصْبَاحِ ہم کو کچھ ضرور نہیں ہے کہ ہم سنت صحیحہ مأمور بہا کو دربارہ استخارہ ماثور ترکیب کرکے دوسرا طریقہ اختیار کریں۔

## برائے کشفِ ارواح

مشائخ قادریہ نے کہا ہے جو طریقہ واسطے کشف ارواح کے ہمارا مجرب ہے

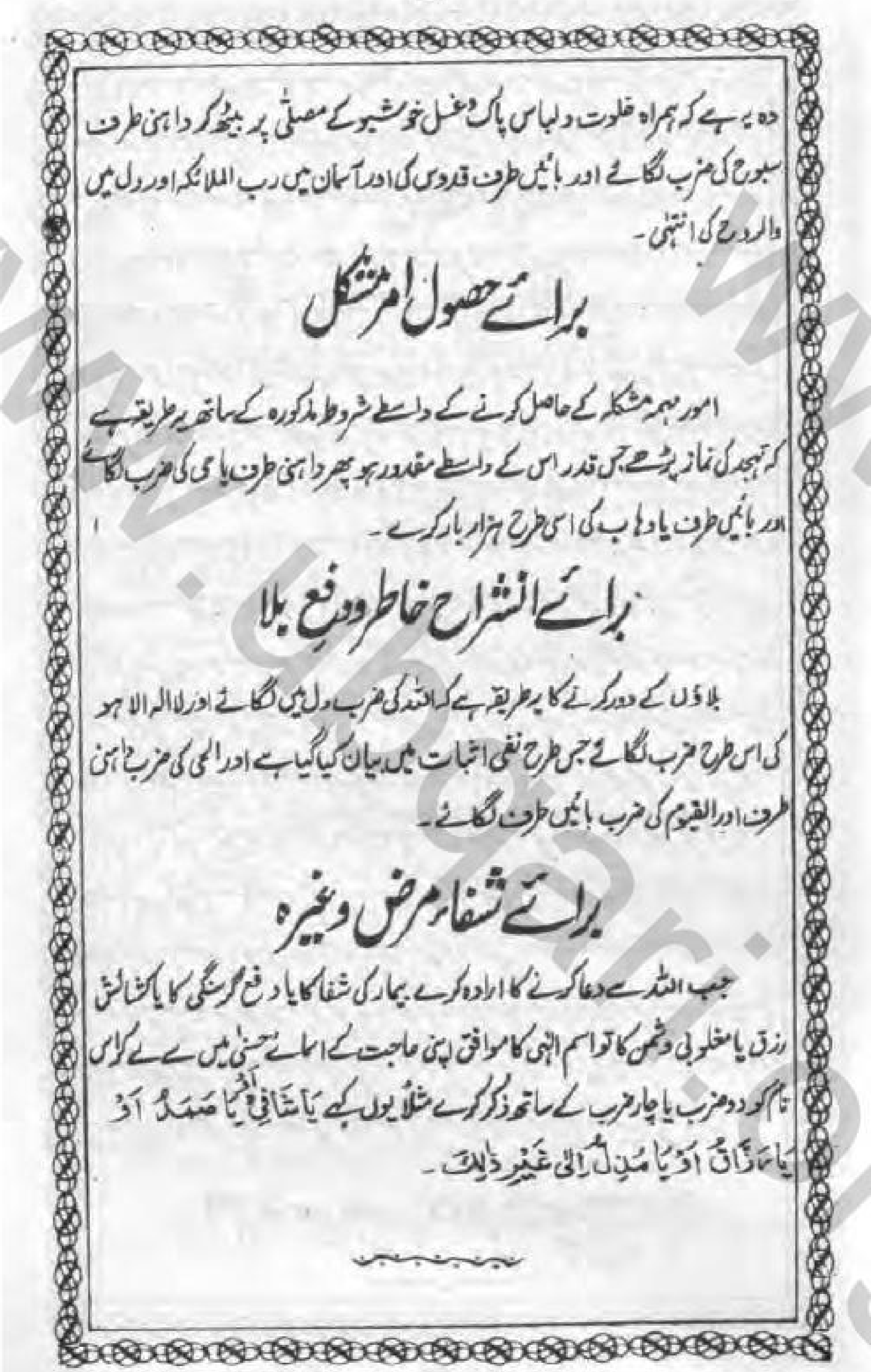

وہ یہ ہے کہ ہمراہ خلوت و لباس پاک و غسل خوشبو کے مصلیٰ پر بیٹھ کر داہنی طرف سبوح کی ضرب لگائے اور بائیں طرف قدوس کی اور آسمان میں رب الملائکہ اور دل میں والروح کی انتہی۔

## برائے حصولِ امرِ مشکل

امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جس قدر اس کے واسطے مقدور ہو پھر داہنی طرف یا مغنی کی ضرب لگائے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے۔

## برائے انشراحِ خاطر و دفعِ بلا

بلاؤں کے دور کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگائے اور لا الٰہ الا ہو کی اس طرح ضرب لگائے جس طرح نفی اثبات میں بیان کیا گیا ہے اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگائے۔

## برائے شفاء مرض وغیرہ

جب اللہ سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق یا مغلوبی دشمن کا تو اسم الٰہی کا موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنیٰ میں سے کر اس نام کو دو ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے مثلاً یوں کہے یَا شَافِيْ اَوْ يَا صَمَدُ اَوْ يَا رَزَّاقُ اَوْ يَا مُذِلُّ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

* * *

## ربطِ قلب شیخ

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور گانٹھنا ہے مرشد کے ساتھ محبت و تعظیم کی صفت پر اور اس کی صورت کا ملاحظہ کرنا شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں قُلْتُ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَظَاھِرَ کَثِیْرَۃً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِیًّا کَانَ اَوْ ذَکِیًّا اِلَّا وَقَدْ یَجِدُ آیِمَّۃً صَارَتْ مَعْبُوْدًا لَّہٗ فِیْ مَرْتَبَتِہٖ وَلِھٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَۃِ وَالْاِسْتِوَآءِ عَلَی الْعَرْشِ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قِبْلَتِہٖ وَسَاَلَ جَارِیَۃً سَوْدَآءَ فَقَالَ اَیْنَ اللّٰہُ فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمَآءِ فَسَاَلَھَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ اَرْسَلَکَ فَقَالَ ھِیَ مُؤْمِنَۃٌ فَلَا عَلَیْکَ اَنْ لَّا تَتَوَجَّہَ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ وَلَا تَرْتَبِطَ قَلْبَکَ اِلَّا بِہٖ وَلَوْ بِالتَّوَجُّہِ اِلَی الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ الَّذِیْ وَضَعَہٗ عَلَیْہِ وَھُوَ اَزْھَرُ اللَّوْنِ کَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّہِ اِلَی الْقِبْلَۃِ کَمَا اَشَارَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَکُوْنُ کَالْمُرْتَبِطِ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اِنْتَھٰی یہ عبارت مبارک دلیل واضح ہے اس بات پر کہ تصور شیخ وقت عبادت اور ربط قلب با شیخ ایک طرح کا شرک خفی ہے اور اس عبارت میں یہ ارشاد ہے کہ عبادت میں کوئی شے بھی سوا اللہ واحد کے قبلہ توجہ ہو خواہ نور عرش ہو یا اور کچھ میں کہتا ہوں آیہ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا باشارۃ النص نافی ناہی ہے تصور شیخ سے ولیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں۔

---

## برائے کشف قبور و استفاضہ بداں

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ جب قبرستان میں جائے۔ سورہ اِنَّا فَتَحْنَا دو رکعت میں پڑھے پھر سامنے میت کے ہو کر قبلہ کو پشت دے کر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر ولا الہ الا اللہ اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جائے پھر کہے یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اس کو آسمان میں ضرب کرے اور یا روح الروح کی ضرب دل میں لگائے یہاں تک کہ کشائش و نور پائے پھر منتظر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہو اس کے دل پر انتہی یہ طریقہ قول جمیل میں ذکر کیا ہے لیکن اس پر کچھ تکلم نہیں کیا ظاہر عبارت اس امر کو مفید ہے کہ یہ کشف قبور اس لئے نہیں ہے کہ تنعیم و عذاب میت کا معلوم کرنا منظور ہے بلکہ واسطے فیض لینے کے میت صالح سے ہے سو ہر چند ایک جماعت کثیر مشائخ کا اس پر اتفاق ہے اور اپنا تجربہ بتاتے ہیں لیکن اولہ شرع سے اس کا رائحہ تک نہیں ملتا بلکہ سنت صحیحہ سے خلاف اس کے ثابت ہوتا ہے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے۔ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُّنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَّدْعُوْا رَوَاہُ مُسْلِمٌ پس جبکہ نص قطعی سے ثابت ہو چکا کہ بعد موت کے عمل منقطع ہو جاتا ہے تو افادہ و افاضہ بھی بالیقین نہیں ہو سکتا اس لئے کہ یہ عمدہ عمل ہے اور تین چیزیں جن کا استثنا کیا ہے وہ عمل خارجی میت کا ہے بدل قلب اور اس بات سے کہ تعلق روح کا اپنے مدفن سے رہتا ہے گو روح اپنے مقر میں ہو یہ بات لازم نہیں آتی ہے کہ وہ اپنے تعلق کی وجہ سے عاقل و مفید ہو بلکہ وہ تو اپنے کسی حال کی اطلاع تک بھی احیاء کو نہیں کر سکتے پھر فیض رسانی کا کیا ذکر ہے حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا ہے

www.ubqari.org

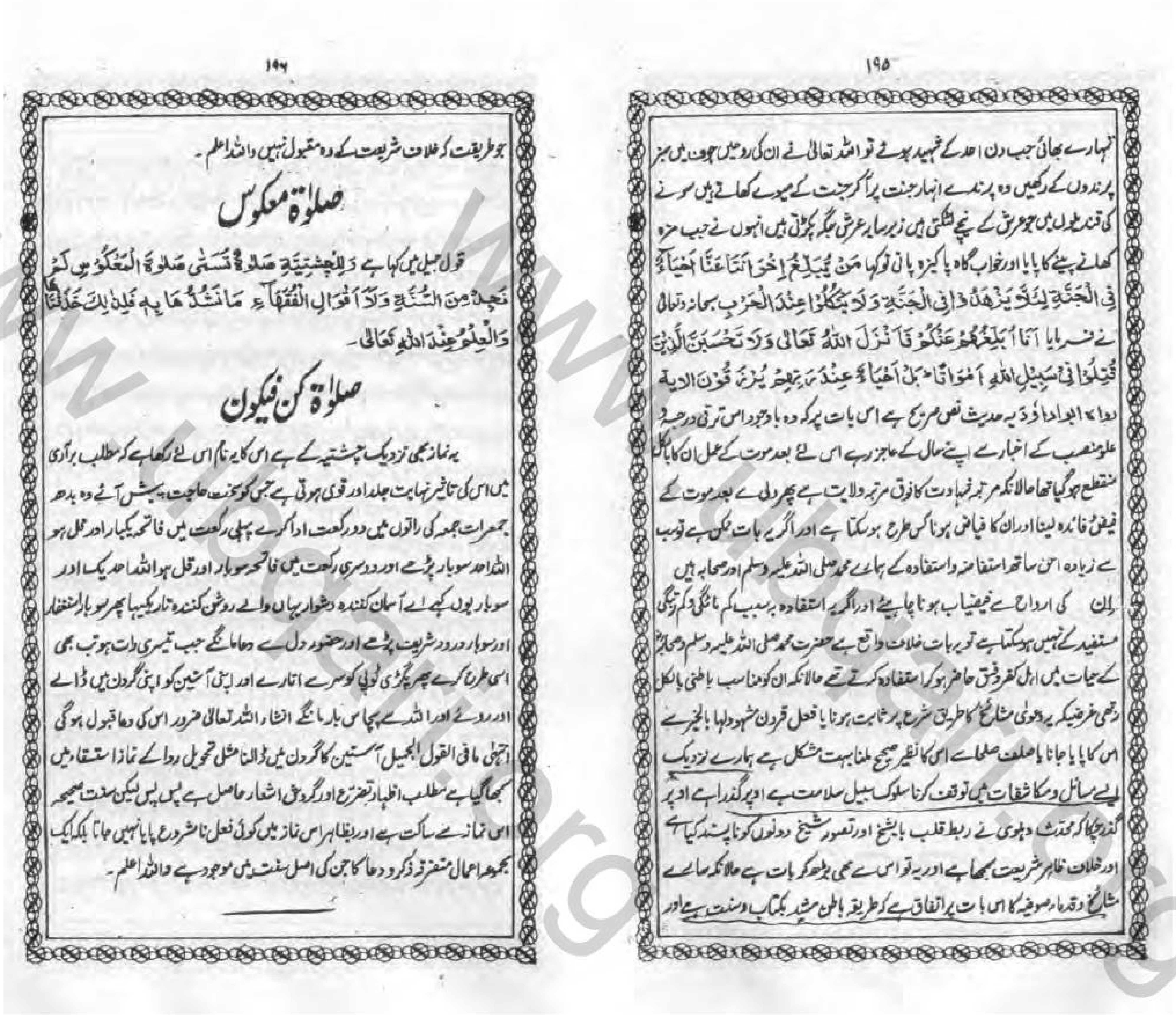

تمہارے بھائی جب دن احد کے شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحیں جوف میں سبز پرندوں کے رکھیں وہ پرندے انہار جنت پر آ کر جنت کے میوے کھاتے ہیں سونے کی قندیلوں میں جو عرش کے نیچے لٹکتی ہیں زیر سایہ عرش جگہ پکڑتی ہیں انہوں نے جب مزہ کھانے پینے کا پایا اور خواب گاہ پاکیزہ پائی تو کہا مَنْ يُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ الاٰية رواہ ابو داؤد یہ حدیث نص صریح ہے اس بات پر کہ وہ باوجود اس ترقی درجہ و علو منصب کے اخبار سے اپنے حال کے عاجز رہے اس لئے بعد موت کے عمل ان کا بالکل منقطع ہو گیا تھا حالانکہ مرتبہ شہادت کا فوق مرتبہ ولایت ہے پھر ولی سے بعد موت کے فیض و فائدہ لینا اور ان کا فیاض ہونا کس طرح ہو سکتا ہے اور اگر یہ بات ممکن ہے تو سب سے زیادہ احسن ساتھ استفاضہ و استفادہ کے ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ہیں ان کی ارواح سے فیضیاب ہونا چاہیئے اور اگر یہ استفادہ بسبب کم مائگی و کم رتبگی مستفید کے نہیں ہو سکتا ہے تو یہ بات خلاف واقع ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کے حیات میں اہل کفر و فسق حاضر ہو کر استفادہ کرتے تھے حالانکہ ان کو مناسبت باطنی بالکل نہ تھی غرضیکہ یہ دعویٰ مشائخ کا طریق شرع پر ثابت ہونا یا فعل قرون مشہود لہا بالخیر سے اس کا پایا جانا یا سلف صلحاء سے اس کا نظیر صحیح ملنا بہت مشکل ہے ہمارے نزدیک ایسے مسائل و مکاشفات میں توقف کرنا سلوک سبیل سلامت ہے اوپر گذرا ہے اور یہ گذر چکا کہ محدث دہلوی نے ربط قلب با شیخ اور تصور شیخ دونوں کو ناپسند کیا ہے اور خلاف ظاہر شریعت سمجھا ہے اور یہ تو اس سے بھی بڑھ کر بات ہے حالانکہ سارے مشائخ و قدماء صوفیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طریقہ باطن مقید بکتاب و سنت ہے اور

جو طریقت کہ خلاف شریعت کے وہ مقبول نہیں واللہ اعلم ۔

## صلوۃ معکوس

قول جمیل میں کہا ہے وَلِلْجِشْتِيَّةِ صَلٰوةٌ تُسَمّٰى صَلٰوةَ الْمَعْكُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ مَا نَشُدُّهَا بِهٖ فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔

## صلوۃ کن فیکون

یہ نماز بھی نزدیک چشتیہ کے ہے اس کا یہ نام اس لئے رکھا ہے کہ مطلب برآری میں اس کی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہوتی ہے جس کو سخت حاجت پیش آئے وہ بدھ جمعرات جمعہ کی راتوں میں دو دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ یکبار اور قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ احد یکبار اور سو بار یوں کہے اے آسان کنندہ دشوارہا اے روشن کنندہ تاریکیہا پھر سو بار استغفار اور سو بار درود شریف پڑھے اور حضور دل سے دعا مانگے جب تیسری رات ہو تب بھی اسی طرح کرے پھر پگڑی ٹوپی کو سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روئے اور اللہ سے پچاس بار مانگے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول ہوگی انتہی ما فی القول الجمیل آستین کا گردن میں ڈالنا مثل تحویل رداء کے نماز استسقاء میں سمجھا گیا ہے مطلب اظہار تضرع اور گردنی اشعار حاصل ہے پس لیکن سنت صحیحہ اس نماز سے ساکت ہے اور بظاہر اس نماز میں کوئی فعل نامشروع پایا نہیں جاتا بلکہ ایک مجموعہ اعمال متفرقہ ذکر و دعا کا جن کی اصل سنت میں موجود ہے واللہ اعلم ۔

www.ubqari.org

www.ubqari.org

## برائے سلب مرض

بیمار کا دور کرنا یوں ہوتا ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور جانے کو یہ بیماری مجھ میں ہے اور اس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آئے سوائے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف آجائے گی اور وہ اچھا ہو جائے گا قول جمیل میں کہا ہے وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِیْ خَلِیْقَتِهٖ انتہٰی مولانا عبدالعزیز دہلوی میں نے کہا کہ سلب مرض دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف بخشوع دل متوجہ ہو اور زبان سے بھی کہے یَا مَنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات وتضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلائے معصیت زائل ہو جائے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو حضرت مصنف نے ارشاد کیا ہے انتہٰی مرزا مظہر جانجاناں رحمہ اللہ نے فرمایا ہے طریقہ سلب آنست کہ تصور نمایندہ کہ با نفسے کہ اندروں میرود عوارض جسمانی شخص از قالب اوے بر آید وکشیدہ میشود و با نفسے کہ بیروں مے آید تصور نماید کہ آں عوارض معہودہ جسمانی بر روئے زمین مے افتد واز اندروں سلب کنندہ بیروں مے آید تا صاحب سلب متاثر و متاذی نگردد مریض را پیش رو نشانیدہ بقدر پانصد نفس سلب مرض باید کرد انتہٰی بر ترکیب ما ورائے ہر دو ترکیب مذکور ہے۔

## برائے اشراف بر خواطر

دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر طرح سے خالی کر کے اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہنچائے پھر اگر اس کے جی میں کچھ

کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق انعکاس تو یہ وہی بات اس کے دل کی ہے کذا فی القول الجمیل اس کے بعد قول جمیل میں طریقہ کشف وقائع آئندہ کا طریقہ مشائخ پر لکھا ہے کہ بذریعہ نعت یا واقعہ فی الیقظہ یا رؤیا فی المنام کے ہوتا ہے پھر طریقہ دفع بلائے نازل کا بیان کیا ہے صاحب ضرورت طرف کتاب مذکور کے رجوع کرے۔

**تنبیہ:** میں نے رسالے میں انہیں اعمال کو ضبط کیا ہے جو نہایت صحت و قبول و شہرت کے ساتھ ماثور ہیں اور اکثر اعمال کی بنیاد آیات کتاب اللہ یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے منقول و معمول بہا ہیں ان میں سے چند اعمال صحیح و مجرب کو اخذ کر کے لکھا ہے اور جن اعمال کو ترک کر دیا ہے اس وجہ سے کہ ان میں طول عمل تھا یا مجرب ہونا ان کا معلوم نہیں ہے یا صورت شرعی سے بعید پایا جاتا تھا وہ بے گنتی ہیں ؎

اگر جملہ را سعدی انشا کند  مگر دفترے دیگر املا کند

ان اعمال کے بجا لانے میں وجود اثر کا اسی وقت متحقق ہو سکتا ہے کہ عامل متقی اور معمول بہ معتقد ہو جن اشخاص اہل علم و مشائخ طریقت سے یہ اعمال ماثور ہیں وہ سب اہل تقوی اور صاحب نسبت تھے یہی وجہ ہے کہ ان کا عمل تخلف نہ کرتا تھا اب اہل فسق ان اعمال کو ساتھ قلب غافل اور قالب عاطل کرتے ہیں تو اثر کامل نہیں پاتے اور کبھی بالکل اثر نہیں پاتے اس لئے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ اعمال موثر نہیں ہیں حالانکہ یہ قصور اعمال کا نہیں ہے بلکہ اعمال کا ہے عمل کو محل قابل میسر نہیں آتا اثر ظاہر ہو تو کس طرح ہو قرآن پاک کے حق میں جو فرمایا ہے یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ محل ناقابل میں نفع ظاہر نہیں ہوتا ورنہ قرآن شفائے محض ہے بلکہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل ضلال کثرت سے ہیں اسی طرح حال ہر دعا نافع کا ہے کہ کثرت فسق کی وجہ سے اس کی تاثیر ظاہر نہیں ہوتی واللہ اعلم۔

# فصل

## (بیان اعمال حیاۃ الحیوان کے)

طبرانی نے معجم اوسط میں باسناد صحیح ابی مرینہ دارمی سے روایت کیا ہے کہ دو مرد اصحاب نبی صلعم سے جب ملاقات کرتے تو جدا نہ ہوتے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ نہ پڑھے۔

## برائے انجاح حاجت

شیخ شہاب الدین احمد بونی نے کتاب سرالاسرار میں ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو وہ چہارشنبہ پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھے پھر جمعہ کے دن طہارت کرکے مسجد جامع میں جائے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اَلَّذِیْ مَلَاَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَبْصَارُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعْطِیَنِیْ مَسْئَلَتِیْ وَتَقْضِیَ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ اور بعد لفظ حاجتی کے حاجت کا لے هُوَ سِرٌّ لَطِیْفٌ مُجَرَّبٌ انتہی میں کہتا ہوں کہ یہ ذکر مشتمل ہے اکثر الفاظ اسم اعظم پر ہے۔

## برائے حصول قوت بر طاعت و رؤیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص بعد نماز جمعہ کے طہارت کامل پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۳۵ بار لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو طاعت پر قوت اور برکت پر معونت دے گا اور ہمزات شیاطین سے کفایت کرے گا اور اگر وہ ہر دن وقت طلوع آفتاب کے بحالت درود خوانی اس بطاقہ میں مدام نظر کیا کرے گا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے خواب میں دیکھے گا۔ وَهُوَ سِرٌّ لَطِیْفٌ مُجَرَّبٌ۔

## برائے نجاۃ روز قیامت و حیات قلب

امام احمدؒ نے رب العزت کو ۹۹ بار خواب میں دیکھا کہا اگر بار صدم پھر دیکھوں گا کچھ سوال کروں گا دیکھا تو پوچھا کہ اے رب لوگ دن قیامت کو بسبب کس چیز کے نجات پائیں گے فرمایا جو شخص ہر بکرہ و عشی کو تین بار یہ ذکر کرے گا ناجی ہوگا۔ سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ مَنْ رَفَعَ السَّمَآءَ بِغَیْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَآءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَهٗ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَهٗ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ پھر امام احمد نے کہا کہ جو شخص ہر دن درمیان نماز فجر و صبح کے چالیس بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْاَلُكَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ کہے گا اللہ اس کے دل کو زندہ کرے گا جس دن کہ دل مریں گے انتہی۔ میں کہتا ہوں یہ الفاظ بھی مشتمل ہیں اسامی عظام پر وللہ الحمد۔

# برائے حفظ ایمان تاقیامت

ابن عمرؓ سے رفعاً مروی ہے کہ جو کوئی یہ چاہے کہ اس کا ایمان محفوظ رہے تاقیامت[1] وہ ہر دن بعد سنت مغرب کے قبل تکلم دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے اخلاص چھ بار اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے پھر سلام پھیرے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر ایمان کو محفوظ رکھے گا یہاں تک کہ وہ دن قیامت کے ایمان کے ساتھ اپنے رب کے پاس آئے گا راوی نے کہا وَهٰذِهٖ فَائِدَةٌ عَظِيْمَةٌ كَذَا فِي الْبُسْتَانِ وَذَكَرَهُ النَّسَفِيُّ بِسَنَدٍ طَوِيْلٍ لیکن اتنا زیادہ کیا ہے کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر قبل اخلاص کے پڑھے اور بعد سلام کے ۲۵ بار تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہے پھر یہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَالِمُ مَا اَرَدْتُ بِهَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمَا لِيْ ذُخْرًا يَوْمَ لِقَائِكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ بِهِمَا دِيْنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ وَعِنْدَ مَمَاتِيْ وَبَعْدَ وَفَاتِيْ اللہ اس کو سلب ایمان سے امن میں رکھے گا وَهٰذِهٖ فَائِدَةٌ عَظِيْمَةٌ مِّنْ اَعْظَمِ الْمُهِمَّاتِ۔

---

[1] روی صاحب بستان العارفین عن ابن عمرؓ قال سألت رسول اللہ صلعم بالذی یحفظ ایمان علی العبد قال من احب ان اللہ یحفظ علیہ الایمان حتی یلقاہ یوم القیامۃ فلیفعل کل لیلۃ بعد سنۃ المغرب رکعتین یقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃ وسورۃ الاخلاص ست مرات وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس مرۃ ویسلم منہما جمیعا فان اللہ یحفظ علیہ الایمان حتی یوافی بہ یوم القیامۃ تادی وفی روایۃ اخری ان یقرء انا انزلناہ فی لیلۃ القدر مرۃ قبل قراءۃ قل ہو اللہ احد فاذا سلم سبح اللہ خمس عشرۃ مرۃ قال الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فعلیک یا اخی بالمواظبۃ علی ذلک وامثالہ ولا تمل من خیر تجتنی ثمرۃ ذلک سرور یوم القیامۃ والحمد للہ رب العالمین۔

# اسم اعظم

ایک مرد نے صلحاء موحدین میں سے جو صاحب ابراہیم ادہم تھا ان سے کہا کہ مجھے اسم اعظم سکھا دو کہ جب میں ساتھ اس کے دعا کروں قبول ہو جو کچھ مانگوں وہ مجھے دے فرمایا ان کلمات کو صبح وشام کہا کر ان کے کہنے سے خائف امن میں ہوتا ہے سائل کو اس کا مسئلہ ملتا ہے يَا مَنْ لَّهٗ وَجْهٌ لَّا يَبْلٰى وَنُوْرٌ لَّا يُطْفٰى وَاسْمٌ لَّا يُنْسٰى وَبَابٌ لَّا يُغْلَقُ وَسِتْرٌ لَّا يُهْتَكُ وَمُلْكٌ لَّا يَفْنٰى اَسْاَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ وَتُعْطِيَنِيْ مَسْئَلَتِيْ بعض علماء نے کہا ہے اسم اعظم دعا یونس علیہ السلام اور یہ کلمات ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِنْتَهٰى۔ میں کہتا ہوں یہ کلمات حدیث بریدہ میں رفعاً آئے ہیں اس کو اہل السنن الاربعہ نے روایت کیا ہے مگر احد سے تا کفوا احد ذکر کیا ہے۔ رسالہ غراس الجنۃ میں ہم نے بیان اس کا بسط سے لکھا ہے تعیین اسم اعظم میں ۱۴ قول ہیں سب میں راجح تر رو سے سند کے یہی حدیث ہے قَالَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ امام نوویؒ سے پوچھا تھا کہ اسم اعظم کیا ہے اور کس صورت میں ہے کہا اس بارے میں احادیث کثیرہ آئی ہیں ابن ماجہ وغیرہ میں ابو امامہ سے رفعاً روایت ہے کہ اسم اعظم تین سورہ میں ہے سورہ بقرہ وآل عمران وطٰہٰ بعض ائمہ متقدمین کہتے ہیں کہ لفظ الحی القیوم ہے کیونکہ وہ بقرہ میں اندر آیۃ الکرسی کے آیا ہے اور اول آل عمران میں وارد ہے اور طٰہٰ کی اس آیت میں ہے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ہروی نے کہا وَهٰذَا اسْتِنْبَاطٌ حَسَنٌ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ انتہی۔ میں کہتا ہوں حافظ ابن القیم نے

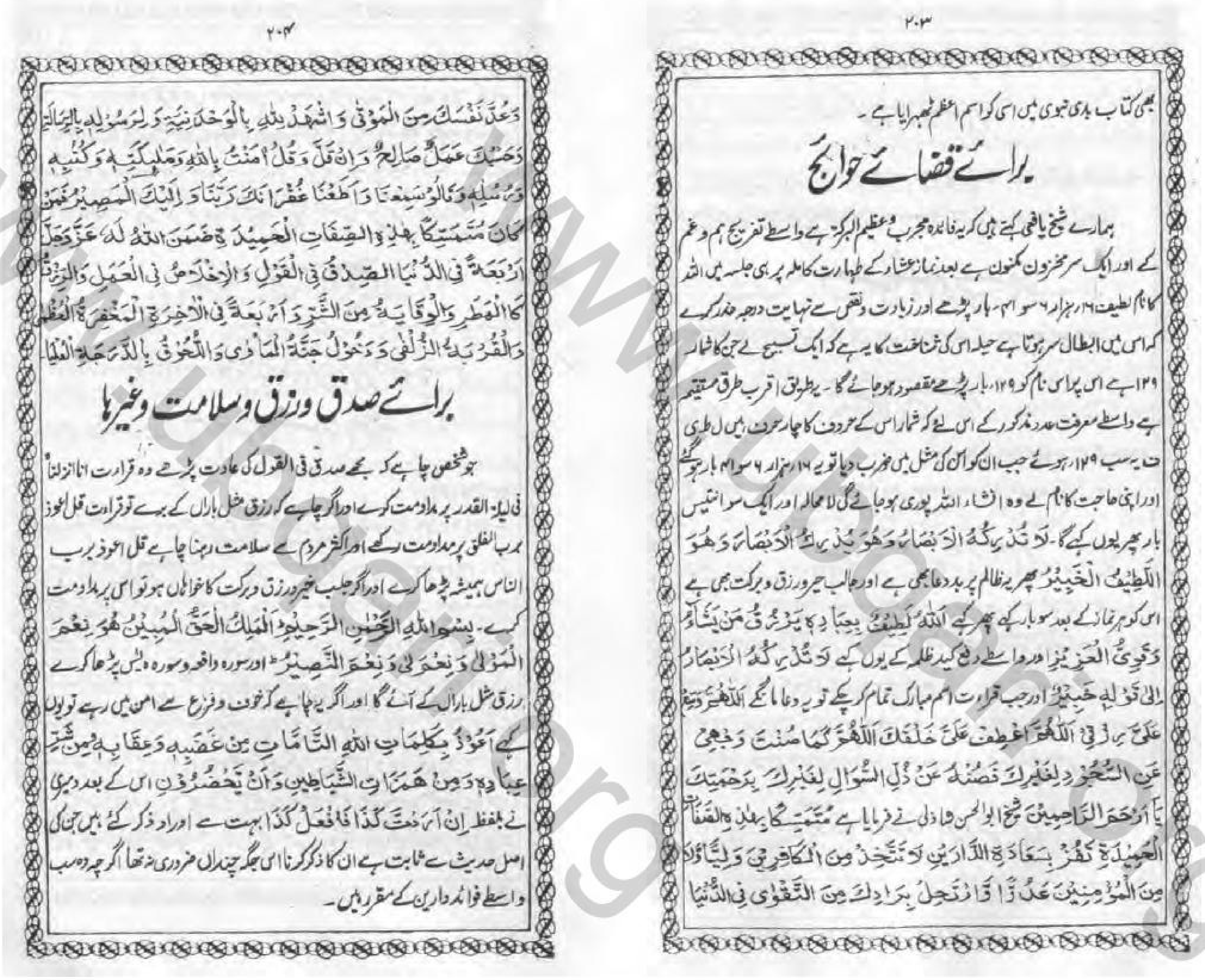

بھی کتاب باری تعبوی میں اسی کو اسم اعظم ٹھہرایا ہے۔

## برائے قضائے حوائج

ہمارے شیخ یافعی کہتے ہیں کہ یہ فائدہ مجرب و عظیم البرکۃ ہے واسطے تفریج ہم و غم کے اور ایک سر مخزون مکنون ہے بعد نماز عشاء کے طہارت کاملہ پر ہی جلسہ میں اللہ کا نام لطیف ۱۶ ہزار ۶ سو ۴۱ بار پڑھے اور زیادت و نقص سے نہایت درجہ حذر کرے کہ اس میں ابطال سر ہوتا ہے حیلہ اس کی شناخت کا یہ ہے کہ ایک تسبیح لے جن کا شمار ۱۲۹ ہے اس پر اس نام کو ۱۲۹ بار پڑھے مقصود ہو جائے گا۔ یہ طریق اقرب طرق مستقیم ہے واسطے معرفت عدد مذکور کے اس لئے کہ شمار اس کے حروف کا چار حرف ہیں ل ط ی ف یہ سب ۱۲۹ ہوئے جب ان کو ان کی مثل میں ضرب دیا تو یہ ۱۶ ہزار ۶ سو ۴۱ بار ہو گئے اور اپنی حاجت کا نام لے وہ ان شاء اللہ پوری ہو جائے گی لامحالہ اور ایک سو انتیس بار پھر یوں کہے گا۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ پھر یہ ظالم پر بددعا بھی ہے اور طالب خیر و رزق و برکت بھی ہے اس کو ہر نماز کے بعد سو بار کہے پھر کہے اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ اور واسطے دفع کید ظلمہ کے یوں کہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ الٰی قَوْلِهٖ خَبِيْرٌ اور جب قراءت اسم مبارک تمام کر چکے تو یہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَيَّ رِزْقِيْ اَللّٰهُمَّ اعْطِفْ عَلَيَّ خَلْقَكَ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَيْرِكَ فَصُنْهُ عَنْ ذُلِّ السُّؤَالِ لِغَيْرِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ شیخ ابو الحسن شاذلی نے فرمایا ہے مُتَمَسِّكًا بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْحَمِيْدَةِ تَفُزْ بِسَعَادَةِ الدَّارَيْنِ لَا تَتَّخِذْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ وَلِيًّا وَّلَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَدُوًّا وَّارْتَحِلْ بِزَادِكَ مِنَ التَّقْوٰى فِي الدُّنْيَا

وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنَ الْمَوْتٰى وَاشْهَدْ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِرَسُوْلِهٖ بِالرِّسَالَةِ وَحَسْبُكَ عَمَلٌ صَالِحٌ وَّاِنْ قَلَّ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَمَنْ كَانَ مُتَمَسِّكًا بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْحَمِيْدَةِ ضَمِنَ اللّٰهُ لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ اَرْبَعَةً فِي الدُّنْيَا الصِّدْقُ فِي الْقَوْلِ وَالْاِخْلَاصُ فِي الْعَمَلِ وَالرِّزْقُ كَالْمَطَرِ وَالْوِقَايَةُ مِنَ الشَّرِّ وَاَرْبَعَةً فِي الْاٰخِرَةِ الْمَغْفِرَةُ الْعُظْمٰى وَالْقُرْبَةُ الزُّلْفٰى وَدُخُوْلُ جَنَّةِ الْمَاْوٰى وَاللُّحُوْقُ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلْيَا۔

## برائے صدق و رزق و سلامت وغیرہا

جو شخص چاہے کہ مجھے صدق فی القول کی عادت پڑے وہ قراءت انا انزلنا فی لیلۃ القدر پر مداومت کرے اور اگر چاہے کہ رزق مثل باراں کے برسے تو قراءت قل اعوذ برب الفلق پر مداومت رکھے اور اگر مردم سے سلامت رہنا چاہے قل اعوذ برب الناس ہمیشہ پڑھا کرے اور اگر جلب خیر و رزق و برکت کا خواہاں ہو تو اس پر مداومت کرے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور سورہ واقعہ و سورہ یٰس پڑھا کرے رزق مثل باراں کے آئے گا اور اگر یہ چاہے کہ خوف و فزع سے امن میں رہے تو یوں کہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ اس کے بعد دیری نے بلفظ اِنْ اَرَدْتَ كَذَا فَافْعَلْ كَذَا بہت سے اوراد ذکر کئے ہیں جن کی اصل حدیث سے ثابت ہے ان کا ذکر کرنا اس جگہ چنداں ضروری نہ تھا اگرچہ وہ سب واسطے فوائد دارین کے مقرر ہیں۔

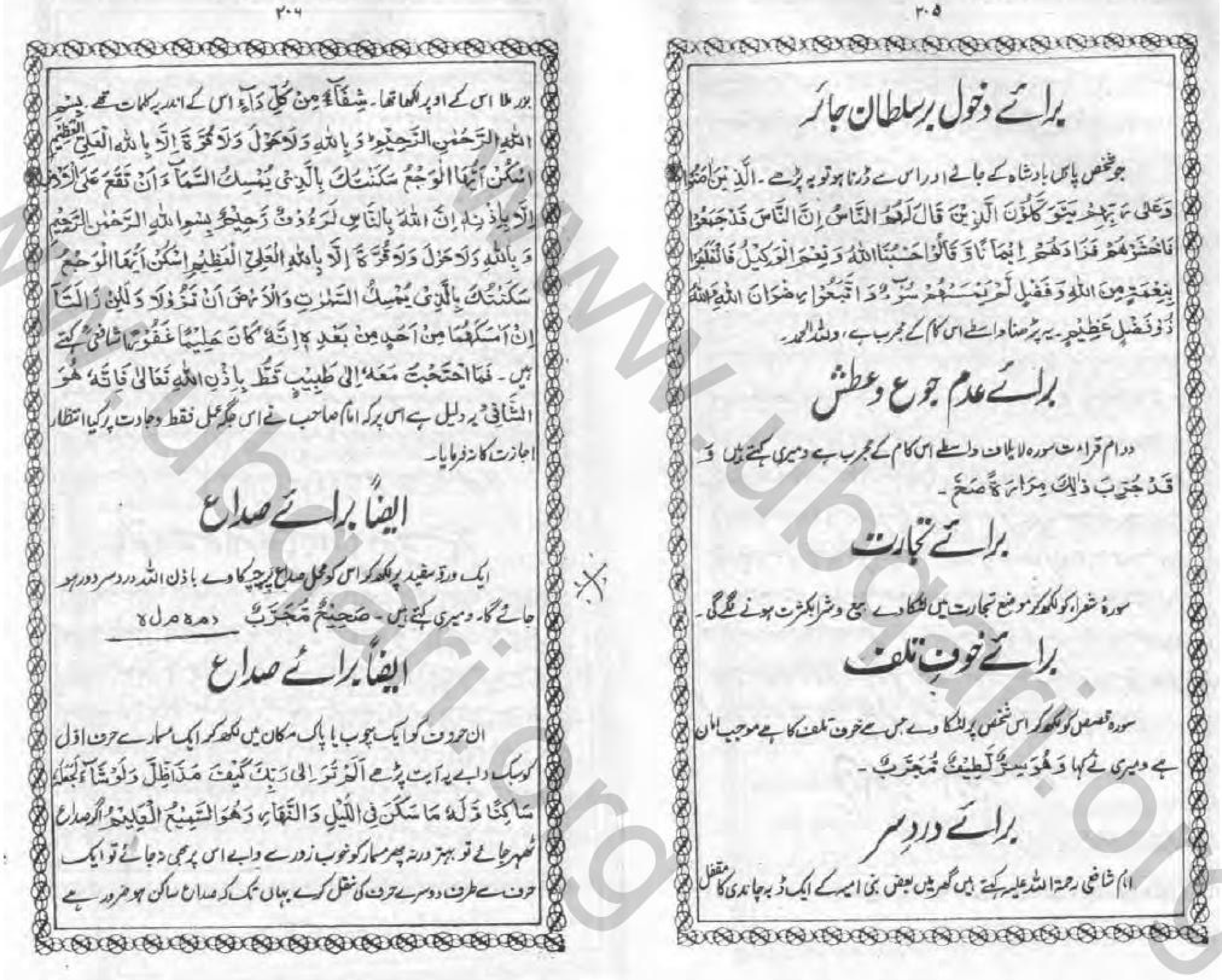

# برائے دخول برسلطان جائر

جو شخص پاس بادشاہ کے جائے اور اس سے ڈرتا ہو تو یہ پڑھے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ۔ یہ پڑھنا واسطے اس کام کے مجرب ہے، وللہ الحمد۔

# برائے عدم جوع وعطش

دوام قراءت سورہ لایلاف واسطے اس کام کے مجرب ہے دمیری کہتے ہیں وَ قَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا فَصَحَّ۔

# برائے تجارت

سورۂ شعراء کو لکھ کر موضع تجارت میں لٹکا دے بیع وشرا بکثرت ہونے لگے گی۔

# برائے خوفِ تلف

سورۂ قصص کو لکھ کر اس شخص پر لٹکا دے جس سے خوف تلف کا ہے موجب امن ہے دمیری نے کہا وَهُوَ سِرٌّ لَطِیْفٌ مُجَرَّبٌ۔

# برائے دردِ سر

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں گھر میں بعض بنی امیہ کے ایک ڈبہ چاندی کا مقفل

پڑا ملا اس کے اوپر لکھا تھا۔ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اس کے اندر یہ کلمات تھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اُسْکُنْ اَیُّهَا الْوَجَعُ سَکَّنْتُكَ بِالَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اُسْکُنْ اَیُّهَا الْوَجَعُ سَکَّنْتُكَ بِالَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَکَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا۔ شافعی کہتے ہیں۔ فَمَا احْتَجْتُ مَعَهٗ اِلٰی طَبِیْبٍ قَطُّ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِنَّهٗ هُوَ الشَّافِیْ۔ یہ دلیل ہے اس پر کہ امام صاحب نے اس جگہ عمل فقط وجادت پر کیا انتظار اجازت کا نہ فرمایا۔

# ایضاً برائے صداع

ایک ورق سفید پر لکھ کر اس کو محل صداع پر چپکا دے باذن اللہ درد سر دور ہو جائے گا۔ دمیری کہتے ہیں۔ صَحِیْحٌ مُجَرَّبٌ دمہ مرلہ

# ایضاً برائے صداع

ان حروف کو ایک چوب یا پاک مکان میں لکھ کر ایک مسمار سے حرف اول کو سبک دابے یہ آیت پڑھے اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاکِنًا وَلَهٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اگر صداع ٹھہر جائے تو بہتر ورنہ پھر مسمار کو خوب زور سے دابے اس پر بھی نہ جائے تو ایک حرف سے طرف دوسرے حرف کی نقل کرے یہاں تک کہ صداع ساکن ہو ضرور ہے

کہ کسی نہ کسی حرف پر اس کو سکون ہو جائے گا وہ حروف یہ ہیں اح اک ک ح ح ح ام ح اور جگہ مسار کی یاسی ہے دمیری کہتے ہیں۔ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا وَيَجْمَعُهَا قَوْلُكَ

اِنِّیْ جَعَلْتُ اِلَیْكَ كُلَّ كَرِیْمَۃٍ — حُرُوْفَ اَعْنِیْ حَظَّ الْمُنِیْرِ مَاجِنَّۃ
فَاَوَائِلُ الْكَلِمٰتِ مِنْهَا مُقْصِیُّ — لِصُدَاعِ رَأْسِیْ یَافَتٰی فَلْجَرِّبْ

## برائے رغبت دراوامر نفرت از منہیات

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہے بسیار گفتن لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ و نفی اثبات کلمہ توحید و ضرب آن بر قلب بشد و مد و خواندن سورہائے معوذتین صبح و شام مفید ایں معنے است و اکثار ازاں کلمہ معوذتین بعد از نماز صبح و مغرب یازدہ یازدہ برائے حفظ از مکائد نفس و ابلیس نافع است

## برائے عفو جرائم و حسن عاقبت

اکثار استغفار و ذکر کلمہ طیبہ و تلاوت آیۃ الکرسی بعد از نماز بسیار مناسب است

## برائے سہل شدن سکرات موت

مداومت آیۃ الکرسی و سورہ اخلاص و برائے دفع عذاب قبر سورہ تبارک بعد از نماز عشاء قبل از خفتن در حدیث آمدہ و ہم چنیں خواندن سورہ دخان مروی است۔

## برائے حفظ آبرو و حرمت

اسم یا عزیز چہل و یکبار خواندہ بر روئے خود در میدان وقت صبح و ہر وقتیکہ ارادہ رفتن نزد حاکم باشد مجرب است۔

## برائے حفظ از جمیع آفات و بلیات و مکروہات دنیا

سی و سہ آیت بعد از نماز شام باید خواند و اگر فرصت نباشد آیۃ الکرسی دہ بار بوقت صبح یَا حَفِیْظُ دو ہزار بار خواندہ و حزب البحر دریں باب مجرب است۔

## برائے دفع شر اعدائے دنیوی

وقت بیوقت و بیقید طہارت و عدد و شرائط دیگر مداومت ایں دعا مجرب است و وقت خواندن ایں دعا صورت اعداء در خیال آوردہ سنگ بر سینہ آنہا بزند بسیار مجرب است اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ و خواندن سورہ تبت و سورہ فیل برائے دفع اعداء نیز مجرب است۔

## دعائے کرب

برائے مشکلات و صعوبات دنیوی دعاء کرب بے طہارت وضو و بے قید عدد دریں باب مجرب است و دعائے ایں است لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَهَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً لِّیْ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِنْتَهٰی میں کہتا ہوں یہ ذکر و دعا حصن حصین میں موجود ہے لیکن قدرے تفاوت ہے۔

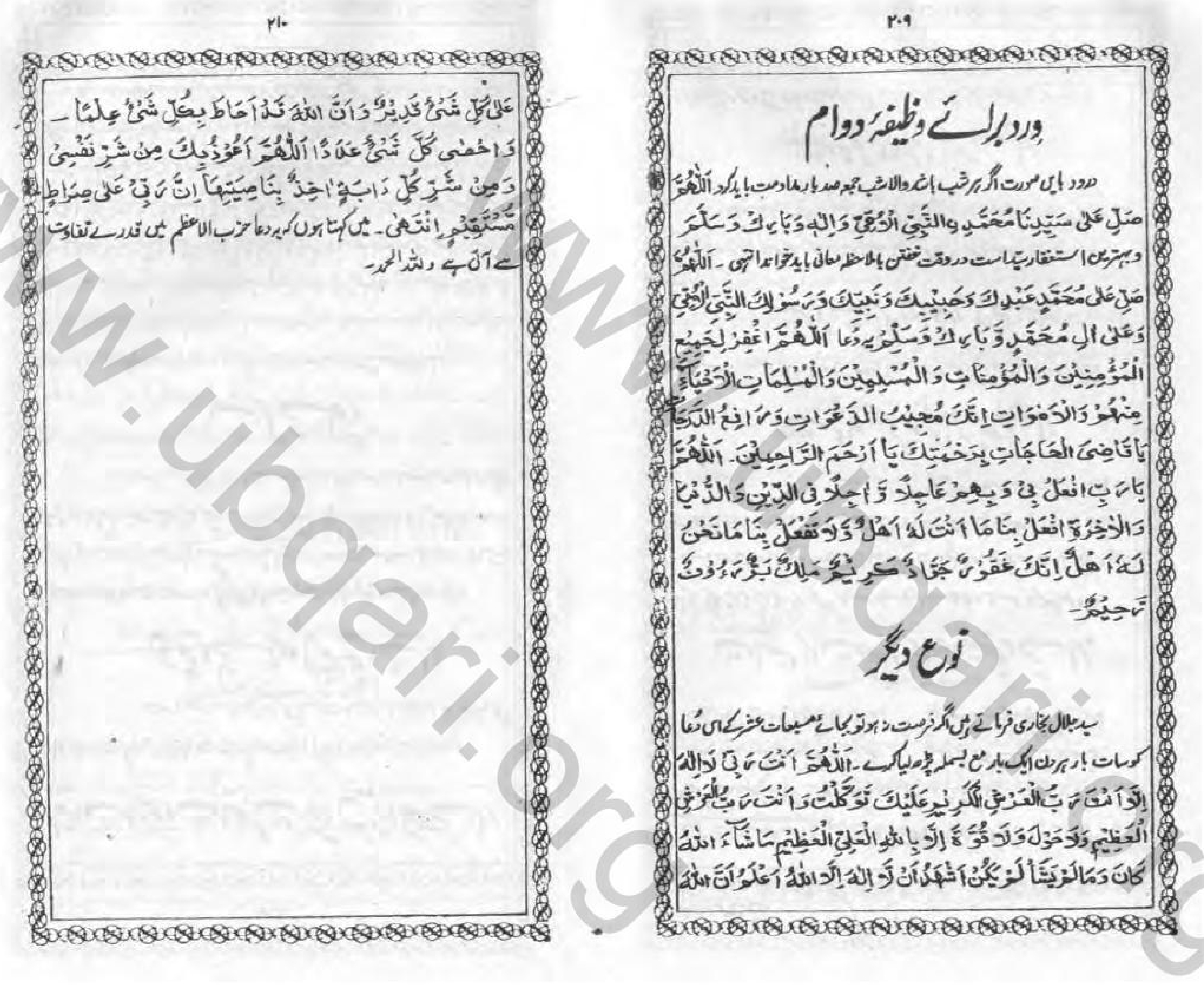

## وِرد برائے وظیفہ دوام

درود ایں صورت اگر ہر شب باشد والا شب جمعہ صد بار بمداومت باید کرد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ و بہترین استغفار ہا است در وقت خفتن بملاحظہ معانی باید خواند انتہی۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ یہ دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ افْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

## نوع دیگر

سید جلال بخاری فرماتے ہیں اگر فرصت نہ ہو تو بجائے مسبعات عشر کے اس دعا کو سات بار ہر رات ایک بار مع بسملہ پڑھ لیا کرے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ دعا حزب الاعظم میں قدرے تفاوت سے آئی ہے وللہ الحمد۔

www.ubqari.org

# فصل

(اعمال کتاب فتح الملک المجید للشیخ احمد الدیربی رحمۃ اللہ علیہ)

## برائے جلب ہر خیر و دفع ہر شر و ترویج بضاعت

بسم اللہ کا بعدد حروف حمل کبیر یعنی ۷۸۶ بار لگاتار چند روز تک پڑھنا واسطے امور مذکورہ کے نافع و محصل ہے۔

## برائے محبّت و مودت

بسم اللہ کو سات سو چھیاسی بار پڑھ کر ایک قدح آب پر دم کر کے پلاوے شارب کو محبت شدید ہو جائے گی۔

## برائے خصب زرع و وصول برکت

ایک دانہ پر سو بار اور ایک بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر زرع میں دفن کر دے وہ جملہ آفات سے محفوظ رہے گی۔

## برائے زندگی اولاد

جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ الخ لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی اولاد رہے گی دیربی کہتے ہیں وَ قَدْ جُرِّبَ۔

ذٰلِکَ وَصَحَّ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

## برائے ہلاک دشمن

دھونی

اس جدول بسم اللہ کو ایک قطعہ رصاص پر لکھے اور بجائے فلاں کے نام دشمن کا لکھے پھر حلتیت ثوم احمر سے دھونی دے کر قریب آگ کے دفن کر دے جو ہمیشہ جلتی رہتی ہو لیکن آگ رصاص کو نہ لگنے پائے ورنہ معمول ہلاک ہو جائے گا اور عامل سامنے اللہ کے مطالب ہو گا پھر اس دعا کو اس وقت پر پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَھُوَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ مِنْ خَشْیَتِہِ الْقُلُوْبُ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ فِیْ فُلَانٍ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّہٗ یَرْجِعُ عَمَّا ھُوَ فِیْہِ فَاَخُذْہُ وَوَافِقْہُ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یَرْجِعُ فَاَنْزِلْ عَلَیْہِ بَلَاءَکَ وَسَخَطَکَ وَغَضَبَکَ وَاَھْلِکْہُ یَا قَاھِرُ یَا قَھَّارُ یَا قَادِرُ یَا مُقْتَدِرُ یَا اَللّٰہُ اس دعا کو سات بار پڑھ کر سات سو بار دعا کرے ظالم ظلم سے باز آ جائے گا۔ یا سریعًا ہلاک ہو جائے گا قَالَ حَقِّیُّ اللّٰہُ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| بِسْمِ | اللّٰہِ | الرَّحْمٰنِ | الرَّحِیْمِ | فلان |
| اللّٰہِ | الرَّحْمٰنِ | الرَّحِیْمِ | فلان | بِسْمِ |
| الرَّحْمٰنِ | الرَّحِیْمِ | فلان | بِسْمِ | اللّٰہِ |
| الرَّحِیْمِ | فلان | بِسْمِ | اللّٰہِ | الرَّحْمٰنِ |
| فلان | فلان | اللّٰہِ | الرَّحْمٰنِ | الرَّحِیْمِ |

فِیْ ذٰلِکَ کَذَا ذَکَرَہُ الْبُوْنِیُّ فِیْ شَمْسِ الْمَعَارِفِ الْکُبْرٰی۔ صورت وفق بسم اللہ یہ ہے۔ دوسری ترکیب اس کی بونی نے کتاب الرقیم میں یوں لکھی ہے کہ اس کو لوح رصاص پر لکھ کر اور نام مطلوب وسط جدول میں رکھ کر دن جمعہ کے جس ساعت میں چاہے

نرم آگ سے حلتیت ولوبان کا بخور کرے آگ سے علیحدہ رکھے ورنہ معمول ہلاک ہو جائیگا فَاتَّقِ اللّٰهَ اَيُّهَا الْفَاعِلُ وَاعْلَمْ اَنَّ الْعَفْوَ اَعْظَمُ الْوَسَائِلِ زروق نے بھی ترکیب اول کا ذکر شرح اسماء حسنیٰ میں کیا ہے مگر الفاظ دعا کے قدرے متفاوت ہیں اور یہ کہا ہے کہ اس نقش کو نگین پر کندا کرا کے حلتیت و زرنیخ سرخ سے دھونی دے واللہ اعلم اور یہ لکھا ہے وَاِيَّاكَ اَنْ تَلْحَقَ النَّارُ الْخَاتَمَ فَيَهْلِكَ فَتُحَاسَبَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

## برائے سوختن جن

آسیب زدہ کے کان میں سات بار اذان دے پھر فاتحۃ الکتاب و معوذتین و آیۃ الکرسی وسورۂ صافات و آخر سورہ حشر و سورہ طارق پڑھے وہ آگ میں باذن خدا جل جائے گا۔ دیربی نے کہا مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ مَعْمُوْلٌ بِهٖ مِرَارًا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

## برائے حسن حال

غرہ محرم کو فاتحہ تین سو ساٹھ بار مع بسملہ پڑھ کر یہ دعا کرے اَللّٰهُمَّ يَا مُحَوِّلَ الْاَحْوَالِ حَوِّلْ حَالِيْ اِلٰى اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا مُتَعَالُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وہ شخص اس سال ہر مکروہ سے محفوظ رہے گا مُجَرَّبٌ وَصَحَّتْ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ذَكَرَهُ اَبُوْ يَسْرِ الْقَطَّانُ عَنِ الشَّيْخِ دمرداش رح

## برائے جائے خوفناک

اگر کسی خوف کی جگہ میں ہو تو مع اپنے ہمراہیوں کے زمین پر بیٹھے بعض کی پشت طرف بعض کے ہو پھر ان پر ایک دائرہ سات بار آیۃ الکرسی پڑھتے ہوئے کھینچے پھر یوں کہے وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيْمٍ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اَللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پھر تین بار یَا حَفِيْظُ کہے پھر یَا حَافِظُ اِحْفَظْنَا اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنَا بِكَنَفِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ پھر تین بار یَا اللّٰهُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ کہہ کر خاموش ہو جائے اور سب ہمراہی خاموش رہیں اگر ایک امت ثقلین یا ربیعہ و مضر داخل ہوگی تو بھی ان کو نہ دیکھے گی اور نہ ضرر دے گی۔ اور نہ ایذا پہنچائے گی بلکہ اللہ ان کو اس سے مخفی رکھے گا وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

## برائے ہلاک عدو

اکتالیس کنکر لے کر ہر ایک کنکری پر ایک ایک بار سورہ یٰسین پڑھ کر ایک ایک کنکری کو ایک مغاک لطیف میں رکھ کر بہ نیت نام معمول لہ نماز جنازہ پڑھ کر مٹی سے تھوپ دے وہ جلد ہلاک ہو جائے گا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ اَبُو الْفَضْلِ ابْنُ

یَعْقُوْبَ وَقَدْ جَرَّبَهُ الْقَائِلُ وَصَحَّ عِنْدَهٗ وَهُوَ ثِقَةٌ۔

گرہ لگاکر

## برائے محموم یعنی تپ زدہ

ایک تاگا کتان کالے کر اس سورہ الم نشرح پڑھے ہر پر گرہ لگائے یہ نوگرہ ہوگئیں۔ بائیں ہاتھ پر محموم کے فوق[1] کوع باندھ دے اللہ کے اذن سے جلد تر صحت یاب ہوجائے گا وَقَدْ جُرِّبَ وَصَحَّ۔

## برائے امن مکان

سورہ فیل کو ایک ظرف خام گل قدیم میں لکھ کر اندر گھر وغیرہا کے دفن کردے وہ موضع مامون رہے گا جب تک کہ یہ ظرف اس میں باقی ہے وَذٰلِكَ مَشْهُوْرٌ مُجَرَّبٌ

## برائے دفع دشمن

نماز فجر میں الم نشرح رکعت اول میں اور سورہ فیل رکعت ثانیہ میں پڑھنے سے دشمن کا منہ اس کی طرف سے پھر جائیگا اور کوئی رستہ اس کو اس کی طرف نہ ملے گا سنوسی نے کہا مَنْ دَاوَمَ عَلٰى ذٰلِكَ لَا يَصِلُ اِلَيْهِ يَدُ عَدُوٍّ قَالَ الشَّيْخُ غزالیؒ نے اس کو جماعت صلحاء اصحاب علو سے باوجود سہولت دوام کے نقل کرکے کہا ہے وَهٰذَا صَحِيْحٌ مُجَرَّبٌ لَا شَكَّ فِيْهِ۔

## ختم سورۂ انعام

برکت اس سورہ جلیل کی ظاہر ہے فضیلت اس کی نصر علی الاعداء وہلاک

---

[1] کلائی سے اوپر ۱۲۔

اعداء میں مشہور ہے کثرت سے اس سورت کو پڑھے اور درمیان ہر دو اسم جلالہ کے دعا مانگے پھر بعد فراغ کے دعا کرے دیربی نے دونوں موضع کی دعا میں لکھی ہے اور بعض لوگ اس کو واسطے شفاء مریض کے ۴۱ بار ترکیب خاص کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ سنوسی نے کہا ہے کہ واسطے وجع مفاصل و سائر امراض کے اس سورت کو لکھ کر پلاوے اور بدن پر ملے تخفیف ہوجائے گی۔ انتہی۔

## برائے ویرانی باغ وخانہ دشمن

سورہ نحل کو لکھ کر دیوار یا باغ میں لٹکائے سارا باغ برگ وثمر ہوجائے گا اور جس گھر میں لٹکائی جائے گی ایک سال کے اندر ایسے احوال حادث ہوں گے کہ سارے اعداء اجڑ جائیں گے فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فَاعِلُهَا وَلَا يَعْمَلُهَا اِلَّا لِظَالِمٍ یہی خاصیت سورہ نمل کی اسی ترکیب کے ساتھ ہے کہ دشمن کی خانہ ویرانی اور باغ کی خشکی اس کے لکھ کر لٹکانے سے ہوجاتی ہے۔ فَاتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَعْمَلْ لِمُسْتَحِقَّةٍ۔

## برائے کفایت ہم

ہر دن سات بار یہ آیت پڑھے حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اللہ تعالیٰ اس کے مہمات دنیا و آخرت کو کفایت کرے گا خواہ صادق ہو یا کاذب اس کا ذکر بحوالہ حدیث پہلے گذر چکا ہے دیربی کہتے ہیں قِفْ عَلٰى هٰذَا وَاعْتَبِرْ فَاِنَّ كَثِيْرًا مِنَ الْاَذْكَارِ مُتَوَقِّفَةٌ عَلَى الصِّدْقِ وَالْخُضُوْعِ وَقَدْ عَمَّتِ الرَّحْمَةُ فِيْ هٰذَا الذِّكْرِ دُوْنَ سَائِرِ الْاَذْكَارِ وَحَصَلَتْ بِهِ الْكِفَايَةُ مِنَ الْهُمُوْمِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْاُخْرَوِيَّةِ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ قَدَمٌ فِي التَّوَكُّلِ

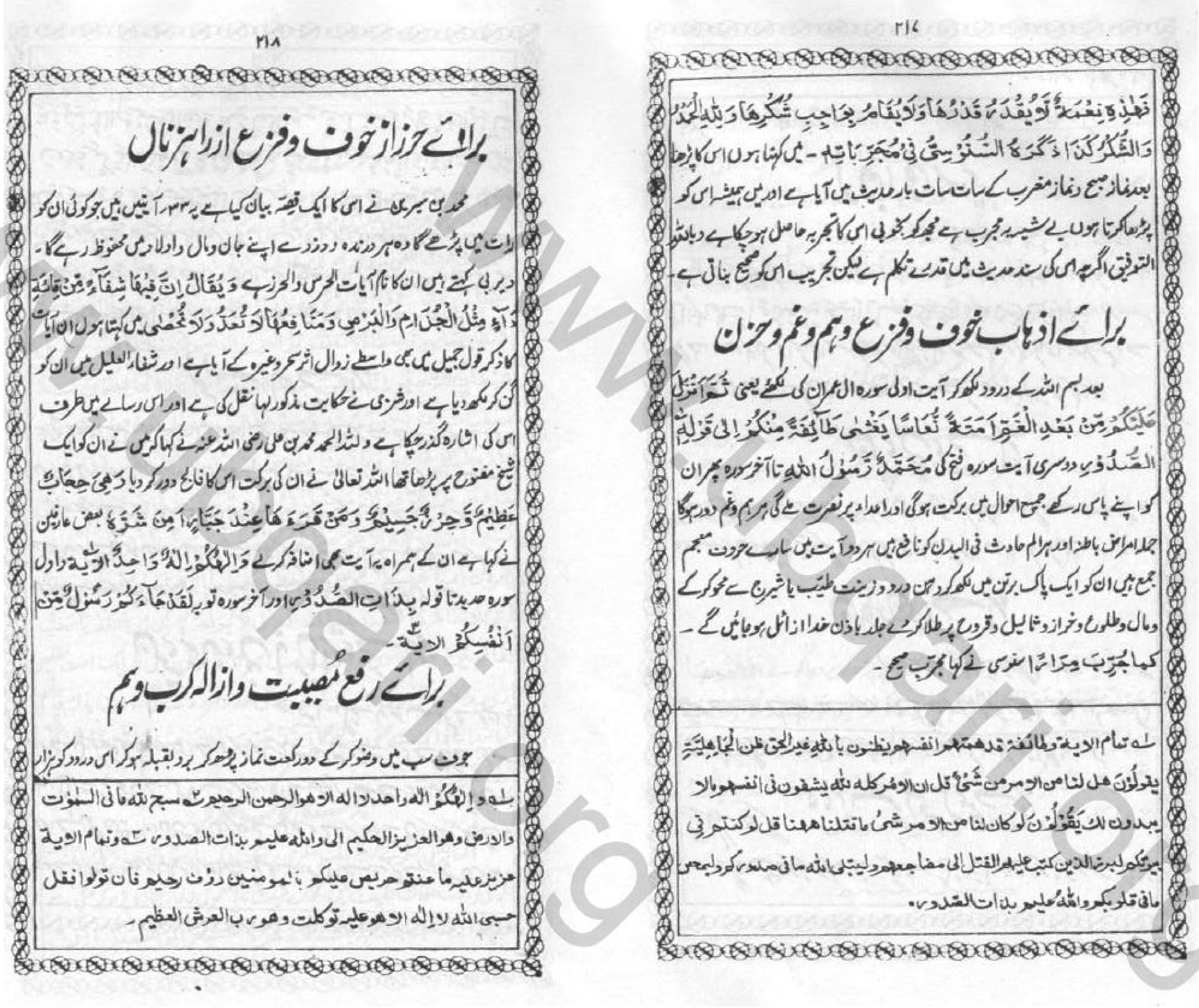

فَهٰذِهٖ نِعْمَةٌ لَا يُقْدَرُ قَدْرُهَا وَلَا يُقَامُ بِوَاجِبِ شُكْرِهَا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ كَذَا ذَكَرَهُ السَّنُوْسِيُّ فِیْ مُجَرَّبَاتِهٖ۔ میں کہتا ہوں اس کا پڑھنا بعد نماز صبح و نماز مغرب کے سات سات بار حدیث میں آیا ہے اور میں ہمیشہ اس کو پڑھا کرتا ہوں بے شبہ مجرب ہے مجھ کو بخوبی اس کا تجربہ حاصل ہو چکا ہے وباللہ التوفیق اگرچہ اس کی سند حدیث میں قدرے تکلم ہے لیکن تجربہ اس کو صحیح بناتی ہے۔

## برائے اذہاب خوف وفزع وہم وغم وحزن

بعد بسم اللہ کے درود لکھ کر آیت اول سورہ ال عمران کی لکھئے یعنی ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ الصُّدُوْرِ¹ دوسری آیت سورہ فتح کی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تا آخر سورہ پھر ان کو اپنے پاس رکھے جمیع احوال میں برکت ہوگی اور اعداء پر نصرت ملے گی ہر ہم وغم دور ہوگا جملہ امراض باطنہ اور ہر الم حادث فی البدن کو نافع ہیں ہر دو آیت میں سارے حروف معجم جمع ہیں ان کو ایک پاک برتن میں لکھ کر دہن درد و زینت طیب یا شیرج سے محو کرکے وبال وطلوع وخراز وثالیل وقروح پر طلا کرے جلد باذن خدا زائل ہو جائیں گے۔ کما جربہ وبرأ السنوسی نے کہا مجرب صحیح۔

---

¹ تمام الآية وطائفة قد اهمتهم انفسهم يظنون بالله غير الحق ظن الجاهلية يقولون هل لنا من الامر من شيء قل ان الامر كله لله يخفون في انفسهم ما لا يبدون لك يقولون لو كان لنا من الامر شيء ما قتلنا هٰهنا قل لو كنتم في بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم وليبتلي الله ما في صدوركم وليمحص ما في قلوبكم والله عليم بذات الصدور۔

## برائے حرز از خوف وفزع از راہزنال

محمد بن سیرین نے اس کا ایک قصہ بیان کیا ہے یہ ۳۳ آیتیں ہیں جو کوئی ان کو رات میں پڑھے گا وہ ہر درندہ و دزدے اپنے جان ومال واولاد میں محفوظ رہے گا۔ دیربی کہتے ہیں ان کا نام آیات الحرس والحرز ہے وَيُقَالُ اِنَّ فِيْهَا شِفَاءً مِّنْ مِائَةِ دَاءٍ مِثْلُ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرْصِ وَغَيْرِهَا فِعْلُهَا لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى میں کہتا ہوں ان آیات کا ذکر قول جمیل میں بھی واسطے زوال اثر سحر وغیرہ کے آیا ہے اور شفاء العلیل میں ان کو گن کر لکھ دیا ہے اور قزی نے حکایت مذکورہ نقل کی ہے اور اس رسالے میں طرف اس کی اشارہ گذر چکا ہے وللہ الحمد محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ان کو ایک شیخ مفلوج پر پڑھا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت اس کا فالج دور کر دیا وَهِيَ حِجَابٌ عَظِيْمٌ وَّحِرْزٌ جَسِيْمٌ وَّمَنْ قَرَأَهَا عِنْدَ جَبَّارٍ اٰمِنَ شَرَّهٗ بعض عارفین نے کہا ہے ان کے ہمراہ یہ آیت بھی اضافہ کرے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ¹ الآية اور اول سورہ حدید تا قولہ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ² اور آخر سورہ توبہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الآية۔

## برائے رفع مصیبت وازالہ کرب وہم

جو فرد سب میں وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ کر رو بقبلہ ہو کر اس درود کو ہزار

---

¹ و اِلٰهُكُمْ اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم ² سبح لله ما في السموت والارض وهو العزيز الحكيم الى والله عليم بذات الصدور ³ وتمام الآية عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمومنين رؤف رحيم فان تولوا فقل حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم۔

بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَحُلُّ بِھَا عُقْدَتِیْ وَتُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ وَتُنْقِذُنِیْ بِھَا مِنْ وَحْلَتِیْ وَتُقِیْلُ بِھَا عَثْرَتِیْ وَتَقْضِیْ بِھَا حَاجَتِیْ اللہ تعالیٰ اس مصیبت نازلہ کو جلد دور کردے فَشُدَّ یَدَیْکَ عَلٰی ھٰذِہِ الذَّخِیْرَۃِ فَمَنَافِعُھَا کَثِیْرَۃٌ قَالَہُ السَّنُوْسِیُّ فِیْ مُجَرَّبَاتِہٖ اِنْتَھٰی وَیَنْبَغِیْ لِلْعَاقِلِ اللَّبِیْبِ اَنْ یُّکْثِرَ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ الْحَبِیْبِ فَاِنَّ ذٰلِکَ جَلْبٌ لِّکُلِّ نَفْعٍ وَّدَفْعٌ لِّکُلِّ ضَرٍّ دُنْیَا وَّاُخْرٰی وَبِاللہِ التَّوْفِیْقُ۔

## دوا ہم و غم

شعرانی رحمہ اللہ نے منن کبریٰ میں فرمایا ہے شیخ محدث امام امین الدین قدس سرہ نے مجھ کو یہ حدیث سنائی اور مجھ کو اس کا تجربہ بھی ہو۔ قَالَ حَدَّثَنَا بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَزِیْنًا فَقَالَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ مَالِیْ اَرَاکَ حَزِیْنًا فَقُلْتُ ھُوَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ فَمُرْ بَعْضَ اَھْلِکَ یُؤَذِّنُ فِیْ اُذُنِکَ فَاِنَّہٗ دَوَاءٌ لِّکُلِّ ھَمٍّ قَالَ عَلِیٌّ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَزَالَ عَنِّیْ اِنْتَھٰی میں نے اس روایت کو کتاب الزاہر تالیف شیخ ابوالحسن بن فرحون المالکی میں بھی دیکھا ہے کہ انہوں نے اس کو بسند متصل روایت کیا ہے اور کہا ہے۔ جَرَّبْتُہٗ فَوَجَدْتُّہٗ صَحِیْحًا کَمَا جَرَّبَہٗ جَمِیْعُ رِجَالِ سَنَدِہٖ فَوَجَدُوْہُ کَذٰلِکَ وَلَوْکُدِہٖ اَنَّ اَحَدًا طَعَنَ فِیْ سَنَدِہٖ کَانَ الْعَمَلُ عَلٰی تَجْرِبَۃٍ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

## برائے عزل ظالم

اپنے گھر میں شب جمعہ کو بعد نماز عشاء کے طہارت پر داخل ہوکر ہزار بار یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ہر سو بار درود کے اول میں یوں کہے یَا اَللہُ اَسْتَجِیْرُ بِکَ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَۃَ تَاْخُذُ لِیْ حَقِّیْ مِنْہُ وہ شخص معزول ہوجائے گا اگر والی ملک ہے اور اس پر ویل نازل ہوگا یہ صحیح و مجرب ہے۔

## برائے ہلاکِ عدو

تین دن روزہ رکھے ذی روح کو اور جو اس سے نکلتا ہے نہ کھائے تیسرے دن تک ہزار ڈلی نمک کی لے کر ہر ڈلی پر سورہ تبت یدا بغیر بسم اللہ ایک بار پڑھے یہاں تک کہ سو بار تمام کرے اور ہر سو کے اول ایک بار دعا مانگے اسی طرح تمام الف تک کرے پھر ایک سفید چندی میں لپیٹ کر چاہ یا نہر یا کسی اور جگہ میں پھینک دے۔ وہ فی الفور ہلاک ہوجائے گا۔ مُجَرَّبٌ صَحِیْحٌ لَا شَکَّ فِیْہِ فَاتَّقِ اللہَ تَعَالٰی فِیْہِ لِاَنَّہٗ مِنَ الْاَعْمَالِ الْجَلِیْلَۃِ الْمُھْلِکَۃِ فِی الْوَقْتِ وَالسَّاعَۃِ دیربی نے کہا جُرِّبَ وَصَحَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّہٗ کَمَا یُسْتَجَابُ لَکَ یُسْتَجَابُ عَلَیْکَ ہلاک اس کا موقوف ہے اذابت لمح پر اور جو عزیمت اول میں سو بار کے پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْ عَدُوِّیْ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ کَمَا اَھْلَکْتَ اَعْدَاءَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْھَرْ فُلَانَ بْنَ فُلَانَۃَ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ اَللّٰھُمَّ یَا قَاھِرُ یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْ عَدُوِّیْ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ بِحَقِّ سُوْرَۃِ بِسِرِّ اَنْبِیَائِکَ

www.ubqari.org

وَبِسِرِّ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ وَبِسِرِّ تَدْبِیْرِ مِحَالِکَ وَبِسِرِّ خَفِیِّ اَسْمَآئِکَ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ یَا قَادِرُ یَا قَاهِرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

## ختم قرآن شریف

بعض علماء نے کہا ہے خَتْمُ الْقُرْاٰنِ لِقَضَآءِ الْحَاجَۃِ مُجَرَّبٌ لَا شَکَّ فِیْهِ وَاِنْ قَرَءَہٗ عَلٰی هٰذَا التَّرْتِیْبِ کَانَ اَسْرَعَ لِلْاِجَابَۃِ دن جمعہ کے اول بقرہ سے آخر مائدہ تک سنیچر کو اول انعام سے آخر توبہ تک اتوار کو اول سورہ یونس سے آخر سورہ مریم آخر مائدہ تک آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک جب ختم کرے سجدے میں جاکر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے وہ باذن اللہ پوری ہوگی۔ یہ طریقہ ختم کا پہلے ہی اس رسالہ میں مفصلاً گذر چکا ہے۔

## سبع منجیات

سورہ سجدہ سورہ یٰس سورہ دخان سورہ واقعہ سورہ ملک وہ باذن اللہ بروج بعض اہل علم نے کہا ہے۔ مَنْ دَاوَمَ عَلٰی قِرَاءَتِهِنَّ صَبَاحًا وَّمَسَاءً نَجٰی مِنْ جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ وَنَاهِیْکَ بِتِلَاوَتِهِنَّ الْمُنْجِیَاتِ۔

## برائے نجات از نار

صوفیہ نے کہا ہے جو کوئی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کو ستر ہزار بار پڑھے گا وہ آگ

دوزخ سے آزاد ہوجائے گا اس نے اپنی جان کو گویا نار سے خرید کر لیا ذَکَرَهُ الْیَافِعِیُّ وَابْنُ عَرَبِیٍّ وَاَوْصٰی بِالْمُحَافَظَۃِ عَلَیْهَا لیکن کسی نے حافظ ابن حجر سے پوچھا تھا کہ یہ حدیث کیسی ہے مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبْعِیْنَ اَلْفًا فَقَدِ اشْتَرٰی نَفْسَہٗ مِنَ اللّٰهِ صحیح ہے یا حسن یا ضعیف اس کے جواب میں لکھا ہے کہ اَمَّا الْحَدِیْثُ الْمَذْکُوْرُ فَلَیْسَ بِصَحِیْحٍ وَّلَا حَسَنٍ وَّلَا ضَعِیْفٍ بَلْ هُوَ بَاطِلٌ مَوْضُوْعٌ لَا تَحِلُّ رِوَایَتُہٗ اِلَّا مَقْرُوْنًا بِبَیَانِ حَالِهٖ اِنْتَهٰی هٰکَذَا قَالَهُ النَّجْمُ الْغَیْطِیُّ وَعَقَّبَہٗ بِقَوْلِهٖ لٰکِنْ یَنْبَغِیْ لِلشَّخْصِ اَنْ یَّفْعَلَهَا اِقْتِدَآءً بِالسَّادَۃِ وَامْتِثَالًا لِقَوْلِ مَنْ اَوْصٰی بِهَا وَتَبَرُّکًا بِاَفْعَالِهِمْ اِنْتَهٰی میں کہتا ہوں حدیث صحیح میں آیا ہے کہ لا الہ الا اللہ افضل ذکر ہے پھر اور حدیثوں میں حث فرمایا ہے اکثار ذکر پر اس بنیاد کثرت اس ذکر کی بے شبہ افضل اذکار ہوسکتی ہے گو تعیین عدد ثابت نہ ہو جو کوئی عالم اس کلمے کا ہوکر مرجاتا ہے یا کلمہ آخر کلام اس کا ہوتا ہے تو وہ بموجب حدیث صحیح مسلم داخل جنت ہوگا وللہ الفضل والمنۃ۔

## برائے امن از سوء خاتمہ

بعد سنت مغرب کے دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ و آیۃ الکرسی و اخلاص و معوذتین پڑھ کر سلام پھیر کر دس بار درود پڑھ کر تین بار یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَ دِیْنِیْ فَاحْفَظْهُ عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِیْ وَعِنْدَ مَمَاتِیْ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ ذَکَرَهُ الدَّمِیْرِیُّ فِیْ حَیٰوۃِ الْحَیَوَانِ الْکُبْرٰی میں کہتا ہوں اس کو سنوسی نے بھی اپنی مجربات میں ذکر کیا ہے لیکن اس ترکیب سے ہر رکعت بعد فاتحہ کے انا انزلناہ دو بارہ اور سورہ اخلاص سات بار پڑھے پھر سجدے میں دعائے مذکور مانگے لیکن لفظ دعا کا نزدیک

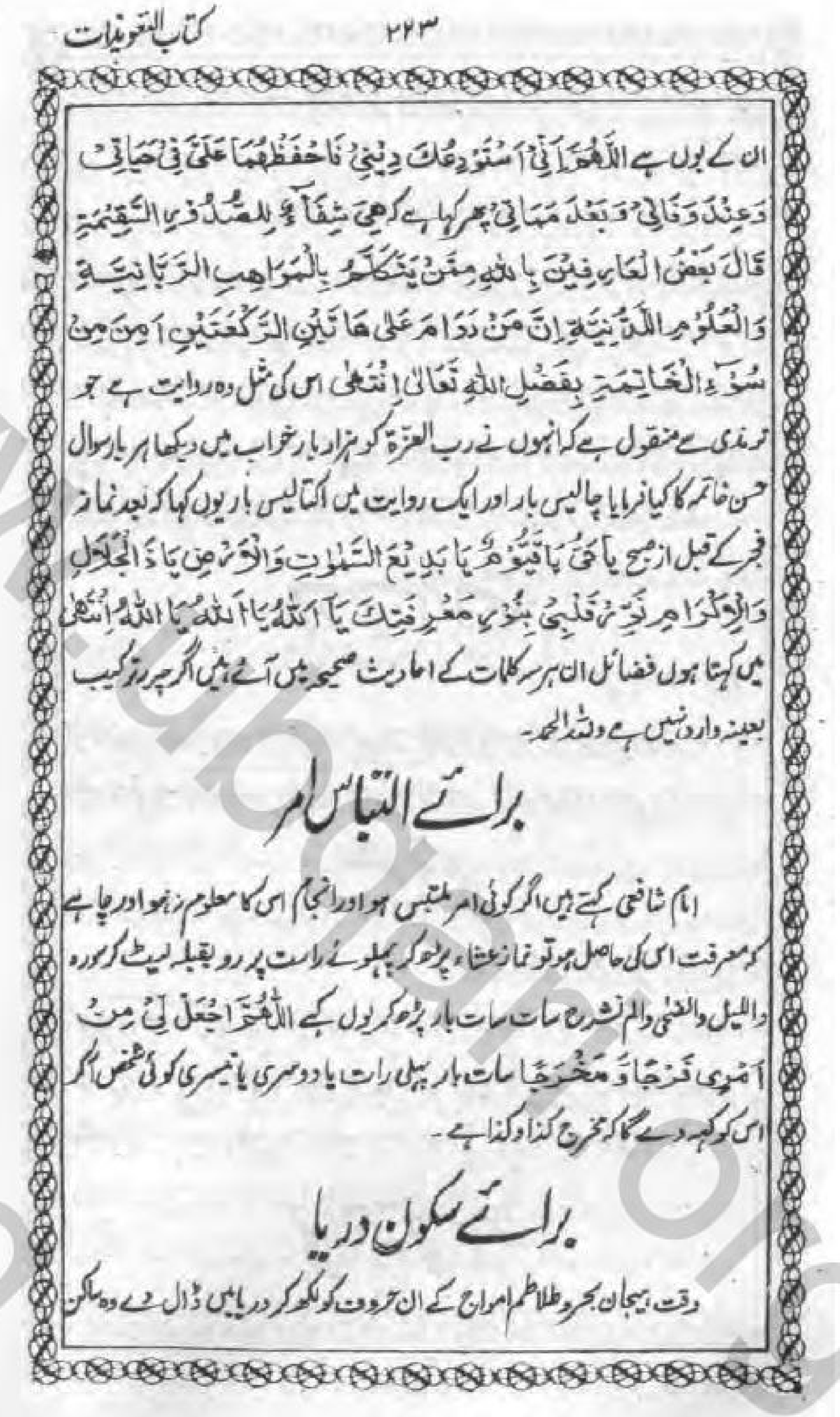

كتاب التعويذات ۲۲۳

ان کے بول ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ دِیْنِیْ فَاحْفَظْهُمَا عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِیْ وَعِنْدَ وَفَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ پھر کہا ہے کہ ھِیَ شِفَاءٌ لِلصُّدُوْرِ السَّقِیْمَۃِ قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِیْنَ بِاللّٰهِ مِمَّنْ یَتَکَلَّمُ بِالْمَوَاھِبِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّیَّۃِ اِنَّ مَنْ دَاوَمَ عَلٰی ھَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ اٰمِنَ مِنْ سُوْءِ الْخَاتِمَۃِ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنْتَهٰی اس کی مثل وہ روایت ہے جو ترمذی سے منقول ہے کہ انہوں نے رب العزۃ کو ہزار بار خواب میں دیکھا ہر بار سوال حسن خاتمہ کا کیا فرمایا چالیس بار اور ایک روایت میں اکتالیس بار یوں کہا کر بعد نماز فجر کے قبل از صبح یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اِنْتَهٰی میں کہتا ہوں فضائل ان ہر سہ کلمات کے احادیث صحیحہ میں آئے ہیں اگرچہ ترکیب بعینہ وارد نہیں ہے وللہ الحمد۔

## برائے التباس امر

امام شافعی کہتے ہیں اگر کوئی امر ملتبس ہو اور انجام اس کا معلوم نہ ہو اور چاہے کہ معرفت اس کی حاصل ہو تو نماز عشاء پڑھ کر پہلوئے راست پر رو بقبلہ لیٹ کر سورہ واللیل والضحیٰ والم نشرح سات سات بار پڑھ کر یوں کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا سات بار پہلی رات یا دوسری یا تیسری کوئی شخص اگر اس کو کہہ دے گا کہ مخرج کذا وکذا ہے۔

## برائے سکون دریا

وقت ہیجان بحر و طلاطم امواج کے ان حروف کو لکھ کر دریا میں ڈال دے وہ ساکن

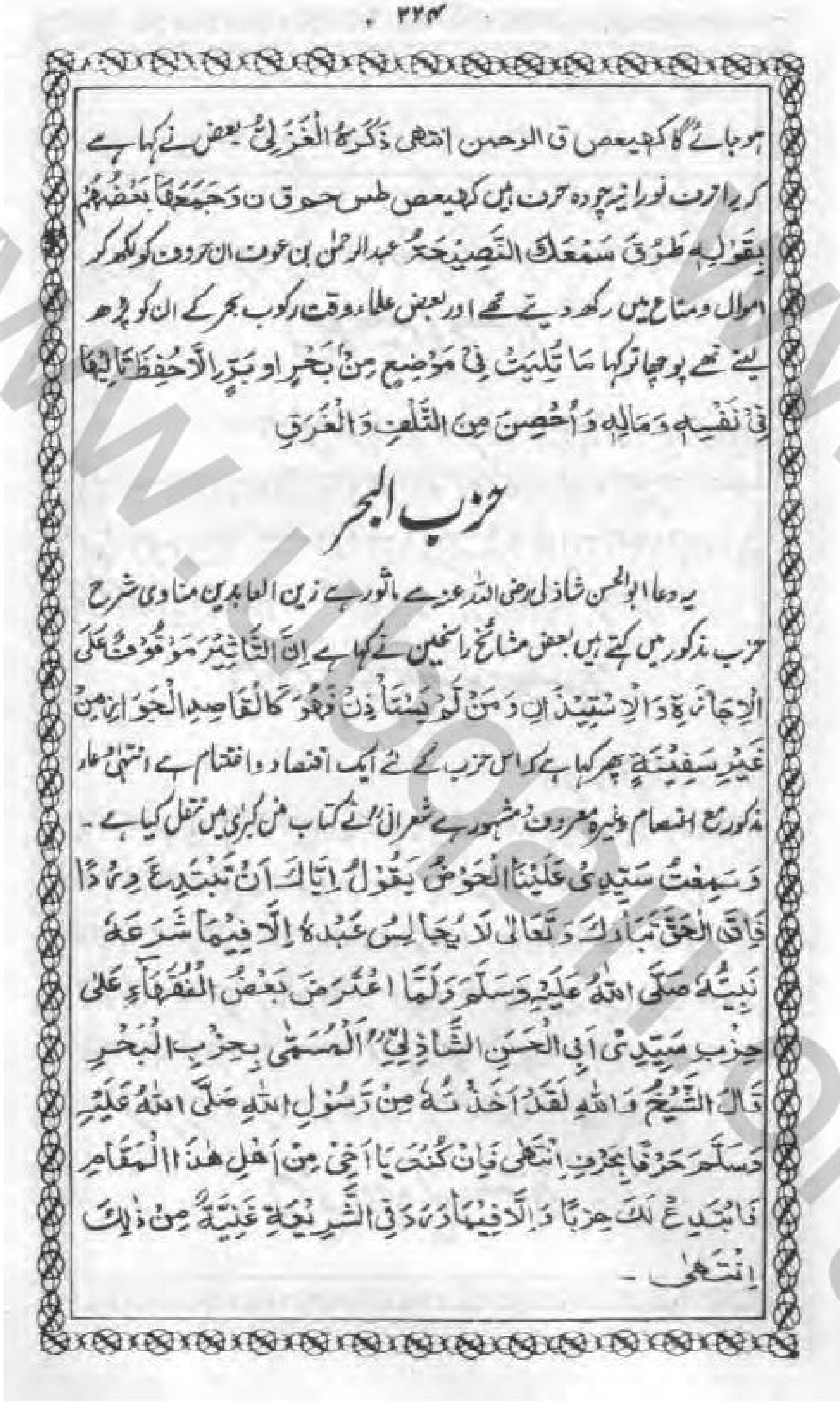

۲۲۴

ہو جائے گا کھیعص ق الرحمن انتہی ذَکَرَہُ الْغَزَالِیُّ بعض نے کہا ہے کہ یہ احرف نورانیہ چودہ حرف ہیں کھیعص طس حم ق ن وَجَمَعَھَا بَعْضُھُمْ بِقَوْلِهٖ طُرُقٌ سَمْعُكَ النَّصِیْحَۃُ عبد الرحمن بن عوف ان حروف کو لکھ کر اموال و متاع میں رکھ دیتے تھے اور بعض علماء وقت رکوب بحر کے ان کو پڑھ لیتے تھے پوچھا تو کہا مَا تَلَبَّثْتُ فِیْ مَوْضِعٍ مِّنْ بَحْرٍ اَوْ بَرٍّ اِلَّا حُفِظْتُ بِھَا فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَاُحْصِنَ مِنَ التَّلَفِ وَالْغَرَقِ

## حزب البحر

یہ دعا ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے ماثور ہے زین العابدین مناوی شرح حزب مذکور میں کہتے ہیں بعض مشائخ راسخین نے کہا ہے اِنَّ التَّاْثِیْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَی الْاِجَازَۃِ وَالْاِسْتِفَادَۃِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَاْذِنْ فَھُوَ کَالْقَاصِدِ الْحَوَّارِ مِنْ غَیْرِ سَفِیْنَۃٍ پھر کہا ہے کہ اس حزب کے لئے ایک اقتصاد و اقتدام ہے انتہی اوعاد مذکور مع انتصام وغیرہ معروف و مشہور ہے شعرانی نے کتاب منن کبریٰ میں نقل کیا ہے۔ وَسَمِعْتُ سَیِّدِیْ عَلِیًّا الْخَوَّاصَ یَقُوْلُ اِیَّاكَ اَنْ تَبْتَدِعَ وِرْدًا فَاِنَّ الْحَقَّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَا یُجَالِسُ عَبْدَہٗ اِلَّا فِیْمَا شَرَعَہٗ نَبِیُّہٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَّا اعْتَرَضَ بَعْضُ الْفُقَھَاءِ عَلٰی حِزْبِ سَیِّدِیْ اَبِی الْحَسَنِ الشَّاذِلِیِّ اَلْمُسَمّٰی بِحِزْبِ الْبَحْرِ قَالَ الشَّیْخُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخَذْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا بِحَرْفٍ اِنْتَهٰی فَاِنْ کُنْتَ یَا اَخِیْ مِنْ اَھْلِ ھٰذَا الْمَقَامِ فَابْتَدِعْ لَكَ حِزْبًا وَّاِلَّا فَفِیْمَا وَرَدَ فِی الشَّرِیْعَۃِ غُنْیَۃٌ مِّنْ ذٰلِكَ اِنْتَهٰی۔

www.ubqari.org

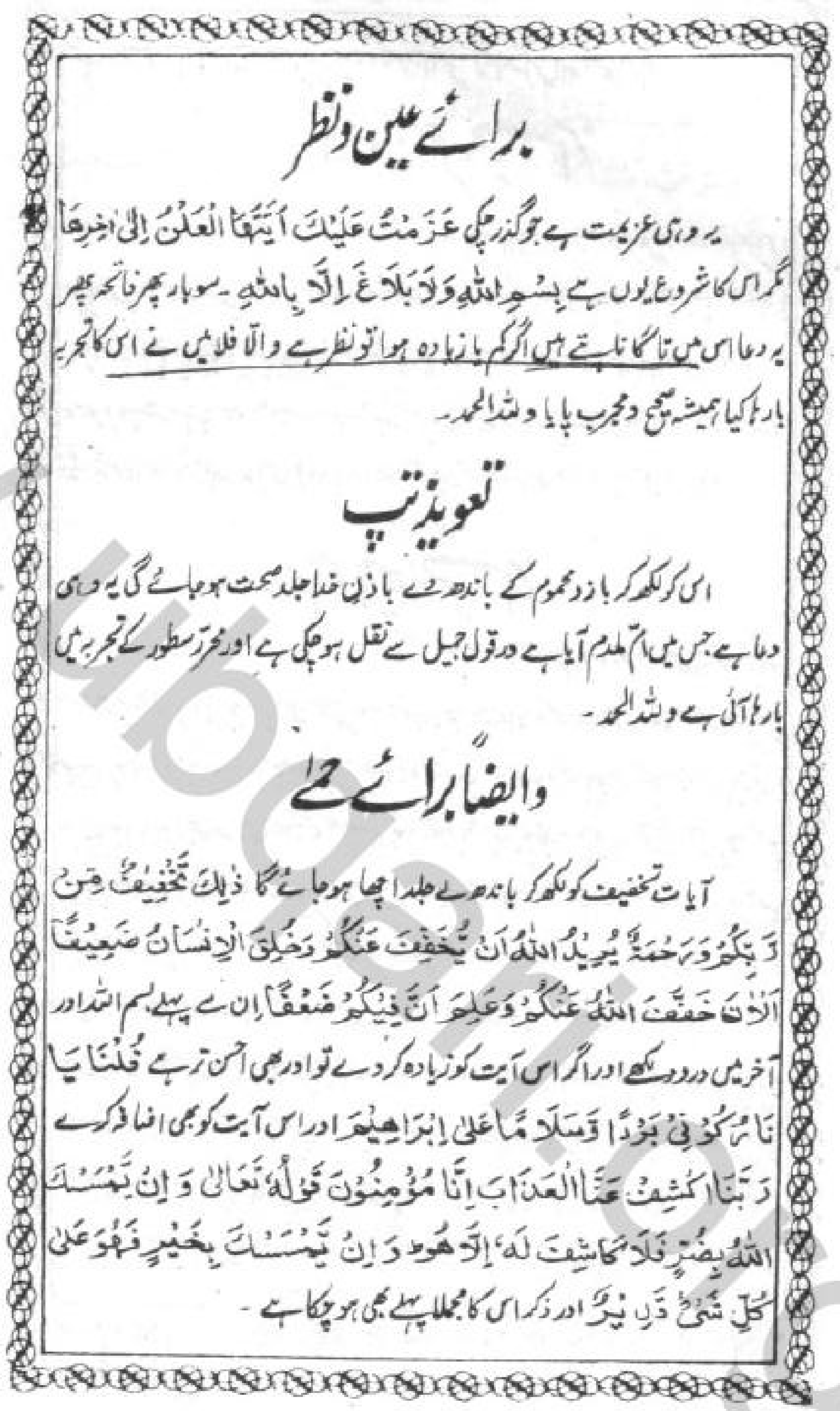

## برائے عین ونظر

یہ وہی عزیمت ہے جو گذر چکی عَزَمْتُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا الْعَلَقُ اِلٰى اٰخِرِهَا مگر اس کا شروع یوں ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا بَلَاغَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ سو بار پھر فاتحہ پھر یہ دعا اس میں تاگا ناپتے ہیں اگر کم یا زیادہ ہوا تو نظر ہے والا فلا میں نے اس کا تجربہ بارہا کیا ہمیشہ صحیح و مجرب پایا وللہ الحمد۔

## تعویذ تپ

اس کو لکھ کر بازو محموم کے باندھ دے باذن خدا جلد صحت ہو جائے گی یہ وہی دعا ہے جس میں اسم اعظم آیا ہے دو قول جمیل سے نقل ہو چکی ہے اور محرر سطور کے تجربہ میں بارہا آئی ہے وللہ الحمد۔

## وایضاً برائے حمے

آیات تخفیف کو لکھ کر باندھے جلد اچھا ہو جائے گا ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ان سے پہلے بسم اللہ اور آخر میں درود لکھے اور اگر اس آیت کو زیادہ کر دے تو اور بھی احسن تر ہے قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ اور اس آیت کو بھی اضافہ کرے رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ قولہ تعالیٰ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور ذکر اس کا مجملاً پہلے بھی ہو چکا ہے۔

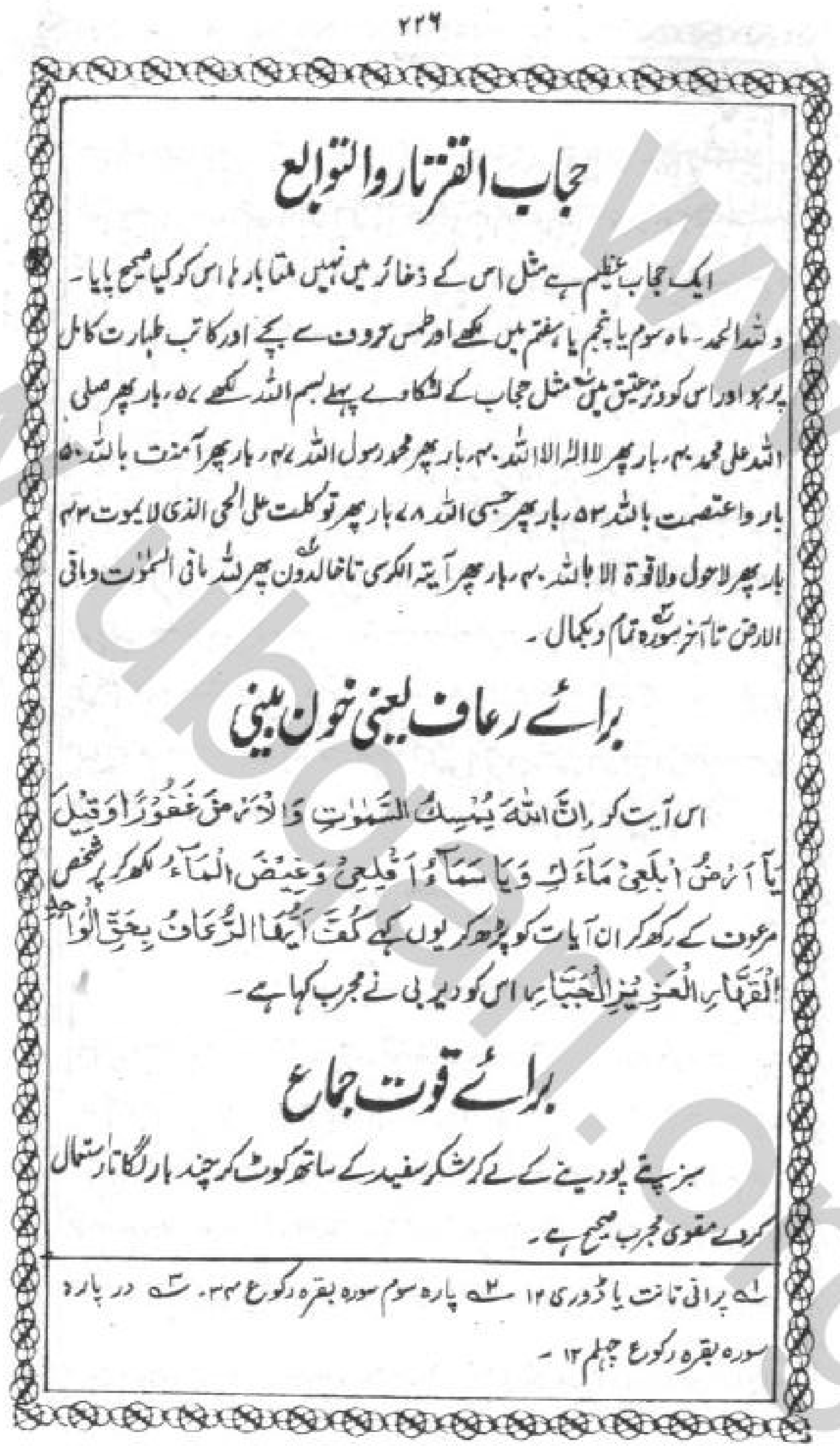

## حجاب القرتار والتوابع

ایک حجاب عظیم بے مثل اس کے ذخائر میں نہیں ملتا بارہا اس کو کیا صحیح پایا۔ وللہ الحمد۔ ماہ سوم یا پنجم یا ہفتم میں لکھے اور طمس حروف سے بچے اور کاتب طہارت کامل پر ہو اور اس کو درحقیقت مین[1] مثل حجاب کے لٹکا دے پہلے بسم اللہ لکھے ۷۸۶ بار پھر صلی اللہ علی محمد ۴۰ بار پھر لا الٰہ الا اللہ ۴۰ بار پھر محمد رسول اللہ ۴۰ بار پھر آمنت باللہ ۵۰ بار واعتصمت باللہ ۵۳ بار پھر حسبی اللہ ۸۷ بار پھر توکلت علی الحی الذی لا یموت ۴۴ بار پھر لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۴۰ بار پھر آیۃ الکرسی تا خالدون[2] پھر للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض تا آخر سورہ[3] تمام وکمال۔

## برائے رعاف یعنی خون بینی

اس آیت کو اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِلٰى غَفُوْرًا وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ لکھ کر پر شخص مرعوف کے رکھ کر ان آیات کو پڑھ کر یوں کہے کُفَّ اَيُّهَا الرُّعَافُ بِحَقِّ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ اس کو دیربی نے مجرب کہا ہے۔

## برائے قوت جماع

سبز پتے پودینے کے بے کر شکر سفید کے ساتھ کوٹ کر چند بار لگاتار استعمال کرے مقوی مجرب صحیح ہے۔

---

[1] براتی تانت یا ڈوری ۱۲ [2] پارہ سوم سورہ بقرہ رکوع ۳۴۔ [3] در پارہ سورہ بقرہ رکوع چہلم ۱۲ -

## برائے شے ضائع شدہ

یاحفیظ ایک سوانیس بار بغیر زیادت ونقصان پڑھ کر یوں کہے اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ اس کو بھی ایک سوانیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس ضالہ کو پھیر لائے گا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھے گا صحیح مجرب ہے ایک جماعت سلف وقت تلف ہونے کسی شے کے سورہ والضحیٰ پڑھتے تھے وہ ان کو مل جاتی تھی وَقَدْ تَقَدَّمَ هٰذَا فِيْ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ۔

## برائے شناخت دزد

لوٹے کا عمل

دو آدمی آمنے سامنے بیٹھ کر ایک ابریق کو سبابتین پر اٹھائیں اور نام متہم کا ابریق پر لکھیں اور وہ یٰس وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ پڑھیں اگر وہی شخص دزد ہے تو ابریق کو گردش ہوگی ورنہ اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص متہم کا نام لکھیں واحدا بعد واحد جس کے نام پر ابریق چکر کھائے وہی سارق ہے۔ وَذٰلِكَ مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ جُرِّبَ وَصَحَّ۔

## برائے طرد بق و برغوث و نمل و موش

چار پرچہ کاغذ پر لکھ کر اس جگہ میں چپکاوے جہاں یہ چیزیں ہوں۔ یٰس والقرآن ص والقرآن ق والقرآن لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا

عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِذْهَبْ اَيُّهَا الْبَقُّ وَالْبُرْغُوْثُ وَالنَّمْلُ بِاِذْنِ الْمَلِكِ الْحَقِّ وَبِاَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ پھر ان اوراق کو لبان کے حقے سے بخور کرے۔

www.ubqari.org

# فصل

(اعمال مجربات امام شیخ محمد بن یوسف سنوسی حسنی رحمہ اللہ تعالیٰ)

## برائے درازئ عمر وحفظ از مرگ

جو شخص اس آیت شریف سورہ توبہ کو لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ دن یا رات میں پڑھے گا اس دن نہ مرے گا۔ نہ مقتول ہوگا۔ نہ کوئی زخم آہن اس کو لگے گا قرطبی نے اس کو کنز الابرار میں روایت کیا ہے یہ روایت جب بعض صالحین کو پہنچی اپنی بیماری میں اس کو پڑھنا شروع کیا گمان ہوتا ہے کہ وہ شخص ہفتاد سالہ تھا وہ ہمیشہ اس کو پڑھتا ایک سو تیس برس تک زندہ رہا جب اللہ نے اس مرنا چاہا حضرت کو خواب میں دیکھا فرمایا کب تک تو ہم سے بھاگتا رہے گا اس نے آیت پڑھنا چھوڑ دیا وہ مر گیا فَسُبْحَانَ مَنْ يَّمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ۔

## برائے جمع میان احبہ

جس شخص کا دل کسی مکان خاص سے متعلق ہو یا کسی شئی گم شدہ سے اور چاہے کہ اجتماع حاصل ہو تو صدق نیت سے یوں کہے اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ كَذَا وَكَذَا اللہ قادر ہے ہر شئے پر درمیان اس کے اور اس شخص کے اجتماع بخشے گا وَهُوَ عَجِيْبٌ جِدًّا اِذْ فِيْهِ سِرٌّ لَطِيْفٌ لِاَنَّهٗ بَابُ الْجَمْعِ بَعْدَ الْفِرَاقِ وَلِمَنْ جَمَعَ بَيْنَ فُنُوْنِ الْعِلْمِ وَالتَّمَكُّنِ فِيْ جَمِيْعِ الْمَقَامَاتِ وَالْاَحْوَالِ الشَّرِيْفَةِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

## برائے قوت بر طاعت

ایک پارچہ ریشم سفید پر نام خدا و درود لکھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۵ بار الحمد للہ ۳۵ بار بعد نماز جمعہ کے لکھے اللہ اس کو قوت طاعت و بر پر بخشے گا اور ہمزات شیاطین سے کفایت کرے گا اور جو شخص اس کتاب کو اپنے پاس رکھے گا اس کی ہیبت لوگوں کے دلوں میں ہوگی۔ اور یہ شخص ہر دن وقت طلوع آفتاب کے ہمیشہ اس میں نظر کرے گا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجے گا۔ وہ حضرت کو کثرت سے خواب میں دیکھے گا۔

## برائے رؤیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم در خواب

دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص سو بار پڑھ کر تین بار یوں کہے یا محسن یا مجمل یا منعم یا متفضل ارنی وجہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حضرت کی روایت ہوگی۔

## برائے حفظ از سلطان ظالم و دزد و درندہ و گزندہ

آیۃ الکرسی اور سہ آیت سورہ[1] اعراف اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ تا المحسنین

---

[1] درپارہ ہشتم سورہ اعراف رکوع ہفتم ۱۲۔

www.ubqari.org

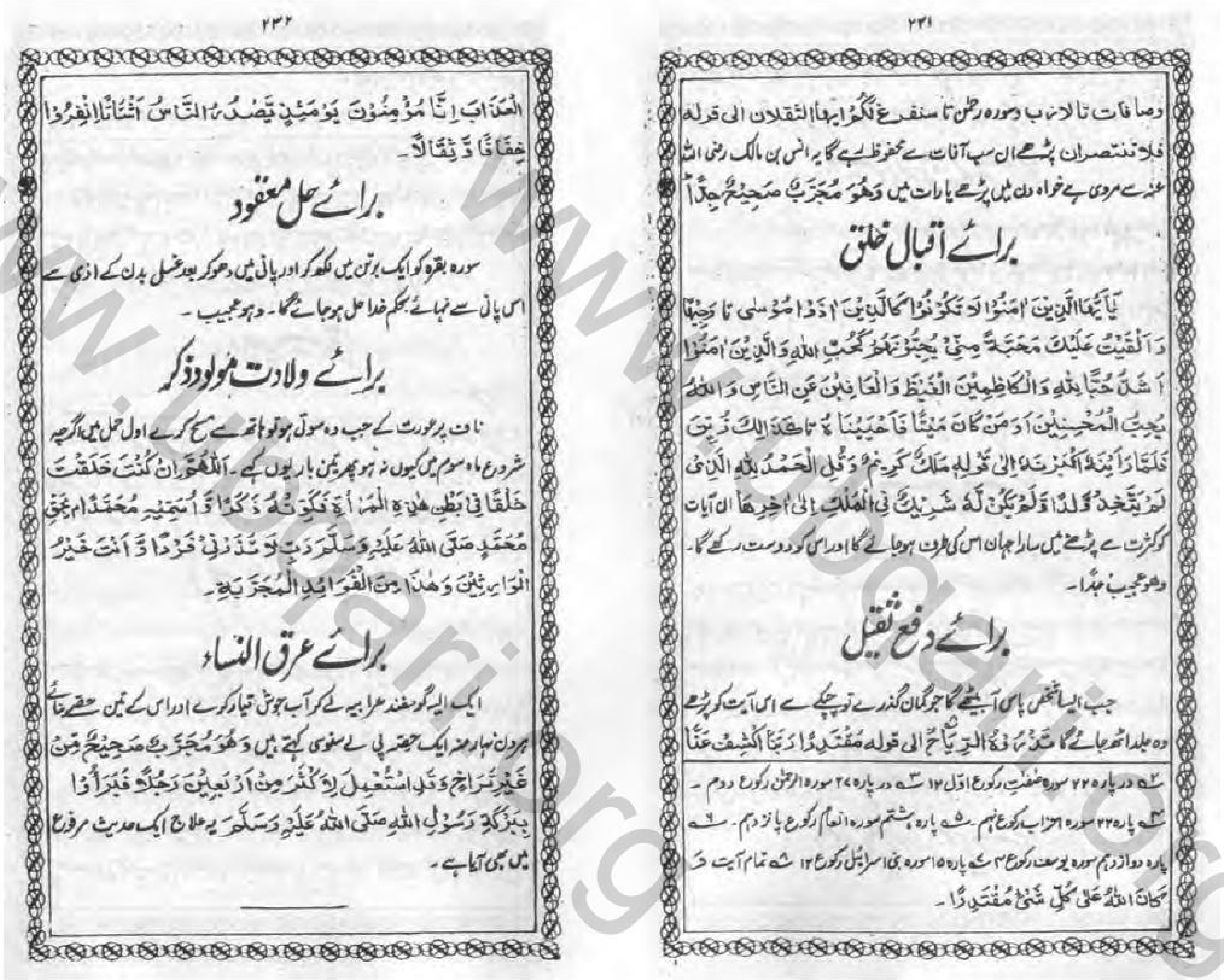

وصافات تا لازب وسورہ رحمٰن تا سنفرغ لکم ایہا الثقلان الی قولہ فلا تنتصران پڑھے ان سب آفات سے محفوظ رہے گا یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے خواہ دن میں پڑھے یا رات میں وَهُوَ مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ جِدًّا

## برائے اقبال خلق

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى تا وَجِيْهًا وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ تا كَذٰلِكَ زُيِّنَ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ الی قولہ مَلَكٌ كَرِيْمٌ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ اِلٰى اٰخِرِهَا ان آیات کو کثرت سے پڑھنے میں سارا جہان اس کی طرف ہوجائے گا اور اس کو دوست رکھے گا۔ وھو عجیب جدا۔

## برائے دفع ثقیل

جب ایسا شخص پاس آبیٹھے گا جو گراں گذرے تو چپکے سے اس آیت کو پڑھے وہ جلد اٹھ جائے گا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ الی قولہ مُّقْتَدِرًا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا

---

۲ در پارہ ۲۲ سورہ صٰفٰت رکوع اول ۱۲ ۳ در پارہ ۲۷ سورہ الرحمٰن رکوع دوم۔ ۴ پارہ ۲۲ سورہ احزاب رکوع نہم۔ ۵ پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع پانزدہم۔ ۶ پارہ دوازدہم سورہ یوسف رکوع ۳ ۷ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۲ ۸ تمام آیت ہے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا۔

الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا انْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا۔

## برائے حل معقود

سورہ بقرہ کو ایک برتن میں لکھ کر اور پانی میں دھو کر بعد غسل بدن کے اذی سے اس پانی سے نہائے بحکم خدا حل ہوجائے گا۔ وہو عجیب۔

## برائے ولادت مولود ذکر

ناف پر عورت کے جب وہ سوتی ہو تو ہاتھ سے مسح کرے اول حمل میں اگرچہ شروع ماہ سوم میں کیوں نہ ہو پھر تین بار یوں کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ خَلَقْتَ خَلْقًا فِيْ بَطْنِ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ فَكَوِّنْهُ ذَكَرًا وَّاُسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا اِمْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ وَهٰذَا مِنَ الْفَوَائِدِ الْمُجَرَّبَةِ۔

## برائے عرق النساء

ایک الیہ گوسفند عرابیہ لے کر آب جوش تیار کرے اور اس کے تین حصے کرے ہر دن نہار منہ ایک حصہ پی لے سنوی کہتے ہیں وَهُوَ مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ غَيْرِ تَرَاخٍ وَقَالَ اسْتَعْمِلْ لِاَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا فَبَرَأُوْا بِبَرَكَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ علاج ایک حدیث مرفوع میں بھی آیا ہے۔

## برائے توسیع رزق حلال

ہر جمعہ کو وقت شروع اذان کے ستر بار یوں کہے اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا کَرِیْمُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ اس عدد کو درمیان اذان اول کے پورے ختم ہونے سے پہلے عبدالرحمٰن ثعلبیؒ استعمال اس عدد کا بعد نماز ہر جمعہ کے رو بقبلہ ہو کر کرتے تھے جب تک پڑھ نہ لیتے کسی سے بات نہ کرتے وہ کہتے ہیں وَجَدْتُ بَرَکَتَہٗ سنوسی نے کہا فَدَاوِمْ عَلٰی ھٰذَا اَجِدْ بَرَکَتَہٗ فِی الْقَلِیْلِ مِنَ التَّجْرِبَۃِ وَھُوَ عَجِیْبٌ جِدًّا رَزَقَنَا اللّٰہُ رِزْقًا حَلَالًا دَارًّا اُمِرَ فِیْہِ وَتِبَاعَۃً بِمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ ۔

## برائے قضائے حاجت

ابو عبداللہ مغربی نے کہا ہے میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا میری ایک حاجت ہے میں کس چیز سے توسل کروں فرمایا جس کو کچھ حاجت ہو وہ سجدے میں باشارہ سبابہ چالیس بار دعاء یونس علیہ السلام کہے اس کی دعا قبول ہوگی رَوَاہُ الْغَافِقِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ شَیْبَانَ اور حدیث میں آیا ہے مَنْ دَعَا بِدَعْوَۃِ یُوْنُسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اُسْتُجِیْبَ لَہٗ طریقہ اس کے ختم و دعا کا پہلے اس رسالہ میں گذر چکا ہے۔ وسلم

## برائے تفریج ہر کربت

جس کو کوئی فکر یا تنگی معاش یا بلا پہنچے وہ ان کلمات کو لکھ کر آب رواں میں ڈال دے اللہ تعالیٰ اس سے ہم کو دور کرے گا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنَ

---

الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ الْفَقِیْرِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْشِفْ ضُرِّیْ وَھَمِّیْ فَرِّجْ عَنِّیْ غَمِّیْ یہ عمل منجملہ فوائد مجربہ کے ہے ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ان کلمات کو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَوْفَ الْعَالِمِیْنَ بِکَ وَعِلْمَ الْخَائِفِیْنَ مِنْکَ وَیَقِیْنَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ عَلَیْکَ اس کے کہنے سے فرج ہم قربت یعنی طول فرج ہوگا سنوسی نے کہا کُلُّ ذٰلِکَ مُجَرَّبٌ بِحَوْلِہٖ اِنْتَھٰی۔

## برائے حفظ از احتلام

سوتے وقت وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ تا حَافِظٌ پڑھے پھر کہے صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَکَذَبَ الشَّیْطَانُ وَحْدَہٗ اس کو احتلام نہ ہوگا اسی طرح اگر داہنی ران پر آدم اور بائیں ران پر حوا لکھے گا تو بھی احتلام سے بچا رہے گا۔

## آیات شفاء

ان آیات کو لکھ کر استعمال میں لائے سنوسی کہتے ہیں قَدِ اسْتَعْمَلْتُھَا لِرِجَالٍ بُلِیَ بِھٰذَا الْمَرَضِ فَکَتَبْتُ لَہُ الْاٰیَاتِ وَشَرِبَھَا اَیَّامًا فَبَرِئَ وَتَذْھَبُ بِمَا اَیَّامًا فَبَرِئَ وَلَوْ یَبْقَ بِہٖ اَثَرٌ وَیَنْبَغِیْ لِکَاتِبِھَا اَنْ یَّتَیَقَّنَ الشِّفَآءَ بِبَرَکَۃِ کَلَامِ اللّٰہِ وَکَلَامِ رَسُوْلِہٖ لِاَنَّ

---

لہ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَمَا اَدْرٰکَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ ۱۲۔

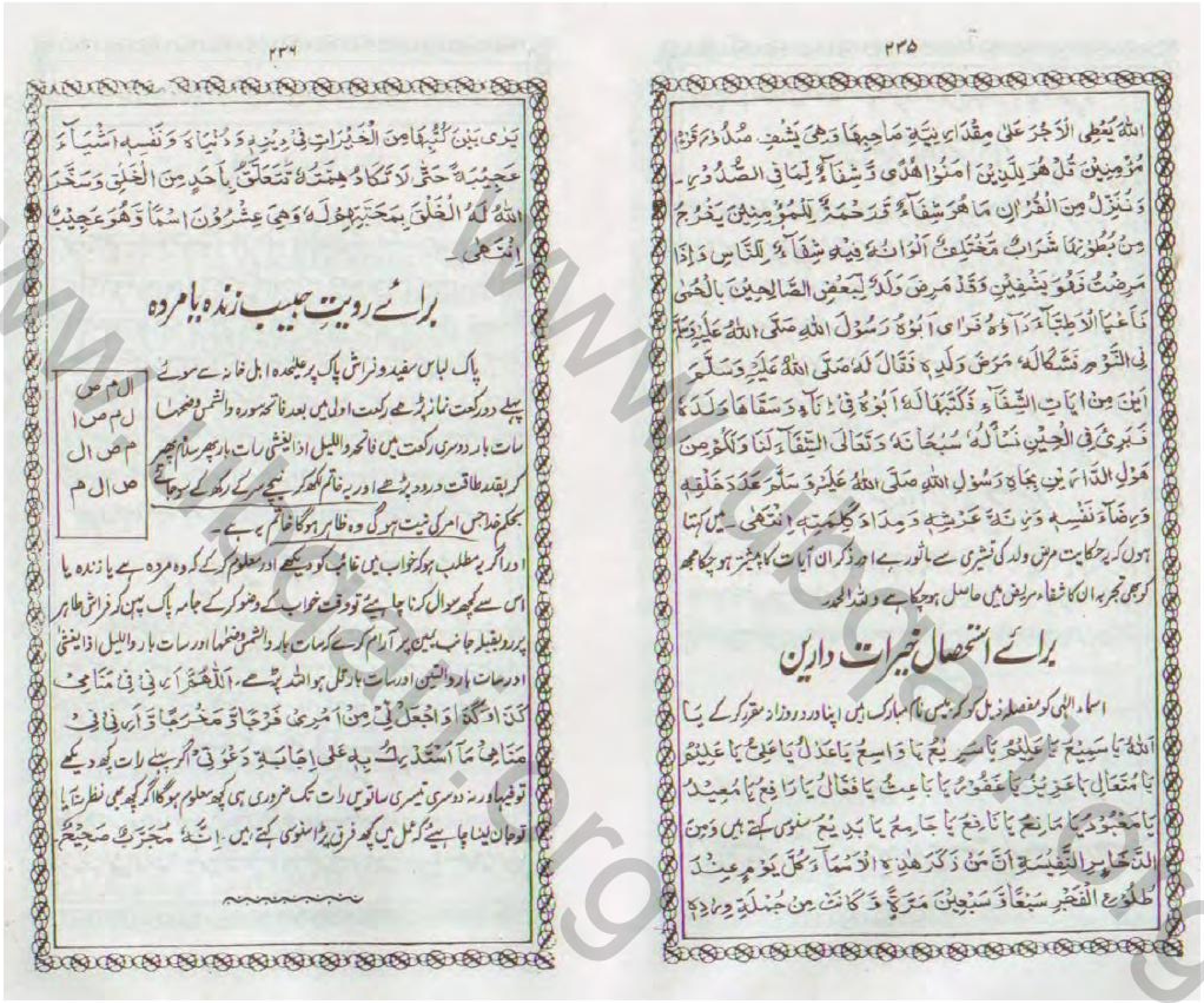

اللہ یعطی الاجر علی مقدار نیۃ صاحبہا وہی یشفی صدور قوم مومنین قل ہو للذین امنوا ہدی وشفاء لما فی الصدور۔ وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس واذا مرضت فہو یشفین وقد مرض ولد لبعض الصالحین بالحمی فاعیا الاطباء داوہ فرای ابوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فشکالہ مرض ولدہ فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم این من ایات الشفاء فکتبہا لہ ابوہ فی اناء وسقاہا ولدہ فبری فی الحین نسألہ سبحانہ وتعالی الشفاء لنا ولکم من مولی الداء ین بجاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدد خلقہ ورضاء نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلمتہ انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حکایت مرض ولد کی تشیری سے ماثور ہے اور ذکر ان آیات کا بشیر ہو چکا مجھ کو بھی تجربہ ان کا شفاء مریض میں حاصل ہو چکا ہے وللہ الحمد۔

## برائے استحصال خیرات دارین

اسماء الٰہی کو مفصلہ ذیل کو کہ بیس نام مبارک ہیں اپنا ورد روزانہ مقرر کرے یا اللہ یا سمیع یا علیم یا سریع یا واسع یا عدل یا علی یا علیم یا متعال یا عزیز یا غفور یا باعث یا فعال یا رافع یا معید یا معبود یا مانع یا نافع یا جامع یا بدیع سنوسی کہتے ہیں ومن الدخائر النفیسۃ ان من ذکر ہذہ الاسماء کل یوم عند طلوع الفجر سبعا وسبعین مرۃ وکانت من جملۃ وردہ

یری بین کتفیہا من الخیرات فی دینہ ودنیاہ ونفسہ اشیاء عجیبۃ حتی لا تکاد ہمتہ تتعلق باحد من الخلق وسخر اللہ لہ الخلق بمحبتہ ہو لہ وہی عشرون اسما وہو عجیب انتہی۔

## برائے رویت حبیب زندہ یا مردہ

ال م ص
ل م ص ا
م ص ا ل
ص ا ل م

پاک لباس سفید و فراش پاک پر علیحدہ اہل خانہ سے سوئے پہلے دو رکعت نماز پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ سورہ والشمس وضحہا سات بار دوسری رکعت میں فاتحہ واللیل اذا یغشی سات بار پھر سلام پھیر کر بقدر طاقت درود پڑھے اور یہ خاتم لکھ کر نیچے سر کے رکھ کے سو جائے بحکم خدا جس امر کی نیت ہو گی وہ ظاہر ہو گا خاتم یہ ہے۔

اور اگر یہ مطلب ہو کہ خواب میں غائب کو دیکھے اور معلوم کرے کہ وہ مردہ ہے یا زندہ یا اس سے کچھ سوال کرنا چاہیے تو وقت خواب کے وضو کرکے جامہ پاک پہن کر فراش طاہر پر رو بقبلہ جانب یمین پر آرام کرے کہ سات بار والشمس وضحہا اور سات بار واللیل اذا یغشی اور سات بار والتین اور سات بار قل ہو اللہ پڑھے۔ اللہم ارنی فی منامی کذا وکذا واجعل لی من امری فرجا ومخرجا وارنی فی منامی ما استدل بہ علی اجابۃ دعوتی اگر پہلے رات کچھ دیکھے تو فبہا ورنہ دوسری تیسری ساتویں رات تک ضروری ہی کچھ معلوم ہو گا اگر کچھ بھی نظر آیا تو جان لینا چاہیے کہ عمل میں کچھ فرق پڑا سنوسی کہتے ہیں۔ انہ مجرب صحیح۔

* * *

## برائے زیارت عمر و وقایت از سوءِ خاتمہ و نصر بر دشمن و وسعت رزق

صبح و شام میں تین بار یہ کلمات کہا کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَ مَبْلَغَ الْعِلْمِ وَمُنْتَهَى الرِّضْوَانِ وَزِنَةَ الْعَرْشِ اِنْتَهٰی۔

## حفیظ

جو شخص اس کو سات بار سفر میں کہہ کر ہاتھ سے ہر چہار طرف اشارہ کرے گا وہ ہر بلا سے محفوظ رہے گا اگر سامان و صندوق میں اس لکھ کر رکھ دے گا تو چوری سے امن میں رہے۔ اَللّٰهُ حَفِيْظٌ لَطِيْفٌ قَدِيْمٌ اَزَلِيٌّ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا يَنَامُ اِنْتَهٰی۔

## برائے تسلی از زن غیر میسر

جس شخص کا دل کسی عورت سے متعلق ہو اور اس سے نکاح کرنے پر قدرت نہ ہو سکے اور یہ چاہے کہ اس سے تسلی ہو اور اس کو بھول جائے تو ان حروف کو ہتھیلی پر لکھ کر نہار منہ چاٹ لے یا برتن میں لکھ کر پی لے تین دن اسی طرح کرے اس کو بھول جائے گا اب قال ہ دل درک م ا پھر یہ آیت پڑھے وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا كَذٰلِكَ يَنْسٰى فُلَانُ بْنُ فُلَانَةَ كَذَا وَكَذَا انشاء اللہ تعالیٰ پھر خطرہ اس کا دل میں نہ آئے گا کما ہو مجرب۔

## برائے زوالِ حبّ

جو شخص پر غلبہ شہوات جسمانی کا ہو وہ ایک ظرف لطیف میں ہر وہ نام اللہ تعالیٰ کا جس میں حرف یا تحتانیہ منجملہ اسمائے حسنیٰ کے آیا ہے جیسے حلیم قدیر علیم علی عظیم رحیم عزیز کریم لکھ کر نہار منہ سات دن تک پلا دے اس کے دل میں جوش محبت باذن خدا سرد پڑ جائیگا

## برائے انجاحِ حاجت

جب واسطے کسی کام کے کسی پاس جائے تو راہ میں یہ آیت پڑھتا جائے اللہ تعالیٰ اس حاجت کو پورا کرے گا۔ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ تا قولہ قَضٰهَا لہ اس آیت کو بار بار پڑھے۔

## برائے حفظِ ودیعت و متاع

جب چور اور بد موذی سے بچانا اپنے سامان کا منظور ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ الخ لکھ کر یہ دعا اس میں رکھ دے باذن خدا وہ ودائع و امتعہ سارق و لص و بد موذی سے محفوظ رہیں گے يَا حَفِيْظُ لَا يَنْسٰى وَيَا مَنْ نِعْمَتُهٗ لَا تُحْصٰى وَيَا مَنْ لَّهُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَيَا مَنْ لَّهُ الْعِزَّةُ وَالْغِنَآءُ يَا مَنْ لَّهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى اِحْفَظْ كَذَا وَكَذَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ الْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ فِيْ حِفْظِ ذٰلِكَ اِلَى الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِنْتَهٰی۔

* * *

---

لہ وَكَمَا مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰهَا ۱۲

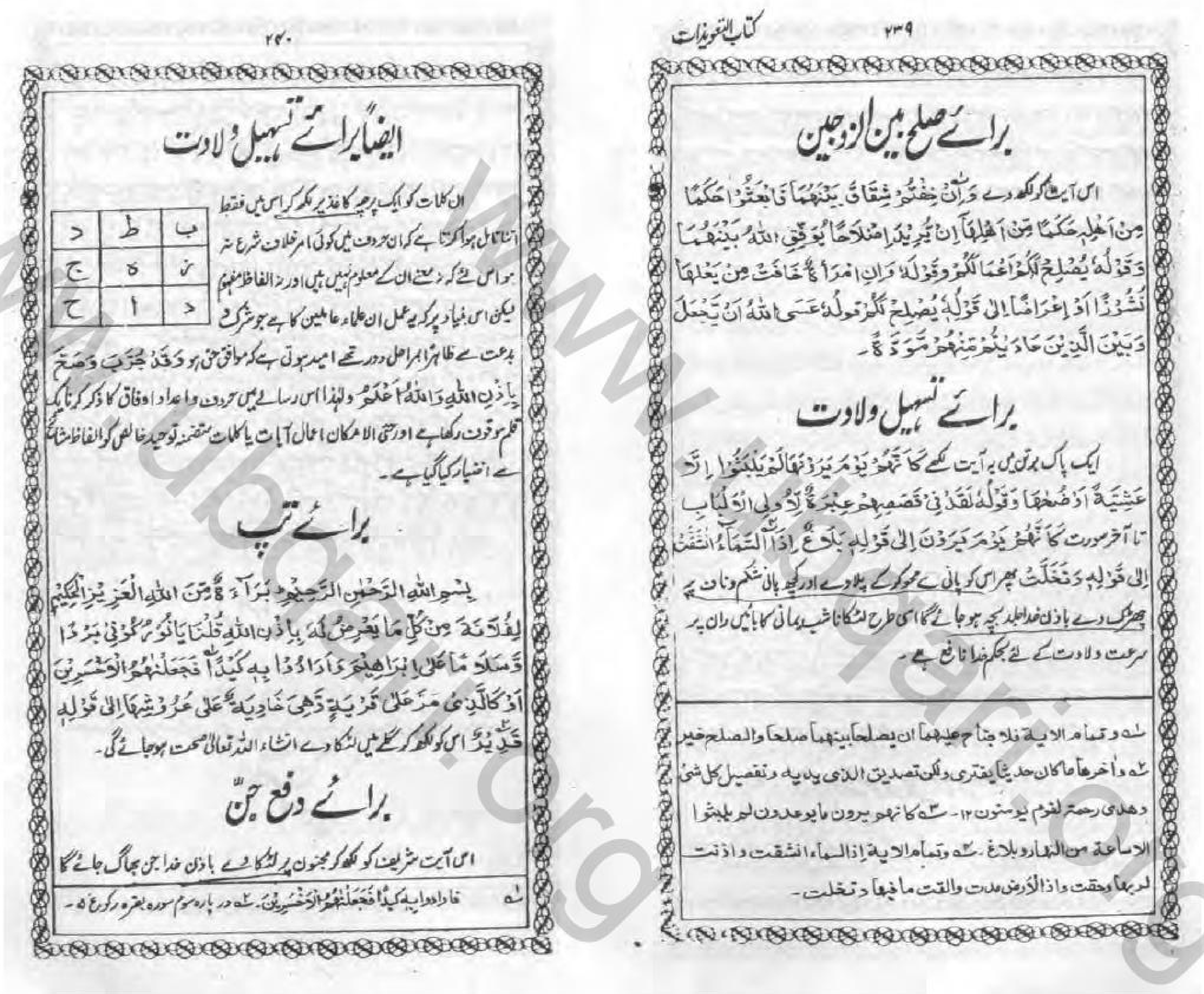

## برائے صلح بین الزوجین

اس آیت کو لکھ دے وان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها ان يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما وقوله يصلح لكم اعمالكم وقوله وان امرأة[1] خافت من بعلها نشوزا او اعراضا الى قوله يصلح لكم وقوله عسى الله ان يجعل وبين الذين عاديتم منهم مودة۔

## برائے تسہیل ولادت

ایک پاک برتن میں یہ آیت لکھے کانهم يوم يرونها لم يلبثوا الا عشية او ضحها وقوله لقد فی قصصهم عبرة[2] لاولی الالباب تا آخر سورت کانهم يوم يرون[3] الى قوله بلاغ اذا السماء انشقت[4] الى قوله وتخلت پھر اس کو پانی سے محو کرکے پلاوے اور کچھ پانی شکم و ناف پہ چھڑک دے باذن خدا جلد بچہ ہو جائے گا اسی طرح لٹکانا شب یمانی کا بائیں ران پر سرعت ولادت کے لئے بحکم خدا نافع ہے۔

---

[1] وتمام الاية فلا جناح عليهما ان يصلحا بينهما صلحا والصلح خير

[2] وآخرها ما كان حديثا يفترى ولكن تصديق الذي بين يديه وتفصيل كل شیء وهدى ورحمة لقوم يؤمنون ۱۲ -

[3] كانهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا الا ساعة من النهار بلاغ -

[4] وتمام الاية اذا السماء انشقت واذنت لربها وحقت واذا الارض مدت والقت ما فيها وتخلت -

## ایضاً برائے تسہیل ولادت

| | | |
|---|---|---|
| ب | ط | د |
| ز | ه | ج |
| د | ا | ح |

ان کلمات کو ایک پرچہ کاغذ پر لکھ کر اس میں فقط اتنا تامل ہوا کرتا ہے کہ ان حروف میں کوئی امر خلاف شرع نہ ہو اس لئے کہ معنے ان کے معلوم نہیں ہیں اور نہ الفاظ مفہوم لیکن اس بنیاد پر کہ یہ عمل ان علماء عاملین کا ہے جو شرک و بدعت سے ظاہراً بڑا احل دور تھے امید ہوتی ہے کہ موافق حق ہو وقد جرب وصح باذن الله والله اعلم ولہذا اس رسالے میں حروف و اعداد اوفاق کا ذکر کرنا یک قلم موقوف رکھا ہے اور حتی الامکان اعمال آیات یا کلمات متضمنہ توحید خالص کو الفاظ شرکیہ سے اختیار کیا گیا ہے۔

## برائے تپ

بسم الله الرحمن الرحيم براءة من الله العزيز الحكيم لفلانة من كل ما يعرض له باذن الله قلنا ينار كوني بردا وسلما على ابراهيم وارادوا به كيدا[1] فجعلناهم الاخسرين او كالذي مر على قرية وهي خاوية على عروشها الى قوله قدير[2] اس کو لکھ کر گلے میں لٹکا دے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائے گی۔

## برائے دفع جن

اس آیت شریف کو لکھ کر مجنون پر لٹکا دے باذن خدا جن بھاگ جائے گا

---

[1] فارادوا به كيدا فجعلناهم الاخسرين۔

[2] در پارہ سوم سورہ بقرہ رکوع ۵ -

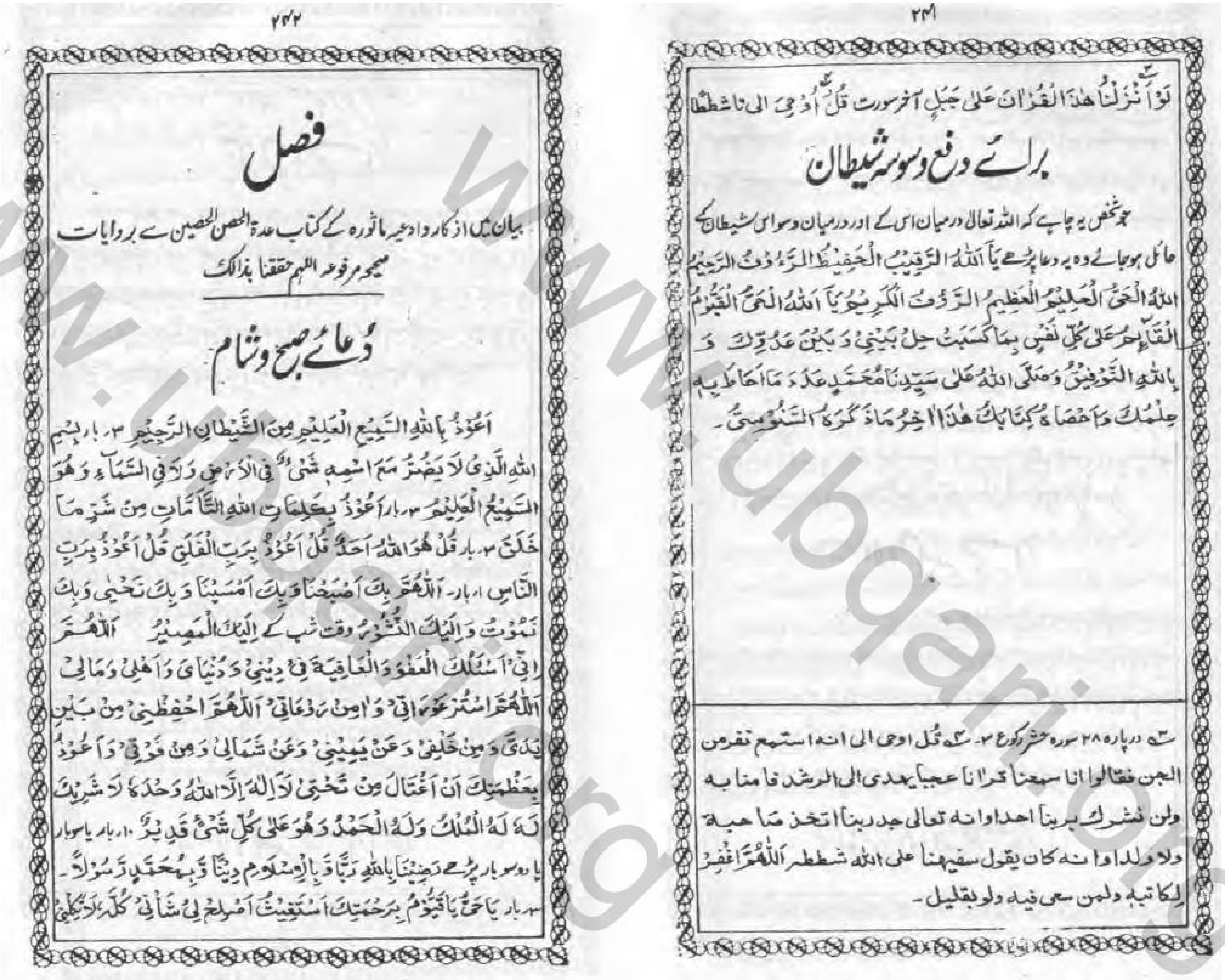

۲۴۱

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ آخر سورت قُلْ اُوْحِيَ اِلٰی تا شططا

## براے دفع وسوسہ شیطان

جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالٰی درمیان اس کے اور درمیان وسواس شیطان کے حائل ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے يَا اَللّٰهُ الرَّقِيْبُ الْحَفِيْظُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اللّٰهُ الْحَيُّ الْعَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الرَّءُوْفُ الْكَرِيْمُ يَا اَللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ حُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَدُوِّكَ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ هٰذَا اٰخِرُ مَا ذَكَرَهُ السَّنُوْسِيُّ۔

---

[1] درپارہ ۲۸ سورہ حشر رکوع ۳۔ [2] قُل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدا وانہ تعالی جد ربنا اتخذ صاحبة ولا ولدا وانہ کان یقول سفیھنا علی اللہ شططا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِکاتبہ ولمن سعی فیہ ولو بقلیل۔

۲۴۲

# فصل

بیان میں اذکار وادعیہ ماثورہ کے کتاب عدة الحصن الحصین سے بروایات صحیحہ مرفوعہ اللھم حققنا بذالک

## دعائے صبح وشام

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۳ بار بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۳ بار اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۳ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۱ بار۔ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ وقت شب کے اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۰ بار یا سو بار یا دو سو بار پڑھے رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا۔ ۳ بار يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ

www.ubqari.org

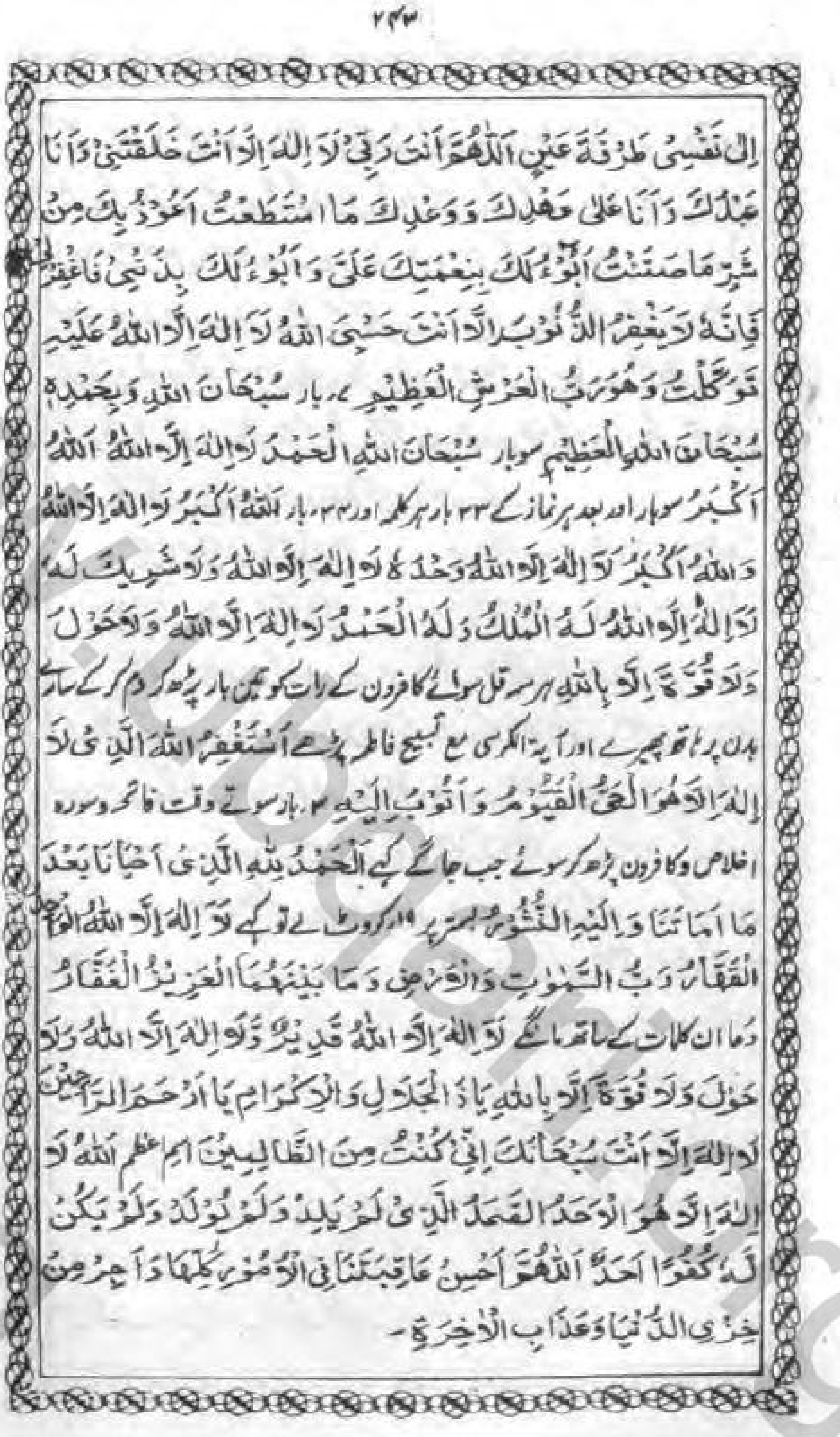

۲۴۳

إلى نفسي طرفة عين اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني وأنا
عبدك وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت أعوذ بك من
شر ما صنعت أبوء لك بنعمتك علي وأبوء لك بذنبي فاغفر
فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت حسبي الله لا إله إلا الله عليه
توكلت وهو رب العرش العظيم ۷ بار سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم سو بار سبحان الله الحمد لا إله إلا الله الله
أكبر سو بار اور بعد ہر نماز کے ۳۳ بار ہر کلمہ اور ۳۴ بار الله أكبر لا إله إلا الله
والله أكبر لا إله إلا الله وحده لا إله إلا الله ولا شريك له
لا إله إلا الله له الملك وله الحمد لا إله إلا الله ولا حول
ولا قوة إلا بالله ہر سہ قل سوائے کافرون کے رات کو تین بار پڑھ کر دم کر کے سارے
بدن پر ہاتھ پھیرے اور آیۃ الکرسی مع تسبیح فاطمہ پڑھے أستغفر الله الذي لا
إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه ۳ بار سوتے وقت فاتحہ و سورہ
اخلاص و کافرون پڑھ کر سوئے جب جاگے کہے الحمد لله الذي أحيانا بعد
ما أماتنا وإليه النشور بستر پر اگر کروٹ لے تو کہے لا إله إلا الله الواحد
القهار رب السموت والأرض وما بينهما العزيز الغفار
دعا ان کلمات کے ساتھ مانگے لا إله إلا الله قدير ولا إله إلا الله ولا
حول ولا قوة إلا بالله يا ذا الجلال والإكرام يا أرحم الراحمين
لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين اسم اعظم الله لا
إله إلا هو الأحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن
له كفوا أحد اللهم أحسن عاقبتنا في الأمور كلها وأجرنا من
خزي الدنيا وعذاب الآخرة۔

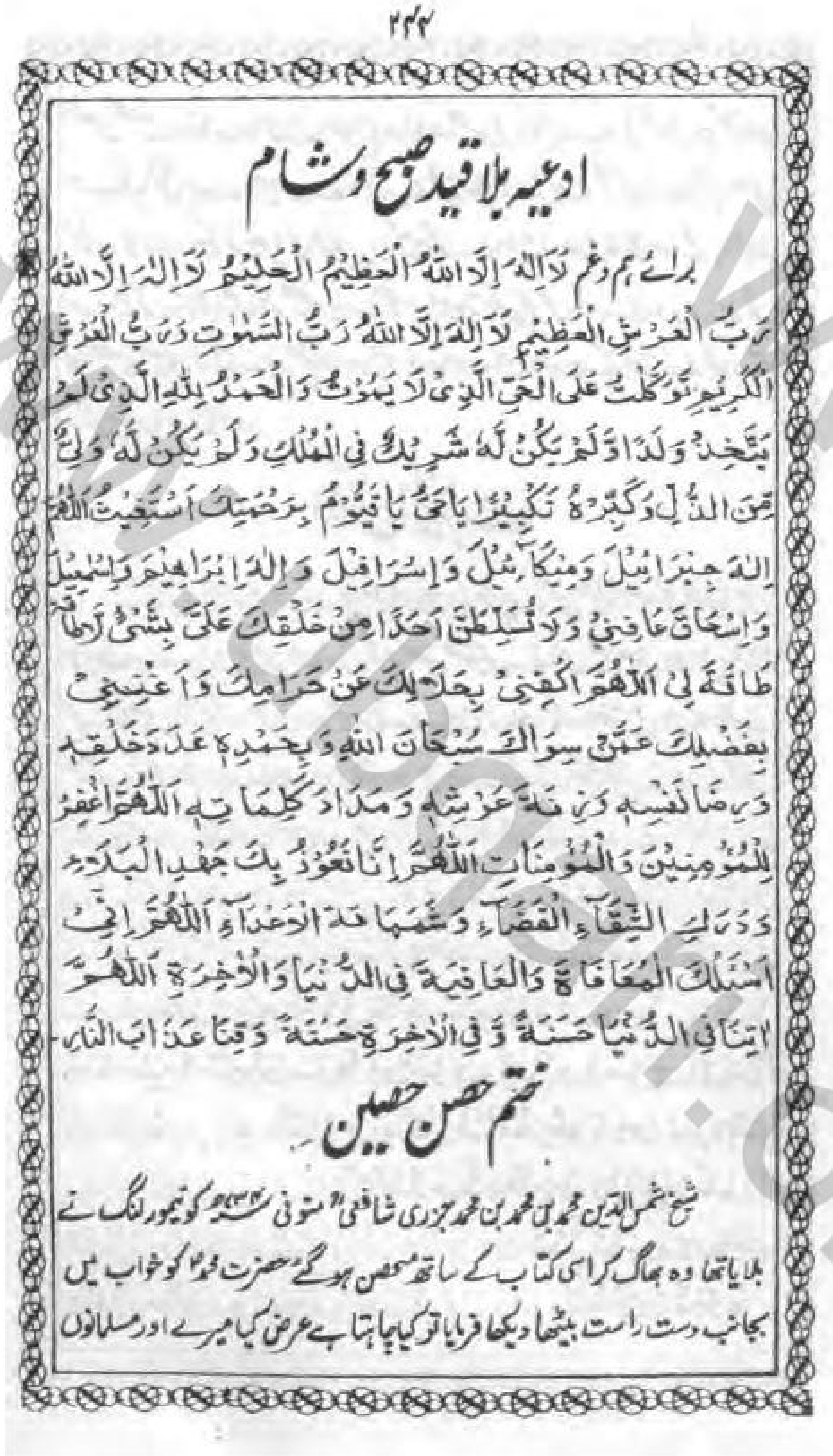

۲۴۴

### ادعیہ بلا قید صبح و شام

برائے ہم و غم لا إله إلا الله العظيم الحليم لا إله إلا الله
رب العرش العظيم لا إله إلا الله رب السموت ورب العرش
الكريم توكلت على الحي الذي لا يموت والحمد لله الذي لم
يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي
من الذل وكبره تكبيرا يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث اللهم
إله جبرائيل وميكائيل وإسرافيل وإله إبراهيم وإسمعيل
وإسحاق عافني ولا تسلطن أحدا من خلقك على بشيء لا
طاقة لي اللهم اكفني بحلالك عن حرامك وأغنني
بفضلك عمن سواك سبحان الله وبحمده عدد خلقه
ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته اللهم اغفر
للمؤمنين والمؤمنات اللهم إنا نعوذ بك جهد البلاء
ودرك الشقاء القضاء وشماتة الأعداء اللهم إني
أسألك المعافاة والعافية في الدنيا والآخرة اللهم
آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

### ختم حصن حصین۔

شیخ شمس الدین محمد بن محمد جزری شافعیؒ متوفی ۸۳۳ھ کو تیمور لنگ نے
بلایا تھا وہ بھاگ کر اسی کتاب کے ساتھ متحصن ہو گئے حضرت محمد ﷺ کو خواب میں
بجانب دست راست بیٹھا دیکھا فرمایا تو کیا چاہتا ہے عرض کیا میرے اور مسلمانوں

www.ubqari.org

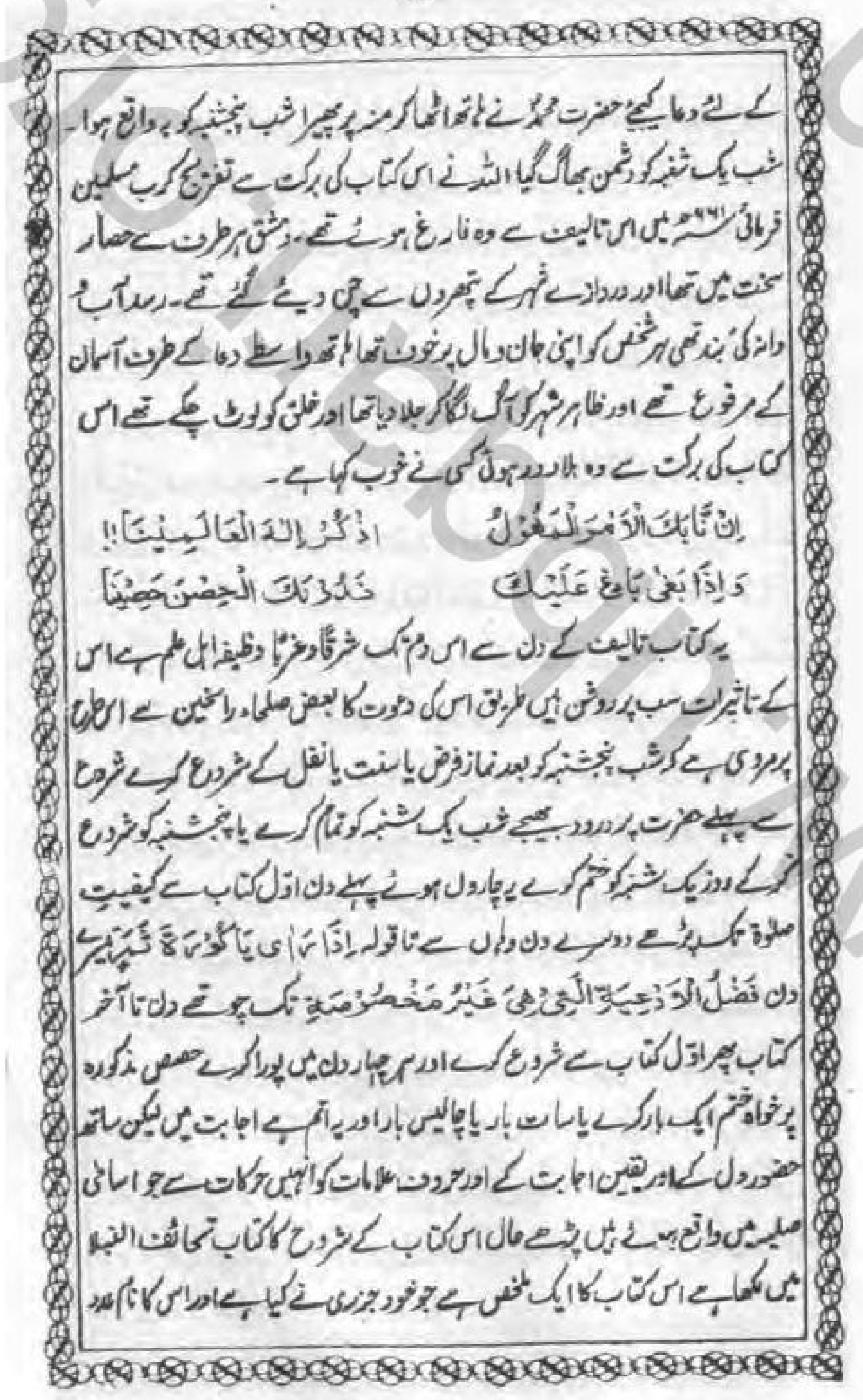

کے لئے دعا کیجئے حضرت محمدؐ نے ہاتھ اٹھا کر منہ پر پھیرا شب پنجشنبہ کو یہ واقع ہوا۔ شب یک شنبہ کو دشمن بھاگ گیا اللہ نے اس کتاب کی برکت سے تفریج کرب مسلمین فرمائی ۷۹۱ھ میں اس تالیف سے وہ فارغ ہوئے تھے۔ دمشق ہر طرف سے حصار سخت میں تھا اور دروازے شہر کے پتھروں سے چن دیئے گئے تھے۔ رسد آب و دانہ کی بند تھی ہر شخص کو اپنی جان و مال پر خوف تھا ہاتھ واسطے دعا کے طرف آسمان کے مرفوع تھے اور ظاہر شہر کو آگ لگا کر جلا دیا تھا اور خلق کو لوٹ چکے تھے اس کتاب کی برکت سے وہ بلا دور ہوئی کسی نے خوب کہا ہے۔

إِنْ نَابَكَ الْأَمْرُ الْمَهُوْلُ    اُذْكُرْ إِلٰهَ الْعَالَمِيْنَا!!
وَإِذَا بَغٰى بَاغٍ عَلَيْكَ    خُذْ ذَاكَ الْحِصْنَ حَصِيْنَا

یہ کتاب تالیف کے دن سے اس دم تک شرقاً و غرباً وظیفہ اہل علم ہے اس کے تاثیرات سب پر روشن ہیں طریق اس کی دعوت کا بعض صلحاء راسخین سے اس طرح پر مروی ہے کہ شب پنجشنبہ کو بعد نماز فرض یا سنت یا نفل کے شروع کرے شروع سے پہلے حضرت پر درود بھیجے شب یک شنبہ کو تمام کرے یا پنجشنبہ کو شروع کرے روز یک شنبہ کو ختم کرے یہ چار دن ہوئے پہلے دن اول کتاب سے کیفیت صلوٰۃ تک پڑھے دوسرے دن وہاں سے تا قولہ اِذَا رَاٰی یَاکُوْرَۃً تیسرے دن فَضْلُ الْاَدْعِیَۃِ الَّتِیْ هِیَ غَیْرُ مَخْصُوْصَۃٍ تک چوتھے دن تا آخر کتاب پھر اول کتاب سے شروع کرے اور ہر چار دن میں پورا کرے حصص مذکورہ پر خواہ ختم ایک بار کرے یا سات بار یا چالیس بار اور یہ اتم ہے اجابت میں لیکن ساتھ حضور دل کے اور یقین اجابت کے اور حروف علامات کو انہیں حرکات سے جو اصاحی صلیبہ میں واقع ہوئے ہیں پڑھے حال اس کتاب کے شروح کا کتاب اتحاف النبلاء میں لکھا ہے اس کتاب کا ایک ملخص ہے جو خود جزری نے کیا ہے اور اس کا نام عدہ

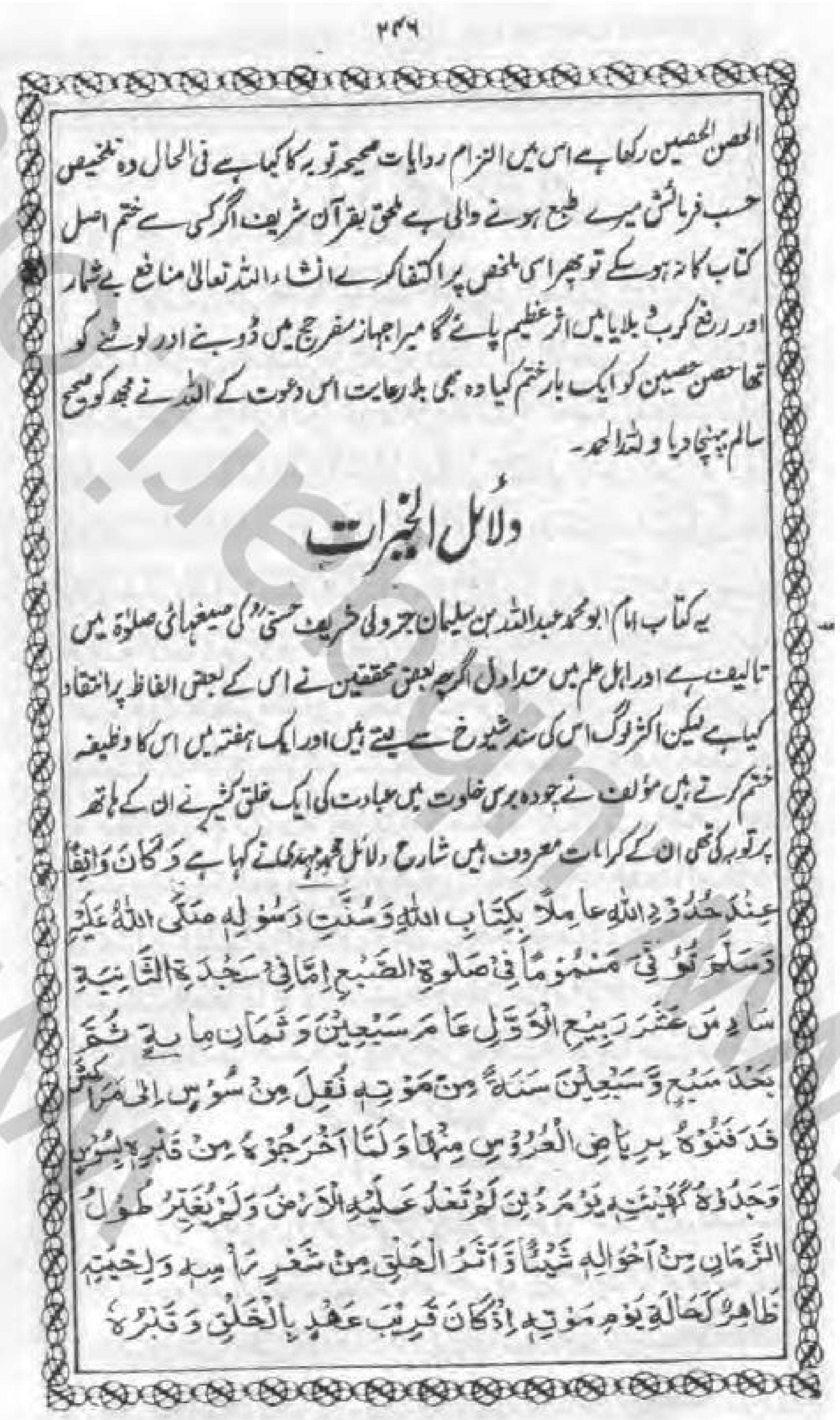

الحصن الحصین رکھا ہے اس میں التزام روایات صحیحہ تو بہ کا کیا ہے فی الحال وہ تلخیص حسب فرمائش میرے طبع ہونے والی ہے ملحق بقرآن شریف اگر کسی سے ختم اصل کتاب کا نہ ہو سکے تو پھر اسی ملخص پر اکتفا کرے انشاء اللہ تعالیٰ منافع بے شمار اور رفع کرب و بلایا میں اثر عظیم پائے گا میرا جہاز سفر حج میں ڈوبنے اور لوٹنے کو تھا حصن حصین کو ایک بار ختم کیا وہ بھی بلا رعایت اس دعوت کے اللہ نے مجھ کو صحیح سالم پہنچا دیا وللہ الحمد۔

## دلائل الخیرات

یہ کتاب امام ابو محمد عبداللہ بن سلیمان جزولی شریف حسنیؒ کی صیغہائے صلوٰۃ میں تالیف ہے اور اہل علم میں متداول اگرچہ بعض محققین نے اس کے بعض الفاظ پر انتقاد کیا ہے لیکن اکثر لوگ اس کی سند شیوخ سے لیتے ہیں اور ایک ہفتہ میں اس کا وظیفہ ختم کرتے ہیں مؤلف نے چودہ برس خلوت میں عبادت کی ایک خلق کثیر نے ان کے ہاتھ پر توبہ کی تھی ان کے کرامات معروف ہیں شارح دلائل محمد مہدی نے کہا ہے وَكَانَ وَاقِفًا عِنْدَ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَامِلًا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ مَسْمُوْمًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِمَّا فِيْ سَجْدَةِ الثَّانِيَةِ سَادِسَ عَشَرَ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ عَامَ سَبْعِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ ثُمَّ بَعْدَ سَبْعٍ وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً مِنْ مَوْتِهٖ نُقِلَ مِنْ سُوْسٍ اِلٰى مَرَّاكُش فَدَفَنُوْهُ بِرِيَاضِ الْعَرُوْسِ مِنْهَا وَلَمَّا اَخْرَجُوْهُ مِنْ قَبْرِهٖ بِسُوْسٍ وَجَدُوْهُ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ دُفِنَ لَمْ تَعْدُ عَلَيْهِ الْاَرْضُ وَلَمْ يُغَيِّرْ طُوْلُ الزَّمَانِ مِنْ اَحْوَالِهٖ شَيْئًا وَاَثَرُ الْحَلْقِ مِنْ شَعْرِ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ ظَاهِرٌ كَحَالَةِ يَوْمِ مَوْتِهٖ اِذْ كَانَ قَرِيْبَ عَهْدٍ بِالْحَلْقِ وَقَبْرُهٗ

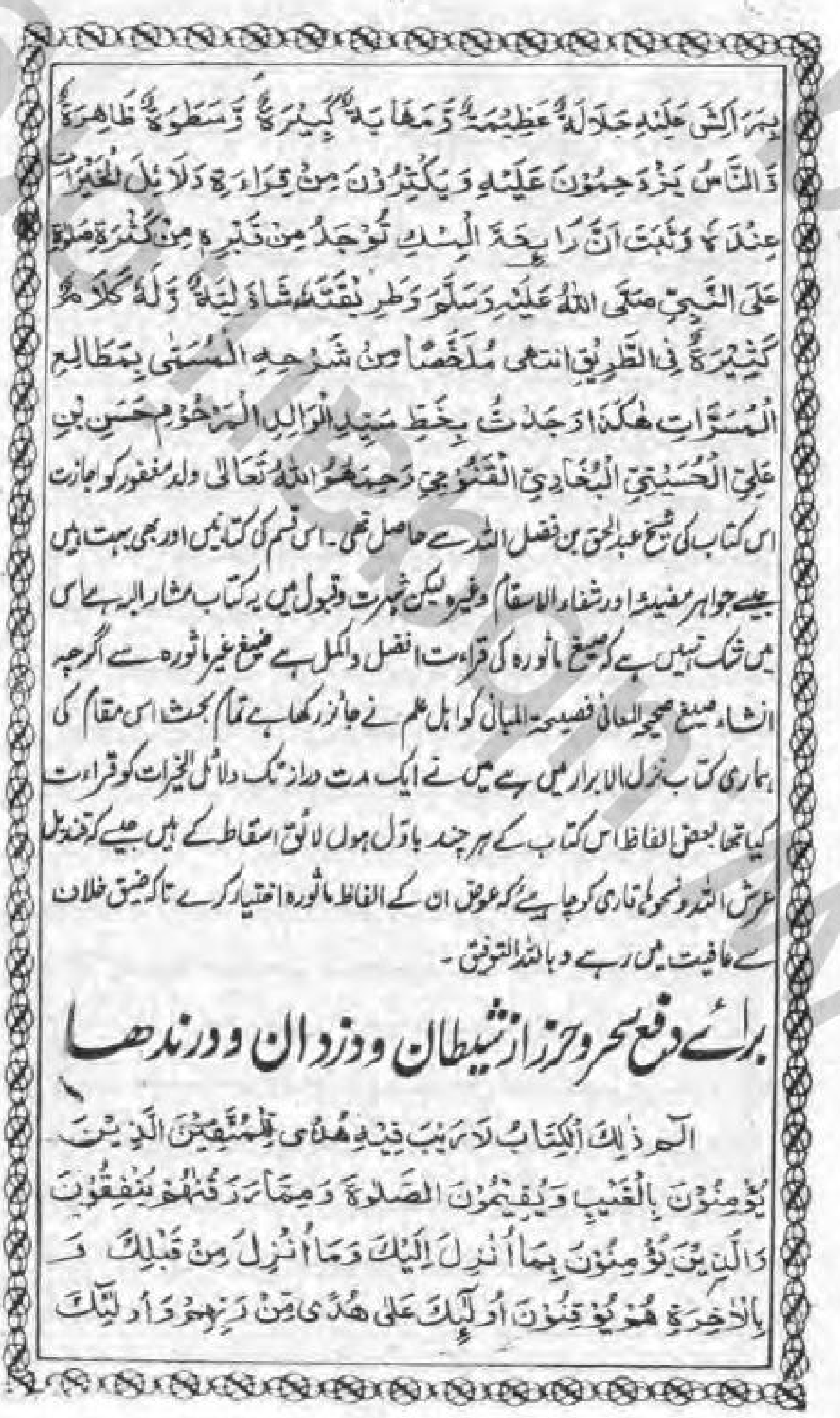

٢٤٧

بہ اکثں علیہ جلالۃ عظیمۃ ومہابۃ کبیرۃ وسطوۃ ظاہرۃ والناس یزدحمون علیہ ویکثرون من قراءۃ دلائل الخیرات عندہ وثبت ان رائحۃ المسک توجد من قبرہ من کثرۃ صلوتہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطریقتہ شاذلیۃ ولہ کلام کثیرۃ فی الطریق انتہی ملخصا من شرحہ المسمی بمطالع المسرات ہکذا وجدت بخط سید الوالد المرحوم حسن بن علی الحسینی البخاری القنوجی رحمہم اللہ تعالی والد مغفور کو اجازت اس کتاب کی شیخ عبدالحق بن فضل اللہ سے حاصل تھی۔ اس قسم کی کتابیں اور بھی بہت ہیں جیسے جواہر مفیدہ اور شفاء الاسقام وغیرہ لیکن شہرت وقبول میں یہ کتاب مشار الیہ ہے اس میں شک نہیں ہے کہ صیغ ماثورہ کی قراءت افضل واکمل ہے صیغ غیر ماثورہ سے اگرچہ انشاء صیغ صحیح المعانی فصیحۃ المبانی کو اہل علم نے جائز رکھا ہے تمام بحث اس مقام کی ہماری کتاب نزل الابرار میں ہے میں نے ایک مدت دراز تک دلائل الخیرات کو قراءت کیا تھا بعض الفاظ اس کتاب کے ہر چند باول ہوں لائق اسقاط کے ہیں جیسے کہ عددل عرش اللہ ونحوہ قاری کو چاہیے کہ عوض ان کے الفاظ ماثورہ اختیار کرے تاکہ ضیق خلاف سے عافیت میں رہے وباللہ التوفیق۔

## برائے دفع سحر وحرز از شیطان ودزدان ودرندھا

۱

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ

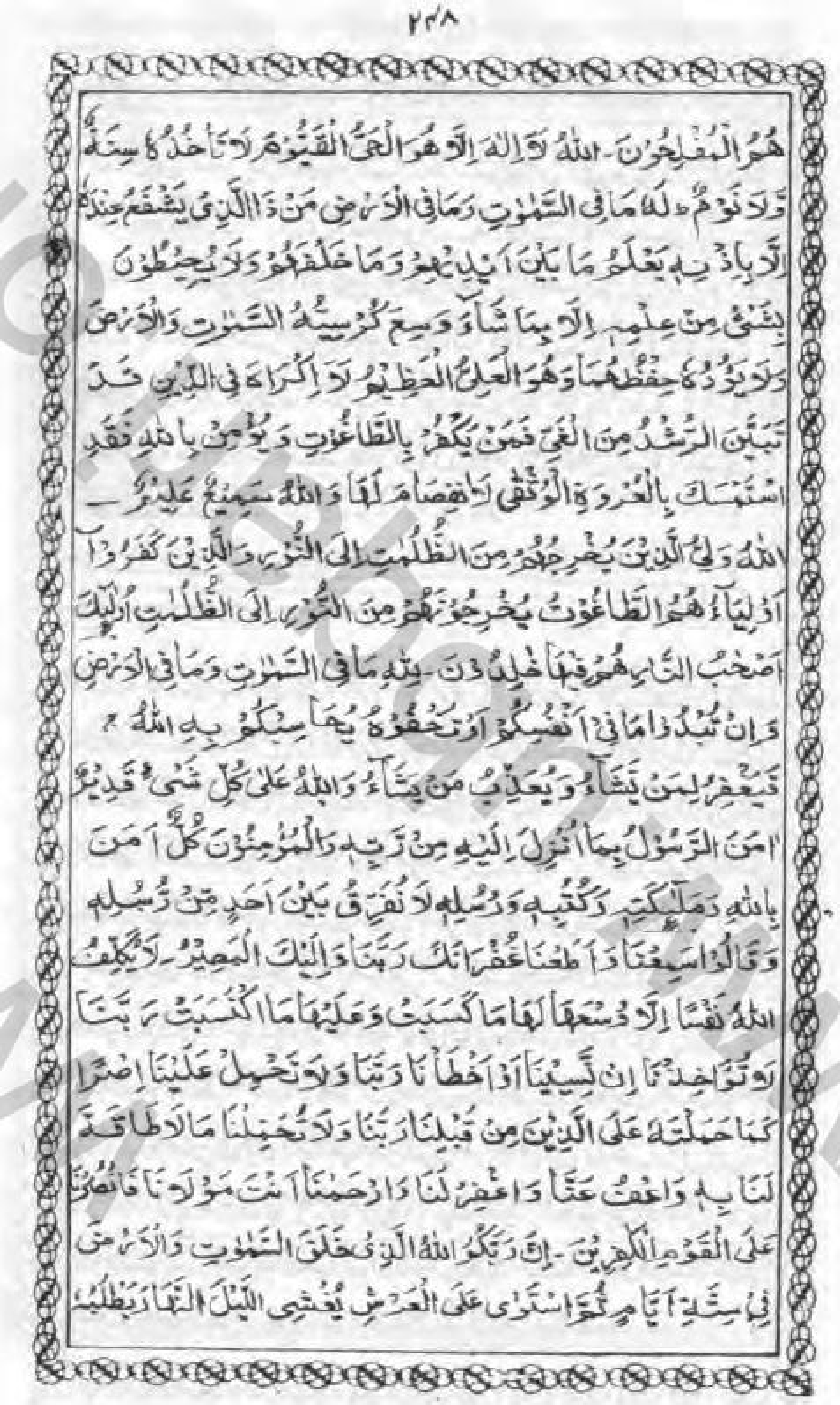

٢٤٨

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ — اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ

حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا۔ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا۔ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ وَّاصِبٌ اِلَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ۔ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا[1]

۳۴ ھ ۱۳

اس رسالے میں باب اول سے تا آخر باب پنجم جو آیات وادعیہ واعمال لکھے گئے ہیں صورت ان کی اجازت کی رسالہ نویس کو اس طرح پر ہے کہ آیات کتاب عزیز واحادیث سنن مطہر کے لئے اعمال واستعمال میں ضرورت اجازت کی نہیں ہے اس لئے کہ اللہ ورسول کلام جس مقصد وکام کے لئے عمل میں آئے گا ہمراہ رعایت آداب حسن اعتقاد کے اثر کامل عاجلا وآجلا بخشے گا لہذا اجازت تمسک بالقرآن کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنص حدیث تَرَكْتُ فِیْكُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ فِی الْمُؤَطَّا مُرْسَلًا ثابت ہے اور یہی حدیث اجازت استعمال واعمال سنن پر دلیل ہے بلکہ جتنے احادیث صحیحہ در بارہ اعتصام بالکتاب والسنۃ آئی ہیں اور کتب حدیث میں لکھی ہوئی ہیں وہ سب دلیل ہیں۔ اسی اجازت پر حدیث جابرؓ میں مرفوعاً آیا ہے خَیْرُ الْحَدِیْثِ كِتَابُ اللّٰهِ

---

[1] قال فی القول الجمیل وکان سیدی الوالد یزید علیها الفاتحۃ وقل ہو اللہ احد المعوذتین ویاخذ من اول سورۃ قل اوحی الیّ الی قولہ شططا ۱۲ منہ۔

وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور حدیث عرباض بن ساریہ میں فرمایا ہے فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ الْحَدِيْث رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَهْلُ السُّنَنِ اِلَّا النَّسَائِيُّ یہ نص ہے تمسک بالسنۃ پر اور اجازت عامہ ہے عمل بالحدیث ابراہیم عذری میں ارشاد کیا ہے يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْمَدْخَلِ مُرْسَلًا اس حدیث میں حاملان علم قرآن وحدیث کو عدول ٹھہرایا ہے اور نشان ان کے عدل کا یہ فرمایا ہے کہ وہ نافی تحریف انتحال وتاویل ہیں پس جس عالم میں یہ صفت موجود ہوگا وہ زبان نبوت پر عدل ومعدول ہے اور جب وہ عادل ٹھہرا تو اس کا عمل سراپا اثر ونصفت ہوگا وللہ الحمد الحاصل قرآن وحدیث پر عمل کرنے میں کچھ احتیاج کسی کی اجازت نہیں ہے حدیث کا صحیح ہونا کافی ہے اور جس عمل کی فضیلت یا تاثیر جس کلمے کی حدیث میں آئی ہے اس کے پڑھنے اور پڑھانے اور دم کرنے اور لکھنے میں وہ اثر ہردم موجود ہے اور ہم کو حکم ہے کہ جو بات ہم کو حضرت سے پہنچی ہم اس کو دوسرے تک اسی طرح بلاکم وبیش پہنچاویں چنانچہ حدیث ابن مسعود میں فرمایا نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ الخ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ان احادیث میں حکم تبلیغ کا فرمایا ہے یہ شامل ہے امر ونہی وموعظت وذکر ودعا وعمل کو ولہذا حدیث ابن عمر میں آیا ہے۔ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ جو شخص کسی کو کسی طرح کا نفع پہنچائے

اس کو خیر الناس کہا ہے اس لئے جو فوائد ومنافع دار نافع ودار آخرت کے آیات واحادیث صحیح احادیث ہوئے ہیں ان کو اس جگہ لکھا گیا اور بیجا آوری بلاغ کی عمل میں آئی۔ ؎

داریم تراز گنج مقصود نشان  گرما نرسیدیم تو باری برسی!!

علاوہ اس کے علماء محدثین میں اتصال سند واجازت کتب سنن کا طریقہ قدیماً وحدیثاً ماثور ہے مجھ کو اجازت کتب صحاح وسنن وغیرہا کی مشائخ حدیث سے حاصل ہے تفصیل اس اجمال کی کتاب سلسلۃ العسجد میں لکھی گئی ہے باقی وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے اس جگہ نقل کئے گئے ہیں منجملہ ان کے ایک کتاب الفوائد شیخ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف شرجی حنفی رضی اللہ عنہ صاحب تجرید صحیح بخاری ہے انہوں نے یہ تجرید سنہ ۸۸۹ھ میں لکھی ہے شرجی کے اسانید علوم حدیث میں میرے شیخ الشیوخ ہیں سند کتاب سنن ابی داؤد وجامع ترمذی ونسائی وابن ماجہ وشفا قاضی عیاض وسلاح المومن ومشکوٰۃ المصابیح واحیاء العلوم وغیر ذلک میں نام ان کا ضمن سند میں آتا ہے۔ اس لئے یہ اعمال جو ان کی کتاب سے لکھے ہیں داخل دائرہ اجازت ہیں اور جو اعمال کہ قول جمیل سے منقول ہیں ان کی اجازت مستقل مولوی محمد یعقوب مہاجر مکی سے حاصل ہے اور وہ اعمال جو مرزا مظہر جان جاناں سے نقل کئے ہیں وہ غالباً موافق قول جمیل یا موافق بعض احادیث ہیں الا ماشاء اللہ تعالیٰ اور جو ایک اعمال کتاب خزینۃ الاسرار سے حکایت کئے ہیں ان کی اجازت مجھ کو نہیں ہے لیکن وہ بھی دائرہ اذن سے باعتبار اخذ کے مشائخ صوفیہ سے خارج نہیں ہو سکتے اور جس صورت میں کہ تعامل اعمال سنت کا بلا اجازت خاصہ جائز ہے تو اعمال وعزائم مشائخ کا بھی استعمال کرنا ممکن ہے گو اجازت نہ ہو وہاں اتنی بات درکار ہے کہ شیخ کا مرتبہ معلوم ہو اور طریقہ پر وہ عزیمت عمل میں لائی جائے ورنہ جب احتیاط ورعایت آداب کی طرف سے عازم ومعمول لہ کے نہیں ہوتی ہے تو پھر عمل کتاب وسنت کا بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا یہ تصور اپنی طرف سے نہ دوسرے کی طرف کا اس رسالے

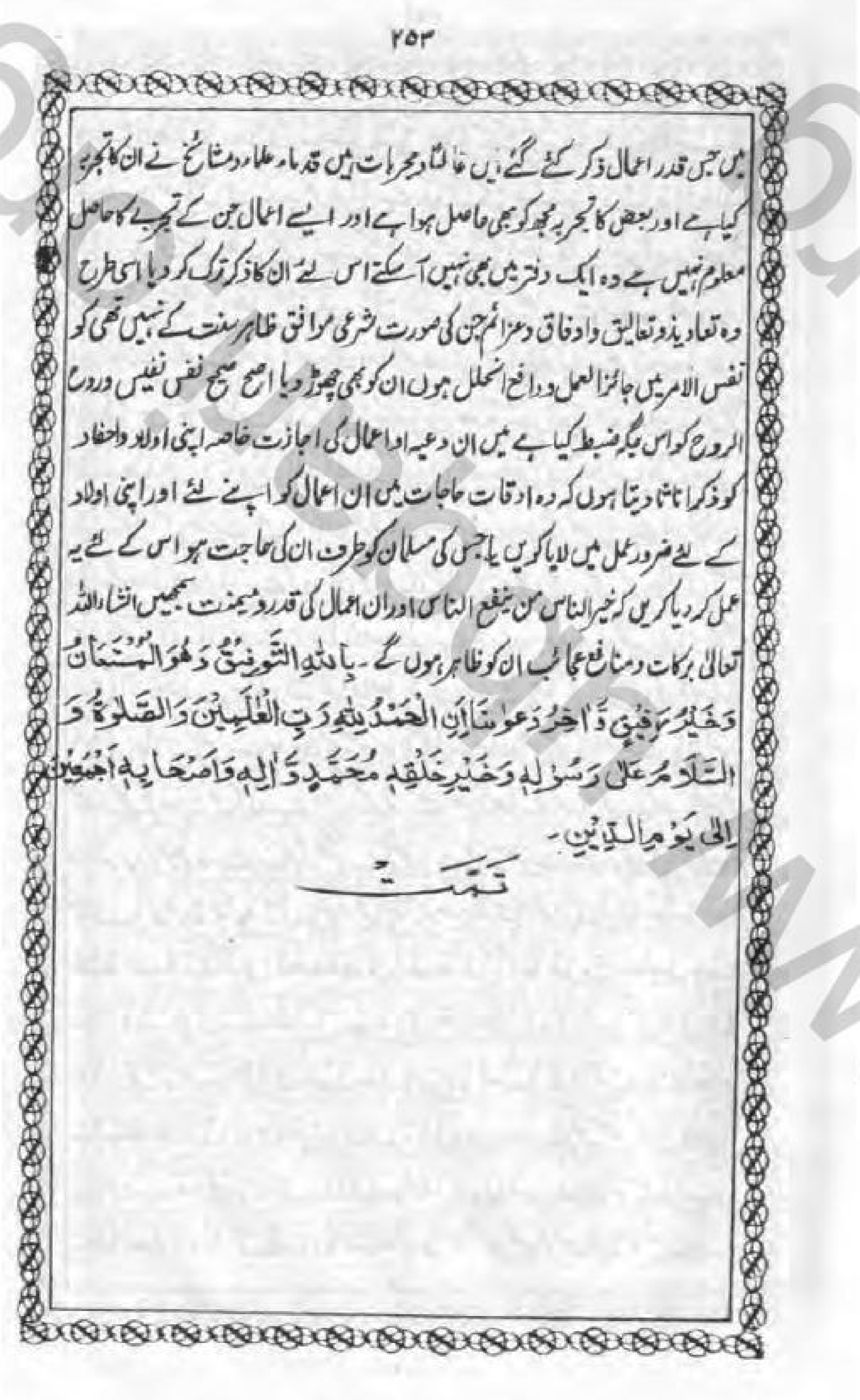

میں جس قدر اعمال ذکر کیے گئے ہیں غالبًا مجربات ہیں قدماء علماء و مشائخ نے ان کا تجربہ
کیا ہے اور بعض کا تجربہ مجھ کو بھی حاصل ہوا ہے اور ایسے اعمال جن کے تجربے کا حاصل
معلوم نہیں ہے وہ ایک دفتر میں بھی نہیں آسکتے اس لیے ان کا ذکر ترک کر دیا اسی طرح
وہ تعاویذ و تعالیق و اوفاق و عزائم جن کی صورت شرعی موافق ظاہر سنت کے نہیں تھی گو
نفس الامر میں جائز العمل و دافع الخلل ہوں ان کو بھی چھوڑ دیا اصح صحیح نفس نفیس و روح
الروح کو اس جگہ ضبط کیا ہے میں ان ادعیہ و اعمال کی اجازت خاصہ اپنی اولاد و احفاد
کو ذکرا ناثا دیتا ہوں کہ وہ اوقات حاجات میں ان اعمال کو اپنے لئے اور اپنی اولاد
کے لئے ضرور عمل میں لایا کریں یا جس کسی مسلمان کو طرف ان کی حاجت ہو اس کے لئے یہ
عمل کر دیا کریں کہ خیر الناس من ینفع الناس اور ان اعمال کی قدر و منزلت سمجھیں ان شاء اللہ
تعالیٰ برکات و منافع عجائب ان کو ظاہر ہوں گے۔ بِاللّٰہِ التَّوفِیقُ وَھُوَ المُستَعَانُ
وَخَیرُ رَفِیقٍ وَّ آخِرُ دَعوٰنَا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَ
السَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہٖ وَخَیرِ خَلقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ
اِلٰی یَومِ الدِّینِ۔

تمت

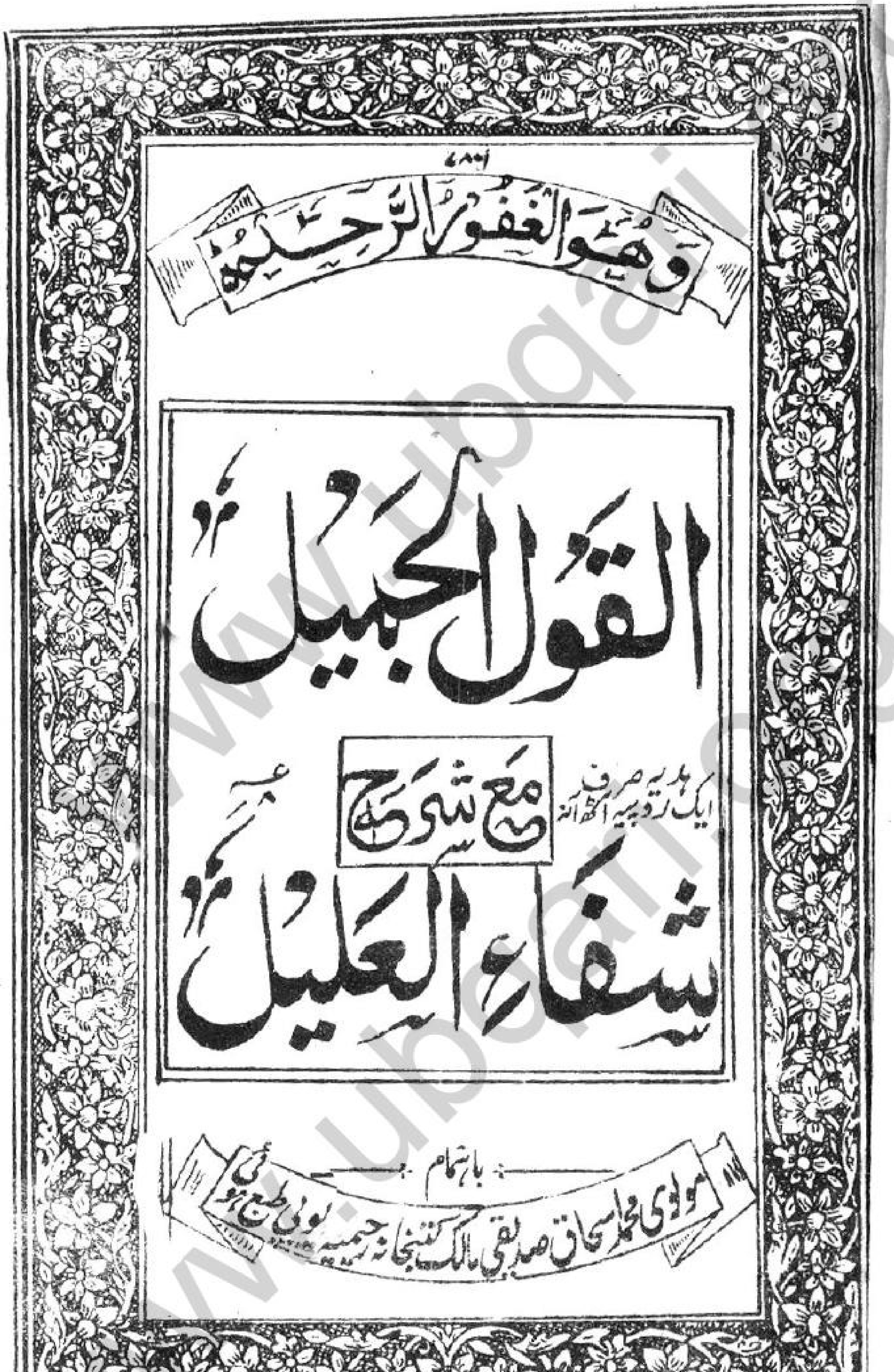

۱۹۸۴ء

وهو الغفور الرحيم

# القول الجميل

ہدیہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ

مع شرح

# شفاء العليل

باہتمام

مولوی محمد اسحاق صدیقی مالک کتبخانہ رحیمیہ یوپی طبع ہوئی

# فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل است

| صفحہ | فوائد فصول | صفحہ | فوائد فصول | صفحہ | فوائد فصول |
|---|---|---|---|---|---|
| ۷ | فصل پہلی | ۳۶ | مراقبہ فنا | ۵۲ | کلمات نقشبندیہ |
| 〃 | استدلال بیعت | ۳۸ | برائے کشف وقائع آئندہ | ۵۳ | بیان ہوش در دم |
| ۱۱ | فوائد فصل دوسری کے | 〃 | طریقہ کشف ارواح | ۵۴ | بیان نظر بر قدم |
| 〃 | سنیت بیعت | 〃 | برائے حصول امور مشکلہ | ۵۵ | بیان سفر در وطن |
| ۱۲ | حکمت بیعت | 〃 | برائے انشراح خاطر و دفع بلاہا | ۵۶ | بیان خلوت در انجمن |
| ۱۴ | شرائط مرشد | 〃 | برائے شفائے مریض وغیرہ | 〃 | بیان یاد کرد |
| ۱۷ | شرائط مرید | ۳۹ | فوائد فصل پانچویں کی | ۵۷ | بیان بازگشت |
| 〃 | اقسام بیعت صوفیہ | 〃 | اشغال چشتیہ | ۵۷ | بیان نگاہداشت |
| ۱۸ | حکمت تکرار بیعت | ۴۱ | ذکر جلی و خفی | ۵۸ | بیان یادداشت |
| ۲۲ | فوائد فصل تیسری کی | ۴۲ | طریقہ پاس انفاس | 〃 | بیان وقوف زمانی |
| 〃 | طریقہ تربیت و تعلیم مرید | 〃 | طریقہ ربط قلب بشیخ | 〃 | بیان وقوف عددی |
| ۲۳ | تفصیل گناہ کبیرہ | ۴۳ | طریقہ مراقبہ چشتیہ | 〃 | بیان وقوف قلبی |
| ۲۸ | تفصیل شعب ایمانیہ | ۴۴ | شرائط چلہ نشینی | ۵۹ | تصرفات نقشبندیہ |
| ۲۹ | فوائد فصل چوتھی کی | ۴۵ | کشف قبور و استفاضہ بدلہا | ۶۰ | طریقہ تاثیر طالب |
| 〃 | اشغال قادریہ | 〃 | صلوۃ المعکوس | 〃 | بیان حقیقت ہمت |
| ۳۰ | طریقہ ذکر نفی و اثبات | 〃 | صلوہ کن فیکون | ۶۱ | بیان سلب مرض |
| ۳۳ | دورہ قادریہ | ۴۶ | فوائد فصل چھٹی کی | 〃 | طریقہ توبہ بخشی |
|  | طریقہ پاس انفاس | 〃 | اشغال نقشبندیہ | 〃 | طریقہ تصرف قلوب |
| ۳۴ | طریقہ مراقبہ | 〃 | شغل نفی و اثبات | ۶۲ | طریقہ اطلاع نسبت اہل اللہ |
| 〃 | مراقبہ حضور حق تبارک و تعالے | ۴۸ | طریقہ اثبات مجرد | 〃 | طریقہ اشراف خواطر |
| 〃 | طریق معیت | ۴۹ | حقیقت مراقبہ بوجہ شمول | 〃 | طریقہ کشف وقائع آئندہ |
| 〃 | مراقبہ قبر آئینہ | 〃 | طریقہ مراقبہ بسیطہ | 〃 | طریقہ دفع بلا |

شفاء العلیل

۳

| صفحہ | فوائد فصول | صفحہ | فوائد فصول | صفحہ | فوائد فصول |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶۴ | اشغال طریقۂ مجددیہ رح | | سہ سہ آیات برائے دفع سحر و | ۸۹ | برائے گم شدہ |
| ۶۵ | **فوائد فصل ساتویں کے** | ۷۹ | محافظت از دزدان و درندگان | ۹۰ | برائے شناختن دزد |
| 〃 | بیان حقیقت نسبت | ۸۱ | برائے حفظ چیچک | 〃 | برائے بردہ گریختہ |
| ۶۹ | بیان توارث نسبت از زمان | | نامہائے اصحاب کہف برائے امان از زہے | 〃 | برائے حاجت روائی |
| ۷۳ | فراست صادقہ | ۸۱ | از غرق و حرق و غارتگری و دزدی | ۹۱ | طریقۂ استخارہ |
| ۷۴ | **فوائد فصل آٹھویں کے** | ۸۲ | برائے حاجت روائی | ۹۲ | افسونہائے تپ |
| 〃 | اعمال مجرب خاندانی حضرت مصنف رح | 〃 | نماز برائے قضائے حاجات | 〃 | برائے دفع خنازیر یعنی کنٹھ مالا |
| ۷۵ | برائے کشائش ظاہری و باطنی | ۸۴ | اعمال برائے آسیب زدہ | ۹۳ | برائے دفع سرخ بادہ |
| 〃 | برائے درد دندان و سر و ریاح | 〃 | ایضاً عمل آسیب زدہ برائے دفع جن از خانہ | 〃 | برائے دفع ضعف جگر |
| ۷۶ | برائے رفع حاجت درد | 〃 | برائے عقیمہ | 〃 | برائے دفع صرع |
| 〃 | غائب و شفائے مریض | ۸۵ | برائے اسقاط جنین | 〃 | **فوائد فصل نویں کے** |
| 〃 | برائے گزیدن سگ دیوانہ | 〃 | برائے دروازہ | 〃 | در آداب عالم حقانی کہ در علم |
| 〃 | برائے دفع فاقہ | ۸۶ | برائے آنکہ فرزند نرینہ زاید | 〃 | ظاہری و باطنی کامل باشد |
| 〃 | بیدار شدن از شب | 〃 | برائے آنکہ فرزندش زیید | ۱۰۴ | **فوائد فصل دسویں کے** |
| ۷۷ | عمل حفظ اطفال | 〃 | برائے فرزند نرینہ | 〃 | در آداب تذکیر و وعظ گوئی |
| 〃 | برائے امان از ہر آفت | ۸۷ | اعمال چشم زخم و ڈائن | ۱۱۱ | **فوائد فصل گیارھویں کے** |
| ۷۸ | برائے خوف حاکم | 〃 | نشان سیاہی بر زنخدان اطفال | 〃 | در ذکر سلاسل طریقت مصنف رح |
| 〃 | آیات شفا برائے | 〃 | برائے دفع نظر بد | ۱۱۸ | سند سلسلۂ قادریہ رح |
| | مریض | ۸۹ | برائے صحت مریض مایوس العلاج | ۱۱۹ | سند سلسلۂ چشتیہ رح |

## فہرست کتب

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| تفسیر بیان القرآن مع اضافات جامع بارہ مطابق مطبوعہ تھانہ بھون طبع رحیمیہ مکمل جلد | ۶۰/ | جدید مکمل و مدلل بہشتی زیور کامل گیارہ حصص | عے/ | سیرت خاتم الانبیاء اور خواص سیر<br>شاہنامۂ اسلام حفیظ جالندھری کامل ہر چہار جلد طبع عمدہ رحیمیہ | ۱۲ عہ |
| | | مدلل و مکمل اشاعت اسلام اعلیٰ قسم | ۵/ | جواہر خمسہ عملیات کی کنجی کامل پانچ حصہ | ۸/ |
| تفسیر عزیزی پارہ عم اردو گلیز عمدہ | للعہ/ | تاریخ الاسلام عاشقی | للعہ/ | قصص الانبیاء کلاں ۲۰×۲۶/۴<br>گلیز عمدہ طبع رحیمیہ | ۶/ |
| فتاوی دار العلوم کامل آٹھ جلد طبع رحیمیہ اعلیٰ | ۲۰ عہ | سیرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم | عہ/ | | |

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الاولین والاخرین وعلی آلہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین **اما بعد عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ خرم علی** عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین میں عرض کرتا ہے کہ بعض مخلص احباب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب **قول الجمیل فی بیان سواء السبیل** تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت **شاہ ولی اللہ** محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کرے تا زمانہ اخیر میں کہ روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط و تفریط سے بچیں نہ مطلقاً بیعت کا انکار کریں نہ ہر نااہل سے بیعت کریں ہر چند مترجم بسبب کوری باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیائے طریقت کے اشغال میں ہے لیاقت نہیں رکھتا لیکن بمفحوای اس حدیث صحیح کے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم میں ثابت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں پھر جب ذاکرین کو پاتے ہیں تو انکو اپنے پروں سے اول آسمان[1] تک چھا لیتے ہیں پھر جب حق تعالیٰ فرشتوں کو شاہد کرکے فرماتا ہے کہ میں نے انکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہے جو انکی راہ پر نہیں کسی کام کو آیا تھا سو وہاں بیٹھ گیا تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کا بیٹھ جانے والا شقی یعنی بے نصیب نہیں رہتا ترجمہ اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیوں نہ ہو کہ حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہے انشاء اللہ تعالیٰ النظم

---

[1] یہ مختصر ہے حدیث دراز کا اس کے آگے یوں ہے کہ جب فرشتے جناب باری تعالیٰ میں جاتی ہیں تو پوچھتا ہے ان سے پروردگار عالم حالانکہ وہ بہت جانتا ہے انسے کیا کہتے ہیں بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ سبحانہ پاکی اور بڑائی کے یاد کرتی ہیں تجھکو اور تعریف کرتے ہیں تیری یعنی سبحان اللہ واللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہیں اور تمجید کرتی ہیں بزرگی یعنی لا حول پڑھتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے مجھکو عرض کرتی ہیں فرشتے کہ نہیں قسم ہے خدا کی نہیں دیکھا انھوں نے تجھ کو پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ مجھ کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ تجھ کو تو ہوویں وہ بہت کرنیوالے عبادت تیری اور بہت بیان کریں بزرگی تیری اور بہت کریں تسبیح تیری پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا مانگتے ہیں مجھ سے کہتے ہیں فرشتے کہ مانگتے ہیں تجھ سے بہشت فرماتا اللہ تعالیٰ کیا دیکھی ہے انھوں نے بہشت عرض کرتی ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے نہیں دیکھی انھوں نے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ بہشت عرض کرتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ اسکو بہت ہوں زیادہ حرص کرنیوالے اور بہت طلب کریں اسکو اور بہت کریں اسکی رغبت پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں عرض کرتے ہیں فرشتے کہ پناہ مانگتے ہیں وہ دوزخ سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا انھوں نے دوزخ کو کہتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا انھوں نے اسکو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ اسکو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ اسکو تو بہت ہوں اس سے بھاگنے والے اور بہت اس سے ڈرنیوالے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس گواہ کرتا ہوں میں تمکو تحقیق میں نے بخش دیا انکو پس عرض کرتا ہے ایک ان فرشتوں میں سے کہ فلانا شخص ان میں نہیں تھا کہ نہیں تھا ذکر کرنیوالوں میں سے سوائے اسکے نہیں کہ آیا تھا کسی کام کیلئے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ھم الجلساء لا یشقی جلیسہم یعنی ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں بدبخت ہوتا ہمنشین انکا انتہی یہ حدیث مشکوۃ کے باب ذکر اللہ عزوجل میں بخاری سے نقل کی ہے ۱۲

سیہ دل تبہ کار گو میں ہوں لیکن ٭ فدائی ہوں اللہ کے عاشقوں کا
یہ امید رکھتا ہوں لطف ازل سے ٭ کہ اس دل میں پرتو پڑے صادقوں کا

اور کیا عجب ہے رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندۂ خدا اہل دل اس ترجمے کو دیکھ کر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے مغفرت کرے مصرع

وَلِلْاَرْضِ[1] مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ

بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہے فصل پہلی اور دوسری اقسام بیعت اور اس کے احکام اور شرائط میں **فصل تیسری** سالکین کی تربیت کی ترتیب میں **فصل چوتھی** مشائخ قادریہ کی اشغال میں **فصل پانچویں** مشائخ چشتیہ کے اشغال میں **فصل چھٹی** مشائخ نقشبندیہ کے اشغال میں **فصل ساتویں** آل کار اشغال یعنے تحصیل نسبت میں **فصل آٹھویں** عزائم اور اعمال میں **فصل نویں** عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح میں **فصل دسویں** وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ میں **فصل گیارہویں** سلاسل طریقت کے اسناد میں

اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب میں محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے تراجم الفاظ میں تقدیم اور تاخیر واقع ہوا اس واسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ میں حاصل نہیں اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور انکے خلف الرشید علامہ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیز کے اس کتاب کے صحیح پائے مزید توضیح اور تکثیر فوائد کے واسطے اُن کا ترجمہ بھی ذیل فوائد میں مندرج کر دیا جہاں کہیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبد العزیز مراد ہوں گے اور اس کا شفاء العلیل ترجمہ **قول الجمیل** نام رکھا حق تعالیٰ اس ترجمہ کو اپنے مزید کرم سے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاف فرمائش اور مصحح اور ناشر اور سارے اہل دین کو اس کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے آمین

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ کی تصنیف

## بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ مُسْتَعِدَّۃً لِفَیَضَانِ الْاَنْوَارِ مُتَهَیِّئَۃً لِاِیْدَاعِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ سب تعریف اللہ کو جس نے بنی آدم کے دلوں کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وَبَعَثَ الْاَنْبِیَاۗءَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارَ دَاعِیْنَ وَهَادِیْنَ اِلٰی طُرُقِ اکْتِسَابِهَا بِالطَّاعَاتِ وَالْاَذْکَارِ اور بھیجا انبیائے برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بنا کر معارف اور اسرار الہی کی تحصیل کی راہیں بتادیں عبادات اور اذکار سے

---

[1] یعنی زمین کیلئے بزرگوں کے پیالے سے حصہ ہے کہ شربت وغیرہ پینے کے وقت کچھ پیالے میں سے زمین پر گرا دیتے ہیں نظر کے دفع کے لئے یہ بحسب عرف کے کہا ہے حاصل یہ ہے کہ کیا عجب ہے مجکو بھی اُن کی برکات میں سے کچھ ملجاوے ۱۲

ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ وَرَثَةً يَقُوْمُوْنَ بِعِلْمِهِمْ وَرُشْدِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرّٰسِخِيْنَ الْاَبْرَارِ پھر حق تعالیٰ نے انبیاء کے وارث ٹھہرائے یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو اُن کے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے قرناً بعد قرن قائم رکھیں وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ مِنَ الْاَشْرَارِ اور ہمیشہ تا قیامت ان میں سے چند لوگ حق پر قائم رہیں گے ان کو ضرر نہ پہونچا سکیں گے جو شریر انکے معاند اور منکر ہوں گے وَجَعَلَهُمْ سُرُجًا يَهْتَدِي النَّاسُ بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الطَّبِيْعَةِ اِلٰى قُرْبِ الْجَبَّارِ اور حق تعالیٰ نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جن سے طبیعت اور بشریت کی تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا کے قریب کی طرف فَمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ فَقَدْ رَشَدَ وَلَهُ النَّعِيْمُ الْمُقِيْمُ وَالْجَنَّاتُ وَالْاَنْهَارُ سو جس کا دل بیدار ہے اس نے کلام حق کو سنا دھیان کرکے سو وہ تو راہ پاگیا اور اس کے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہیں وَمَنْ اَعْرَضَ وَتَوَلّٰى فَقَدْ غَوٰى وَهَوٰى وَلَهُ الْجَحِيْمُ وَالْحَمِيْمُ وَمَا لَهٗ مِنْ اَنْصَارٍ اور جس نے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور اس کے لئے دوزخ اور پانی گرم ہے اور کوئی اس کا مددگار نہیں نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت مانگتے ہیں اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اپنے نفسوں کی برائیوں سے اور اپنے اعمال کی بدیوں سے جس کو اللہ نے ہدایت کی اس کا کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں اور جس کو اس نے بھٹکایا اس کا کوئی راہ بتانے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور رسول ہیں جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر[1] اور نذیر کرکے حق تعالیٰ ان پر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور انکی آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْفَقِيْرُ اِلَى

---

[1] بشیر خوشخبری دینے والا مومنوں کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈر سنانیوالے کافروں کو ساتھ دوزخ کے ۱۲

رَحْمَۃِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَلِیِّ اللّٰہِ بْنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ تَغَمَّدَ ھُمَا اللّٰہُ بِفَضْلِہِ الْجَسِیْمِ وَ جَعَلَ مَا اَلْھَمَھُمَا اِلَی النَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ ھٰذِہٖ فُصُوْلٌ مُشْتَمِلَۃٌ عَلٰی اُصُوْلِ الطَّرِیْقَۃِ وَمَا یَتَّصِلُ بِھَا مِمَّا اسْتَفَدْنَاہُ مِنْ مَّشَایِخِنَا النَّقْشَبَنْدِیَّۃِ وَالْجِیْلَانِیَّۃِ وَالْجِشْتِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَسَمَّیْتُھَا بِالْقَوْلِ الْجَمِیْلِ فِیْ بَیَانِ سَوَآءِ السَّبِیْلِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبدالرحیم کا ان دونوں کو اللہ ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے میں اور ان دونوں کا ٹھکانا نعمت دائمی کی طرف ٹھہراوے یہ چند فصلیں مشتمل ہیں قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اسپر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جس کو ہم نے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیروں سے حاصل کیا ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ اُن سے اور ان فصلوں کا قول الجمیل فی بیان سواء السبیل میں نے نام رکھا اور اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور نہیں بچاؤ گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی والا۔

## فصل پہلی

اس فصل میں مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت میں بیعت کتنے ہی امور کیواسطے تھی اور اب ایک مقصد میں منحصر ہے[۱] اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہیں قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا حقتعالیٰ نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے اے محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھو پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہے اور جس نے پورا کیا اسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب اسکو اجر عظیم عنایت کریگا[۲] اسْتَفَاضَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُبَایِعُوْنَہٗ تَارَۃً عَلَی الْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ وَتَارَۃً عَلٰی اِقَامَۃِ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَۃً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرَکَۃِ الْکُفَّارِ وَتَارَۃً عَلَی التَّمَسُّکِ بِالسُّنَّۃِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَۃِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَا صَحَّ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ اور

---

[۱] سلہ کرہ جنت ہے اور تحقیق اس کی ۱۲ سلہ اگر تامل کیجئے تو یہ بیعت بھی کتنے امور کیلئے اجمالاً ہوتی ہے اسلئے کہ مرید کے آگے توبہ کرتا ہوں سے کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ احکام شرع شریف کے بجالاؤں گا پس یہ بیعت بھی مشتمل ہوئی کتنے امور پر اسباب پر جو بحسب رسم کے بیعت کرنے اور ارادہ و شد بتہ کا کل ہوئے ہر اد تو وہ البتہ بیفائدہ ہے کہ ایک امر کیلئے بھی نہ ہوئی پس حضرت مصنف کی یہی مراد ہے کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲

چشتی نقشبندی اور قادری نسبتوں کا حصول

بعض صوفیاء کے دلائل

احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکۂ کفار میں چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریوں کی عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر (۳) رَوَی ابْنُ مَاجَۃَ اَنَّہٗ بَایَعَ نَاسًا مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ عَلٰی اَنْ لَّا یَسْئَلَ النَّاسَ شَیْئًا فَکَانَ اَحَدُھُمْ یَسْقُطُ سَوْطُہٗ فَیَنْزِلُ عَنْ فَرَسِہٖ فَیَاْخُذُہٗ وَلَا یَسْئَلُ اَحَدًا اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت کی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں سو ان میں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اس کا کوڑا گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر اس کو اٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھا دینے کا بھی سوال نہ کرتا تھا وَمِمَّا لَا شَکَّ فِیْہِ وَلَا شُبْھَۃَ اَنَّہٗ اِذَا ثَبَتَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلٰی سَبِیْلِ الْعِبَادَۃِ وَالْاِھْتِمَامِ بِشَاْنِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یَنْزِلُ عَنْ کَوْنِہٖ سُنَّۃً فِی الدِّیْنِ اور جس میں کچھ شک اور شبہ نہیں وہ یہ ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بر سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہیں ف اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں یَعْنِیْ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَعَالِمًا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحِکْمَۃِ وَمُعَلِّمًا لِّلْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَمُزَکِّیًا لِّلْاُمَّۃِ فَمَا فَعَلَہٗ عَلٰی جِھَۃِ الْخِلَافَۃِ کَانَ سُنَّۃً لِّلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَہٗ عَلٰی جِھَۃِ کَوْنِہٖ مُعَلِّمًا لِّلْکِتَابِ وَالْحِکْمَۃِ وَمُزَکِّیًا لِّلْاُمَّۃِ کَانَ سُنَّۃً لِّلْعُلَمَاءِ الرّٰسِخِیْنَ باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اس کی زمین میں اور عالم تھے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآن اور حکمت کو اتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کی اور امت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ آنحضرت نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت اور تزکیہ امت کے کیا وہ علمائے راسخین کے واسطے سنت ہوا ف علمائے راسخین سے وہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں مَسْئَلَۃٌ عَنِ الْبَیْعَۃِ مِنْ اَیِّ قِسْمٍ ھِیَ فَظَنَّ قَوْمٌ اَنَّھَا

بیعت تصوف پر اعتراضات کے جوابات

مقصورة على قبول الخلافة وان الذي تعتاده الصوفية من مبايعة المتصوفين ليس بشيء وهذا ظن فاسد لما ذكرنا من ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبايع تارة على اقامة اركان الاسلام وتارة على التمسك بالسنة هذا صحيح البخاري شاهدا على انه صلى الله عليه وسلم اشترط على جرير عند مبايعته فقال والنصح لكل مسلم وانه بايع قوما من الانصار فاشترط ان لا يخافوا في الله لومة لائم ويقولوا بالحق حيث كانوا فكان احدهم يجاهر الامراء والملوك بالرد والانكار وانه صلى الله عليه وسلم بايع نسوة من الانصار واشترط الاجتناب عن النوحة الى غير ذلك وكل ذالك من باب التزكية والامر بالمعروف والنهي عن المنكر تو ہمکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ کون قسم میں سے ہے سو بعضے لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھ نہیں اور یہ گمان فاسد ہے بدلیل اوس کے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وسلم گاہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے تمسک بالسنۃ پر اور صحیح بخاری گواہی دے رہی ہے اس پر کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی ان کی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور حضرتؐ نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ شرط کرلی کہ نہ ڈریں امر خدا میں کسی ملامت گر کی ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں ہیں سو ان میں سے بعضے لوگ اُمرا اور سلاطین پر کھل کر بلا خوف ردّ انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے بیعت کی اور شرط کرلی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کریں ان کے سوائے بہت امور ہیں بیعت ثابت ہے اور وہ سب امور از قسم تذکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ہیں ف توصاف ثابت ہوگیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہیں فالحق ان البيعة على اقسام منها بيعة الخلافة ومنها بيعة التمسك بحبل التقوى ومنها بيعة الهجرة والجهاد ومنها بيعة التوثق في الجهاد تو حق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی وكانت بيعة الاسلام متروكة في زمن الخلفاء اما في زمن الراشدين

مِنْهُمْ فَلِاَنَّ دُخُوْلَ النَّاسِ فِي الْاِسْلَامِ فِيْ اَيَّامِهِمْ كَانَ غَالِبًا بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ لَا بِالتَّالِيْفِ وَاِظْهَارِ الْبُرْهَانِ وَلَا طَوْعًا وَرَغْبَةً وَاَمَّا فِيْ غَيْرِهِمْ فَلِاَنَّهُمْ كَانُوْا فِي الْاَكْثَرِ ظَلَمَةً فَسَقَةً لَا يَهْتَمُّوْنَ بِاِقَامَةِ السُّنَنِ اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا کے زمانہ میں متروک تھی خلفائے راشدین کے وقت میں بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں ان کے ایام میں اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا نہ تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام پر اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفائے راشدین کے سوا اور خلفا کے وقت میں چنانچہ خلفائے مروانیہ اور عباسیہ کے وقت میں اس واسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ ان میں اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین میں کوشش بلیغ نہ کرتے تھے وَكَذٰلِكَ بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰى كَانَتْ مَتْرُوْكَةً اَمَّا فِيْ زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ فَلِكَثْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ اسْتَنَارُوْا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَاَدَّبُوْا فِيْ حَضْرَتِهٖ فَكَانُوْا لَا يَحْتَاجُوْنَ اِلٰى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَاَمَّا فِيْ زَمَنِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنِ افْتِرَاقِ الْكَلِمَةِ وَاَنْ يُظَنَّ بِهِمْ مُبَايَعَةُ الْخِلَافَةِ فَتَهِيْجُ الْفِتَنُ وَكَانَتِ الصُّوْفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُقِيْمُوْنَ الْخِرْقَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ لَمَّا انْدَرَسَ هٰذَا الرَّسْمُ فِي الْخُلَفَاءِ انْتَهَزَ الصُّوْفِيَّةُ الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوْا بِالسُّنَّةِ الْبَيْعَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اسی طرح تقوی کی رسی تھامنے کی بیعت زمانہ خلفا میں متروک ہوگئی تھی خلفائے راشدین کے زمانہ میں تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو نورانی ہو چکی تھی بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متادب ہوگئی تھی آپ کے حضور میں تو ان کو کچھ حاجت نہ تھی خلفا کے بیعت کی تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانہ میں بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں کی ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اٹھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اس وقت میں اہل تصوف خرقہ دینی کو قائم مقام بیعت کے کرتے تھے پھر بعد مدت یہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین میں معدوم ہوگئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم ف مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہٗ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلاوے تو

[illegible]

اس کو اس کا اجر ملے گا اور ان لوگوں کا اجر اس کو ملے گا جو اس سنت پہ چلیں۔

**فصل ۲** اس فصل میں سنیۃ بیعت اور اس کی غایت اور منفعت اور اس کی شرائط وغیرہ کا بیان ہے وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ اَمْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِيْ شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَايِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَايِعِ وَمَا نَكْثُهٗ ثُمَّ هَلْ يَجُوْزُ تَكْرَارُ الْبَيْعَةِ مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ اَوْ عُلَمَاءَ كَثِيْرِيْنَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَأْثُوْرُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اور شاید کہ اے مخاطب تو کہے گا کہ مجکو بیعت کا حکم بتلا کہ ① کیا ہے واجب ہے یا سنت پھر ② بیعت کی مشروع ہونے میں حکمت کیا ہے پھر ③ بیعت لینے والے کی شرط کیا ہے پھر ④ بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہے پھر ⑤ بیعت کرنے والے میں ایفائے بیعت کس کو کہتے ہیں اور عہد شکنی کیا ہے پھر ⑥ کیا جائز ہے مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علمائے کثیر سے یا جائز نہیں پھر ⑦ کون الفاظ منقول ہیں سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُوْلُ اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰى فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يَدُلَّ دَلِيْلٌ عَلٰى تَاْثِيْمِ تَارِكِهَا وَلَمْ يُنْكِرْ اَحَدٌ مِنَ الْاَئِمَّةِ عَلٰى تَارِكِهَا فَكَانَ كَالْاِجْمَاعِ عَلٰى اَنَّهَا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ سو میں کہتا ہوں ساتوں سوالات کے جواب مفصلا پہلے سوال کے جواب کو تو یوں سمجھے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں اس واسطے کہ اصحاب رض نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اس کے سبب سے حق تعالے کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نہ کی تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہو گیا اس پر کہ وہ واجب نہیں

ف اور اگر بیعت تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اس کے تارک پر انکار وارد ہوتے تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہے اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَجْرٰى سُنَّتَهٗ اَنْ يَّضْبِطَ الْاُمُوْرَ الْخَفِيَّةَ الْمُضْمَرَةَ فِي النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَلَمْ يُنَصِّبْهَا مَقَامَهَا كَمَا اَنَّ التَّصْدِيْقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِيٌّ فَاُقِيْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَهٗ وَاَنَّ رِضَى الْمُتَعَاقِدَيْنِ بِتَبَادُلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِيْعِ اَمْرٌ خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَ الْاِيْجَابُ وَالْقَبُوْلُ مَقَامَهٗ اور سوال ثانی کا جواب یوں معلوم کر کہ سنت اللہ یوں

بیعت طریقت کے ضروری مسائل

بودن مسنون بیعت

جواب سوال اول

بیعت طریقت سنت ہے

جواب سوال دوم حکمت بیعت

بیعت کی مشروعیت میں حکمت

جاری ہے کہ امور خفیہ جو نفوس میں پوشیدہ ہیں ان کا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہوں امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اس کے رسول اور قیامت کی امر مخفی ہے تو اقرار لسان[ف۱] کو بجائے تصدیق قلبی کے قائم مقام کیا گیا اور چنانچہ رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے میں امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب[ف۲] اور قبول کو قائم مقام رضائے مخفی کے کر دیا فَكَذٰلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيْمَةُ عَلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ وَالتَّمَسُّكُ بِحَبْلِ التَّقْوٰى خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهَا سو اسی طرح توبہ اور عزم[ف۳] کرنا ترک معاصی کا اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اس کی قائم مقام کر دیا وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَّاْخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا يُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى بَلْ يَكْفِيْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرِهِمَا وَحَقَّقَهٗ عَلٰى عَالِمٍ وَعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ وَالْقَصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذٰلِكَ اور مسئلہ ثالث کا جواب یہ ہے کہ بیعت لینے والے میں یعنی پیر اور مرشد میں چند امور شرط ہیں شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہیں کہ پلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہے بلکہ قرآن میں اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا ان کے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اس کو تحقیق کر لیا ہو اور اس کے معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اس کے قریب ہے اسکو جان چکا ہو ف یعنی دو مختلف چیزوں میں تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور احکام مستنبط قرآنی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَشَرْحَ غَرِيْبِهٖ وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهٖ وَتَاْوِيْلَ مُعْضَلِهٖ عَلٰى رَاْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اس کی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کے برابر رائے فقہائے دین کی معلوم

---

ف۱ اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائر ہو گئی چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوب نصرت مؤمن ۱۲

ف۲ اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیع کے دائر ہوئے یعنی قیمت اور مبیع میں تصرف کرنا اور ہبہ اور وراثت وغیرہ ذالک ۱۲

ف۳ اور اسی پر احکام دائر ہوئے یعنی وجوب ایفائے عہد شکنی وغیرہ ذالک ۱۲

ف۱ اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائر ہو گئی چنانچہ حفظ جان اور وجوب نصرت مومن ۱۲ ف۲ اور اسی ایجاب و قبول پر احکام بیع کے دائر ہوئے یعنی قیمت اور مبیع میں تصرف کرنا اور ہبہ اور وراثت وغیرہ ذالک ۱۲ ف۳ اور اسی پر
احکام دائر ہوئے یعنی وجوب ایفائے عہد اور حرمت عہد شکنی وغیرہ ذالک ۱۲ .

مرشد کے واسطے علم کی شرط جواب سوال سوم

شروط علم مرشد شرط اول ①

کر چکا ہوں ف مُشکل اور مُعضَل میں فرق یہ ہے مشکل اس دشوار لفظ کو کہتے ہیں جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہے جس کے معنے مشتبہ ہوں اور ایک معنے کی تعیین نہ ہو سکے یا دوسری حدیث اس کے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رحؒ نے کہ اسیطرح مینے مصنف قدس سرہٗ سے سنا مترجم کہتا ہے مصنف نے لفظ محتمل المعنے اور احادیث متعارضہ میں اتباع مذاہب فقہاء کے اس واسطے تصریح کی کہ چاروں اماموں کی مخالفت میں ضلالت صریح ہے یعنی اس نے ترک اجماع کیا وَلَا يُكَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْآنِ وَلَا التَّفَحُّصِ عَنْ حَالِ الْأَسَانِيْدِ أَلَا تَرَى أَنَّ التَّابِعِيْنَ وَأَتْبَاعَهُمْ كَانُوْا يَأْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ إِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا مکلف نہیں علم قرآن میں اختلافات قرات کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث میں حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہیں جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہے ساتھ پہنچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سوا اتنی بات تو کتب معتمدہ حدیث میں تفحص رواۃ پر منحصر نہیں اگرچہ تحقیق فن حدیث میں بدون علم رجال کے حاصل نہیں ف منقطع وہ حدیث ہے جس کا راوی اول سند میں مذکور نہ ہو اور مرسل وہ ہے جو آخر سند میں راوی مذکور نہ ہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہور بالخیر تھا اور وسائط سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع سے بھی حصول ظن بلوغ خبر متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ ان کو یہ دولت قربیہ خداداد کہاں سے حاصل خلاصہ یہ ہے کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہے وَلَا بِعِلْمِ الْأُصُوْلِ وَالْكَلَامِ وَجُزْئِيَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوٰى اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور احکام حوادث کے یاد رکھنے کا مکلف نہیں ف مولانا عبد العزیز قدس سرہٗ نے حاشیہ میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہیں بلکہ صور مفروضہ مراد ہیں جن کی طرف کمتر حاجت ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہیں ان کا حفظ مشروط ہے وَإِنَّمَا

شترطنا العلم لان الغرض من البيعة امره بالمعروف ونهيه عن المنكر وارشاده الى تحصيل السكينة الباطنة وازالة الرذائل واكتساب الخمائل ثم امتثال المسترشد به في كل ذلك فمن لم يكن عالما كيف يتصور منه هذا اور عالم ہونا مرشد کا ہم نے فقط اتنے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہے مشروعات کا اور روکنا اس کو خلاف شرع سے اور اس کی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدخوؤں کا اور حاصل کرنا اوصاف حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں لانا اس کو جمیع امور مذکورہ میں سو جو شخص کہ عالم اور واقف ان امور سے نہ ہو گا اس سے یہ کیونکر متصور ہو گا ف مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہے فقرا جہال کو اس وقت میں یہ خبط سمایا ہے کہ پیری مریدی میں علم کا ہونا کچھ ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو مضر ہے اس واسطے کہ شریعت کچھ اور ہے اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کی کتب اور ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبد القادر جیلانی میں صاف مصرح ہے کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہے کہ جن مرشدوں کا نام صبح شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں ان کے کلام سے بھی غافل ہیں کہ وہ کیا فرما گئے ہیں وقد اتفق كلمة المشائخ على ان لا يتكلم على الناس الا من كتب الحديث وقرأ القرآن ا متفق ہے مشائخ کا قول اس پر کہ وعظ نہ کرے لوگوں کو مگر وہ شخص جس نے کتابت حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور جس نے قرآن کو پڑھا ہو اللهم الا ان يكون رجل صحب العلماء الاتقياء دهرا طويلا وتأدب عليهم وكان متفحصا عن الحلال والحرام وقافا عند كتاب الله وسنة رسوله فعسى ان يكفيه ذلك والله اعلم بارخدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جس نے متقی علماء کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق کر لیتا ہو تو امید ہے کہ اس قدر علوم بھی اس کو کفایت کرے در صورت عدم علم واللہ اعلم والشرط الثاني العدالة والتقوى

ببعض کتب ② شرط

فَیَجِبُ اَنْ یَکُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْکَبَائِرِ غَیْرَ مُصِرٍّ عَلَی الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہے تو واجب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اڑ نہ جاتا ہو ف مولانا عبد العزیزؒ نے حاشیہ میں فرمایا کہ تقوی مرشد کا اس واسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجبول ہے اپنے بنی نوع کی اقتدائے افعال پر اور صفائی باطن میں فقط قول بدون عمل کے کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہ ہو فقط زبانی تقریروں پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ یَکُوْنَ زَاهِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَةِ مُوَاظِبًا عَلَی الطَّاعَاتِ الْمُؤَکَّدَةِ وَالْاَذْکَارِ الْمَأْثُوْرَةِ الْمَذْکُوْرَةِ فِی صِحَاحِ الْاَحَادِیْثِ مُوَاظِبًا عَلٰی تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَکَانَ یَادْدَاشْتُهٗ مَلَکَةً رَاسِخَةً اور تیسری شرط بیعت لینے کی یہ ہے کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اس کو حاصل ہو مترجم کہتا ہے یادداشت کی آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ یَکُوْنَ اٰمِرًا بِالْمَعْرُوْفِ نَاهِیًا عَنِ الْمُنْکَرِ مُسْتَقِلًّا بِرَأْیِهٖ لَا اِمَّعَةً لَیْسَ لَهٗ رَأْیٌ وَلَا اَمْرٌ ذَا مُرُوَّةٍ وَعَقْلٍ تَامٍّ لِیُعْتَمَدَ عَلَیْهِ فِی کُلِّ مَا یَاْمُرُ بِهٖ وَیَنْهٰی عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ فَمَا ظَنُّكَ بِصَاحِبِ الْبَیْعَةِ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع سے روکتا جو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ مرد ہرجائی ہر دم خیالی جس کو نہ رائے ہو نہ امر ذی مروۃ اور صاحب عقل کامل ہو تا اس اعتماد کیا جاوے اس کے بتائے اور روکے فعل پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گواہی ان کی قبول ہے جن گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدوں میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشد میں بطریق اولے عدالت اور تقوی شرط ہوگا ف مولانا نے فرمایا یہ مراد نہیں کہ امر بالمعروف اور مستقل الرائے وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت میں شرط نہیں تو چاہئے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہوں بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا

بیعت لینے کیلئے ③ شرط

چوتھی ④ شرط

اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہے لہٰذا اس کی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کے رضا پر ہو کر تعیین اس کی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشدین طریق اولیٰ ہوگا وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ اَنْ یَّکُوْنَ صَحِبَ الْمَشَائِخَ وَتَاَدَّبَ بِهِمْ دَهْرًا طَوِیْلًا وَاَخَذَ مِنْهُمُ النُّوْرَ الْبَاطِنَ وَالسَّکِیْنَةَ وَهٰذَا لِاَنَّ سُنَّةَ اللّٰهِ جَرَتْ بِاَنَّ الرَّجُلَ لَا یُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَاَی الْمُفْلِحِیْنَ کَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا یَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلٰی هٰذَا الْقِیَاسِ غَیْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصِّنَاعَاتِ اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشد ان کامل کی صحبت میں رہا ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز اور ان سے باطن کا نور اور اطمینان کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اس واسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٰہی یوں جاری ہوئی ہے کہ مراد نہیں ملتی جب تک مراد پانے والوں کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علماء کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہیں اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہیں آتی ف مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہے کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون اپنے ابنائے جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ اُن کے کمالات پیدائشی ہیں اور کیسے نہایت کمتر ہیں چنانچہ تیرنا حیوانات میں پیدائشی کمال ہے اور انسان کو بدون سیکھے نہیں آتا وَلَا یُشْتَرَطُ فِیْ ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْکَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْكُ الْاِکْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمَرَةُ الْمُجَاهَدَةِ لَا شَرْطُ الْکَمَالِ وَالثَّانِیْ مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِیْ اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا اللَّازِمُ الْقَنَاعَةُ بِالْقَلِیْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہیں اس میں یعنی بیعت لینے میں ظہور کرامات اور خوارق عادات کا اور نہ ترک پیشہ وری کا اس واسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہے اور مجاہدات اور ریاضت کشتی کا نہ شرط کمال کے اور ترک اکتساب مخالف شرع ہے اور دھوکہ نہ کھائیو اس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہیں یعنی جو صاحب حال بسبب غلبہ اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں اُن کے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکروہ اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہے ف مولانا نے

(۵) شرط

فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہیں کہ کمال ترہّب اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہرا ور تمام رات جاگنا اور گوشہ گیری نسار سے کرنا اور طعام لذیذ کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑوں پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اس کو شرط کمال کی جانتے ہیں اس واسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس میں داخل ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانوں کو تو اللہ تمکو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام میں جائز نہیں وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الرَّابِعَۃُ فَاعْلَمْ اِنَّہٗ یَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُبَایِعُ بَالِغًا عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ عُرِضَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیٌّ یُّبَایِعُہٗ فَمَسَحَ عَلٰی رَاْسِہٖ وَدَعَا لَہٗ بِالْبَرَکَۃِ وَلَمْ یُبَایِعْ اور سوال رابع کا جواب یوں جان کہ واجب ہے یہ کہ بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا کیا گیا تا آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اوس کا سر سہلایا اور اوس کے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی **ف** مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے اس واسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہیں تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوس کے حق میں مذکور ہے وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ یُّجَوِّزُ بَیْعَۃَ الصِّغَارِ تَبَرُّکًا وَتَفَؤُّلًا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور بعضے مشائخ لڑکوں کی بیعت کو جائز رکھتے ہیں بنا برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز پیل ہیں صحیح مسلم کی حدیث کے ہے کہ حضرت زبیر اپنی بیٹے عبد اللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اون کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے پھر اون سے بیعت لی وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الْخَامِسَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَیْعَۃَ الْمُتَوَارِثَۃَ بَیْنَ الصُّوْفِیَّۃِ عَلٰی وُجُوْہٍ اَحَدُھَا بَیْعَۃُ التَّوْبَۃِ مِنَ الْمَعَاصِیْ وَالثَّانِیْ بَیْعَۃُ التَّبَرُّکِ فِیْ سِلْسِلَۃِ الصَّالِحِیْنَ بِمَنْزِلَۃِ سِلْسِلَۃِ اَسْنَادِ الْحَدِیْثِ فَاِنَّ فِیْھَا بَرَکَۃً وَالثَّالِثُ بَیْعَۃُ تَاکُّدِ الْعَزِیْمَۃِ عَلَی التَّجَرُّدِ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَتَرْکِ مَا نُھِیَ عَنْہُ ظَاھِرًا وَّ بَاطِنًا وَتَعْلِیْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الْاَصْلُ اور سوال خامس کا جواب یوں جان کہ جو بیعت کہ صوفیوں میں متوارث ہے وہ کئی طریق پر ہے پہلا طریقہ بیعت توبہ ہے معاصی سے اور دوسرے طریقہ پر بیعت تبرک ہے یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلہ میں داخل ہونا بمنزلہ

[illegible]

سلسلہ اسناد حدیث ہے کہ اس میں البتہ برکت ہے اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت
یعنی عزم مصمم کرنا ہے واسطے خلوص امرالٰہی اور ترک مناہی کے ظاہر اور باطن سے اور تعلیق
دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہے ۔ وَاَمَّا الْاَوَّلَانِ فَالْوَفَاءُ بِالْبَیْعَۃِ قسم اول ودوم
فِیْهِمَا تَرْكُ الْكَبَائِرِ وَعَدَمُ الْاِصْرَارِ عَلَی الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّكُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ مِنَ
الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِیْمَا ذُكِرَ اور پہلے دونوں قسم
کے طریقوں میں بیعت کا پورا کرنا عبارت ہے ترک کبائر سے اور نہ اڑجانا صغائر پر اور
طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور مؤکدہ سنتوں کی اور عہد
شکنی عبارت ہے خلل ڈالنے سے اس میں جن کو ہم نے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر قسم سوم
اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہ ہونا بیعت شکنی ہے ۔ وَاَمَّا الثَّالِثُ
فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلٰی هٰذِهِ الْهِجْرَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ حَتّٰی يَكُوْنَ مُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ السَّكِيْنَةِ
وَبَصِيْرَ ذٰلِكَ دَيْدَنًا لَهٗ وَخُلُقًا وَجِبِلَّةً فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَدْ يُرَخَّصُ فِيْمَا اَبَاحَهُ
الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى طُوْلِ التَّعَهُّدِ كَالتَّدْرِيْسِ
وَالْقَضَاءِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْ ذٰلِكَ اور تیسرے طریقہ میں پورا بیعت کا عبارت
ہے مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہاں تک کہ روشن
ہوجاوے اطمینان کے نور سے اور ہو اوس کی عادت اور خو اور جبلی ہوجاوے بلاتکلف
تو اس حالت کے نزدیک گاہے اوس کو اجازت دی جاتی ہے اوس میں جس کو شرع نے
مباح کیا ہے از قسم لذات کے اور مشغول ہونا بعضے اوس کاموں سے جن میں طول مدت
کی طرف حاجت ہوتی ہے جیسے درس کرنا علوم دینی کا قضا اور بیعت شکنی عبارت ہے
اوسکی خلل اندازی سے قبل از نورانیت دل ۔ وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ تکرار بیعت
تَكْرَارَ الْبَيْعَةِ مِنَ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاْثُوْرٌ وَكَذٰلِكَ عَنِ
الصُّوْفِيَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَيْنِ فَاِنْ كَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِيْمَنْ بَايَعَهٗ فَلَا بَاْسَ وَكَذٰلِكَ
بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ غَيْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّهٗ يُشْبِهُ التَّلَاعُبَ وَيَذْهَبُ
بِالْبَرَكَةِ وَيَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّيُوْخِ عَنْ تَعَهُّدِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور چھٹے سوال کے
جواب میں معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اسیطرح
حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیروں سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اوس پیر میں جس جواب سوال ششم

جواب سوال ہفتم

سے بیعت کرچکا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں اور اسی طرح اوس کی موت کے بعد یا اوس کی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اوس کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہے کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہے اور مرشدوں کے دلوں کو اوس کی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہے واللہ اعلم یعنی اوسکو ہرجائی اور دم خیالی سمجھ کر اوس پر التفات نہیں فرماتے ہیں۔ وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَاْثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ يَّخْطُبَ الشَّيْخُ الْخُطْبَةَ الْمَسْنُوْنَةَ

اور ساتویں سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے نزدیک یہ ہے کہ مرشد خطبہ مسنون پڑھے وَهِيَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اور خطبہ مسنون یہ ہے یعنی الحمد للہ سے آخر تک ترجمہ اس کا یہ ہے سب تعریف اللہ کو ہم اوس کی حمد کرتے ہیں اور اوس سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت اوس سے چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی اپنے نفوس کی بدیوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے جس کو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو بہکایا اوس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں اوس کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور اوس کی کہ محمد بندہ ہے اللہ کا اور اوس کا رسول رحمت بھیجے اللہ اوس پر اور اوس کی آل اور اس کے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثُمَّ يُلَقِّنُهُ الْاِيْمَانَ الْاِجْمَالِيَّ فَيَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَلٰى مُرَادِ اللّٰهِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّاْتُ مِنْ جَمِيْعِ الْاَدْيَانِ وَجَمِيْعِ الْعِصْيَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

پھر بعد خطبہ مذکورہ کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یوں کہے کہ کہہ ایمان لایا میں اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا رسول کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا میں سب دینوں سے سوائے اسلام کے بیزار ہوا سب گناہوں سے

اور میں اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اوس کا بندہ ہے اور اس کا رسول ثُمَّ يَقُوْلُ قَدْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا پھر مرشد کہے مرید سے کہہ کہ میں نے بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ سے اون کے خلفاء کیواسطے سے پانچ امر پر اوس کی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ اور مقرر محمد رسول ہے۔ اوس کا بندہ اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجھ کو استطاعت ہوگی اوس کی راہ کی ف استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے۔ ثم يقول قل بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰی اَنْ لَّا اُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا اَسْرِقَ وَلَا اَزْنِيَ وَلَا اَقْتُلَ وَلَا اٰتِيَ بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِيْهِ بَيْنَ يَدَيَّ وَرِجْلَيَّ وَلَا اَعْصِيَهٗ فِيْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہہ کہ بیعت کی میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفائے حضرت کے اسپر کہ شریک نہ کرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کروں گا اور زنا نہ کروں گا اور قتل نہ کرونگا اور بہتان کو نہ لاؤں گا اپنے دونوں پاؤں کے درمیان سے اسکو افترا کر کے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کروں گا امر مشروع میں ف اس مضمون کی بیعت قرآن مجید میں منصوص ہے ثُمَّ يَتْلُو الشَّيْخُ هَاتَيْنِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا پھر مرشد ان دو آیتوں کو پڑھے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ سے آخر تک یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اسکی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے اے نبی وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اُن کے ہاتھوں پر ہے جس نے بیعت کو توڑا تو یہی بات ہے کہ اس نے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت کو توڑا اور جس نے پورا کیا اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب اُس کو

---

لہ یہ کہنا ہے تفسیر یعنی اپنی جی سے بہتان کسی پر نہ بناؤں گا ۱۲ سلہ قولہ الوسیلۃ ما یتوسل بہ الی ثوابہ والزلفی منہ من فعل الطاعات وترک المعاصی من وسل الی کذا اذا تقرب الیہ وفی الحدیث الوسیلۃ [illegible]

اجر عظیم عنایت کرے گا **ف** پہلی آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد
ہے مولانا نے حاشیے میں فرمایا کہ ہمنے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ
کے ایک مرید سے سنا کہ انکے ہمعصر ایک عالم نے ان سے بیعت کے سنت یا بدعت
ہونے میں گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا
اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلہ سے ایمان مراد لیجیے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے
ہے چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اسپر دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہو سکتا ہے کہ
وہ تقوی میں داخل ہے اسواسطے کہ تقوی عبارت ہے امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے
اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور
اسیطرح جہاد بھی مراد نہیں ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی میں داخل ہے پس متعین ہو گیا
کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے ذکر
اور فکر میں تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثُمَّ یَدْعُوْ لِنَفْسِہٖ
لِلتِّلْمِیْذِ وَلِلْحَاضِرِیْنَ فَیَقُوْلُ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاكُمْ پھر مرشد دعا کرے
اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے یوں کہے کہ اللہ تعالی برکت
کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہنچا دے ہمکو اور تمکو ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ یُّلَقِّنَهٗ
فَیَقُوْلُ قُلِ اخْتَرْتُ الطَّرِیْقَةَ النَّقْشْبَنْدِیَّةَ وَالْقَادِرِیَّةَ وَالْچِشْتِیَّةَ الْمَنْسُوْ
اِلَی الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خواجہ نقشبند اَوِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ
الْجِیْلَانِیْ اَوِ الشَّیْخِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السَّنْجَرِیْ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَهَا وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَةِ اَهْلِهَا بِحَمْدِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
الرَّاحِمِیْنَ اور اسمیں کچھ مزائقہ نہیں کہ مرید کو یوں تلقین کرے سو کہے تو کہہ کہ میں نے اختیار
کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ
اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو
منسوب ہے شیخ معین الدین سنجری یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقے کے عنایت
کر اور ہم کو اس طریقے کے دوستوں کے گروہ میں محشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سَمِعْتُ
سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مُبَشِّرَةٍ فَبَایَعْتُهٗ
فَاَخَذَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِیَدِیْ بِیَدَیْهِ فَاِذَا صَافَحَ عِنْدَ الْبَیْعَةِ عَلٰی هٰذِهِ الصِّفَةِ
سنا میں نے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بیعت ہوتے وقت سلاسل اولیا کا نام لینا

خواب میں بیعت کا طریقہ سکھانا

وسلم کو خواب میں سو میں نے آپ سے بیعت کی سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں دست مبارک میں کر لیا سو میں نے تو اُسی طرح جیسے خواب میں دیکھا مصافحہ کرنا انکو بیعت لینے کے وقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اُسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہے اسیطرح عمرو بن العاص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اَمَّا بَيْعَةُ النِّسَآءِ فَيَاْخُذُ الشَّيْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَالَّتِي تُبَايِعُ طَرَفَ الْآخَرِ وَاللهُ اَعْلَمُ اور عورتوں کی بیعت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اسکا پکڑے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتوں سے جائز ہے بدون کپڑے کے جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

## فصل تیسری

اس فصل میں مرید کی ترتیب اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِيْنَ دَرَجَاتٌ مُتَرَتِّبَةٌ فَاَوَّلُ مَا يَجِبُ اَنْ يُعْتَبَرَ فِيْهِ الْعَقِيْدَةُ فَاِذَا رَغِبَ امْرُؤٌ فِيْ سُلُوْكِ طَرِيْقِ اللهِ فَمُرْهُ اَوَّلًا بِتَصْحِيْحِ الْعَقَائِدِ عَلٰى نَحْوِ عَقِيْدَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَاحِدٍ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُتَّصِفٌ بِجَمِيْعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ مِنَ الْحَيٰوةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَغَيْرِهَا مِمَّا وَصَفَ اللهُ بِهٖ نَفْسَهٗ وَثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحْبِ وَالتَّابِعِيْنَ سالکون کی تربیت کیواسطے درجات ہیں علی الترتیب سو اول جس کا سنوارنا واجب ہے وہ عقیدہ ہے تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کر اُسکو اول عقائد کے صحیح کرنیکا موافق عقائد سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اوس کے موصوف ہے جمیع صفات کمال سے حیات ہیں اور علم اور قدرت اور ارادے ہیں اور سوائے انکے اور صفات ہیں کہ حقتعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہے ساتھ انکے اور نقل اوسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے مُنَزَّهٌ مِّنْ جَمِيْعِ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِيَّةِ وَالتَّحَيُّزِ وَالْعَرَضِيَّةِ وَالْجِهَةِ وَالْاَلْوَانِ وَالْاَشْكَالِ ۔ ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان اور زوال کی سب نشانیوں سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض اور جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے وَاَمَّا وَرَدَ مِنَ الْاِسْتِوَآءِ عَلَى الْعَرْشِ وَالضَّحْكِ وَاِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ فَنُؤْمِنُ بِهٖ عَلَى الْجُمْلَةِ ثُمَّ نَكِلُ تَفْصِيْلَهٗ اِلَى اللهِ

مریدین کی تعلیم و تربیت

تعالیٰ ونعلم البتة انه ليس كمثله اتصافنا بالتحيز وغيره بل ليس كمثله شيء وهو السميع البصير ونعلم انه شيء ثابت لله تعالى كما اثبته في محكم كتابه اور وہ جو وارد ہوا ہے استواء علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم ایمان رکھتے ہیں مجمل بلا تفصیل پھر اوسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے استواء علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ اوس کے استواء وغیرہ میں ہمارا اتصاف بالحیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور جانتے ہیں ہم کہ استواء علی العرش ایک چیز ثابت ہے اللہ تعالیٰ کیواسطے چنانچہ اوس نے اپنی کتاب محکم میں اسکو ثابت کیا ہے **ف** مترجم کہتا ہے صفات متشابہ میں یعنی استواء وغیرہ میں قدمائے سلف سے یہی منقول ہے کہ اسپر مجمل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجیے اور تفسیر اسکی علم الٰہی پر سپرد کیجیے امام مالک نے فرمایا کہ استواء علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اوسکی مجہول ہے اور اوس میں سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل میں غیر حق کو حق قرار دینا پڑے ثم اثبات النبوة الانبياء عليهم السلام عموما ونبوة سيدنا ومولانا محمد عليه الصلوة والسلام خصوصا ووجوب اتباعه في كل ما امر ونهى وتصديقه في كل ما اخبر من صفات الله ومن المعاد الجسماني والجنة والنار والحشر والحساب والرؤية والقيامة وعذاب القبر وغير ذلك مما ثبت به النقل وصحت به الرواية پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیاء علیہم السلام کی علی العموم و نبوت سیدنا و مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت ص کی اتباع کا جس میں کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپکی جمیع اخبار میں یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الٰہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوائے انکے اور امور میں چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سے ثابت ہے اور روایت اوسکی صحیح ہے ثم يتلوه النظر في اجتناب الكبائر والندم من الصغائر پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے میں والحق الكبيرة كل ذنب اوعد عليه بالنار او العذاب الشديد في القرآن او السنة الصحيحة المعروفة عند اهل الحديث او سمي مرتكبه كافرا كقوله من ترك الصلوة متعمدا فقد كفر فرق ما بيننا وبين المشركين الصلوة فمن تركها فقد كفر او شرع على

لہ یعنی مثلاً ہم ایک تخت یا کوٹھے پر بیٹھیں تو مکانیت اور جگہ کا گھیرنا لازم آتا ہے ویسا اسکے استواء میں نہیں لازم آتا وہ پاک ہے مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ ق

وَكَبِيحَةٍ كَالزِّنَاءِ وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيْقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْ كَانَ مُسَاوِيًا اَوْ اَكْثَرَ شَرًّا مِنْ هٰذِهِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِيْ مَفْسَدَةِ اَصْلِ الْعَقْلِ اور حق یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے جس پر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اُس کے مرتکب کو کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ جس نے نماز کو عمداً ترک کیا وہ کافر ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہے سو جس نے اوسکو چھوڑا وہ کافر ہے یا کبیرہ وہ ہے جسکے مرتکب پر شرع میں حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی میں کبائر مذکورہ سے صریح عقل کے حکم میں فَمِنْهَا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِبَادَةً وَّاسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَاِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہے یعنی خدا کے ساتھ ساجھا لگانا عبادت میں اور استعانت میں یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور شفاء وغیرہما میں اور غیر کی عبادت میں اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ **ف** مولانا نے حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا میں ہمارے زمانہ میں شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک فی العبادۃ یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے واسطے پاک جناب خدا کے واسطے مخصوص ہیں اُن کو غیر خدا کیواسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور جو فرمایا کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اشراک فی العبادت اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے اوروں کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنا روزی اور شفا وغیرہ میں ہرگز جائز نہیں وجہ اختصاص عبادت کی ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکر اوسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کرسکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا قصد کرے

حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدائے علیم و قدیر و رحیم ہیں لہٰذا استعانت غیر خدا سے
جائز نہیں بعضے گور پرست کہتے ہیں کہ اولیا کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو اُن
سے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو اُنکا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث
یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب
و شہادت اُن کے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں مشکلکشائی
کی قدرت رکھتے ہیں سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو اُنکی کج بحثیوں کا کلام بھی لائق
التفات کے نہیں ہے حقتعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج
فہمی سے بچاوے آمین وَمِنْهَا تَصْدِيقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہے کاہن کا
ف کاہن عرب میں کچھ لوگ تھے کہ جنوں سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگوں کو
بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہے منجم اور رمال اور جفار اور شانہ بین
کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اس کا دعویٰ کرے وہ
بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہے وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُوْلِ وَالْقُرْاٰنِ
وَالْمَلٰئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَالْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُوْرِيَاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ اکبر الکبائر کے
پیغمبر اور قرآن اور فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح
ضروریات دین کا انکار کرنا ف مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور
حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ
اور منجملہ کبائر نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ
حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبائر سے جان ناحق کا
قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے
وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالْغَصْبُ وَالْغُلُوْلُ
وَالشَّهَادَةُ الزُّوْرُ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ
الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَ
الْكِذْبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ اَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاةُ
الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ اور منجملہ کبائر زنا اور اغلام اور نشے

تصدیق کاہن وغیرہ

بدگفتن بر پیغمبر و فرشتگان

ترک نماز

قتل ناحق

زنا وغیرہ

www.ubqari.org

والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹی قسم کھانا اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا انکی خدمت نہ کرنا اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردوں عورتوں کے درمیان میں کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں سے دوستی کرنا انکا خیر خواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں

تفصیل وتحقیق کبائر

ف مولانا نے فرمایا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیر رحمہ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور انسب یہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ میں نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو میں نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل میں شرک اور گناہ پر جم جانیکی نیت اور رحمت الٰہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان میں جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنوں کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ میں شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پاؤں میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہمکو ان گناہوں سے بچاوے آمین وَالصَّغِیْرَۃُ کُلُّ مَا نَہَی عَنْہُ الشَّرْعُ اَوْ خَالَفَ مَشْرُوْعًا اَوْ دَفَعَ طَرِیْقَۃً مَامُوْرَۃً فِی الدِّیْنِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کی مخالف یا رفع ہو دین کے طریقہ ماموره کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِکَ النَّظْرُ فِیْ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ مِنَ الطَّہَارَۃِ وَالصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمِ وَالزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ فَیُقِیْمُہُمَا عَلٰی مَا اَمَرَ بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَایَۃِ الْاَبْعَاضِ وَالْاٰدَابِ وَالْہَیْئَاتِ وَالْاَذْکَارِ پھر اجتناب کبائر اور ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کی تو ان امور کو

بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض اور آداب اور ہیئات اور اذکار سے ف مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہاں وہ امور ہیں جو ارکان وغیرہ کو شامل ہوں از قسم امور متاکدہ سوا ان میں سے بعضے فقہا کے نزدیک بعضا امر واجب ہے اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت موکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكَةِ وَالْأَوْلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهُمَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مَلَلٍ وَلَا اعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش منجملہ اکل اور شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیر ذلک کی اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی میں منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارہ کے تو ان کو صحیح اور ٹھیک کرے بروجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْأَذْكَارِ الْمَأْمُورِ بِهَا فِي الْأَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيبُ الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَأَدَّبَ بِهٰذِهِ الْآدَابِ حَانَ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْأَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِي تَعْلِيقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ إِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَإِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْأُمُورِ الْمُقَدَّمَةِ اسْتِكْثَارًا لَهَا وَاعْتِمَادًا عَلَى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوكِ مِثْلِ رِيَاضِ الصَّالِحِينَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِي الْعَقِيدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ تَتَبُّعُهَا فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے ان اذکار میں جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیرہ ذلک میں مامور ہیں پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق میں منجملہ ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کی اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقوں پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکورہ کی ساتھ متادب ہو گیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کی ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اس ہی کو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے

لہ مولانا نے فرمایا عرب بولتے ہیں فلاں حسین ملکہ ہے جبکہ وہ اپنی لونڈی غلاموں سے حسن سلوک کرتا ہو حدیث میں وارد ہے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ یعنی جو ممالیک سے بدسلوکی کرے جنت میں نہ داخل ہوگا ۱۲ منہ

بیان تفصیل ایمان

اور ہم نے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ التفصیل ان کو بہت جان کر چھوڑ دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسہ کر کے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہے اور جس کو تتبع اور علم ان کتابوں کا میسر ہو وہ کسی عالم سے دریافت کرلے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ جس امور کو مؤلف قدس سرہٗ نے کثیر جان کر ترک کیا اُن کو ہم مجملاً بیان کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخیں ہیں اور مراد یہاں ایمان سے ورع اور تقوی کا مرادف ہے تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ ان کا بیان یوں ہے کہ خدا کا ایمان لانا اور اس کی صفات کا اور اسکے غیر کو حادث جاننا اور اس کے ملائکہ کا اور اُس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور تقدیر کا اور پچھلے دن کا ایمان لانا اور حق تعالی سے محبت رکھنا اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا اور اُنکی تعلیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا تو حضرت کی تعلیم ہی میں داخل ہے اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنا اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا اور نفاق تو اخلاص ہی میں داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اُس کی رحمت سے امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک اور حسد اور کینہ کا ترک اور غضب کا ترک در حقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی کرنا ناطق رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوۃ کا دس آیتیں ہیں اور متوسط رتبہ سو آیتیں ہیں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی رتبہ میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار تو ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور اجتناب نجاست تو تطہیر ہی میں داخل ہے اور ستر عورت یعنی چھپانے کی چیز کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز کا پڑھنا اور اسی طرح فرض اور نفل زکوٰۃ ادا کرنا اور لونڈی غلام

www.ubqari.org

کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور اطعام اور ضیافت سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف میں بیٹھنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین قائم نہ رہ سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفارات کو ادا کرنا اور نکاح سے عفت حاصل کرنا اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کی تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنا اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کی اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو نیکی کی اعانت میں داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی مخالفت کرنا جہاد ہی میں داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا تو ادائے امانت میں داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر اور اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد کرنا انفاق المال فی حقہ میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگوں کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور لہو لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے واللہ اعلم

اشغال قادریہ

## فصل چوتھی

فِی اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِیْلَانِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال میں ہے قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے

لوگ ہیں خدا راضی رہے ان سے اور اُن کے سب تابعین سے ف مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہیں اور مجالس ستین اُن کا ملفوظ ہے اور اصل طریقہ قادریہ اس میں مفصل موجود ہے فَاَوَّلُ مَا یُلَقِّنُوْنَہُ الْجَھْرُ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمُرَادُ بِھٰذَا الْجَھْرِ ھُوَ غَیْرُ الْمُفْرِطِ فَلَا مُنَافَاۃَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ مَا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْثُ قَالَ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا الْحَدِیْثَ سو پہلا شغل جس کو مشائخ قادریہ تلقین کرتے ہیں ذکر اللہ ہے جہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہے کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہ رہی اس کے جواز میں اور اُس میں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم بہرا اور غائب کو پکارتے ف پوری حدیث یوں ہے بروایت ابو موسیٰ اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے رہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہے اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہے شدت قرب سے والا حق تعالیٰ حبل الورید سے بھی قریب تر ہے شعر اتصالے بے تکیف بے قیاس ؛ ہست رب الناس را با جان ناس ؛ کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فَمِنْہُ اسْمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَرْبَۃٍ وَاحِدَۃٍ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّقُوْلَ اللّٰہُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَھْرِ بِقُوَّۃِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ جَمِیْعًا ثُمَّ یَلْبَثُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ نَفَسُہٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ھٰکَذَا اَوْ ھٰکَذَا سو منجملہ ذکر جہری کی اسم ذات ہے خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ ایک ضربی کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونوں کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہاں تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے وَاَمَّا بِضَرْبَتَیْنِ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَۃَ الصَّلٰوۃِ وَیَضْرِبَ الْجَلَالَۃَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَیُکَرِّرُ ذٰلِکَ بِلَا فَصْلٍ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ الضَّرْبُ لَا سِیَّمَا الْقَلْبِیُّ بِقُوَّۃٍ وَشِدَّۃٍ لِیَتَنَوَّرَ الْقَلْبُ وَیَجْتَمِعَ الْخَاطِرُ خواہ ذکر دو ضربی ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایک بار دہنی زانوں میں اور دوسری بار دل میں ضرب

---

له قوله اربعوا اے اعتدلوا یقال ربع [illegible] مختصر لیارے اے ارفقوا بہا بالاخفاء بعن الجہر المفرط ۱۲ مولانا عبد العزیز قدس سرہ ۱۲۵

کرے اور اس کو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہے کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو وَاَمَّا بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَيَضْرِبَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَلٰكِنِ الثَّالِثَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ چار زانوں بیٹھے تو ایک بار داہنے زانوں میں اور دوسری بار بائیں زانوں میں اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَاَمَّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضْرِبَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهٗ وَلٰكِنَّ الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر چہار ضربی ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ چار زانوں بیٹھے اور ایک بار داہنی زانوں میں اور دوسری بائیں زانوں میں اور تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت اور بلند تر ہو

ذکر نفی و اثبات

وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ جَلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلَ لَا كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ ثُمَّ يَمُدُّهَا حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ فَيَقُوْلَ اِلٰهَ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ يَضْرِبَ بِاِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ وَيُلَاحِظَ نَفْيَ الْمَحْبُوْبِيَّةِ وَالْمَقْصُوْدِيَّةِ وَالْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتَهَا لَهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہے اور وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کلمہ ہے اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ بطور نماز و بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرے اور لا کہے گویا اپنی ناف سے اس کو نکالتا ہے پھر اس کو کھینچے یہاں تک داہنے مونڈھے تک پہنچے پھر اِلٰہ کہے گویا اس کو دماغ کی جھلی سے نکالتا ہے پھر اِلَّا اللّٰہ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اس کا ذات مقدس میں دھیان کرے ف مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور اعتبار سے مراتب ذاکرین کے مختلف ہے

یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کے اور منتہی نفی وجود کی وَلَعَلَّكَ تَقُولُ مَا الْحِكْمَةُ فِي اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِيدَاتِ وَمُرَاعَاتِ اَمَاكِنِهَا فَاَقُولُ جُبِلَ الْاِنْسَانُ عَلَى التَّوَجُّهِ اِلَى الْجِهَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلَى اِيْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَاَنْ تَتَرَدَّدَ فِي نَفْسِهِ الْاَحَادِيْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا اَهْلُ الْوَضْعِ سَدَّ التَّوَجُّهِ اِلَى غَيْرِ نَفْسِهٖ وَكَبْحًا عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجِيَّةِ لِيَتَدَرَّجَ مِنْهُ اِلَى قَصْرِ التَّوَجُّهِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اور شاید کہ تو کہے اے سالک کہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کی شرط کرنے میں اور کیا فائدہ ہے ان کے مکانات کی مراعات میں تو میں جواب میں کہتا ہوں کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازوں کی طرف کان لگانے پر اور اس پر مجبول ہے کہ اس کے دل میں احادیث اور خطرات گھوما کریں تو علمائے طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے سے روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اُس کا دھیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے **ف** مولانا حاشیہ میں فرماتے ہیں اور اسی طرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسبات مخفیہ کے سبب سے جن کو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت میں کسر نفسی ہے اور بعضے جلسے میں خشوع اور خضوع ہے اور بعضے میں جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہے اور بعضے میں نشاط ہے اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہے اسی واسطے کہ اس ہیئت میں اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے سرگرمی عبادات کا تو اسکو یاد رکھنا چاہیئے یعنی ایسی امور کو مخالف شرع یا داخل بدعت سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا بعضے کم فہم سمجھتے ہیں

وَيَنْبَغِي اَنْ يَجْتَمِعَ اَهْلُ السُّلُوْكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِي ذٰلِكَ تَوَالُدُ التَّوَجُّدِ فِي الْوَاحِدَةِ اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع ہوں حلقہ کر کے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کہ اس اجتماع میں فوائد ہیں جو تنہائی میں حاصل نہیں ہوتے فَاِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ اَنْوَارُ الذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَشُهُوْدُهُ فِيْهِ نُفُوْذُهٗ اُمِرَ بِالذِّكْرِ

الخفی والمراد من ہذا الاثر انبعاث الشوق واطمینان القلب باسم اللہ وانتفاء احادیث النفس وایثار اللہ تعالیٰ علی کل ما عداہٗ پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اس کا نور اس میں دکھائی دے تو اس کو ذکر مخفی کا حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہے یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے دل میں چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حق تعالیٰ کو اس کے ماسوا پر مقدم رکھنا ومن واظب علی ذکر اسم الذات فی کل یوم ولیلۃ اربعۃ آلاف مرۃ مع تقدیم الشروط التی اسلفناہا واستمر علی ذلک شہرین او نحوا من ذلک فانہ یشاہد فیہ الاثر لا محالۃ سواء کان غبیا او ذکیا ـ ـ ـ ـ ـ اور جو شخص مواظبت کرے اسم ذات پر ہر دن میں چار ہزار بار مع تقدیم ان شرطوں کے جن کو ہم اول مذکور کر چکے ہیں اور دو مہینے یا مانند اس کے اس ذکر پر مداومت کرے تو اس میں یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم واما الذکر الخفی فمنہ اسم الذات مع امہات الصفات وصفتہ ان یغمض عینیہ ویطبق شفتیہ ویقول بلسان القلب اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم کانہ یخرجہا من سرتہ الی صدرہ ومن صدرہ الی دماغہ الی العرش ثم یقول اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع ہابطا علی تلک المنازل کما صعد علیہا فہذہ دورۃ واحدۃ ثم یفعل ہکذا وہکذا ومن اہل ہذا الشان من یزید اللہ قدیر اور منجملہ ذکر خفی تو اسم ذات ہے اور ان صفات کے ساتھ جو اصول ہیں اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں لبوں کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا ان کو اپنی ناف سے نکالتا ہے اپنے سینہ تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر یوں کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا ان ہی منزلوں پر جیسا کہ ان پر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اسی طریقہ کے بعض لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہیں **ف** توضیح اس کی یوں ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینہ تک چڑھے اپنی تصور میں پھر اللہ بصیر کہکر سینے سے دماغ تک پہونچے پھر وہاں سے اللہ علیم کہکر عرش تک پہنچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینہ تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹھہر جاوے

بیان ذکر خفی از انجملہ دورہ قادریہ

اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہونچے اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ إِمَّا أَنْ يُذْكَرَ فِي الْجَهْرِ وَإِمَّا أَنْ يَكُونَ مُنْبَسِطًا مُطْلَقًا عَلَى أَنْفَاسِهِ فَإِذَا خَرَجَ النَّفَسُ بِطَبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ وَإِرَادَةٍ قَالَ مَعَ خُرُوجِهِ لَا إِلٰهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَإِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْأَكَابِرُ وَهُوَ پَاسِ أَنْفَاسْ وَلَهُ أَثَرٌ عَظِيمٌ فِي نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيثِ النَّفْسِ

پاس انفاس

اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہے اور طریقہ اس کا یا اس طرح ہے جو ذکر جلی میں مذکور ہو چکا یا اس طرح پر ہے کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دم پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادہ اور قصد کے تو اس کے باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان سے کہے لا الٰہ پھر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھ ہی الا اللہ کہے طریقت کے بزرگوں نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے اور اس کا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے میں چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے شعر اگر تو پاس داری پاس انفاس ٭ بسلطانی رسانندت ازیں پاس شعر تا بجاروب لا نروبی راہ ٭ نرسی در مقام الا اللہ ٭ رباعی در ذات مقدست کسی را رہ نیست ٭ در عین جلالت کسی آگہ نیست ٭ سرمایۂ رہروان کہ راہش طلبند ٭ جز گفتن لا الٰہ الا اللہ نیست ٭ فَإِذَا ظَهَرَ أَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَهُوَ الشَّوْقُ فِي الطَّالِبِ يُؤْمَرُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْأَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِيمَتِهِ إِلَى الْفِكْرِ وَإِيثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلَى طَلَبِهِ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالُ بِأَمْرِ الدُّنْيَا

پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہو اور طالب میں اس کا نور معلوم ہو تو اس کو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہے اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھرنا فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عز وجل کی اور ہمت کا جم جانا اسی کی طلب پر اور حلاوت پانا چپ رہنے میں اور گفتگو اور اشغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَأَمَّا الْمُرَاقَبَةُ فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلَى أَنْوَاعٍ كَثِيرَةٍ يَجْمَعُهَا أَمْرٌ وَهُوَ أَنْ يَتَلَفَّظَ بِآيَةٍ أَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ أَوْ يَتَخَيَّلَهَا فِي الْجَنَانِ وَيَفْهَمَ مَعْنَاهَا فَهْمًا جَيِّدًا ثُمَّ يَتَصَوَّرَ كَيْفَ هٰذَا الْمَعْنَى وَمَا صُورَةُ تَحَقُّقِهِ ثُمَّ يَجْمَعَ الْخَاطِرَ عَلَى تِلْكَ الصُّورَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا حَتّٰى يَتَحَقَّقَ الْاِسْتِغْرَاقُ فِيهَا وَيَقَعَ ذُهُولٌ عَمَّا سِوَاهَا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام

ر ہے اور جامع ان اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اس کا دل میں خیال کرے اور اس کے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیونکر ہے اور اس کی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے اس کے کوئی خطرہ نہ آوے یہاں تک کہ اس میں استغراق محقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اس کے ماسوائے حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لفظ کے مفہوم میں اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے اس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اسکو مراقبہ کہتے ہیں وَالْأَصْلُ فِيهَا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ اور اس مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے فَلْيَتَلَفَّظِ السَّالِكُ اللّٰهُ حَاضِرِي اللّٰهُ نَاظِرِي اللّٰهُ مَعِي أَوْ يَتَخَيَّلُ فِي الْجَنَانِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُورَهُ تَعَالَى وَنَظَرَهُ وَمَعِيَّتَهُ تَصَوُّرًا جَيِّدًا مُسْتَقِيمًا مَعَ تَنْزِيهِهِ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتَّى يَسْتَغْرِقَ فِي هٰذَا التَّصَوُّرِ تو اپنی زبان سے کہے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اس کو دل میں خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالی کی حضوری اور نظر اور اس کی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہاں تک تصور کو جماوے کہ اس میں ڈوب جاوے أَوْ يَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ وَيَتَصَوَّرُ مَعِيَّتَهُ قَائِمًا أَوْ قَاعِدًا أَوْ مُضْطَجِعًا فِي الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ وَالتَّشَغُّلِ وَالتَّعَطُّلِ یا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالی تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں کہ تم ہو اور اس کے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور تنہائی اور لوگوں کی ملاقات میں اور مشغولی اور بیکاری میں وَيَتَلَفَّظُ أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ أَوْ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرَى أَوْ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ أَوْ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ أَوْ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ أَوْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهِ مُرَاقَبَاتٌ مُفِيدَةٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یہ آیت پڑھے کہ أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہاں اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرَى یعنی انسان نہیں جانتا کہ اللہ اس کو دیکھتا ہے یا اس آیت کو [illegible]

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم قریب تر ہیں انسان کی رگ گردن سے اس آیت کا تصور کرے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھکو ہدایت کرے گا یا اس کا مراقبہ کرے ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالےٰ اول ہے اس سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد فنائے عالم باقی رہے گا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات کے کہ اسکی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کیواسطے مفید ہیں وَاَمَّا الْمُفِیْدَۃُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّکْرِ وَالْمَحْوِ فَھِیَ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۵ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّتَصَوَّرَ نَفْسَہٗ قَدْ مَاتَ وَ صَارَ رَمَادًا تَذْرُوْہُ الرِّیَاحُ وَالسَّمَآءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَکُلُّ شَیْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْکِیْبُہٗ وَھَیْئَتُہٗ وَیَتَصَوَّرَ اللّٰہَ بَاقِیًا مَّوْجُوْدًا فَیَبْقٰی عَلٰی ھٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِیًّا فَاِنَّہٗ یُفِیْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کیلئے مفید ہے وہ مراقبہ اس آیت کا ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا ہے اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اسکے مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ آپکو تصور کرے کہ مرگیا اور ایسی راکھ ہوگیا کہ جسکو ہوائیں اڑاتی ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا

ف ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المومنین علی مرتضی سے مروی ہے کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ یعنی ای علی رض کہہ کہ خداوندا مجھ کو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کو چلنے کے لئے اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین سید اولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہونچ جاوے تو اس کو یاد رکھنا چاہیئے کذا فی الحاشیۃ العزیزیہ وکذلک اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت

تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہاں کہیں کہ تم ہوگے موت تم کو پالیوے گی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجوں میں ہو فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ الْمُرَاقَبَةِ فِی الطَّالِبِ وَ شُوْهِدَ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالتَّوْحِیْدِ الْاَفْعَالِیِّ پھر جب اثر مراقبہ کا طالب میں ظاہر ہو اور اس کا نور مشاہدہ ہو تو اس کو توحید افعالی کا امر کیا جاوے **ف** توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شعر درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست * کہ زیدم بیازرد عمروم بخست وَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰی شَیْئَیْنِ عَلَی الذِّکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ مَا یُتَلَفَّظُ بِهٖ وَعَلَی الْفِکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُرَاقَبَةُ اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب و آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے فکر پر اور مراد اس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَایِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِلْکَشْفِ الْوَقَائِعِ الْاٰتِیَةِ عَلٰی مَا هِیَ عَلَیْهِ اَنْ یَّعْتَکِفَ الطَّالِبُ فِیْ خَلْوَةٍ وَّ یَغْتَسِلَ وَیَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِهٖ وَیَتَطَیَّبَ وَیَجْلِسَ عَلَی السَّجَّادَةِ وَیَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَمِیْنِهٖ وَمُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَسَارِهٖ وَمُصْحَفًا کَذٰلِكَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَمُصْحَفًا کَذٰلِكَ خَلْفَهٗ ثُمَّ یَدْعُوا اللّٰهَ اَنْ یَّکْشِفَ عَلَیْهِ الْوَاقِعَةَ الْفُلَانِیَّةَ بِجُهْدِ هِمَّتِهٖ ثُمَّ یَشْرَعَ فِیْ اِسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَیْرِ غَمْضِ الْعَیْنِ فَیَضْرِبُ مَرَّةً فِی الْمُصْحَفِ الْاَیْمَنِ وَمَرَّةً فِی الْاَیْسَرِ وَمَرَّةً خَلْفَهٗ وَمَرَّةً بَیْنَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَجِدَ فِیْ نَفْسِهٖ اِنْشِرَاحًا وَّنُوْرًا وَّیُوَاظِبُ عَلٰی ذٰلِكَ سَبْعَةَ اَیَّامٍ وَّنَحْوَهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَاِنَّهٗ یُکْشَفُ عَلَیْهِ اَلْبَتَّةَ قُلْتُ هٰذَا مَا قِیْلَ وَفِیْ قَلْبِیْ مِنْهُ شَیْءٌ لِمَا فِیْهِ مِنْ اِسَاءَةِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعضے مشائخ نے کہا جس کا ہم نے تجربہ کیا ہے وقائع آئندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور کھلا ایک مصحف اپنے بائیں رکھے اور اسیطرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسیطرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالیٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقع کو اسپر ظاہر کر دے پھر اسم ذات کے ذکر میں شروع کرے بدون آنکھ بند کرنیکے تو ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگا دے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب لگا دے یہانتک کہ وہ اپنے دل میں کشائش

اور نور کو پاوے اور سات دن مانند اسکے اسپر مداومت کرے خلوت کیساتھ تو البتہ اُس پر
کشف حال ہوگا میں کہتا ہوں کہ ایسا کہا ہے کہنے والوں نے میرے دلمیں اس سے کچھ تردد ہے
واسطے اسمیں بے ادبی ہے مصحف مجید کیساتھ والذی اختارہ سیدی الوالد فی ھذا الباب
ان یذکر اللہ تعالی بھذہ الاسماء یا علیم یا مبین یا خبیر مع مراعات الشروط المذکورۃ
اِمّا کما وصفنا فی الذکر بضربۃ واحدۃ او بثلث ضربات واللہ اعلم

اور کشف واقعات آئندہ میں جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر
کرے ان اسماے ثلثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکورہ کی مراعات کے ساتھ یا اس طرح
جیسا ذکر یک ضربی میں بیان کیا ہے یا اسطرح جیسا ذکر سہ ضربی میں ہے واللہ اعلم ف مولانا
نے فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون مصحف
کے رکھنے کے مراد ہے وقالوا فیما یحتاج الکشف الارواح بعد ھذہ الشروط المذکورۃ
ان یضرب فی الجانب الایمن سبوح وفی الایسر قدوس وفی السماء رب الملائکۃ
فی القلب الروح اور مشائخ نے کہا ہے کہ جو طریقہ کشف ارواح کیواسطے ہمارا مجرب
ہے شروط مذکورہ کیساتھ وہ یہ ہے کہ داہنے طرف سبوح کی ضرب لگاوے اور اور
بائیں طرف قدوس کی آسمان میں رب الملائکۃ کی ضرب لگاوے اور دل میں والروح
کی ولتحصیل الامور المھمۃ الصعبۃ بعد ھذہ الشروط ان یصلی فی اللیل ماقدر
لہ ثم یضرب فی الایمن یا حی وفی الایسر یا وھاب یفعل ذلک الف مرۃ اور امور مہمہ مشکلہ
کے حاصل کرنے کیواسطے انہی شروط مذکورہ کیساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اس
کیواسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسی طرح
ہزار بار کرے ولانشراح الخاطر ودفع الملال ان یضرب اللہ فی قلب ولا الہ
الا ھو کما وصفنا فی النفی والاثبات والحی فی الجانب الایمن والقیوم فی الایسر اور

انشراح خاطر اور دور کرنے ملال کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگاوے لا الہ الا ھو
کی اسطرح ضرب لگاوے جیسا کہ نفی اور اثبات میں بیان کیا اور الحی کی ضرب داہنی
طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگاوے واذا اراد ان یدعو اللہ عزوجل بشفاء
مریض او دفع جوع او دفع الشر او قھر عدو فلیطلب الاسم

عدم تعین خاندہ وطلوع انوار

برائے کشف وقائع آئندہ

طریق کشف ارواح

برائے تحصیل امور مشکلہ

برائے انشراح خاطر و دفع ملال

---

ملہ صحیح فرمایا حضرت مصنف نے اور کیا حاجت ہے اس کی مقصود اصلی تو استخارہ مسنونہ میں بھی حاصل ہے ۱۲ ی

المناسب لحاجته في الاسماء الحسنى فليذكره بذلك الاسم بضرب اثنتين او ثلث ضربات او اربع فيقول يا شافي او يا صمد او يا رزاق او يا مذل الى غير ذلك والله اعلم واحكم اور جب اللہ عز وجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے یا بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنیٰ سے طلب کرے سو اس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کیساتھ ذکر کرے تو یوں کہے شفا بیمار میں یا شافی یا دفع گرسنگی میں یا صمد یا کشائش رزق میں یا رزاق یا دفع دشمن میں یا مذل اور سوا اسکے اور اسمائے الٰہی کو موافق اپنے مطالب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم واحکم

## فصل پانچویں

في اشغال المشائخ الجشتية وهم اصحاب امام الطريقة خواجه معين الدين حسن الجشتي وجشت قرية نسبوا اليها رضي الله تعالى عنه وعنهم اجمعين یہ فصل ہے مشائخ چشتیہ کے اشغال میں اور وہ امام طریقہ خواجہ معین حسن چشتی کے مریدین اور چشت خواجہ معین الدین کے پیروں کے گاؤں کا نام ہے خدا راضی رہے ان سے اور ان کے سب پیروں سے ف مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا میں سے ہیں ان کے ہاتھ پر ہزاروں کفار ہنود مسلمان ہوئے منقول ہے کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپکی پیشانی مبارک پر نقش ظاہر ہوگیا حبیب اللہ مات فی حب اللہ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت میں مرگیا وقالوا جاء علي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله دلني على اقرب الطرق الى الله وافضلها عند الله واسهلها على عباده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك بملازمة الذكر في الخلوة فقال علي كرم الله وجهه كيف اذكر يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غمض عينيك واسمع مني ثلث مرات فالنبي صلى الله عليه وسلم قال لا اله الا الله ثلث مرات وعلي يسمع ثم قال علي كرم الله وجهه لا اله الا الله ثلث مرات والنبي صلى الله عليه وسلم يسمع ثم لقن علي كرم الله وجهه الحسن البصري وهكذا حتى وصل الينا وهذا الحديث انما وجدناه عند هؤلاء المشائخ وعلى قوانين اهل الحديث فيه بحث طويل اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیا علی مرتضیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

اور کہا یا رسول اللہ مجھ کو راہ بتائیے جو سب راہوں سے زیادہ تر قریب ہے اللہ کیطرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اس کے بندوں پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت میں سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کروں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر اور مجھ سے سن تین بار سو آنحضرت نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ اور علی مرتضیٰ رضی سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ رضی نے تین بار لا الٰہ الا اللہ کہا اور آنحضرت اس کو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے یہ طریقہ حسن بصری رح کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد مرشد ہم تک پہنچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہمنے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اس میں طویل بحث ہے ف مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بشدت منقطع ہے اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری رح کی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کی ثابت نہیں اور رکاکت الفاظ اس پر علاوہ مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایۂ اعتبار سے بشبہہ انقطاع ساقط نہ کیجیے اس واسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رح اور امام مالک کے نزدیک بشرط عدالت رُواۃ حدیث مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم فَاِذَا اَرَادَ الشَّیْخُ اَنْ یُّلَقِّنَ تِلْمِیْذَہٗ اَمَرَہٗ اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمًا فَاِنْ کَانَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فَھُوَ اَوْلٰی ثُمَّ یَاْمُرُہٗ بِالْاِسْتِغْفَارِ عَشَرَ مَرَّاتٍ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاجْتَھِدْ اَنْ لَّا یَاْتِیَ عَلَیْکَ زَمَانٌ اِلَّا وَاَنْتَ ذَاکِرٌ وَاعْلَمْ اَنَّ قَلْبَکَ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ ثَدْیِکَ الْاَیْسَرِ بِاِصْبَعَیْنِ عَلٰی صُوْرَۃِ زَھْرِ الصَّنَوْبَرِ وَلَہٗ بَابَانِ بَابٌ فَوْقَانِیٌّ وَّبَابٌ تَحْتَانِیٌّ پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کرنے کا تو اس کو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبہ کا دن ہو تو بہتر ہے پھر اس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنیکو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی مضبوط کتاب میں فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ یعنی اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اس پر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کرے تجکو نہ گذرے اور معلوم کرلے طالب کہ تیرا دل رکھا ہے تیرے بائیں چھاتی کے نیچے دو انگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ[1] کے اور اسکے دو دروازہ ہیں ایک دروازہ اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا ف مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے

---

[1] کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ چیڑ کے درخت کو کہتے ہیں اور یہی درخت صنوبر ہے اور بعضوں نے صنوبر درخت سرو و ناژبو کو بھی کہا ہے ۱۲

سلسلہ چشتیہ میں بیعت کا طریقہ

جو جسم سے ملا ہے اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے اَمَّا البَابُ الفَوقَانِیُّ فَفَتحُہٗ بِالذِّکرِ الجَلِیِّ فَاَمَّا التَّحتَانِیُّ فَفَتحُہٗ بِالذِّکرِ الخَفِیِّ دل کے اوپر کے دروازے کی کشائش تو ذکر جلی سے ہوتی ہے اور نیچے کے دروازہ کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہے فَاِذَا اَرَدتَّ الذِّکرَ الجَلِیَّ فَاجلِس مُتَرَبِّعًا وَخُذِ العِرقَ الَّذِی یُسَمّٰی کَیمَاسَ بِاِبہَامِ قَدَمِکَ الیُمنٰی وَالَّتِی تَلِیہِمَا وَسَمِعتُ سَیِّدِی الوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَقُولُ ھُوَ عِرقٌ فِی بَطنِ الرُّکبَۃِ ھُبُطًا مِن جَانِبِ الفَخِذِ وَاَخذُہٗ بِھٰذِہِ الکَیفِیَّۃِ یُفِیدُ نَفیَ الخَوَاطِرِ وَیَجمَعُ الھِمَّۃَ وَیُسَخِّنُ القَلبَ تَسخِینًا عَجِیبًا پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانوں بیٹھ اور پکڑ اُس رگ کو جس کا کیماس نام ہے اپنے داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو داب کر اور میں نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے کہ کیماس وہ رگ ہے زانوں کے تلے ران کی جانب سے اتری ہے اور اس کا اس طرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید اور دل کو گرم کر دیتا ہے عجیب گرمی کیساتھ وَاجلِس جِلسَۃَ الصَّلٰوۃِ مُستَقبِلَ القِبلَۃِ بِاجتِمَاعِ العَزِیمَۃِ ثُمَّ قُل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِالشَّدِّ وَالمَدِّ وَاِخرَاجِ القُوَّۃِ مِن دَاخِلِ القَلبِ وَاَخرِج لَفظَۃً مِنَ السُّرَّۃِ وَامدُدہَا اِلَی المَنکِبِ الاَیمَنِ وَلَفظَۃَ اِلٰہَ مِن اُمِّ الدِّمَاغِ لِتُشِیرَ بِذٰلِکَ اَنَّکَ اَخرَجتَ حُبَّ مَن سِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِن بَاطِنِکَ وَاَلقَیتَہٗ خَلفَکَ فَتَنَفَّس نَفَسًا اٰخَرَ فَاضرِب اِلَّا اللّٰہُ فِی القَلبِ بِالشِّدَّۃِ وَالقُوَّۃِ بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست نماز کے روبقبلہ حضور دل سے ہمت کو جمع کر کے پھر کہہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سختی اور کشیدگی کیساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لَا کا ناف سے نکال اور اسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ اِلٰہَ کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سوا اِلَّا اللّٰہُ کو دل میں سختی اور اور قوت کیساتھ ضرب کر یُلَاحِظُ المُبتَدِی نَفیَ المَعبُودِیَّۃِ مِن غَیرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالمُتَوَسِّطُ نَفیَ المَقصُودِیَّۃِ وَالمُنتَہِی نَفیَ الوُجُودِ اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظ کرے معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرطُ الاَعظَمُ فِی ھٰذَا الذِّکرِ جَمعُ الھِمَّۃِ وَفَہمُ المَعنٰی وَیَنبَغِی لِصَاحِبِ الذِّکرِ الجَلِیِّ اَن لَّا یُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا بَل یَکتَفِی بِہٖ اَن یُّخَلِّیَ رُبعَ المَعِدَۃِ وَیَنبَغِی اَن یَّاکُلَ شَیئًا مِنَ الدَّسَمِ لِئَلَّا یَتَشَوَّشَ

ذکر جلی کا طریقہ

ذکر نفی اثبات کا مخصوص طریقہ

---

لہ ظاہرا ابتدائے عبارت عربی پر مرہ رہ گیا ہے یعنی او اجلس ہو تردید کیلئے و الا فقط لفظ مستقبل القبلۃ بعد لفظ متربعا کے لکھنا کفایت کرتا تھا اس مطلب کے لئے کہ جو مترجم نے یہاں زیادہ کیا واللہ اعلم ۱۲ ق

دماغ اور شرط اعظم اس ذکر میں ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت کم نہ کرے بلکہ اس کو کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تاکہ اس کا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے

وَإِذَا أَرَدْتَ پاس انفاس فَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا عَلَى أَنْفَاسِكَ فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوجِهِ لَا إِلٰهَ كَأَنَّكَ تُخْرِجُ مَحَبَّةَ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللهِ مِنْ بَاطِنِكَ وَإِذَا دَخَلَ النَّفَسُ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللهُ كَأَنَّكَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّةَ اللهِ فِي قَلْبِكَ اور جبکہ تو اے سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اس کے نکلنے کے ساتھ لا الٰہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت تو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آئے تو اس کے داخل ہونے کے ساتھ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں قَالُوا وَالرُّكْنُ الْأَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّيْخِ عَلَى وَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيمِ وَمُلَاحَظَةُ صُورَتِهِ قُلْتُ إِنَّ اللهَ تعـ مَظَاهِرَ كَثِيرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِيًّا كَانَ أَوْ ذَكِيًّا إِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ بِحِذَائِهِ أَنَّهُ صَارَ مَعْبُودًا لَهُ فِي مَرْتَبَتِهِ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ وَسَأَلَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ فَقَالَ أَيْنَ اللهُ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَسَأَلَهَا مَنْ أَنَا فَأَشَارَتْ بِإِصْبَعِهَا نَعَمْ اللهُ أَرْسَلَكَ فَقَالَ هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا يَتَوَجَّهَ إِلَّا إِلَى اللهِ وَلَا تَرْبُطَ قَلْبَكَ إِلَّا بِهِ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ إِلَى الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّورِ الَّذِي وَضَعَهُ عَلَيْهِ وَهُوَ أَزْهَرُ اللَّوْنِ كَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ أَوْ بِالتَّوَجُّهِ إِلَى الْقِبْلَةِ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونَ كَالْمُرَاقَبَةِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور گانٹھنا ہے مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اس کی صورت کا ملاحظہ کرنا میں کہتا ہوں حق تعالیٰ کے مظاہر کثیرہ ہیں سو نہیں کوئی عابد غبی ہو یا ذکی مگر کہ اس کے مقابل ظاہر ہو کر اس کا معبود ہو گیا ہے بحسب مرتبہ اس کے اور اسی بھید کے سبب سے رو بقبلہ ہونا اور استواء علی العرش کا شرع میں نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے

سلسلہ چشتیہ میں پاس انفاس کا طریقہ

مرشد کی محبت اور تعظیم

www.ubqari.org

نہ ہووے کہ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ہے اُس کے درمیان اور اس کے قبلہ کے درمیان میں اور آنحضرت نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا اور فرمایا کہ اللہ کہاں ہے لونڈی نے آسمان کیطرف اشارہ کیا پھر حضرتؐ نے اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو اس نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد اس کی یہ ہے کہ خدا نے تجھکو بھیجا ہے بس فرمایا اپنے کہ یہ ایماندار ہے تو اے سالک تجھ پر کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ تو متوجہ نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ لگاوے مگر اُسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اس نور کا تصور کرے جس کا حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہے اور وہ نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے تو یہ اس حدیث[1] کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم **ف** مصنفؒ نے حاشیے میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عالم مثال میں تجلی ہے تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اُس کو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے تجلی اور عالم امثال کی حقیقت کتب صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر لائق اس کی تفصیل کی نہیں فَاِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّكْرِ اَمَرَهٗ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنْ رَقِيْبٍ سُمِّيَتْ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ يُرَاقِبُ قَلْبَهٗ اَوْ يُرَاقِبُ اللّٰهَ كَمَا اَنَّ اللّٰهَ يُرَاقِبُهٗ فَيَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ اَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهٖ اللّٰهُ حَاضِرِيْ اللّٰهُ نَاظِرِيْ اللّٰهُ شَاهِدِيْ اللّٰهُ مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْ كَاَنَّهٗ حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ نُشَاهِدُهٗ پھر جب طالب رنگین ہو جاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اس کو مراقبہ کرنے کا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہے اس کا نام مراقبہ اس واسطے رکھا گیا کہ سالک بعضے مراقبات میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا بعضے مراقبات میں اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہے جیسا اللہ اُس کی حفاظت کرتا ہی تو مراقبہ کرنیکے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اس کا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ سب چیز کو گھیرے ہے یا اس کا مراقبہ کرے کہ گویا کہ اللہ حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلہ کے درمیان جس اور تو اسکو مشاہدہ کرتا ہے قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِي الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ يَلْزَمُهٗ مُرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ الصِّيَامِ وَدَوَامُ الْقِيَامِ وَتَقْلِيْلُ الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقْظَةِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ

---

[1] لہ مراد حدیث جاریہ کی حدیث ہے جو ابھی اوپر گذری ہے [illegible] ۱۲

www.ubqari.org

علی الدوام وترک الغفلة رأسًا حتی تکون عندہ من الحرام فاذا ادخل فی الحجرة رجله الیمنی
تعوذ وسمی وقرأ سورة الناس ثلث مرات واذا ادخل الرجل الیسری قال اللهم انت
ولیی فی الدنیا والآخرة کن لی کما کنت لمحمد صلی اللہ علیه وسلم وارزقنی محبتک
اللهم وارزقنی حبک واشغلنی بجمالک واجعلنی من المخلصین اللهم امح بجذبات
ذلک یا انیس من لا انیس له رب لا تذرنی فردًا وانت خیر الوارثین مشائخ

چشتیہ نے فرمایا جو چلے میں داخل ہونیکا ارادہ کرے اس کو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات میں اور مرشد کیساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہانتک کہ اس کے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جائے پھر جب حجرے میں داہنا پاؤں داخل کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑھے اور جب بایاں پاؤں داخل کرے تو اللهم سے آخر تک دعا کرے یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں مددگار ہو جا جیسا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کارساز تھا اور مجھ کو اپنی محبت دے الٰہی مجھ کو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کرلے اور مجھ کو عباد مخلصین میں کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کششوں سے اے انیس اسکے جسکا کوئی انیس نہیں اے رب مجھکو نہ چھوڑ تو تنہا اور تو بہتر وارثین سے ہے [illegible]

ثم یقوم علی المصلی ویقول انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفًا وما انا من المشرکین احدی وعشرین مرة ثم یرکع رکعتین فی الاولی آیة الکرسی وفی الثانیة آمن الرسول ثم یسجد سجدة طویلة ویجتهد فی الدعاء ثم یقول یا فتاح خمس مائة مرة ثم یشتغل بالاذکار التی ذکرناها

پھر مصلے پر کھڑا ہو اور انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفًا وما انا من المشرکین کو اکیس بار پڑھے یعنی میں نے اپنا منہ متوجہ کیا یکسو ہو کر اس کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں داخل نہیں پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں آمن الرسول پھر لمبا سجدہ کرے اور دعا میں خوب کوشش کرے پھر پانچسو بار یا فتاح کہے پھر ان اذکار میں مشغول ہو جن کو ہم ذکر کر چکے ہیں یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وغیرہا

اذا دخل المقبرة قرأ سورة انا فتحنا في ركعتين ثم يجلس مستقبلا الى الميت مستدبر الكعبة فيقرأ سورة الملك فيكبر ويهلل ويقرأ سورة الفاتحة احدى عشر مرة الفاتحة احدى عشر مرة ثم يقرب من الميت فيقول يا رب يا رب احدى وعشرين مرة ثم يقول يا روح يضربه في السماء ويا روح الروح يضربه في القلب حتى يجد انشراحا ونورا ثم ينتظر لما يفيض من صاحب القبر على قلبه اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان میں داخل ہو تو سورۂ انا فتحنا دو رکعت میں پڑھے پھر میت کی سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دے کر بیٹھے پھر سورۂ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اسکو آسمان میں ضرب کرے اور یا روح الروح کی دل میں ضرب لگاوے یہانتک کہ کشائش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہو کے دل پر

کشف قبور و استفادہ کا بیان

وللجشتية صلوة تسمى صلوة المعكوس لم نجد من السنة واقوال الفقهاء ما نشد بها فلذلك حذفناها والعلم عند الله اور چشتیوں کے یہاں ایک نماز ہے جس کو **صلوۃ المعکوس** کہتے ہیں ہم نے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اس کی نہیں پائی جس سے ہم اس کی تقویت کریں اسی واسطے ہم نے اس کو ذکر نہ کیا اور علم اس کے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے

صلوۃ المعکوس

ولهم صلوة تسمى صلوة كن فيكون اور چشتیہ کے یہاں ایک نماز ہے جس کو صلوۃ کن فیکون کہتے ہیں **ف** صلوۃ کن فیکون اس واسطے کہتے ہیں کہ مطلب برآری میں اس کی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے قالوا من اعترضت له حاجة صعبة فليركع كل ليلة من ليالي الاربعاء والخميس والجمعة ركعتين يقرأ في الاولى الفاتحة مرة والاخلاص مائة مرة وفي الثانية الفاتحة مائة مرة والاخلاص مرة ويقول مائة مرة اى آسان كننده دشوارها واى روشن كننده تاريكها مائة مرة ويستغفر الله مائة مرة ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم مائة مرة ويدعو الله عز وجل بحضور القلب فاذا كانت الثالثة فعل هذا ثم حسر العمامة عن رأسه وجعل كمه في عنقه وبكى ودعا الله الى خمسين مرة فانه لا بد يستجاب له والله اعلم مشائخ چشتیہ نے صلوۃ کن فیکون کے بیان میں کہا ہے کہ جس کو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ ہر رات میں کو لیالی ثلثہ یعنی

صلوۃ کن فیکون

چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتوں میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایکبار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ ایکبار اور سو بار یوں کہے اے آسان کنندہ دشوار یہا واے روشن کنندہ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حقتعالی سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روئے اور حقتعالی سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالی دعا اُس کی مستجاب ہوگی واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیۂ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب ردا یعنی چادر کا الٹا پلٹنا نماز استسقا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسی طرح آستین گردن میں ڈالنا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کے یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر جائز نہ ہوگا

## فصل چھٹی

فِيْ اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ النَّقْشْبَنْدِيَّۃِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَۃِ خواجہ بَهَاءُ الدِّيْنِ نَقْشْبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں اللہ راضی ہو ان سے اور اُنکے سب مریدوں سے قَالُوْا طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثٌ اَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ النَّفْيُ الْاِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَاْثُوْرُ عَنْ مُتَقَدِّمِيْهِمْ نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہونچنے کی تین راہیں ہیں ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کے نفی اور اثبات ہے اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّنْتَهِزَ فُرْصَةً مِّنَ التَّشْوِيْشَاتِ الْخَارِجِيَّۃِ كَالْاِسْتِمَاعِ اِلَى اَحَادِيْثِ النَّاسِ وَالدَّاخِلِيَّۃِ كَالْجُوْعِ الْمُفْرِطِ وَالْغَضَبِ وَالْاَلَمِ وَالشِّبَعِ الْمُفْرِطِ ثُمَّ يَذْكُرَ الْمَوْتَ وَيُحْضِرَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَضُمَّ شَفَتَيْهِ وَيُغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَحْبِسَ نَفَسَهٗ فِيْ بَطْنِهٖ وَيَقُوْلَ بِالْقَلْبِ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ اِلَى الْاَيْمَنِ وَيَمُدُّهَا حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى مَنْكِبِهٖ ثُمَّ يُحَرِّكُ مِنْ مَنْكِبِهٖ اِلٰى رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اِلٰهَ ثُمَّ يَضْرِبُ فِيْ قَلْبِهٖ بِالشِّدَّةِ اِلَّا اللّٰهُ اور طریقہ نفی و اثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو سننا اور تشویشات

مشائخ سلسلہ نقشبندیہ کے متعلق ص ۵۶

اشغال نقشبندیہ شغل نفی و اثبات

سلسلہ نقشبندیہ میں طریقہ ذکر ذکر حبس دم

دردی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور صور میں اس کو اپنے سامنے کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے ان گناہوں کی جو اس سے صادر ہوئے پھر دونوں لبوں اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے کہے لا اس کو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ اپنے مونڈھے تک پہونچے مونڈھے کو سر کی طرف جھکاوے اور ہلاوے اور کہے اِلٰہ پھر ضرب لگا دے اپنے دل میں سختی اِلَّا اللّٰہ کی **ف** مصنف قدس سرہٗ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب میں فرمایا کہ مبادی سلوک میں اسم ذات ہے ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایک ہزار بار یکبار مواظبت کرنا آثار عجیب و غریب کا مثمر ہے قَالُوا الْحَبْسُ لِلنَّفَسِ خَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فِيْ تَسْخِيْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيْمَةِ وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَيَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يَأْمُرُ بِهِ الْجُوْكِيَّةُ بَوْنٌ بَائِنٌ نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس کو بڑی عجیب خاصیت ہے باطن کے گرم کر دینے اور جمعیت عزیمت اور عشق کی ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا اس پر گران نہ ہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہے نوبت حصر نفس تک نہ پہونچے تو نقشبندیہ کے حبس دم میں اور حبس کو جوگی بتاتے ہیں فرق بعید ہے **ف** مصنف قدس سرہٗ نے فرمایا رباعی حاشا کہ اکابر جو گیہ روند ۔ از اثبات مقالات ریا بین بکنند ۔ حبس نفس و حصر نفس دارد فرق ۔ حبس نفس است آنچہ نشانش بدہند

وَكَذٰلِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ اَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اَحَدٍ وَّعِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاتِ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ ۔ ۔ ۔ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید کو ایک بار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق میں اکیس بار تک پہنچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایک بار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار علیٰ ہذا القیاس

وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُوْدِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتُهَا لَهٗ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّاكِيْدِ وَاجْتِمَاعُ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يَدُوْرُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ

سلسلہ نقشبندیہ میں حبس طریق النفی اثبات ہے

اور شرائط نفی و اثبات ذکر میں ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ اس طرح جیسے دل میں خطرات اور باتوں کے خیالات گھومتے پھرتے ہیں وَمَنْ بَلَغَ إِلَى إِحْدَى وَعِشْرِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَنْفَتِحْ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَذْبِ وَانْصِرَافِ الْبَاطِنِ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَجَبَ الِاشْتِغَالُ بِاسْمِهِ وَالنُّفْرَةُ عَنِ الْاشْتِغَالِ الْأُخْرَى فَلْيَعْرِفْ أَنَّ عَمَلَهُ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْتَأْنِفْ بِهٰذِهِ الشُّرُوطِ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى إِحْدَى وَعِشْرِينَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہنچا اور اس کے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نہ کھلا تو اس کو اس کے اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیئے کہ وہ معلوم کرے کہ اس کا عمل مقبول نہوا تو بشروط مذکورہ اس کو پھر از سر نو تین سے شروع کرنا چاہیئے اکیس بار تک وَمِنْهُ الْإِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِينَ وَإِنَّمَا اسْتَخْرَجَهُ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِي أَوْ مَنْ يَقْرُبُ مِنْهُ الزَّمَانِ وَاللهُ أَعْلَمُ

اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا ان کے کسی قریب العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شرعیت میں کہیں ثابت نہیں اس واسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ أَفْيَدُ لِلسُّلُوكِ فَالْإِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ أَفْيَدُ لِلْجَذْبِ

طریق اثبات مجرد

میں نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے وَصِفَتُهُ أَنْ يُخْرِجَ لَفْظَةَ اللهِ مِنْ سُرَّتِهِ بِالشَّدِّ التَّامِّ وَيَمُدَّهَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى أُمِّ دِمَاغِهِ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِيجِ فِي الزِّيَادَةِ حَتَّى أَنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُهَا فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ أَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ رَأَيْتُ امْرَأَةً مِنْ مُخْلِصَاتِ سَيِّدِي الْوَالِدِ تَقُولُهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ وَأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ اللہ کی لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اس کو کھینچے یہاں تک کہ اس کے دماغ کی جھلی تک کہ اس کے دماغ کی جھلی تک پہونچے حبس دم کے ساتھ اور اندک زیادہ کرتا جائے

یہانتک کہ بعضے نقشبندی ایک دم میں اس کو ہزار بار کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو مرشد کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس سے اکثر بھی وَسَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَحْکِیْ عَنْ نَفْسِہٖ اِنَّہٗ کَانَ فِی الْبِدَایَۃِ یَقُوْلُ النَّفْیَ وَالْاِثْبَاتَ فِیْ نَفْسٍ وَاحِدٍ مِائَتَیْ مَرَّۃٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور میں نے اپنے والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے سلوک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم وَثَانِیْھُمَا الْمُرَاقَبَۃُ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے ف مصنف قدس سرہٗ نے حاشیہ میں یہاں فرمایا کہ حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آں باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ باقبال تمام بسوئے صفات حضرت حق نمودن یا بسوئے حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین گردد وَصِفَتُھَا اَنْ یَّحْبِسَ النَّفَسَ تَحْتَ السُّرَّۃِ حَبْسًا یَسِیْرًا ثُمَّ یَتَوَجَّہُ بِمَجَامِعِ اِدْرَاکِہٖ اِلَی الْمَعْنَی الْمُجَرَّدِ الْبَسِیْطِ الَّذِیْ یَتَصَوَّرُہٗ کُلُّ اَحَدٍ عِنْدَ اِطْلَاقِ اِسْمِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ قَلَّ مَنْ یُّجَرِّدُہٗ عَنِ اللَّفْظِ فَلْیَجْتَھِدْ ھٰذَا الطَّالِبُ اَنْ یُّجَرِّدَ ھٰذَا الْمَعْنٰی عَنِ الْاَلْفَاظِ وَیَتَوَجَّہُ اِلَیْہِ مِنْ غَیْرِ مُزَاحَمَۃِ الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّہِ اِلٰی غَیْرِہٖ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا یُمْکِنُہٗ ھٰذَا النَّحْوُ مِنَ الْاِدْرَاکِ فَمِنَ الْمَشَایِخِ مَنْ یَّاْمُرُ مِثْلَ ھٰذَا بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُہٗ اَنْ لَّا یَزَالَ یَدْعُوا اللّٰہَ بِقَلْبِہٖ یَقُوْلُ یَارَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ قَدْ تَبَرَّاْتُ اِلَیْکَ عَنْ کُلِّ مَا سِوَاکَ وَنَحْوِ ذٰلِکَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّاْمُرُہٗ بِتَخَیُّلِ الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ اَوِ النُّوْرِ الْبَسِیْطِ فَیَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ ھٰذَا التَّخَیُّلِ اِلَی التَّوَجُّہِ الْمَذْکُوْرِ اور طریقہ مراقبہ یہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا پھر اپنے جمیع حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جس کو ہر شخص اللہ کے نام بولنے کے وقت تصور کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کمتر ہے جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کوشش کرے اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اس کی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوا اللہ کے اور بعضے لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے سو بعضے مشائخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا بتاتے ہیں اور طریقہ اس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یوں کہے اے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں بیزار ہوا آیا تیری طرف تیرے ماسوا سے اور مانند اس کے کوئی اور

ایک سانس میں ہزار بار اسم ذات پڑھنا

وصول الی اللہ کا دوسرا طریقہ مراقبہ

طریقہ مراقبہ

مناجات کرے اور بعضے مشائخ شخص مذکور کو خلاے مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنیکو فرماتے ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہونچ جاتا ہے مترجم کہتا ہے خلاے مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے، وَثَالِثُهَا الرَّابِطَةُ بِشَيْخِهٖ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہنچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ ف

مرشد سے / ربط اور / اعتقاد

مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر ہے گاہے مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو اس کی مزید محبت سے مرشد اس میں تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہ ہو سکے تو ان کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہٗ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو ملنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہو جائے سو اگر یہ نہ ہو سکے تو ان لوگوں سے تعلق بہم پہنچانا چاہیے جو اس پرتو سے مشرف ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے اور اس آیت قرآنی میں كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ یعنی سچوں کے ساتھ رہو ایک طرح کا اس میں اشارہ ہے اور رابطہ مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اس کی توجہ سے اندک زمانے میں وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت میں حاصل نہیں ہوتا ہے اور کیا خوب کہا ہے شعر آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دیں ٭ طعنہ زند بردہ سخرہ کند بر چلہ وَشَرْطُهَا اَنْ يَّكُوْنَ الشَّيْخُ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ دَائِمَ الْيَادْدَاشْتَ فَاِذَا صَحِبَهٗ خَلّٰى نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مَحَبَّتَهٗ وَيَنْتَظِرُ لِمَا يُفِيْضُ مِنْهُ وَيُغْمِضُ عَيْنَيْهِ اَوْ يَفْتَحُهُمَا وَيَنْظُرُ بَيْنَ عَيْنَيِ الشَّيْخِ فَاِذَا اَفَاضَ شَيْءٌ فَلْيَتَّبِعْهُ بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ وَلْيُحَافِظْ عَلَيْهِ وَاِذَا غَابَ الشَّيْخُ عَنْهُ يَتَخَيَّلُ صُوْرَتَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بِوَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيْمِ فَتُفِيْدُ صُوْرَتُهٗ مَا تُفِيْدُ صُحْبَتُهٗ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اسکی محبت کے اور اس کا منتظر رہے جس کا اسکی طرف سے فیض آوے اور دونوں آنکھیں بند کر لے یا انکو کھولدے

مرشد سے فیض حاصل کرنے کا طریقہ

اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ٹکی لگاوے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اس کے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت سے اور چاہیئے کہ اُس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اس کے پاس نہ ہو تو اس کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اس کی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اسکی صحبت فائدہ دیتی تھی **ف** مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط ہے کہ واصل بمقام مشاہدہ اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جس کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے هُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ یعنی اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جن کی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہیں خدا کے اور بمقتضائے اس حدیث کے هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہے جن کا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائی اُس قول میں **رباعی** باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ؛ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ؛ زنہار ز صحبتش گریزاں میباش ؛ ورنہ کند روح عزیزاں بحلت ؛ خلاصہ یہ ہے کہ جسکی صحبت سے دنیا سرد ہو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جائے تو اسکی صحبت و محبت اکسیر اعظم ہے اور جب دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو ضیع اوقات ہے اور اس کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے پس واجب ہے کہ غلو عوام پر دھوکہ نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کرے بلکہ طریقت کی بیعت اس مرشد کامل مکمل سے کرے جس کی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہوں مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے **شعر** اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ؛ پس بہر دستے نشاید داد دست ؛ اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط اور تفریط ہر امر میں معیوب ہے ایسی افراط بھی بہتر نہیں جس میں صورت پرستی کی نوبت پہنچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالیٰ ہر امر میں صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین سَمِعْتُ سَيِّدِيْ اَلْوَالِدَ يَقُوْلُ لَا يَجِبُ عَلَى السَّالِكِ اِذَا كَانَ عَلٰى هَيْئَةٍ وَحَصَلَ لَهٗ شَيْءٌ مِّنْ هٰذَا الْمَعْنٰى اَنْ لَا يَتَغَيَّرَ بِتِلْكَ الْهَيْئَةِ بِاَنْ كَانَ قَائِمًا لَمْ يَقْعُدْ وَاِنْ كَانَ قَاعِدًا لَمْ يَقُمْ اَوْ اَرَادَ الْ

اہل اللہ کی صحبت کی برکات

مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہیئات کا پر ہو اور اسی کو اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جاوے وَمِنَ الْمَشَايِخِ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخْيِيلِ الْقَلْبِ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ اِسْمُ اللّٰهِ بِالذَّهَبِ اور بعضے وہ مشائخ ہیں جو سالک کو بتاتے ہیں دل میں اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ اَمَرَنِي خواجہ هَاشِمُ الْبُخَارِيُّ بِكِتَابَةِ اِسْمِ الذَّاتِ وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ فَاَكْثَرْتُ مِنْهَا وَاَخَذَتْ بِمَجَامِعِ قَلْبِي حَتّٰى اِنِّي كُنْتُ مَشْغُولًا بِكِتَابَةِ كِتَابٍ فَكَتَبْتُ اِسْمَ الذَّاتِ عَلٰى نَحْوٍ مِنْ اَرْبَعَةِ اَوْرَاقٍ وَمَا شَعَرْتُ اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ مجھ کو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور میں دس برس کا تھا میں نے اس کے لکھنے کی کثرت کی اور اس کی تحریر میں نے اپنے دل میں جمالی یہاں تک کہ ایک کتاب کے لکھنے میں مشغول تھا تو اسم ذات کو میں بقدر چار ورق کے لکھ گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی ف مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَاَيْتُ خواجہ خرد يَكْتُبُ بِاِبْهَامِهِ عَلٰى اَصَابِعِهِ الْاَرْبَعِ شَيْئًا فِي مَجْلِسِهِ وَكَلَامِهِ وَشَاْنِهِ كُلِّهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كَتَبْتُ اِسْمَ الذَّاتِ فِي بِدَايَةِ اَمْرِي فَصَارَتْ دِيْدَنًا لَا اَسْتَطِيعُ الْاِنْفِكَاكَ عَنْهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کاموں میں تو میں نے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات ابتدائے سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھ کو ایسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اس کے چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ كَلِمَاتٌ عَلَيْهَا بِنَاءُ طَرِيقَتِهِمْ بَعْضُهَا اِشَارَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاَشْغَالِ وَبَعْضُهَا عَلٰى شُرُوطِ تَاْثِيرِهَا فَلْنَذْكُرْهَا اور مشائخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات ہیں جن پر ان کے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحوں میں تو ان ہی اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی ان کی تاثیر کی شرطوں پر تو ہم کو ان کا ذکر کرنا چاہیے ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد و باز گشت نگہداشت یاد داشت فَهٰذِهِ

اصطلاحات نقشبندیہ

الثمانُ مأثورةٌ عن خواجه عبد الخالق الغجدواني و بعدها ثلثة مأثورة عن الخواجه نقشبند وقوف زماني و وقوف قلبي و وقوف عددي (۱) ہوش در دم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد (۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے منقول ہیں اور ان کے بعد تین اصطلاحیں خواجہ نقشبند سے مروی ہیں (۱) وقوف زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عددی اما ہوش در دم فمعناه التيقظ في كل نفس فلا يزال متيقظا متفحصا عن نفسه في كل نفس هل هو غافل او ذاكر هذا طريق التدريج الى دوام الحضور وهذا للمبتدي واذا توسط في السلوك فليكن متفحصا عن نفسه في كل طائفة من الزمان مثل ان يتامل بعد كل ساعة هل دخلت عليه فيها غفلة او لا فان دخلت غفلة استغفر وعزم على تركها في المستقبل وهكذا حتى يصل الى الدوام و يسمى هذا الاخير بوقوف زماني واستخرج خواجه نقشبند لما راى ان التوجه الى علم العلم في كل نفس يشوش هذا المتوسط فانما اللائق به الاستغراق في التوجه الى الله بحيث لا يزاحمه علم هذا التوجه

ہوش در دم ①

تو ہوش در دم کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہے ہر دم کیساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدی کے کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہیئے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا نہیں سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ کو اس کے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسیطرح مدام تفحص کرتا رہے یہاں تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ پچھلے طریق کی ہشیاری مسمی بوقوف زمانی ہے اس کو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اس واسطے کہ انھوں نے معلوم کیا متوجہ ہونا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے اسکے مناسب تو استغراق ہے توجہ الی اللہ میں اس طرح پر کہ اس کو اپنے متوجہ ہونے کی دانست نہیں مزاحم حال نہ ہو ف مترجم کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش در دم

سے سو یہ بلندی کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جس کا نام وقوف زمانی ہے لائق بمرتبہ متوسط ہے مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ بھی کہتے ہیں حدیث میں وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو دابا اور مابعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروقؓ نے خطبہ میں فرمایا کہ اپنی جان کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور ان کو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کئے جاویں اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہوگا اس دن تم سامنے کئے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی اَمَّا النَّظَرُ بَرْ قَدَم فَمَعْنَاهُ اَنَّ السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْظُرَ فِي حَالِ مَشْيِهٖ اِلَّا اِلٰى قَدَمَيْهِ وَلَا فِي حَالِ قُعُوْدِهٖ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَى النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهٗ وَيَمْنَعُهٗ بِمَا هُوَ بِسَبِيْلِهٖ وَفِي حُكْمِهِ الْاِسْتِمَاعُ اِلٰى اَصْوَاتِ النَّاسِ وَاَحَادِيْثِهِمْ سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ هٰذَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْمُبْتَدِيْ اَمَّا الْمُنْتَهِيْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَاَمَّلَ فِي حَالِهٖ عَلٰى قَدَمِ اَيِّ نَبِيٍّ هُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ التَّامَّةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَهٗ فَلْتَكُنْ اَحْوَالُهٗ وَوَاقِعَاتُهٗ مُتَنَاسِبَةً بِوَاقِعَاتِ مَتْبُوْعِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ② نظر برقدم اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کیوقت کسی چیز پر نظر نڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اس سے روکتا ہے جسکی طلب میں ہے اور حکم نظر میں ہے لوگوں کی آوازوں اور انکی باتوں کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہے اور منتہی پر تو واجب ہے کہ تامل کرے اپنے حال میں کہ کس نبی کے قدم پر ہے اس واسطے کہ بعضے اولیا سید المرسلین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہیں اور انکی پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہے اور بعض ولی موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس جب

---

۵ اصل سند محاسبی کی یہ آیت کریمہ ہے سورہ حشر کی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ اور حدیث شریف میں اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ ۱۲

منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیئے کہ اس کے حالات و واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہوں واللہ اعلم أَمَّا سَفَرْ دَرْ وَطَنْ فَمَعْنَاهُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ الْخَسِيْسَةِ إِلَى الصِّفَاتِ الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى السَّالِكِ أَنْ يَتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهٖ هَلْ فِيْهِ بَقِيَّةُ حُبِّ الْخَلْقِ فَإِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ اِسْتَأْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ أَنَّ ذٰلِكَ صَنَمٌ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَعْنِيْ نَفَيْتُ عَنْ قَلْبِي الشَّيْءَ الْفُلَانِيَّ وَأَثْبَتُّ حُبَّ اللّٰهِ مَكَانَهٗ وَذٰلِكَ لِأَنَّ عُرُوْقَ الْمَحَبَّةِ فِيْ دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيْرَةٌ خَفِيَّةٌ لَا يُمْكِنُ أَنْ تَسْتَخْرِجَ إِلَّا بِالتَّفَحُّصِ الْبَالِغِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَتَفَحَّصَ هَلْ فِيْ قَلْبِهٖ حَسَدٌ لِأَحَدٍ أَوْ حِقْدٌ أَوْ اِعْتِرَاضٌ فَلْيَكْسِرْهُ بِمُدَاوَمَةِ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہے صفات خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کیطرف تو سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا متفحص ہے کہ آیا اس میں کچھ حب خلق باقی ہے پھر جب اسکو جان جائے تو سرنو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بت ہے، اس واسطے کہ تجھ کو جو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہے، پھر کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لا الٰہ سے ارادہ کرے کہ میں نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت میں نے اس کے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غیر خدا کی محبت کی رگیں دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہیں اُنکا نکالنا ممکن نہیں مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا اسکے دل میں کسی کا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو اسکو کر دیا کرے اس کلمہ کی مداومت سے، ف: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اس نے اسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگوں سے اسکو وحشی

أَمَّا خَلْوَتْ دَرْ أَنْجُمَنْ فَمَعْنَاهُ أَنْ يَشْتَغِلَ بِقَلْبِهٖ بِالْحَقِّ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا مِنَ الدَّرْسِ وَالْكَلَامِ وَالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْمَشْيِ فَيَجِبُ أَنْ يُحَصِّلَ السَّالِكُ مَلَكَةَ التَّوَجُّهِ إِلَى الْحَقِّ فِيْ وَقْتِ الْاِشْتِغَالِ بِهٰذِهِ الْأَشْغَالِ قَالَ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْد وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ بَلِ الْحَقُّ أَنَّ التَّوَسُّمَ بِزِيِّ الْفُقَرَاءِ وَدَوَامِ التَّعَلُّقِ بِاللّٰهِ يَكُوْنُ غَالِبًا مَظِنَّةً لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فَالْأَوْلٰى أَنْ يَكُوْنَ الزِّيُّ الْعِلْمَ وَالدِّيَانَةَ وَالْاِجْتِهَادَ فِي الطَّاعَاتِ وَيَكُوْنَ الْقَلْبُ مَعَ الْحَقِّ دَائِمًا قَالَ الْخَوَاجَهْ عَلَى الرَّامِيْتَنِيْ بِالْفَارِسِيَّةِ شعر

سفر در وطن

(۴)

(٤) خلوت در انجمن

| این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہاں | اَز درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش |
|---|---|

اور خلوت انجمن کا یہ مطلب ہے، کہ دل سے خدا کیساتھ مشغول رہے اپنے جمیع حالات میں پڑھنے میں اور کلام کرنے میں اور کھانے اور پینے میں اور چلنے میں تو سالک کو واجب ہے کہ خدا کیطرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہنچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبندیہ رحہ نے فرمایا کہ اسیطرف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے قول کہ مرد لوگ ہیں جن کو سوداگری اور خرید فروخت ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتی مترجم کہتا ہے دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ حق یہ ہے کہ بلباس فقرا نشان مند ہونا اور ہمیشہ بذکر متعلق خدا رہنا اسی طرح پر کہ لوگوں پر مخفی نہ ہے اسمیں اکثر دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والوں کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامتینی رح نے یہی مضمون فارسی کی بیت میں ادا کیا یعنی اندر سے آشنا رہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر ہے جہاں میں ف مترجم کہتا ہے مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانہ میں دفع ریاکاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں یا خدا کے واسطے کہ علماء کی وضع اور لباس اختیار کرے اور باحق رہے اکثر عوام کو اس کے ساتھ عقیدت نہ ہوگی یہی گمان کریں گے کہ یہ ملا ہیں کتاب کے کیڑے ان کو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقرا کے یا مطلق ترک لباس کے حکایت ایک شخص نے خواجہ نقشبند رح سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی میں توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہ ہونا کیونکر متصور ہو اس پر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ

(٥) یاد کرد

وَ اَمَّا یَادْکَرْد فَمَعْنَاهُ ذِكْرُ اللهِ تَعَالٰى اِمَّا بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيلُهٗ اور یاد کرد اسے مراد ذکر اللہ ہے یا بہ نفی واثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ف یاد کرد سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اس ذکر کو تکرار کرتا رہے جسکو مرشد سے سیکھا ہے یہاں تک کہ حق جلشانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے اسواسطے کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا

نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَاَمَّا بازگشت فمعناہ ان یرجع بعد کل طائفۃ من الذکر ثلث مرات او خمس مرات الی المناجاۃ فیدعو اللہ عز وجل بمجامع ھمتہ یا رب انت مقصودی ترکت الدنیا والآخرۃ لک اتمم علی نعمتک وارزقنی وصولک اللھم سمعت سیدی الوالد قدس سرہ یقول ھذا شرط عظیم فی الذکر فلا ینبغی ان یغفل السالک عنہ فانا لم نجد ما وجدنا الا ببرکۃ ھذا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اس سے عبارت ہے کہ قدرے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ عز وجل سے بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھ پر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھکو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے غافل ہو اس واسطے کہ جو ہمنے پایا اسی کی برکت سے پایا اور مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اسکے بعد اسیطرح کہے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب یعنی اس ذکر سے تو ہی مقصود ہے اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہے تو دم بدم اخلاص تازہ کرکے ذکر کو خالص کرنا چاہیئے تاکہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعائے مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اسکو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جاوے گا اور بازگشت اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر میں شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل میں وسوسہ آتا ہے سرور خاطر سے تو اس پر مغرور ہو جاتا ہے اور اسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اس کے حق میں یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہے

وَاَمَّا نگاہ داشت فھو عبارۃ عن طرد الخطرات واحادیث النفس فینبغی ان یکون السالک متیقظا فلا یدع خطرۃ تخطر فی قلبہ قال خواجہ نقشبند ینبغی ان یصدھا السالک فی اول ما یظہر لانھا اذا ظہرت مالت الیہا النفس واٰثرتھا فیعسر زوالھا فھذا طریق تحصیل ملکۃ خلو لوح الذھن عن خطور الخطرات واحادیث النفس اور نگاہ داشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرہ سے

(۸)

کو اپنے دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
سالک کو لائق ہے کہ خطرے کو اسکے ابتدائے ظہور میں روک دے اس واسطے کہ
جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اس کیطرف مائل ہو جاویگا اور وہ نفس میں اثر کریگا پھر اسکا
دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ معنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے ملکۂ خلو تختہ ذہن کا
خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے ف مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت
دو ساعت بھی دل میں نہ رکھنا چاہیئے بزرگوں کے نزدیک یہ امر مہم ہے اور
اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہے وَاَمَّا يَادْدَاشْتْ فَعِبَارَةٌ
(۸) عَنِ التَّوَجُّهِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَيُّلَاتِ اِلٰى حَقِيْقَةِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْحَقُّ اَنَّهٗ
یادداشت لَا يَسْتَقِيْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور یادداشت
تو عبارت ہے توجہ صرف سے جو خالی ہے الفاظ تخیلات سے واجب الوجود کی
حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہے کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل
نہیں ہوتا مگر فنائے تام اور بقائے کامل کے بعد واللہ اعلم خلاصہ
یہ کہ یادداشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہے جو بلا ذریعہ الفاظ اور تخیلات
کے ہو یہ دولت منتہیان لاین کو البتہ حاصل ہوتی ہے جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِرَحْمَتِهٖ
وقوف زمانی اَلْوَسِيْعَةِ اٰمِيْنَ وَاَمَّا وُقُوْفٌ زَمَانِيٌّ فَقَدْ ذَكَرْنَا تَفْسِيْرَهٗ اور وقوف زمانی کی
تفسیر کو تو ہم نے ہوش در دم کی تفسیر میں بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ
غفلت آئی یا نہیں درصورت غفلت استغفار کرنا اور آئندہ کو اسکے ترک پر ہمت
باندھنا وَاَمَّا وُقُوْفٌ عَدَدِيٌّ فَهُوَ الْمُحَافَظَةُ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَيَانُهٗ اور
وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہے اور اس کا بیان ہو چکا یعنی
ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت وَاَمَّا وُقُوْفٌ قَلْبِيٌّ فَمَعْنَاهُ التَّوَجُّهُ اِلَى الْقَلْبِ الَّذِيْ هُوَ مَوْدَعٌ
اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ تَحْتَ الثَّدْيِ وَالْحِكْمَةُ فِيْ هٰذَا التَّوَجُّهِ كَالْحِكْمَةِ فِيْ مُرَاعَاةِ
وقوف قلبی الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجَلَالِيَّةِ اور وقوف قلبی عبارت ہے اس قلب کی طرف
جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے جیسے ضربات
کی رعایت میں حکمت ہے مشائخ قادریہ کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ
باقی نہ رہے اور خطرات بیرونی کا دل میں دخل نہ ہوتا بتدریج خدا ہی میں توجہ

منحصر ہو جاوے ف مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اس پر واقف رہے اثنائے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرلے اور اس کو ذکر اور اس کے مفہوم مہمل اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا اور وقوف قلبی تو انکے نزدیک اثنائے ذکر میں لازم ہے چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہیں بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہے اور یہ حاصل نہیں ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہے شعر عَلٰی بَیْضِ قَلْبِكَ كُنْ كَاَنَّكَ طَائِرٌ ۞ فَمِنْ ذٰلِكَ الْاَحْوَالُ فِیْكَ تَوَلَّدُ یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا اس واسطے کہ اس لزوم سے تجھ میں ای تتولد ۱۲ حالات عجیبہ پیدا ہونگے وَلِلنَّقْشْبَنْدِیَّۃِ تَصَرُّفَاتٌ عَجِیْبَۃٌ مِنْ جَمِیْعِ الْھِمَّۃِ عَلٰی مُرَادٍ فَیَكُوْنُ عَلٰی وَفْقِ الْھِمَّۃِ وَالتَّاثِیْرِ فِی الطَّالِبِ وَدَفْعِ الْمَرَضِ عَنِ الْمَرِیْضِ وَاِفَاضَۃِ التَّوْبَۃِ عَلَی الْعَاصِیْ وَالتَّصَرُّفِ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰی یُحِبُّوْا وَیُعَظِّمُوْا وَفِیْ مَدَارِكِھِمْ حَتّٰی تَتَمَثَّلُ فِیْھَا وَاقِعَاتٌ عَظِیْمَۃٌ وَالْاِطِّلَاعِ عَلٰی نِسْبَۃِ اَھْلِ اللّٰہِ مِنَ الْاَحْیَاءِ وَاَھْلِ الْقُبُوْرِ وَالْاِشْرَافِ عَلٰی خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا یَخْتَلِجُ فِی الصُّدُوْرِ وَكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَۃِ وَدَفْعِ الْبَلِیَّۃِ النَّازِلَۃِ وَغَیْرِھَا وَنَحْنُ نُنَبِّھُكَ عَلٰی نَمُوْذَجٍ مِنْھَا اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات ہیں ہمت باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہو جاویں یا ان کے خیالات میں تصرف کرنا تا ان میں واقعات عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر اور جو ان کے سینوں میں خلجان کرتا ہے اس پر مطلع کرنا اور وقائع آئندہ کا مکشوف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور سوائے ان کے اور بھی تصرفات ہیں اور ہم تجھکو اے کتاب کے دیکھنے والے ان میں سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہیں بطریق نمونے کے اَمَّا ھٰذِہِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ كُبَرَائِھِمْ اَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِی اللّٰہِ وَالْبَقَاءِ بِہٖ فَلَھَا شَانٌ عَظِیْمٌ وَاَمَّا عِنْدَ سَائِرِھِمْ فَالتَّاثِیْرُ فِی الطَّالِبِ اَنْ یَّتَوَجَّہَ الشَّیْخُ اِلٰی نَفْسِہِ النَّاطِقَۃِ وَیُصَادِمَھَا بِالْھِمَّۃِ التَّامَّۃِ الْقَوِیَّۃِ الْمُسْتَغْرِقَۃِ فِیْ نِسْبَتِہٖ بِالْجَمْعِیَّۃِ وَھٰذَا بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ نَفْسُ الشَّیْخِ

حاملۃً لنسبۃٍ من نسب القوم وکانت ملکۃً راسخۃً فیہا فتنتقل نسبتہ الی الطالب علی حسب استعدادہ ومنہم من یشرب بہذا التوجہ الذکر والضرب علی قلب الطالب واذا غاب الطالب فاہم یتخیلون صورتہ ویتوجہون الیہا

طریقہ تاثیر طالب یعنی توجہ دادن

اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہیں تو انکی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسلین کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اس کے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگوں کی نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا اسکو ملکہ راسخہ ہو کہ ہر دم اس کے قابو میں ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہیں اور جب کہ طالب غائب ہو تو اس کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یعنی غائب کو توجہ دیتے ہیں اس کی صورت کو خیال کرکے

واما الہمۃ فعبارۃ عن اجتماع الخاطر وتاکد العزیمۃ بصورۃ التمنی والطلب بحیث لا یخطر فی القلب خاطر سوی ہذا المراد کطلب الماء للعطشان واخبرنی من اثق بہ ان من الشیوخ من یشتغل بالنفی والاثبات ویعنی بہ لا رادّ لہذہ الآفۃ او لا رازق او ما یناسب ہذا الا اللہ فانہ الفاعل لہذا الفعل

حقیقت ہمت

اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہوجانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں کوئی خطرہ نہ سمائے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجھکو خبر دی اس نے جس پر مجھکو اعتماد ہے کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے ہیں اور لا الہ الا اللہ سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں یا اسکے مناسب جو مدعا ہو سوائے اللہ کے ف مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخون محمد دلیل ہیں اور بعضے مشائخ سے مجددی مشائخ مراد ہیں

واما دفع المرض فعبارۃ ان یتخیل نفسہ المریض وان بہ ہذا المرض ویجمع الہمۃ بحیث لا یخطر فی قلبہ خطرۃ

دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اسکے دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوائے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہو جاویگی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اسکے خلق میں ف مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقہ ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرکے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کیطرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے بھی کہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلائے معصیت زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهٗ ذٰلِكَ الْعَاصِيْ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِيْهِ نَوْعَ تَاْثِيْرٍ كَاَنَّ نَفْسَهٗ اَفَاضَتْ اِلٰى نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اِتِّصَالٌ مَّا ثُمَّ يَسْتَاْنِفُ تَيَقُّظَهٗ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَاصِيْ يَتُوْبُ عَنْ قَرِيْبٍ اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھ اس میں تاثیر کرے اسطرح پر کہ گویا اسکی ذات اسکی ذات سے مل گئی اور دونوں ذاتوں میں اتصال ہو گیا پھر از سر نو شروع کرے سو اس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَالتَّصَرُّفُ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰى يُحِبُّوْا وَفِيْ هِمَمِ اِدْرَاكِهِمْ حَتّٰى يَتَمَثَّلَ فِيْهَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُهٗ اَنْ يُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَيَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهٖ ثُمَّ يَتَخَيَّلُ صُوْرَةَ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْوَاقِعَةِ وَيَتَوَجَّهُ اِلَيْهَا بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّهَ اِلَيْهِ يَتَاَثَّرُ وَيَظْهَرُ فِيْهِ الْحُبُّ وَتَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ اور تصرف کرنا لوگوں کے دل میں تا ان میں محبت ہو جاوے یا ان کے محل ادراک میں تصرف کرنا ان میں واقعات متمثل ہو جاویں اس کا طریقہ یہ ہے کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑ جاوے اور اس کو اپنے نفس سے متصل کرے پھر محبت یا واقعہ کی صورت کو خیال کرے اور انکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اس میں اثر ہو گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سلب امراض

طریق تصرف بقلوب

جسکی طرف متوجہ ہوا اور اس میں محبت ظاہر ہوجاویگی اور واقعہ اس کے ذہن میں صورت پکڑ جاوے گا وَاَمَّا الاِطِّلَاعُ عَلٰى نِسْبَةِ اَهْلِ اللّٰهِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ اِنْ كَانَ حَيًّا اَوْ عِنْدَ قَبْرِهٖ اِنْ كَانَ مَيِّتًا وَيُفَرِّغُ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَّيَمْضِيْ بِرُوْحِهٖ اِلٰى رُوْحِ هٰذَا الشَّخْصِ زَمَانًا حَتّٰى يَتَّصِلَ بِهَا وَيَخْتَلِطَ ثُمَّ يَرْجِعَ اِلٰى نَفْسِهٖ فَكُلُّ مَا وَجَدَ فِيْهَا مِنَ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هٰذَا الشَّخْصِ لَا مُحَالَةَ

طریقہ اطلاع نسبت اہل اللہ

اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے کا طریقہ ہے کہ اس کے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اسکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذاتکو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اسکی روح تک پہونچاوے چند ساعت یہانتک کہ اسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں پاوے تو البتہ وہی اس شخص کی نسبت ہے وَاَمَّا الاِشْرَافُ عَلَى الْخَوَاطِرِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ حَدِيْثٍ وَّخَاطِرٍ وَّيَمْضِيْ بِنَفْسِهٖ اِلٰى نَفْسِ هٰذَا الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِيْ نَفْسِهٖ حَدِيْثٌ مِّنْ قَبِيْلِ الاِنْعِكَاسِ فَهُوَ خَاطِرُهٗ

طریقہ اشراف خواطر

اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہونچا دے پھر اگر اسکے دل میں کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اسکے دل کی ہے وَاَمَّا كَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ نَوْعٍ اِلَّا اِنْتِظَارِ مَعْرِفَةِ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيْثٍ وَّكَانَ الاِنْتِظَارُ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ يَرُدُّ بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اِسْتِعْدَادِهٖ وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهٗ عَنْ قَرِيْبٍ يَّنْكَشِفُ عَلَيْهِ الْاَمْرُ بِهَتْفِ هَاتِفٍ اَوْ رُؤْيَةِ وَاقِعَةٍ فِي الْيَقْظَةِ اَوْ رُؤْيَا فِي الْمَنَامِ

طریقہ کشف وقائع آئندہ

اور وقائع آئندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعے کو دریافت کے انتظار کے پھر جب اس کے دل سے ہر خطرہ منقطع ہوجاوے اور انتظار اس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے تو اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلی یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے

بقدر اپنی استعداد کے اور ان ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اسپر حال کھل جاوے گا خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے ہیں اس واقعے کو دیکھکر یا خواب میں ف ملاء اعلیٰ ملائکہ کروبین کو کہتے ہیں جو مقربین بارگاہ صمدیت ہیں اور محل اسرار قضا و قدر ہیں اور ملاء سافل وہ فرشتے ہیں جو مراتب میں انسے نیچے ہیں وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ تِلْكَ الْبَلِيَّةَ بِصُوْرَتِهَا الْمِثَالِيَّةِ وَيَتَخَيَّلَ مُصَادَمَتَهَا وَدَفْعَهَا بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ هِمَّتَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَرْنُوْ بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰى حَيِّزِ الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهَا عَنْ قَرِيْبٍ تَنْدَفِعُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بلائے نازلہ کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اسکی مصادمت اور دفع کرنے کو بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اس پر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلیٰ یا ملاء سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور ان ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ دفع ہو جاوے گی واللہ اعلم وَشَرْطُ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهَا اِتِّصَالُ نَفْسِ الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ فِيْهِ وَالْاِلْمَامُ بِهَا وَالْاِفْضَاءُ اِلَيْهَا وَاَصْحَابُ التَّجْرِيْدِ مِنْ غَوَاشِي الْبَدَنِ يَعْرِفُوْنَ هٰذَا الْاِتِّصَالَ وَيَقْدِرُوْنَ عَلٰى تَحْصِيْلِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْاَشْغَالِ هُوَ الَّذِيْ كَانَ يَخْتَارُهٗ سَيِّدِيْ قُدِّسَ سِرُّهٗ اور ایسے تصرفات کی شرط اور جوان کے قائم مقام ہیں متصل کرنا ہے اثر دینے والے کے نفس کو اس کے نفس سے جس میں تاثیر کرنا منظور ہے اور ملا دینا اسکے ساتھ اور اس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابوں سے پاک ہو گئے ہیں وہ اس اتصال کو پہنچانتے ہیں اور اسکے واصل کرنے پر قادر ہیں واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے مذکور کئے وہ ہیں جن کو ہمارے والد مرشد پسند کرتے تھے وَلِلشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ اَشْغَالٌ اُخْرٰى فَلْنَذْكُرْهَا بِالْاِجْمَالِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ فِي الْاِنْسَانِ سِتَّ لَطَائِفَ هِيَ حَقَائِقُ مُفْرَدَةٌ يَجْمَعُهَا كَمَا هُوَ ظَاهِرُ كَلَامِ الشَّيْخِ وَاَتْبَاعِهٖ اَوْ جِهَاتٌ وَاعْتِبَارَاتٌ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ فَهِيَ تُسَمّٰى بِاعْتِبَارٍ قَلْبًا وَبِاعْتِبَارٍ اٰخَرَ رُوْحًا اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهٗ سَيِّدِي الْوَالِدُ وَصَوَّرَ فِيْ صُوَرِهَا فَرَسَمَ دَائِرَةً وَقَالَ هِيَ الْقَلْبُ ثُمَّ دَائِرَةً اُخْرٰى فِيْ هٰذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّوْحُ اِلٰى اَنْ رَسَمَ الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ

وَقَالَ هِيَ اَنَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ وَيَسْتَدِلُّ عَلٰى ذٰلِكَ بِالْحَدِيْثِ الدَّائِرِ عَلٰى اَلْسِنَةِ الصُّوْفِيَّةِ اِنَّ فِيْ جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ قَلْبًا وَّفِي الْقَلْبِ رُوْحًا اِلٰى اٰخِرِهٖ وَلَمْ اَحْفَظْ لَفْظَهٗ، اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقہ میں اور اشغال ہیں تو چاہیے کہ ہم ان کو مجمل ذکر کریں معلوم کر حق تعالیٰ نے انسان میں تو چھ لطیفے پیدا کیے ہیں جن کے حقائق جدا جدا ہیں بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے شیخ موصوف کے اور ان کے تابعین کے کلام سے یا لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہیں نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمّٰی بقلب ہے اور دوسرے اعتبار سے اس کا روح نام ہے وعلیٰ ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہے اور مجھکو ان لطائف کی صورت بنا دی تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہے پھر اس دائرہ کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ روح ہے یہاں تک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ میں ہوں یعنی حقیقت انسانی جس کو آدمی عربی میں اَنَا سے تعبیر کرتا ہے اور فارسی میں مَن اور ہندی میں میں بولتا ہے۔

اشغال طریقہ مجددیہ

اور میں نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس مدعا پر اس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیوں کی زبان پر دائر اور مشہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے جسم میں دل ہے اور دل میں روح ہے تا آخر لطائف ستہ اور مجھ کو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہیں ف مولانا نے فرمایا حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہیں وَبِالْجُمْلَةِ فَعَرْضُ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ اَنَّ كُلَّ لَطِيْفَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ اللَّطَائِفِ لَهٗ اِرْتِبَاطٌ بِعُضْوٍ مِّنَ الْجَسَدِ فَالْقَلْبُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْاَيْسَرِ بِاِصْبَعَيْنِ وَالرُّوْحُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْاَيْمَنِ بِحِذَاءِ الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْاَيْمَنِ مَائِلًا اِلٰى وَسَطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْاَيْسَرِ مَائِلًا اِلَى الْوَسَطِ وَالْاَخْفٰى فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسَطِ وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْاَوَّلِ مِنَ الدِّمَاغِ وَفِيْ كُلٍّ مِّنْ هٰذِهِ الْاَعْضَاءِ حَرَكَةٌ نَبْضِيَّةٌ فَالشَّيْخُ يَاْمُرُهُمَا فَطْرَ تِلْكَ الْحَرَكَةِ وَتَخَيُّلَهَا ذِكْرَ اِسْمِ الذَّاتِ ثُمَّ يَاْمُرُ بِالنَّفْيِ مَادًّا لِلَفْظَةِ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ كُلِّهَا وَضَارِبًا بِلَفْظَةِ اِلَّا اللّٰهُ عَلَى الْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سرہندی

کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف میں سے ہر لطیفہ کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کے بعض اعضاً سے تو قلب کا تعلق بائیں چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہے روح کا ارتباط داہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل کے ہے اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوئے اور خفی بائیں چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہے اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہے اور سر وسط میں ہے اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول میں ہے اور ہر ایک عضو میں اعضائے مذکورہ سے نبض کے مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح رح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہیں پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہیں لا کی لفظ پھیلاتے ہوئے جمیع لطائف مذکورہ پر اور الا اللہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زرد ہے اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہے اور اخفی سب لطائف میں الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہے قلب سے مشائخ مجددیہ میں معمول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچا دے اور کلمہ اِلٰہ کو داہنے مونڈھے پر پستان راست پر پہنچا دے اور کلمہ اِلَّا اللّٰہُ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے

## فصل ساتویں

بیان حقیقت نسبت

مَرْجِعُ الطُّرُقِ كُلِّهَا اِلٰى تَحْصِيْلِ هَيْئَةٍ نَفْسَانِيَّةٍ تُسَمّٰى عِنْدَهُمْ بِالنِّسْبَةِ لِاَنَّهَا اِنْتِسَابٌ وَّارْتِبَاطٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِيْنَةِ وَبِالنُّوْرِ

مرجع مشائخ کے طریقوں کا ہیئات نفسانی کی تحصیل ہے جس کو صوفی نسبت کہتے ہیں اس واسطے کہ نسبت اللہ عزوجل کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے اور ان کے نزدیک

مسمّی بہ سکینہ اور نور ہے وَحَقِيقَتُهَا كَيْفِيَّةٌ حَالَّةٌ فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ التَّشْبِيهِ بِالْمَلَائِكَةِ أَوِ التَّطَلُّعِ الْجَبَرُوْتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہے جو نفس ناطقہ میں حلول کر گئی ہے از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاع یا ناطرف عالم جبروت کے وَتَفْصِيْلُهُ أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَامَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ وَالْأَذْكَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةٌ قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَمَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ لِهٰذَا التَّوَجُّهِ فَهٰذَانِ جِنْسَانِ لِلنِّسْبَةِ تَحْتَ كُلٍّ مِنْهُمَا أَنْوَاعٌ كَثِيْرَةٌ اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بندے نے جب طاعات اور طہارات اور اذکار پر مداومت کی تو اس کو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہے جس کا قیام نفس ناطقہ میں ہے اور اس توجہ سے ملکہ راسخہ پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہے اور ملکہ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دونوں جنسیں ہیں ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ داخل ہیں فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ تَكُوْنُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً رَاسِخَةً فِي الْقَلْبِ سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور عشق کی نسبت ہے تو اس میں محبت کی صفت محکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّيْ عَنْ حُظُوْظِهَا وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يُسَمِّيْهَا نِسْبَةَ أَهْلِ الْبَيْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی ہے اور بیزاری لذات کی نسبت ہے اور والد مرشد اس کو نسبت اہلبیت کہتے تھے وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُشَاهَدَةِ وَهِيَ مَلَكَةُ التَّوَجُّهِ إِلَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَلِلْحُضُوْرِ مَعَ اللّٰهِ أَلْوَانٌ بِحَسْبِ اقْتِرَانِ مَعْنًى مِنَ الْمَحَبَّةِ أَوْ كَسْرِ النَّفْسِ أَوْ غَيْرِهِمَا بِالْيَادْدَاشْتِ وَالنَّفْسُ تَقُوْمُ بِهَا مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ مِنْ هٰذَا اللَّوْنِ وَتُسَمّٰى تِلْكَ الْمَلَكَةُ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ كَثِيْرَةٌ جِدًّا وَصَاحِبُ التَّمْرِيْنِ يُدْرِكُ كُلَّ نِسْبَةٍ عَلٰى حِدَتِهَا وَالْغَرَضُ مِنَ الْأَشْغَالِ تَحْصِيْلُ نِسْبَةٍ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَيْهَا وَالْاِسْتِغْرَاقِ فِيْهَا حَتّٰى تَكْتَسِبَ النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَةً رَاسِخَةً اور منجملہ ان کے مشاہدے کی نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہے حاصل کلام بالاجمال یہ ہے کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا ان کے غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ مخصوص کا

ملکۂ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہے اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمّٰی بہ نسبت ہے اور نسبتیں نہایت بکثرت ہیں اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہے اور ہر اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہے اور اس پر دوام اور مواظبت کرنا اور اس میں ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکۂ راسخہ پیدا کر لے **ف** حاشیۂ منہیہ میں ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طریق کا مآل کار بیان کیا کہ نسبت ہے پھر اس کو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کئے پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اس کو تامل کر تاکہ تو راہ یاب ہو وَلَا تَظُنَّنَّ اَنَّ النِّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَشْغَالِ بَلْ هٰذِهٖ طَرِيْقٌ لِتَحْصِيْلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرٍ فِيْهَا وَغَالِبُ الرَّاْيِ عِنْدِيْ اَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يُحَصِّلُوْنَ السَّكِيْنَةَ بِطُرُقٍ اُخْرٰى فَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيْحَاتِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى شَرِيْطَةِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الطَّهَارَاتِ وَذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ مِنَ الثَّوَابِ وَلِلْعَاصِيْنَ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ الْاِنْفِكَاكُ عَنِ اللَّذَّاتِ الْحِسِّيَّةِ وَالْقِلَاعُ عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلٰى تِلَاوَةِ الْكِتَابِ وَالتَّدَبُّرِ فِيْهِ وَاسْتِمَاعِ كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيْثِ مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ فَكَانُوْا يُوَاظِبُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيْرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ وَهَيْئَةٌ نَفْسَانِيَّةٌ فَيُحَافِظُوْنَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعُمُرِ وَهٰذَا الْمَعْنٰى هُوَ الْمُتَوَارِثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طُرُقِ مَشَايِخِنَا لَا شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنِ اخْتَلَفَ الْاَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِيْلِهَا اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ نہیں حاصل ہوتی مگر ان ہی اشغال سے بلکہ حق یہ ہے کہ یہ اشغال بھی اس کی تحصیل کا ایک طریق ہیں ان ہی میں کچھ انحصار نہیں اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہے کہ حضرات صحابہ اور تابعین سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقوں سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ ان طریق تحصیل کے مواظبت ہے صلوٰت اور تسبیحات پر خلوت میں شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اس کے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالےٰ نے مطیعوں کے واسطے ثواب مہیا کیا ہے اور جو گنہگاروں کے واسطے عذاب معین

فرمایا اس کو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اس کے مواظبت ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اور اس کے معانی میں غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور ان احادیث میں تامل کرنے پر جن سے دل نرم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ حضرات صحابہ اور تابعین اشیاء مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے تو ان کو تقرب الی اللہ کا ملکۂ راسخہ اور ہیئات نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر میں اور یہی مقصود متوارث ہے شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوراثت چلا آیا ہمارے مرشدوں کے طریق میں اس میں کچھ شک نہیں اگرچہ الوان مختلف ہیں اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہیں ف مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہٗ سے سنا کہ قول فیصل اس بات میں یہ ہے کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت احسانیہ ہے اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہو برکات عدالت اور تقوی اور سماحت[1] کے اختلاط کے ساتھ تو ان کے کلام کا محمل اصلی اور ان کے خاص اور عام کا مطمح اولیٰ یہی ہے تو مجھ کو لائق ہے کہ ان حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہم نے بتایا محمول کیجیو چنانچہ ان کے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہیں اور میں نے سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن میں چنگل مارے ہے اور ان کا سلسلہ عالم ارواح میں خطیرۃ القدس کے ساتھ نہج عجیب و رسوخ غریب سے متصل ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ ان کا قول عالم ارواح کے باطن در باطن میں زیادہ تر ہے خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہے حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے ہیں کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہ اور تابعین کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ جس امر کے واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کئے ہیں وہ امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہے گو طریق اس کی تحصیل کے مختلف ہیں تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے

اشغال صوفیا پر اعتراض کا جواب

---

[1] یعنی جوانمردی ۱۲

اور اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کے جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہے ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کے[1] تحصیل نسبت میں ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ ان کو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام رضہ کو قرآن اور حدیث کے فہم میں قواعد صرف و نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل عرب اس کے محتاج ہیں واللہ اعلم ۔

سَمِعْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ وَاقِعَۃً لَہٗ طَوِیْلَۃً رَاٰی فِیْہَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمْ فَقَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ عَنْ نِسْبَتِیْ ہَلْ ہِیَ الَّتِیْ کَانَتْ عِنْدَکُمْ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِیْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْہَا وَتَاَمَّلَ جَلًّا ثُمَّ قَالَ ہِیَ ہِیَ بِلَا فَرْقٍ والد مرشد قدس سرہ سے میں نے سُنا اپنے طویل خواب ذکر کرتے تھے جس میں حسنین اور سید الاولیا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تم کو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاصل تھی تو مجھ امر کیا نسبت میں استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا نسبت وہی ہے بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ النِّسْبَۃِ الْمُدَاوَمَۃِ عَلَی السَّکِیْنَۃِ احوال رَفِیْعَۃٌ تَنُوْبُہٗ مَرَّۃً وَمَرَّۃً فَلْیَغْتَنِمْہَا السَّالِکُ وَلْیَعْلَمْ اَنَّہَا عَلَامَاتُ قُبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَاْثِیْرِہَا فِیْ صَمِیْمِ النَّفْسِ وَسُوَیْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیئے نسبت پر مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتے ہیں گاہے کوئی اور کبھی کوئی سالک ان حالات رفیعہ کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہیں وَمِنْہَا اِیْثَارُ طَاعَۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا سِوَاہُ عَلَیْہِ فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ لَّہٗ فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَطَفِقَ یَتَرَدَّدُ یَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَہٗ ذٰلِکَ فَجَعَلَ یُتْبِعُہٗ بَصَرَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَاِذَا ہُوَ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَقَالَ لَقَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ

---

[1] مثال اس کی ایسی ہے کہ جبتک آفتاب نکلا ہوا ہے ہر چیز پڑھ سکتا ہے آدمی اور جب آفتاب غروب ہو گیا تو حاجت روشنی کی ہوئی پڑھنے کے لیے بس صحابہ رضی اللہ عنہم کیوقت میں آفتاب رسالت طلوع کئے ہوئے تھا کچھ حاجت اشغال کی حضور مع اللہ کے لئے نہ تھی فقط ایک نظر ڈالنے سے جو حال یا کمال ہے وہ کچھ حاصل ہوتا تھا کہ اب چلہ کشی میں وہ حاصل نہیں ہوتا اور اب چونکہ وہ آفتاب عالمتاب غروب ہوا حاجت پڑی ان اشغال کی اس ملکہ حضور کے حاصل کرنے کیلئے ۱۲

[illegible]

ما لی ھذا فتنۃ فجاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لہ الذی اصابہ فی حائطہ من الفتنۃ وقال یا رسول اللہ ھو صدقۃ للہ فضعہ حیث شئت و قصۃ سلیمان علیہ السلام المشار الیھا فی قولہ عز من قائل فطفق مسحا بالسوق والاعناق مشھورۃ معلومۃ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہے طاعات الٰہی کا اس جمیع ماسوا پر اور اس پر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک نے موطا میں عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اڑی سو ادھر ادھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچاں اور زمین پر جھکے ہوئے تھے کہ اس کا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہؓ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اس کے ساتھ دوڑایا کئے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو یہ کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق میں فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرتؐ سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ میں اس کو رکھئے اور دیجئے جہاں کہیں چاہئے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جس کا اس آیت میں اشارہ ہے فطفق مسحا بالسوق والاعناق مشھور اور معلوم ہے مترجم کہتا ہے قصہ مذکور مجملا یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بار گھوڑوں کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا کہ گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹی جاویں خلاصہ یہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہے اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعت حق میں خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اس چیز کو دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہے چنانچہ ابو طلحہؓ نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمان نے گھوڑوں کو مروا ڈالا ومنھا غلبۃ الخوف من اللہ تعالیٰ بحیث یظھر علی ظاھر البدن والجوارح لہ اثر اخرج الحفاظ فی الاصول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ الی ان قال ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ وفی الحدیث ان عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قام علی قبر فبکی حتی ابتلت لحیتہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی باللیل ازیز کازیز المرجل اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اس

اس طرح پر کہ اس کا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے حفاظ حدیث نے اصول میں یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصوں کو اللہ تعالے اپنے سایۂ رحمت میں رکھے گا یہانتک کہ پانچواں[1] شخص فرمایا کہ وہ مرد ہے جس نے اللہ کو خالی مکان میں یاد کیا پھر اس کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگیں اور حدیث میں وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے تو اتنا روئے کہ ڈاڑھی تر ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینہ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنے کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینہ مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہے ف مولانا نے فرمایا حدیث میں وارد ہے کہ دوزخ میں نہ داخل ہوگا وہ مرد جو رویا اللہ کے خوف سے یہانتک کہ دودھ تھن میں پھر[2] جاوے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھے آنکھیں نہ تھمتی تھیں آنسوؤں سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی اَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب اڑ گیا خوف سے وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ قَدْ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءٍ مِنَ النُّبُوَّةِ وَاَنَّهُ قَالَ لَنْ يَّبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ وَبِهِ فُسِّرَ قَوْلُهُ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہے گا میرے بعد نبوت سے مگر مبشرات صحابہ نے کہا اور مبشرات کیا ہیں یا رسول اللہ فرمایا

---

[1] اسکے آگے یہ ہے کہ اس دن کہ نہیں ہے ہوگا مگر سایہ اسکا ایک تو امام عادل اور نوجوان کہ نشوونما پایا اس نے اللہ کی عبادت میں اور وہ شخص کہ دل اسکا مسجد میں لگا رہتا ہے جب نکلتا ہے مسجد سے یہانتک کہ پھر آوے مسجد میں اور وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں اور جمع بھی ہوتے ہیں محبت پر اور جدا بھی ہوتے ہیں محبت پر یعنی حاضر اور غائب محبت یکساں رکھتے ہیں اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تنہائی میں پس جاری ہوئیں آنکھیں اسکی آنسوؤں سے اور وہ شخص کہ بلایا اسکو ایک عورت حسب جمال والی نے پس کہا اس نے کہ میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اسکو یہانتک کہ نہ جانا بائیں ہاتھ اسکے نے یعنی اسطرح کچھ دیا کہ داہنے ہاتھ والے کو دیا تو بائیں ہاتھ والے کو خبر نہ ہوئی اسکی یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے ۱۲ مشکوۃ

[2] اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں جیسے دودھ کا تھنوں میں پھر جانا محال ہے ایسا ہی اس کا دوزخ میں جانا محال ہے ۱۲۔

نیک خواب جس کو نیک مرد دیکھے یا اس کے واسطے دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ ان کیواسطے بشارت ہے زندگانی دنیا میں تفسیر کیا گیا ہے برویائے صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت دنیاوی سے سچے خواب مراد ہے **ف** مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکوں کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اس کی تعبیر فرماتے تھے وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ أَوْ رُؤْيَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ رُؤْيَةُ الصَّالِحِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّكَةِ كَبَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْوَقَائِعِ الْاٰتِيَةِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَاٰى اَوِ الْمَاضِيَةِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ اَوْ رُؤْيَةُ الْاَنْوَارِ وَالطَّيِّبَاتِ كَشُرْبِ اللَّبَنِ اَوِ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ مِمَّا هُوَ مَذْكُوْرٌ فِي كِتَابِ الرُّؤْيَا مِنَ الْاُصُوْلِ وَرُؤْيَةُ الْمَلَائِكَةِ فَفِي الْحَدِيْثِ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ ظُلَّةٌ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ اِلٰى اٰخِرِ الْقِصَّةِ اور رویائے صالحہ سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہے خواب میں دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیاء علیہم السلام کا اس کے بعد مکانات متبرکہ کا خواب میں دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اس کے بعد رتبہ ہے وقائع آیندہ کا دیکھنا کا کہ مطابق رویت کے واقع ہوں یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا میں مذکور ہے اور اسی طرح فرشتوں کا دیکھنا جاگنے کی حالت میں حدیث میں وارد ہے کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سائبان ظاہر ہوا جس میں چراغ سے تھے تا آخر قصہ **ف** قصہ مذکورہ بحوالہ صحیحین کی روایت سے یوں ہے کہ اُسید بن حضیر تہجد کے وقت سورۂ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جس میں چراغوں کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ ان کا گھوڑا بھڑکنے لگا انھوں نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ وہ

کیا تھا انھوں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت ان کو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہ ہوتے مترجم کہتا ہے رویت نبوی جمیع مقامات سے اس واسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں ابی ہریرہ رضہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھکو خواب میں دیکھا اس نے مجھکو فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میری صورت نہیں پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا کہ دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہے احمد ترمذی نے عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبریٰ رضہ نے کہا کہ اس نے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اس پر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس پر لباس سفید نہ ہوتا وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ الْوَاقِعِ نَعَمْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہے اور وہ خاطر جو مطابق ہے واقع کے سوا البتہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطے نور الٰہی کے نظر کرتا ہے مترجم کہتا ہے کہ فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہے۔ وَمِنْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُوْرُ مَا يَطْلُبُهٗ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِجُهْدِ هِمَّتِهٖ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِي الْحَدِيْثِ رُبَّ اَغْبَرَ وَاَشْعَثَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُعْبَاُ بِهٖ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهِ الْوُتَاتُ لَعَمْ وَاَمْثَالُهَا دَالَّةٌ عَلٰى صِحَّةِ اِيْمَانِ الرَّجُلِ وَقُبُوْلِ طَاعَاتِهٖ وَسِرَايَةِ النُّوْرِ فِيْ صَمِيْمِ قَلْبِهٖ فَلْيَغْتَنِمْهَا

فراست صادقہ

اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اس کا جس کا اللہ سے طالب ہو اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث میں ہے کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشاں مو پرانے پھٹے کپڑوں والا جس کو کوئی خیال میں نہیں لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالے اس کی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک اس کی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اس نے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایسے حالات بلند دلالت کرتے ہیں مرد کی صحت ایمان پر اور اس کی طاعات کے قبول ہونے پر اور نور سرایت کر جانے پر اس کے قلب کے باطن میں تو سالک ان کو غنیمت جانے

ثُمَّ بَعْدَ حُصُوْلِ النِّسْبَةِ عُرُوْجٌ آخَرُ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءُ بِهٖ وَالْحَقُّ عِنْدِيْ أَنَّهٗ لَيْسَ مُتَوَاتِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ الْمَشَائِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ هُوَ مَوْهِبَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَهَبُهٗ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ مِنْ غَيْرِ تَوَارُثٍ وَمِمَّا يَشْهَدُ لِهٰذَا الْمَعْنٰى مَا رُوِيَ أَنَّ خَوَاجَهْ نَقْشْبَنْد سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَةِ شُيُوْخِهٖ فَقَالَ لَمْ يَصِلْ أَحَدٌ إِلٰى جَذْبَةٍ فَأَوْصَلَنِيْ إِلَى اللّٰهِ قَضِيَّةٌ لِمَا وَرَدَ جَذْبَةٌ مِّنْ جَذَبَاتِ اللّٰهِ تُوَازِيْ عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ هٰذَا مَعَ أَنَّ سِلْسِلَةَ شُيُوْخِهٖ مَعْلُوْمَةٌ وَمَعْرُوْفَةٌ مَنْ شَاءَ هٰذَا الْعُرُوْجَ فَلْيَرْجِعْ إِلٰى سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللّٰهُ الْهَادِيْ پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے فنافی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بواسطہ مشائخ سند متصل سے متواتر نہیں بلکہ یہ تو خدا کی داد ہے جس کو اپنے بندوں میں سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہے جو خواجہ نقشبند رح سے منقول ہے کہ کسی نے ان کے پیروں کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تعالیٰ تک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہیں پہنچا بلکہ مجھ کو کشش ربانی پہونچگئی سو اس نے مجھ کو اللہ تک پہنچا دیا یہ کلام مطابق ہے اس حدیث مروی کے کہ کششوں ربانیہ سے ایک کشش جن اور انسان کے عمل کے مطابق ہے اس کو یاد رکھنا باایںہمہ خواجہ نقشبند رح کے مرشدوں کا سلسلہ معروف اور مشہور ہے سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے وہبی ہونے کی نہ کسبی ہونے کی تو ہماری اور کتابوں کی طرف رجوع کرے اللہ جل شانہ رہنما ہے **ف** مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا کہ اس مقدمہ کو ہمنے کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں بتفصیل بیان کیا ہے جسکو شوق ہو وہ اس کتاب کو دیکھے

## فصل آٹھویں

(اعمال مجربہ خاندانی حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ)

فِيْ شَيْءٍ مِّنْ فَوَائِدِ سَيِّدِي الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّهٗ اس فصل میں والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فائدے مذکور ہیں یعنی حضرت مصنف رح کے خاندانی اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے أَوْصَانِيْ سَيِّدِي الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهٗ بِمُوَاظَبَةِ يَا مُغْنِيْ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةً وَأَلْفَ مَرَّةٍ وَسُوْرَةِ الْمُزَّمِّلِ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً فَإِنْ لَّمْ

تَسْتَطِعْ فَاِحْدَیٰ عَشَرَ مَرَّةً وَقَالَ هٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنَى الْقَلْبِيِّ وَالظَّاهِرِ كِلَيْهِمَا والد مرشد قدس سرہ نے مجھ کو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ دونوں عمل غنائے دلی اور ظاہری دونوں کے واسطے مجرب ہیں[1] وَاَوْصَانِي بِمُوَاظَبَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ وَقَالَ بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجھ کو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کی سبب سے ہم نے پایا جو پایا[2] ........ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِذَا جَاءَكَ مَنْ بِنَا لَهُ ضِرْسُهُ اَوْ رَاْسُهُ اَوْ تَوَجَّعُهُ الرِّيَاحُ فَخُذْ لَوْحًا طَاهِرًا وَضَعْ عَلَيْهِ رَمْلًا طَاهِرًا وَاكْتُبْ بِمِسْمَارٍ اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّيْ وَشَدِّدْ بِالْمِسْمَارِ عَلَى الْاَلِفِ وَاقْرَءِ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَصَاحِبُ الْاَلَمِ وَاضِعٌ اُصْبُعَهُ عَلٰى مَوْضَعِ الْاَلَمِ بِقُوَّةٍ ثُمَّ اِسْئَلْهُ هَلْ شُفِيْتَ فَاِنْ شُفِيَ فَبِهَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْبَاءِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهُ كَالْاُوْلٰى فَاِنْ شُفِيَ فَبِهَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْجِيْمِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثًا وَهٰكَذَا اِلٰى تَصِلَ اِلٰى اٰخِرِ الْحُرُوْفِ اِلَّا وَقَدْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اور سنا میں نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالاں آوے یا اس کو ریاح ستاتے ہوں تو ایک تختی یا پٹڑی پاک لے اور اس پر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے داب اور ایک بار سورہ فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھ کہ تجھ کو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے اور نہیں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے اور دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہیں اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جائے اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا

---

[1] اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورہ مزمل کا اکتالیس بار بھی منقول ہے اور بعض سے نماز میں پڑھنا اسکا اس طرح کہ عشاء کے بعد دو رکعتوں میں اکتالیس بار پڑھے اس طرح اکیس بار پہلی رکعت میں اور بیس بار دوسری رکعت میں اور مولوی فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں مجرب اسکا ایک طریق یوں کہ بعد سنت فجر کے ایک بار اور بعد ہر نماز کے پنجگانہ میں سے دو دو بار کہ سب روز میں گیارہ بار ہو جاوے اور اس فقیر کو ان سب طریق کی اجازت ہے اور جو چاہے پڑھے اسکو بھی میری طرف سے اجازت ہے جَرَّبْتُ هٰذَا الْعَمَلَ فَوَجَدْتُهُ كَذٰلِكَ

[2] ظفر جلیل میں کچھ فائدے درود شریف کے اور الفاظ اس کے بیش لکھے ہیں جو چاہے اس میں سے دیکھ لے اور صلوۃ کا ستر بار ہر روز پڑھنا قضائے حوائج کیلئے ایک بزرگ سے مجھ کو پہنچا ہے اسکی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے"

جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پہونچے گا مگر یہ کہ خدا اس کے اندر ہی شفا عنایت کرے ۱۲
وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِذَا عَنَّتْ لَكَ حَاجَةٌ اَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَاَرَدْتَ اَنْ يَّرْجِعَهُ اللّٰهُ سَالِمًا
غَانِمًا اَوْ كَانَ لَكَ مَرِيْضٌ فَاَرَدْتَ اَنْ يَّشْفِيَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاقْرَاْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ
اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ اور میں نے والد مرشد سے سنا

برائے دفع حاجت وادآئے غائب وشفاء مریض

فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے
کہ حق تعالے اس کو صحت بخشے تو سورہ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان
میں پڑھ ف مولانا نے حاشیہ میں فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام منقول ہے کہ جو فاتحۃ
الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے منہ پر چھینٹا
مارے تو حق تعالے اس کو فائدہ بخشے وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ
الْمَجْنُوْنُ وَخِيْفَ عَلَيْهِ الْجُنُوْنُ فَاكْتُبْ لَهٗ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى
اَرْبَعِيْنَ كِسْرَةً مِنَ الْخُبْزِ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ
الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا وَمُرْهُ اَنْ يَّاْكُلَ كُلَّ يَوْمٍ كِسْرَةً اور میں نے سنا ان

برائے گزیدن سگ دیوانہ

ہی حضرت سے فرماتے تھے جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اس کو دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو
اس آیت کو روٹی کی چالیس ٹکڑوں پر لکھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا الخ رُوَيْدًا تک اور اس سے
کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے[2] وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ
لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اور میں نے ان حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات

برائے دفع فاقہ

پڑھے اس کو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم[3]
وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ عِنْدَ نَوْمِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَسَاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّوْقِظَهٗ فِيْ اَيِّ سَاعَةٍ اَرَادَ اَيْقَظَهُ

بیدار شدن از شب

اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا اور میں نے ان حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالے

---

[1] اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہونچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو سورہ الحمد اکتالیس بار ساتھ وصل بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے پڑھ کر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ مرض اس کا جاتا رہیگا اور اگر فرصت نہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے ۱۲

[2] سنا اس فقیر نے اپنے استاد مولانا اسحق صاحب رحمۃ اللہ سے فرماتے تھے جس کو باولا کتا کاٹے تو ایک ٹکڑا ابانات کا تھوڑے سے گڑ میں لپیٹ کر کھلا دے تو انشاء اللہ تعالے زہر اس کا کہیں اثر نہ کرے گا ۱۲ ق

[3] اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ نے حزب البحر کی شرح میں حدیث سے یا کسی صحابی سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار روز پڑھ لیا کرے اس کو فاقہ نہیں ہو چکیگا ۱۲ ق

www.ubqari.org

عمل حفظ اطفال

برائے امان از ہر آفت

سے یہ دعا کرے کہ اس کو جگادے جس وقت کا ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اس کو جگا دیگا اسی وقت مترجم کہتا ہے سورۂ کہف کی آیات مذکورہ یہ ہیں ...... اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ لعزیزی وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اُكْتُبْ هٰذِهِ التَّعْوِيْذَةَ وَعَلِّقْهَا فِيْ عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی گردن میں لٹکا حق تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا بسم اللہ آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اس کا یہ ہے کہ بواسطہ کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے والے کی آنکھ کے شر سے میں نے پناہ پکڑی دس لاکھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعہ میں وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ هٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ كُلِّ اٰفَةٍ يَقْرَؤُهٗ صَبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ط اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور سنا میں نے ان سے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہے ہر آفت سے پڑھا کرے اس کو صبح اور شام ترجمہ اس کا یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہے اور کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے تجھی پر میں نے بھروسا کیا اور تو ہی مالک ہے عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہے گناہ

سے اور نہ قوت ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہے جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے اور ہر چیز کو شمار میں کر لیا ہے گن کر خداوندا میں پناہ مانگتا ہوں اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جس کی چوٹی کو تو تھامنے ہے یعنی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے مقرر میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے اور تو ہر چیز کا نگہبان ہے البتہ میرے کام کا بنانیوالا اللہ ہے جس نے قرآن اتارا اور وہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے سو اگر وہ نہ مانیں اور گردن کشی کریں تو کہہ مجھکو اللہ کافی ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اُس کے اُسی پر میں نے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْیَقُلْ کٓھٰیٰعٓصٓ کُفِیْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِیْتُ فَلْیَقْبِضْ کُلَّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْیَدِ الْیُمْنٰی عِنْدَ کُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ مِنَ الْیُسْرٰی عِنْدَ کُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الثَّانِیْ ثُمَّ لِیَفْتَحْھُمَا جَمِیْعًا فِیْ وَجْہِ مَنْ یَّخَافُ مِنْہُ اور میں نے حضرت والد سے سُنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اس کو چاہیئے یوں کہے کٓھٰیٰعٓصٓ کُفِیْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِیْتُ اور چاہیئے کہ دہنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اوّل کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کئے چلا جاوے پھر دونوں کو کھولدے اس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے مترجم کہتا ہے لفظ اوّل سے کٓھٰیٰعٓصٓ اور لفظ ثانی سے حٰمٓعٓسٓقٓ مراد ہے یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری انگلی بند کرلے اور یائے تحتانیہ کے بعد تیسری انگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچویں بند کرلے اور علی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے

برائے حفاظت از ظالم

وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ سِتُّ اٰیَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰی بِاٰیَاتِ الشِّفَاءِ یَکْتُبُھَا لِلْمَرِیْضِ فِیْ اِنَاءٍ فَیَمْحُوْھَا بِالْمَاءِ وَیَشْرَبُ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَاءٌ اور میں نے سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتیں ہیں قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے ان کو ایک برتن

آیات شفا برائے مریض

ہیں لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے آیات مذکورہ وَيَشْفِ سے آخر تک ہیں ...... وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً تَنْفَعُ مِنَ السِّحْرِ وَتَكُوْنُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ وَاللُّصُوْصِ وَالسِّبَاعِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَاٰيَتَانِ بَعْدَهَا اِلٰى خَالِدُوْنَ وَثَلٰثٌ مِّنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَثَلٰثٌ مِّنَ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ اِلٰى مُحْسِنِيْنَ وَاٰخِرُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ وَعَشْرُ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰٓفّٰتِ اِلٰى لَازِبٍ وَاٰيَتَانِ مِنْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ اِلٰى تَنْتَصِرَانِ وَاٰخِرُ الْحَشْرِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاٰيَتَانِ مِنْ قُلْ اُوْحِيَ وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا اِلٰى شَطَطًا فَصْلٌ وَهِيَ الْاٰيَاتُ الْمُسَمَّاةُ بِثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَّكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يَزِيْدُ عَلَيْهَا الْفَاتِحَةَ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَيَاْخُذُ مِنْ اَوَّلِ السُّوْرَةِ قُلْ اُوْحِيَ اِلٰى شَطَطًا اور میں نے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے چار آیتیں سورہ بقرہ کے اوّل کی اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں اسکے بعد کی خَالِدُوْنَ تک اور تین آیتیں آخر سورہ بقرہ کی یعنی لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے آخر تک اور تین آیتیں سورہ اعراف کی اِنَّ رَبَّكُمُ سے مُحْسِنِيْنَ تک اور سورہ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر تک اور دس آیتیں صَافَّاتِ کے اوّل سے لَازِبٍ تک اور دو آیتیں سورہ رحمٰن کی يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْتَصِرَانِ تک اور آخر سورہ حشر کی لَوْ اَنْزَلْنَا سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن یعنی قُلْ اُوْحِيَ کی وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا سے شَطَطًا تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس آیت سے مسمّٰی ہیں اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ اور قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اوّل آیت یعنی قُلْ اُوْحِيَ سے شَطَطًا تک لیتے تھے

مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہٗ نے آیات مذکورہ کا پتہ بتایا بطور اختصار کے کہ واقف سمجھ لے گا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیت ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش کرنی پڑے الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ

سی و سہ آیتہ برائے دفع از سحر و محافظت از دزداں و درندگان

يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ أُولٰٓئِكَ
عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ط
لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ
عِنْدَهٗٓ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ
إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ ۝ لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۚ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۚ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا أَوْلِيٰٓؤُهُمُ
الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ إِلَى الظُّلُمٰتِ ط أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۚ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ
وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِيْنَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقف وَاغْفِرْ لَنَا وقف
وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلٰنَا وقف فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهٖ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا
وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ
أَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ
سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ
ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

المشارق ۞ انا زینا السماء الدنیا بزینة الکواکب ۞ وحفظا من کل شیطان مارد ۞ لا یسمعون الی الملا الاعلی ویقذفون من کل جانب دحورا ولهم عذاب واصب ۞ الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب ۞ فاستفتهم اهم اشد خلقا ام من خلقنا انا خلقناهم من طین لازب ۞ یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان ۞ فبای الاء ربکما تکذبان ۞ یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ۞ لو انزلنا هذا القران علی جبل لرایته خاشعا متصدعا من خشیة الله وتلک الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون ۞ هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم ۞ هو الله الذی لا اله الا هو الملک القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان الله عما یشرکون ۞ هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنی ج یسبح له ما فی السموت والارض ج وهو العزیز الحکیم ۞ قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا یهدی الی الرشد فامنا به ج ولن نشرک بربنا احدا ۞ وانه تعالی جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا ۞ وانه کان یقول سفیهنا علی الله شططا ۞ و یقول اذا ظهر مرض الحصبة فخذ خیطا ازرق واقرأ سورة الرحمن وکلما مررت علی قوله تعالی فبای الاء ربکما تکذبان ۞ فاعقد عقدة وانفث فیها وعلق الخیط فی عنق الصبی یعافه الله تعالی من ذلک المرض اور میں نے حضرت والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اس پر سورہ رحمن پڑھ اور ہر بار کہ فبای الاء ربکما تکذبان پر پہنچے تو ایک گرہ دے اور اس پر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالی اسکو اس بیماری سے آرام دے گا وسمعته یقول اسماء اصحاب الکهف امان من الغرق والحرق والنهب والسرق الهی بحرمة یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کسفططیونس تبیونس یوانس بوس وکلبهم قطمیر وعلی الله قصد السبیل ومنها جائر اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے الہی سے آخر تک دعا کرے

برائے چیچک

نام اصحاب کہف برائے امان از غرق و آتش زدگی و غارتگری و دزدی و برائے حاجت روائی

وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِذَا اعْتَرَضَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاقْرَأْ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ اَلْفًا وَّمِائَتَيْ مَرَّةٍ اِثْنَا عَشَرَ يَوْمًا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ حَاجَتَكَ هٰذِهٖ عَزَائِمُ اَجَازَنِيْ سَيِّدِيْ الْوَالِدُ بِهَا فِيْ جُمْلَةِ مَا اَجَازَنِيْ اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت درپیش آوے تو یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حقتعالیٰ تیری حاجت بر لاویگا اور ان اعمال مذکورہ کو اول فصل سے یہانتک مجھ کو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہے منجملہ اور اعمال کے کہ جنمیں مجھکو اجازت فرمائی ہے لہ لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمُهِمَّةِ يَرْكَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّالِثَةِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الرَّابِعَةِ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَقُوْلُ رَبِّ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ مِائَةَ مَرَّةٍ

برائے حاجت روائی

حاجات مشکلہ کے بر آنے کے واسطے چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ سو بار پڑھے اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر کے رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار **ف** مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھ کو تعجب آتا ہے اُس شخص سے کہ بواسطہ انکے دعا کرے

نماز برائے قضائے حاجات

---

لہ صلوٰۃ الحاجۃ جو حدیث شریف میں آئی ہے وہ ظفر جلیل وغیرہ کتب جلیلہ میں مذکور ہے پڑھنا اسکا سب سے افضل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے لہ جناب مولانا عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ نے بیچ تفسیر سورۂ نون کے تحت آیت لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ الآیۃ کے لکھا ہے کہ مشائخ معتبرین سے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے آیت لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ الآیۃ پڑھنا بارہا تجربہ ہے اور طریق اسکے پڑھنے کے دو ہیں ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار بصفت اجتماعی ایک مجلس میں پڑھے دوسری یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھ کر ساتھ شرائط طہارت اور استقبال قبلہ پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لیوے اور بعد اسکے اس پانی میں ہاتھ اپنا ڈال کر اپنے بدن اور منہ پر پھیرتا رہے تین دن یا سات یا چالیس روز اسی ترکیب سے پڑھے انتہی اور ظفر جلیل میں واسطے دشمن دعاؤں دفع غم کے قول حضرت امام جعفر صادق کا بیچ فضائل ان چاروں آیتوں کے خوب لکھا ہے جو چاہے دیکھ لے ۱۲

اور قبول ہو فائدہ جلیلہ حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہٗ نے چار باب میں فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب میں جلالی ہو یا جمالی حکم میں کبریت احمر کے ہے اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے کیواسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع الاثر ہے جس امر میں چاہے اس آیت سے دعا کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں اور طریقہ دعا کا انھوں نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے ہیں ایک یہ کہ بارہ دن تک بنیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہوسکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھ لے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ کہ اسکی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جس کی صحت قرآن مجید سے بھی ہوا اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوائے اس کے قرآن میں اس کی شان میں وارد ہے فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ

وَلِمَنْ خَبَطَہُ الشَّیْطَانُ یُقْرَأُ فِیْ اُذُنِہِ الْیُسْرٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ اور جسکو شیطان باولا کر ڈالے یعنی جسپر آسیب کا خلل ہو تو اسکے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ وَاَیْضًا یُؤَذَّنُ فِیْ اُذُنِہٖ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّیَقْرَأُ الْفَاتِحَۃَ وَالْمُعَوِّذَاتِ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَالطَّارِقِ وَاٰخِرَ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ وَسُوْرَۃِ الصّٰفّٰتِ کُلَّہَا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْتَرِقُ اور دفع آسیب کا یہ عمل بھی ہے کہ اسکے کان میں سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق یعنی والسماء والطارق اور سورہ حشر کی آیتیں یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاویگا وَاَیْضًا یَقْرَأُ فِیْ اُذُنِہٖ اَفَحَسِبْتُمْ اِلٰی اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور آسیب زدہ کیواسطے یہ بھی عمل ہے کہ اس کے کان میں آخر سورہ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ۝

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۝ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ج اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ وَاَیْضًا یَقْرَأُ عَلٰی مَاءٍ طَاھِرٍ الْفَاتِحَۃَ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَخَمْسَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْجِنِّ وَیَرُشُّ بِہٖ وَجْھَہٗ فَاِنَّہٗ یُفِیْقُ وَاِذَا اَحَسَّ بِالْجِنِّیْ فِیْ مَکَانٍ فَرَشَّ مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ فِیْ نَوَاحِ الْمَکَانِ فَاِنَّہٗ لَا یَعُوْدُ اِلَیْہِ

اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی پڑھے اور اس پانی کا اس کے منہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آجاوے گا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو سو اسی پانی سے اس مکان کی لہ نواحی میں چھینٹے مارے تو وہاں پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہے سورہ جن کی آیت مذکورہ یہ ہیں قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَا اَحَدًا وَّاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْھُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۝

لہ یعنی اطراف ۱۲

وَلِاِلْمَامِ الشَّیْطَانِ بِالْبَیْتِ وَرَمْیِھِمْ بِالْحِجَارَۃِ یَقْرَأُ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا اِلٰی رُوَیْدًا ۝ عَلٰی اَرْبَعَۃِ مَسَامِیْرَ یُتْلٰی عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یُدْفِنُھَا فِیْ اَرْبَعَۃِ اَطْرَافِ ذٰلِکَ الْبَیْتِ اور واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور انکے پتھر پھینکنے کے لئے یہ آیت پڑھے اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا ۝ فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا ۝ چار لوہے کی کیلوں پر ہر کیل پر پچیس پچیس بار پھر ان کو گھر کے چاروں کونوں میں ٹھونکدے وَاَیْضًا یَکْتُبُ اَسْمَاءَ اَصْحٰبِ الْکَھْفِ فِیْ جُدْرَانِ الْبَیْتِ اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی دیواروں میں لکھے وَلِلْعَقِیْمَۃِ یَکْتُبُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فِیْ رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ یُعَلَّقُ فِیْ عُنُقِھَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ اِلٰی جَمِیْعًا وَاَیْضًا یَقْرَأُ عَلٰی اَرْبَعِیْنَ قَرَنْفُلًا عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ کَظُلُمٰتٍ اِلٰی نُوْرِہٖ ۝ تَاکُلُ کُلَّ یَوْمٍ وَاحِدًا وَّابْتِدَاءُ اٰتٍ مِنْ وَقْتِ فَرَاغِھَا مِنْ غُسْلِ الْحَیْضِ وَیُوَاقِعُھَا زَوْجُھَا فِیْ تِلْکَ الْاَیَّامِ اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِہِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِہِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا

ایضاً عمل برائے آسیب زدہ و برائے دفع از خانہ ایضاً برائے عقیمہ

پھر اس تعویذ کو اس کی گردن میں باندھے اور یہ بھی عقیمہ کے واسطے ہے کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ط ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ ہ اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع کرے حیض کے غسل کی ہونے سے اور ان دنوں میں اسکا زوج اس سے صحبت کرتا رہے **ف** مولانا نے فرمایا اور شرائط اس عمل کی یہ ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اس پر پانی نہ پیوے وَالَّتِي تَمْلِصُ جَنِينَهَا يَأْخُذُ خَيْطًا مُعَصْفَرًا عَلَى مِقْدَارِ طُولِهَا وَيَعْقِدُ عَلَيْهِ تِسْعَ عُقَدٍ يَنْفُثُ فِي كُلٍّ مِّنْهَا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَى مُحْسِنُونَ ہ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ إِلَى آخِرِهَا اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اسکے قد کے برابر لے اور اس پر نو گرہیں لگا دے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ہ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ اور قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور پھونکدے الَّتِي ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتُبُ فِي رُقْعَةٍ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ہ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ أَهْيًا اشْرَاهِيًا وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِي ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِي فَخِذِهَا الْيُسْرَى فَإِنَّهَا تَلِدُ سَرِيعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُورِ عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ دُعَاءُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ اور جس عورت کو دردزہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت لکھے وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ہ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ہ أَهْيًا أَشْرَاهِيًا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اسکی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی میں کہتا ہوں مجھ کو یاد ہے جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمش یہ کلمہ یعنی اھیا اشراھیا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہے معنی اس کے یہ کہ اے زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کہتا ہے اِھیا بکسر ہمزہ و اِشراھیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہے یعنی وہ ازلی کہ کبھی اس کو زوال نہیں اور اَشراھیا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہے بزعم علمائے یہود کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورۃ سے حقت تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو جلد جنے الخ

برائے دفع اسقاط جنین

برائے دردزہ

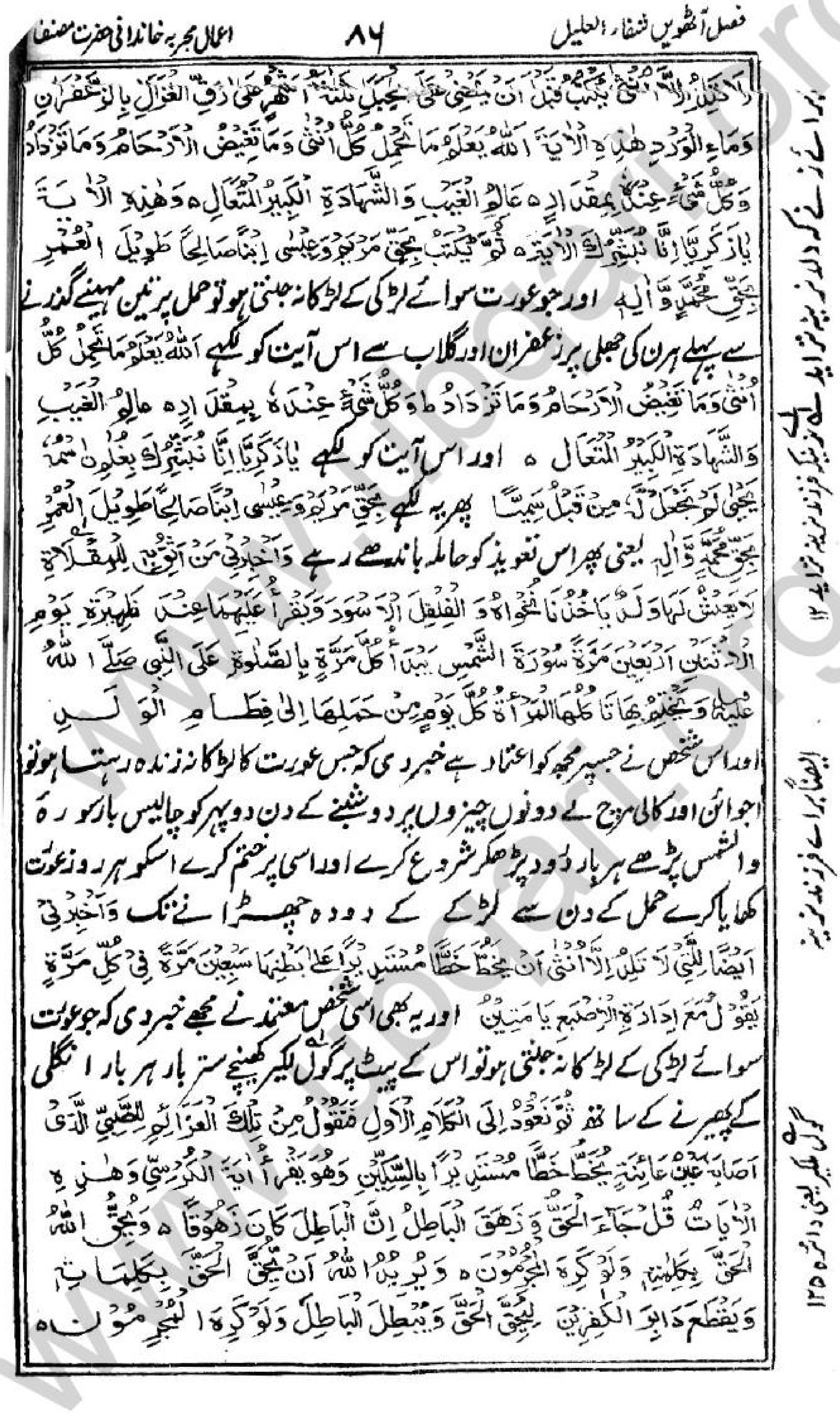

لَا تَلِدُ اِلَّا الْاُنْثٰی یُکْتَبُ قَبْلَ اَنْ یَّمْضِیَ عَلٰی حَبْلِهَا ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ عَلٰی رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ الْاٰیَةَ اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ه عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ه وَهٰذِهِ الْاٰیَةَ یٰزَكَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ الْاٰیَةَ ه ثُمَّ یُكْتَبُ بِحَقِّ مَرْیَمَ وَعِیْسٰی اِبْنًا صَالِحًا طَوِیْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ط وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ه عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ه اور اس آیت کو لکھے یٰزَكَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا پھر یہ لکھے بِحَقِّ مَرْیَمَ وَعِیْسٰی اِبْنًا صَالِحًا طَوِیْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ یعنی پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ لِلْمِقْلَاةِ لَا یَعِیْشُ لَهَا وَلَدٌ بِاَنْ تَاْخُذَ نَانَخْوَاهُ وَالْفُلْفُلَ الْاَسْوَدَ وَیُقْرَاُ عَلَیْهِمَا عِنْدَ الظَّهِیْرَةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّةً سُوْرَةَ الشَّمْسِ یَبْدَاُ كُلَّ مَرَّةٍ بِالصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَیَخْتِمُهَا تَاْكُلُهَا الْمَرْاَةُ كُلَّ یَوْمٍ مِّنْ حَمْلِهَا اِلٰی فِطَامِ الْوَلَدِ

اور اس شخص نے جسپر مجھ کو اعتماد ہے خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لے دونوں چیزوں پر دوشنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک وَاَخْبَرَنِیْ اَیْضًا لِلَّتِیْ لَا تَلِدُ اِلَّا الْاُنْثٰی اَنْ یُّخَطَّ خَطًّا مُّسْتَدِیْرًا عَلٰی بَطْنِهَا سَبْعِیْنَ مَرَّةً فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ یَقُوْلُ مَعَ اِدَارَةِ الْاِصْبَعِ یَا مَتِیْنُ اور یہ بھی اسی شخص معتمد نے مجھے خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار انگلی کے پھیرنے کے ساتھ ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَی الْكَلَامِ الْاَوَّلِ فَنَقُوْلُ مِنْ تِلْكَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِیِّ الَّذِیْ اَصَابَهٗ عَیْنٌ عَائِنَةٌ یُخَطُّ خَطًّا مُّسْتَدِیْرًا بِالسِّكِّیْنِ وَهُوَ یَقْرَاُ اٰیَةَ الْكُرْسِیِّ وَهٰذِهِ الْاٰیَاتِ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ه وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ه وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ه

برائے زنے کہ ولد نرینہ نزاید لے زنیکہ فرزند نرینہ نزاید ۱۲

ایضاً برائے فرزند نرینہ

گول لکیر یعنی دائرہ ۱۲۵

www.ubqari.org

اعمال برائے چشم زخم ساحرہ کہ در ہندی ڈائن و ٹھیا گویند

وَيَمْحُو اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ثُمَّ يَرْكُزُ السِّكِّيْنَ فِيْ وَسَطِ الدَّائِرَةِ وَيَقُوْلُ رَكَزْتُهَا فِيْ قَلْبِ الْعَائِنِ ثُمَّ يَسْتُرُهَا تَحْتَ صَحْفَةٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہیں پہلے کلام کی طرف تو کہتے ہیں ان ہی عزیمتوں سے یعنی جنکی والا ماجد سے اجازت ہے یہ عمل ہے اس لڑکے کے واسطے جس کو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی ہو اس عورت کو ڈائن اور ٹھیا بھی کہتے ہیں ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیتوں کو پڑھتے ہوئے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَيَمْحُو اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑ دے اور کہے کہ میں نے چھری ٹھونک دی نظر لگانے والے کے دل میں پھر اسکو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا قعب کے نیچے یعنی طباق کے نیچے وَاَيْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ يَا فُلَانُ وَدَعَاهُ بِاسْمِهٖ وَقْتَ اِصَابَتِهٖ اَوْ وَقْتَ حِكَايَتِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ بَطَلَ عَمَلُهٗ اور یہ بھی ہے کہ جو نظر لگانیوالے یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اس کا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اس وقت جب خود اسکا ذکر کرے تو اس کا اثر باطل ہو جائیگا

ایضاً برائے چشم زخم

وَاَيْضًا اِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ وَالْعَائِنُ اُمِرَ اَنْ يَغْسِلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ اِنَاءٍ وَّصَبَّ ذٰلِكَ الْمَاءَ عَلَى الْمَعْيُوْنِ بَرَأَ مِنْ سَاعَتِهٖ قُلْتُ اَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا اَمْرَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِيْبًا مِّنْ هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ اور یہ بھی ہے کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانیوالا ثابت ہو جائے تو اسکے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن میں اور اس پانی کو اسپر چھڑکے جس پر نظر لگی تو اسی دم اچھا ہو جاوے میں کہتا ہوں امام مالک نے موطا میں روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگانے والے کو اسیطرح کے مانند

حکم کے مانند حکم یعنی شرم گاہ وغیرہ کے دھونے کا ف مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں
مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر
پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم سے دھلائے تو دھو دیجئے اگر دفع نظر کیواسطے
کوئی تم سے درخواست کرے کہ منہ وغیرہ دھو دیجئے تو دھو دینا چاہیئے کہ شاید تمہاری
ہی نظر لگ گئی ہو اور اس کا برا ماننا عیب ہے اور روایت ہے کہ عثمان رض نے ایک خوبصورت
لڑکا دیکھا تو فرمایا کہ اسکی ٹھوڑی میں کالا ٹیکہ لگا دو کہ اسکو نظر نہ لگے مترجم کہتا ہے
کہ جو لڑکے کے کالا ٹیکہ لگا دیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے واللہ اعلم

وَايضًا اذرع من خيطٍ طاهرٍ ثلٰثة اذرعٍ واترك عند من يحفظه ثم اقرأ هٰذه
العزيمة على المعيون ثم اذرع ثانيًا فان زاد او نقص فهو معيون فكرر العمل
ثلثًا يذهب اثر العين بسم الله ولا قوة الا بالله ثلث مرات وتقرأ الفاتحة
ثلث مرات ثم تقول عزمت عليك ايتها العين التي في فلان بن فلانة او فلانة
بنت فلانة بعز الله وبنور عظمته وبحق الله بما جرى به القلم من عند الله الى
خير خلق الله محمد بن عبد الله صلى الله عليه وسلم عزمت عليك ايتها العين
التي في فلان بن فلانة بحق اشراهيا براهيا ادونيا اصبأت آل شداى عزمت
عليك ايتها العين التي في فلان بن فلانة بحق شهت بهت اشهت يا قنطا ع
النجا بالذى لا يقوى عليه ارض ولا سماء اخرجي يا نفس السوء من فلان بن
فلانة كما اخرج يوسف من الضيق وجعل لموسى ع في البحر طريق والا فانت
بريئة من الله تعالى والله تعالى برئ منك اخرجي يا نفس السوء من فلان
بن فلانة بالف الف قل هو الله احد ۝ الله الصمد ۝ لم يلد ولم يولد ۝
ولم يكن له كفوًا احد ۝ اخرجي يا نفس السوء بالف الف لا حول ولا قوة
الا بالله العلي العظيم و ننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين ۝
لو انزلنا هٰذا القرآن على جبلٍ لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله ط
فالله خير حافظا وهو ارحم الراحمين ط حسبنا الله ونعم الوكيل ۝ ولا
حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله
واصحابه وسلم اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک پاک تاگا لین

[illegible]

برائے مسحور و مریض مایوس العلاج

ہاتھ ناپ اور اسکے پاس رکھ جو نظر زدہ ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سے آخر تک پڑھ جس پر نظر لگی ہے پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جاوے یا کم ہو جاوے تو معلوم کر کہ اسکو نظر لگی ہے تو اس عمل کو میں دو تین بار کر کر کر نظر کا اثر دور ہو جائے گا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کو تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجائے فلان بن فلانۃ کے اس کا اور اس کی ماں کا نام لے وَلِلْمَسْحُوْرِ وَالْمَرِيْضِ الَّذِيْ اَعْيَا الْاَطِبَّاءَ مَرَضُهٗ يَكْتُبُ فِيْ اِنَاءٍ صِيْنِيٍّ اَبْيَضَ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ فَيَمْحُوْهُ بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قُلْتُ وَرَاَيْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَزِيْدُ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةَ اور جس پر جادو کا اثر ہو اور اس بیماری کے واسطے جس کی بیماری نے طبیبوں کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی پھر اسکو پانی سے دھو کر چالیس دن پیئے میں کہتا ہوں میں نے حضرت والد مرشد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ کرتے تھے

برائے گم شدہ

وَمَنْ ضَاعَ لَهٗ شَيْءٌ فَقَالَ يَا حَفِيْظُ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَاَ يَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اِلٰى يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ط مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَالَّتَهٗ اور جس کی کوئی چیز کھوئی جاوے پھر کہے یا حفیظ ایک سو بیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت يَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ط ایک سو انیس بار پڑھے تو حق تعالیٰ اسکی گم ہوئی چیز کو اسکے پاس پھر لاوے گا

برائے شناختن دزد

وَلِيَعْرِفَ السَّارِقَ يَتَقَابَلُ اِثْنَانِ وَيُمْسِكَانِ الْاِبْرِيْقَ بَيْنَهُمَا وَيَجْعَلَانِ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِمَا السَّبَّابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ اِسْمَ الْمُتَّهَمِ فِي الْاِبْرِيْقِ وَيَقْرَاُ سُوْرَةَ يٰسٓ اِلٰى مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ فَاِنْ كَانَ هُوَ الَّذِيْ سَرَقَ دَارَ الْاِبْرِيْقُ فَاِنْ لَّمْ يَدُرْ فَلْيَمْحُ اِسْمَهٗ وَلْيَكْتُبْ اِسْمَ غَيْرِهٖ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَدُوْرَ قُلْتُ وَيَجِبُ عَلٰى مَنِ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ بِاَمْثَالِ هٰذِهٖ اَنْ لَّا يَجْزِمَ بِسَرِقَتِهٖ وَلَا يُشِيْعَ فَاحِشَتَهٗ بَلْ يَتَّبِعَ الْقَرَائِنَ الخ وَاِنَّمَا هِيَ طَرِيْقُ اِتِّبَاعِ الْقَرَائِنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور چور کے پہچاننے کیواسطے دو شخص آمنے سامنے

---

ل یعنی اے زندہ اسوقت کہ نہیں تھا کوئی زندہ قائم ہے تو بیچ بادشاہت ہمیشہ اپنی کے بقاء اپنی کے کہ زندہ اچھا کر دے اس بیمار کو ۱۲

بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان تھامے رہیں اور اسکو کلمے کی دو انگلیوں سے اٹھائے رہیں اور جس پر چوری کی تہمت ہو اس کا نام بدھنی میں لکھے اور سورۂ یٰسین کو من المکرمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اس کا نام مٹاکر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے میں کہتا ہوں کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرکے چور پر مطلع ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ اسکے چرانے پر یقین نہ کرے اور اسکو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اس چیز کے جس کا تجھ کو یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جائیگا۔ وَإِذَا أَبَقَ لَكَ آبِقٌ فَاكْتُبْ فِي قِرْطَاسٍ وَّاجْعَلْهُ فِي غِطَاءٍ وَّاتْرُكْهُ فِي بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَّضَعْهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَهِيَ الْفَاتِحَةُ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ اكْتُبْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَنْ فِيهِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا فِيهِمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ أَضْيَقَ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ثُمَّ اكْتُبْ أَوْ كَظُلُمٰتٍ فِي بَحْرٍ إِلٰى فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيطٌ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْآيَاتِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَأَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ إِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اس کو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں دو پتھروں کے بیچ میں رکھدے یعنی سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللّٰھم سے یا ارحم الرحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط إِذَا أَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ط وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيطٌ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سے آخر تک

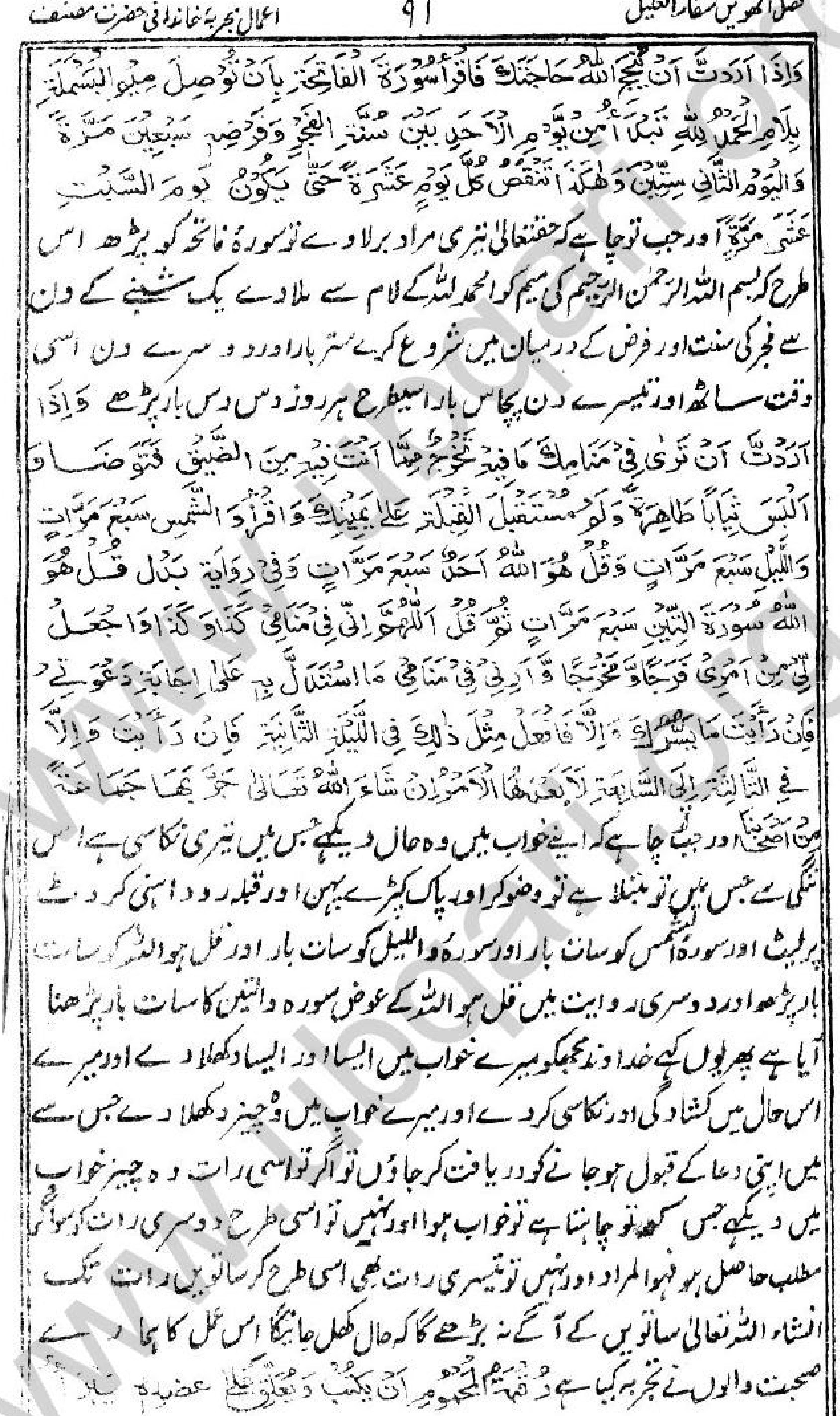

وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ يُّنْجِحَ اللّٰهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ بِاَنْ تُوْصِلَ مِيْمَ الْبَسْمَلَةِ بِلَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبْدَأُ مِنْ يَّوْمِ الْاَحَدِ بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَّالْيَوْمَ الثَّانِيْ سِتِّيْنَ وَهٰكَذَا تَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ عَشَرَةً حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمَ السَّبْتِ عَشْرَ مَرَّةً اور جب تو چاہے کہ حقتعالیٰ تیری مراد برلاوے تو سورۂ فاتحہ کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام سے ملادے یکشنبے کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ اور تیسرے دن پچاس بار اسیطرح ہر روز دس دس بار پڑھے وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَرٰى فِيْ مَنَامِكَ مَا فِيْهِ تَخَرُّجُكَ مِمَّا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الضِّيْقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِيَابًا طَاهِرَةً وَّنَمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ عَلٰى يَمِيْنِكَ وَاقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّاللَّيْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ سُوْرَةَ التِّيْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ فَاِنْ رَاَيْتَ مَا بَشَّرَكَ وَاِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَاِنْ رَاَيْتَ وَاِلَّا فَفِي الثَّالِثَةِ اِلَى السَّابِعَةِ لَا يَعْدُوْهَا الْاَمْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب میں وہ حال دیکھے جس میں تیری نکاسی ہے اس تنگی سے جس میں تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورۂ والشمس کو سات بار اور سورۂ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یوں کہے خداوند مجھکو میرے خواب میں ایسا اور ایسا دکھلادے اور میرے اس حال میں کشادگی اور نکاسی کردے اور میرے خواب میں وہ چیز دکھلادے جس سے میں اپنی دعا کے قبول ہو جانے کو دریافت کر جاؤں تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جس کو تو چاہتا ہے تو خواب ہوا اور نہیں تو اسی طرح دوسری رات کو سو اگر مطلب حاصل ہو فہو المراد اور نہیں تو تیسری رات بھی اسی طرح کر ساتویں رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتویں کے آگے نہ بڑھے گا کہ حال کھل جائیگا اس عمل کا ہمارے صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے وَرُقْيَةُ الْمَحْمُوْمِ اَنْ يَّكْتُبَ وَيُعَلِّقَ عَلٰى عَضُدِهٖ [illegible]

سریعًا باذن اللہ تعالٰی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم براءۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل اللحم وتشرب الدم وتھشم العظم اما بعد یا ام ملدم ان کنت مؤمنۃ فبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان کنت یھودیۃ فبحق موسٰی الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح عیسٰی بن مریم علیہما السلام ان لا تاکلی لفلانۃ لحمًا ولا تشرب لہ عظمًا وتحولی عنہ الی من اتخذ مع اللہ الٰھا اٰخر لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم والا فانت بریئۃ من اللہ تعالٰی واللہ تعالٰی بریٔ منک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علٰی سیدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلم جسکو تپ آتی ہو اسکا افسون یہ ہے کہ ایک کاغذ میں لکھے اور اس کے بازو میں باندھے جلد اچھا ہو جاوے گا اللہ تعالٰی کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے ف ام ملدم عرب کی زبان میں تپ کی کنیت ہے اور بجائے فلاں بن فلانہ کے مریض کا اور اس کی ماں کا نام لکھے وایضا یقرأ کل یوم بعد صلوۃ العصر سورۃ المجادلۃ ثلث مرات اور یہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر ولمن بہ الخنازیر یعقد علٰی خیط من الابریسم بقدر طول المریض احدی واربعین عقدۃ ینفث فی کل عقدۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اعوذ بعزۃ اللہ وقدرۃ اللہ وقوۃ اللہ وعظمۃ اللہ وبرھان اللہ وسلطان اللہ وکنف اللہ وجوار اللہ وامان اللہ وحرز اللہ وصنع اللہ وکبریاء اللہ ونظر اللہ وبھاء اللہ وجلال اللہ وکمال اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما اجد اور جسکی گردن میں کنٹھ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک، ولمن تظھر علی بدنہ الحمرۃ یرقیہ ھذا الدعاء سبع مرات ویشیر بالسکین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم صل علٰی محمد وعلٰی آل محمد وبارک وسلم بسم اللہ العظیم الحکیم الکریم الرحمٰن الرحیم رب العرش العظیم بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ

افسون برائے تپ

برائے خنازیر

---

ف معمول ہے مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور مولانا شاہ [illegible] اللہ کا تپ کے دفع کیلئے یہ لکھ کر گلے میں باندھنے کیلئے لکھ دیتے تھے قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم اور پینے کیلئے بیمار کا دفع ہونے کیلئے سلٰم قولا من رب رحیم ۲

أَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكَ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ أَيَّتُهَا الرِّيْحُ أَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَالَهٗ مِنْ مَّلْجَاءٍ وَّمَالَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَاءِ عَلَى الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ تَعْتَرِيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

برائے سرخ بادہ

اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسوں کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلِمَنْ يَّشْكُوْ بَصَرَهٗ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ

برائے ضعف بصر

وَلِمَنِ ابْتُلِيَ بِالصَّرْعِ يَأْخُذُ لَوْحًا مِّنَ النُّحَاسِ فَيَنْقُشُ فِيْهِ أَوَّلَ سَاعَةٍ مِّنْ يَّوْمِ الْأَحَدِ فِيْ طَرَفٍ مِّنْهُ يَا قَهَّارُ أَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَهَّارُ وَفِي الطَّرَفِ الْآخَرِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزٍ سُلْطَانُهٗ يَا مُذِلُّ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اور جو مرگی میں مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے سو اس میں یکشنبہ کی پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کھدوائے يَا قَهَّارُ أَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوائے يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزٍ سُلْطَانُهٗ يَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار۔ یعنی اعمال کا اثر بتوفیق اللہ اعانت ربانی

برائے دفع صرع

# فصل نویں

آداب عالم حقانی

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہے اس کے آداب اس فصل میں ارشاد کیے ہیں قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیوں نہیں نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کریں اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈرا دیں جب ان کی طرف پلٹ جاویں شاید وہ پرہیز کریں نافرمانی سے ف مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے

کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا انکا ٹھہراویں اور ڈرانے کو اس واسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت میں دلیل ہے اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور ہر گاؤں میں چند لوگوں پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کو سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگوں کو دین پر لاوے اور یہ نہیں کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکا وے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا نظم

علم کز تو ترا نہ بستاند — جہل ازان علم بہ بود صد بار
نہ بدان لعنت است بر ابلیس — کہ نداند ہمیں و لیار
بل بدان لعنت است کاندر دین — علم داند بعلم نہ کند کار

اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِیُّ الَّذِیْ یَکُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ھُوَ مَنْ یُحَافِظُ عَلٰی اُمُوْرٍ عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو محافظت کرے چند امور پر از انجملہ مصنف حقانی پانچ امر یہاں بیان فرماتے ہیں مِنْھَا اَنْ یُدَرِّسَ الْعُلُوْمَ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَالْحَدِیْثِ وَالْفِقْہِ وَالسُّلُوْکِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَیْسَ لَہٗ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِالْکَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ منجملہ ان امور کے جن کی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھا وے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اس کو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول ہو حق تعالی نے سورہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس نے بن پڑھوں میں رسول بھیجا ان ہی میں سے یعنی وہ بھی امی ہے خواندہ نہیں تلاوت کرتا ہے ان پر آیات اپنی اور پاک کرتا ہے انکو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث ف مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن اور حدیث میں اور

فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہیں کتاب اور سنت بجائے متن ہیں اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح کے نحو اور صرف اس واسطے علم دین میں شمار ہوئے کہ فہم کتاب اور سنت کا اس پر موقوف ہے اور عطف اصول کلام پر عطف تفسیری ہے اس واسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہیں اور اصول سے اصول فقہ اور اصول حدیث مراد نہیں اس واسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئے تو ان کے اصول بھی اصول دینیہ میں داخل ہیں مولانا نے حاشیہ میں فرمایا عقائد اور کلام میں فرق یہ ہے کہ عقائد علم باللہ اور اس کی صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہیں مذکور بھی ہوں تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام میں تو مباحث اور منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولیٰ اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہیں اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے وَمِمَّا يَجِبُ فِي التَّدْرِيسِ مُرَاعَاتُهُ أَشْيَاءُ كَشَرْحِ الْغَرِيبِ لُغَةً اور تدریس میں جس کی مراعات واجب ہے چند چیزیں ہیں (۱) شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جس کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو اس کو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالْعَوِيصِ الْمُغْلَقِ نَحْوًا (۲) اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اس کو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار ہو کر شاگردوں کے ذہن پر صعب ہو تو اس کو موافق صرف و نحو کے حل کر دے وَتَوْجِيهُ الْمَسَائِلِ بِأَنْ يُصَوِّرَهَا بِالْأَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا (۳) اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر کرنا کہ اس کی صورت باندھ دے جزئی مثالوں سے اور ان کا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب میں قواعد کلیہ مذکور ہوں اور طلبہ کے ذہن میں نہ آتی ہوں تو صاف صاف عبارت سے انکی بعضی جزئی مثالیں مذکور کرے اور خلاصہ انکا اس طرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن میں آجاوے وَتَقْرِيبُ الدَّلَائِلِ لِتَحْصُلَ النَّتِيجَةُ بِلُزُومِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَانْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ (۴) اور تقریب دلائل اس طرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض میں یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اس کے مقدمات پیچیدہ کو اس طرح رواں کرے کہ اگر شرطیات

سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض متقدمات سے بعض کو اور اگر کلیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریر دلیل عبارت ہے سوق دلیل سے اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدِ الْقُيُوْدِ فِي التَّعْرِيْفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَاتِ (۵) اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ میں یعنی تعریف اور قاعدے میں ہر قید کا فائدہ بیان کرے تاحد جامع اور مانع اور غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اس واسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکل جاوے جو معرف کے افراد میں نہیں ہے مثلاً کلمے کی تعریف میں لفظ اس واسطے مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہو جاوے اس واسطے کہ وہ کلمے کے افراد میں نہیں ہیں اور اسی طرح سے قواعد کلیہ میں چنانچہ علم اصول میں یوں کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہیں تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیب کے مراسیل امام شافعیؒ کے نزدیک واجب العمل ہیں کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَوُجُوْهُ الْحَصْرِ فِي التَّقْسِيْمَاتِ (۶) اور تقسیمات میں وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرار یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ میں منحصر ہے وَدَفْعُ الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ لِمُخْتَلِفَيْنِ يُرَى أَنَّهُمَا مُشْتَبِهَانِ أَوْ مُشْتَبِهَيْنِ يُرَى أَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَالتَّوْجِيْهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ (۷) اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال میں آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہیں یا دو عبارتیں اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہوں تو دونوں میں تقریر بر واضح فرق بیان کرے اس کو تفریق ملتبسین کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اس کے حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ اختلاف دونوں کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَذِكْرُ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيْفَاتِ كَالْاِسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْأَخْفٰى وَالْبَرَاهِيْنِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرٰى وَسَلْبِ الصُّغْرٰى اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم آتا اس کا جو تعریفات میں ممتنع ہے جیسے استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا وعلی ہذا القیاس عدم جمع و منع یا لازم آتا اس کا جو براہین میں ممتنع ہے چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ اور سالبہ ہونا صغریٰ کا مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اس

لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف میں اخفیٰ کا لانا چنانچہ نار کی تعریف میں کہنا هو اسطقس فوق الاسطقسات او قادح في اللزوم والاندراج او مخالفة بعبارة أخرى او لكلام امام من الائمة یا دفع کرنا اس کا جو قیاس استثنائی میں لزوم کا اور قیاس اقترانی میں اندراج کا قادح ہے یا دفع کرنا مخالفت کا اس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی امام کے سے وہ امام جو اس فن کے اماموں میں افضل ہو یعنی اگر مصنف کی عبارت اس کی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کی مخالف ہو تو اس کی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرائے میں نظر آتا ہو تا اس کا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر لشست نہ کھاتا ہو تو اس کا دفع کرنا ضرور ہے هكذا صرح المصنف قدس سره في رسالة الأخرى فالعالم لا يفيد تلامذته فائدة تامة حتى يبين لهم هذه الامور وينبههم عليها في درسه تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ تامہ کا افادہ نہ کرے گا جب تک ان سے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پھر ان ہی امور پر اثنائے درس میں آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کی مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہو گیا ومنها ان يلقن الاشتغال وقد ذكرناها بالتفصيل ولكن له وقت يجلس فيه مع الناس متوجها اليهم يلقي عليهم السكينة فان حجة الله تعالى لا تتم الا بالاستطاعة الميسرة ومن الثانية الصحبة والحث على الاشتغال قولا وفعلا وتصرفا بالقلب والله اعلم واليه الاشارة في قوله تعالى ويزكيهم اور منجملہ ان امو کے جن کی محافظت عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور ہم نے ان کو بتفصیل تمام فصول سابقہ میں ذکر کیا ہے اور اس کو ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جس میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے ان کی طرف متوجہ ہو کر ان پر نسبت ڈالنے کو اس واسطے کہ حجت الٰہی تمام نہیں ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ علم اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل برکت صحبت کے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول میں ویزکیہم یعنی رسول کرتا ہم ان کو پاک کرتا ہے اپنے انوار صحبت سے

ومنها ان يتخولهم بالموعظة قال الله تعالى لرسوله صلى الله عليه وسلم فذكر ان نفعت الذكرى ويجتنب القصص فقد روينا في الاصول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه من بعده كانوا يتخولون بالموعظة ورويناه في سنن ابن ماجة وغيره ان القصص لم تكن في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا في زمان ابي بكر وعمر رضي الله عنهما وروينا ان الصحابة كانوا يخرجون القصاص من المساجد فعلمنا ان القصص غير موعظة وانه مذموم وانها محمودة ۔ اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگوں کا خبر گیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیئے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہم کو روایت پہنچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب ان کے بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمین کے وعظ اور نصیحت سے اور ہم کو روایت پہنچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ میں ہے کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی اور نہ ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اور ہم کو بروایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ کرام قصہ خوانوں کو مساجد سے نکالدیتے تھے تو ہم نے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہوگیا کہ قصہ گوئی شرع میں مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ میں نہ تھی اور وہ قصہ خوانوں کو نکالدیتے تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے ۔ فالقصص هو ان يذكر الحكايات النادرة ويبالغ في فضائل الاعمال او غيرها مما ليس بحق ولا يقصد في ذلك تدريج تلقينهم وتمرينهم بها بل التشوق والاعجاب والتميز عن الناس بالفصاحة وحسن ايراد الحكايات والامثال وبالجملة فالفرق بينهما امر مهم وسنعقد له فصلاً سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اسکے غیر کو مبالغہ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے اسکو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ ان کو اتباع سنت

کانو گر کر دے بلکہ مقصود اظہار زبان آوردی اور عجوبہ گفتاری اور لوگوں میں ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سے خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری امر ہے اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی میں ف مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسی قصۂ کربلا اور قصۂ وفات اور قصۂ معراج کا نہایت طویل عرض کر کے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اسی طرح صحابۂ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہو جاویں ایسے ہی حکایات مصداق ہیں اس حدیث کے جو صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی حدیثیں نقل کریں گے کہ تم نے اور تمہارے باپوں نے نہیں سنیں تو اُن کی صحبت سے آپ کو بچائیو دور رہیو ومنها الامر بالمعروف والنهي عن المنكر في الوضوء والصلوة بان يرى احدًا لا يستوعب الغسل فينادي ويل للعراقيب من النار ولا يتم الطمانينة فيقول صل فانك لم تصل وفي اللباس والكلام وغير ذلك قال الله تعالى ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون والادب فيها الرفق واللين واما العنف والشدة فشان الامراء والولاة قال تعالى وجادلهم بالتي هي احسن اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو میں اور نماز میں کہ اگر دیکھے کسی کو کہ پاؤں کو پورا نہیں دھوتا تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانینت نہیں کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ البتہ تو نے نماز نہیں پڑھی کذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور انکے سوا اور امور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم میں بعضے لوگ دعوت الی الخیر کریں اچھے کام کا امر کریں اور برے کام خلاف شرع سے روکیں اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں تلطف اور نرم کلامی آداب ہے اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں امرا اور سلاطین کا طریقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریم سے مجادلہ کر ان سے اس طریقہ پر جو نیک تر ہے یعنی تلطف اور نرمی سے ومنها امر اسائة الفقراء وطالبي العلم

بقدر الامکان فان لم یقدر وکان له اخوان موافقون حضّهم وحثّهم علی المواساة فاذا وجدت هذه الصفات مجتمعة فی شخص واحد فلا تشکّن انه وارث الانبیاء والمرسلین وانه الذی یدعی فی الملکوت عظیما وانه الذی یدعو له خلق الله حتی الحیتان فی جوف الماء کما ورد فی الحدیث فلازمه لا یفوتنک فانه الکبریت الاحمر والله اعلم اور منجملہ امور مذکورہ کے خبر گیری اور حسن سلوک ہے فقرا اور طالب علموں سے بقدر امکان کو اور اگر مقدور نہو اور اس کی برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہوں تو انکو تحریض اور ترغیب دلاوے انکے ساتھ سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص میں مجتمع ہوں تو ہرگز شک نہ کرنا اس کے وارث الانبیاء والمرسلین ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہے یہاں تک مچھلیاں پانی کے اندر دعا کرتی ہیں چنانچہ حدیث میں وارد ہے تو اے مخاطب اس کا ساتھ نہ چھوڑیو کہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جاوے اس واسطے کہ بلاشک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہے واللہ اعلم

ف مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت نہایت ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوة والسلام دو گروہ پر گزرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کرکے انہیں میں بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی میں تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہوں اور شاید کہ اسمیں یہ بھید ہے کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہی سر ہے خلافت کا اس واسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت علمیہ کی تکمیل ہوتی ہے خلق میں اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ لہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لایا واعلموا ان کل من انتصب منصب الهدایة والدعوة الی الله متی ما اخل فی شیء من هذه الامور فان فیه ثلمة حتی یسدها اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کی منصب پر قائم ہوا جب کہ وہ خلل انداز ہوگا کسی امر میں مذکورہ سے تو اس میں رخنہ ہے تا اینکہ اسکو بند کرے یعنی اس صفت

کو حاصل کرے تب کامل ہو وے یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی نسبت والا کتاب کے حاصل کرنے کا حاجت مند ہے تا جامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار اولیائے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے ۔ وَاَنَا اُوْصِیْ طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِنْهَا اَنْ لَا يَصْحَبَ الْاَغْنِيَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلِمَةٍ عَنِ النَّاسِ اَوْ بَعْثِ هِمَّتِهِمْ عَلَى الْخَيْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ الدَّالَّةِ عَلٰى ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْكِ وَبَيْنَ مَا صَحِبَهُمْ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور میں وصیت کرتا ہوں طالب حق کو چند امور کی از انجملہ یہ ہے کہ اغنیاء اور امراء کی صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا ان کو مستعد کرنے کے واسطے خیر پر اور یہ ہی وجہ ہے جس سے ان احادیث کو درمیان میں جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں اور درمیان اسکے کہ اکثر علمائے صالحین نے انکی صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر تعارض دفع ہوتا ہے ۔ وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَصْحَبَ جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْغُلَاةَ مِنْ اَصْحَابِ الْمَعْقُوْلِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُوْنُ عَالِمًا صُوْفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ مُنْصَبِغًا بِالْاَحْوَالِ الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِ وُجُوْهِهَا وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَائِلِيْنَ اِلَى الْحَدِيْثِ وَمِنَ النُّظَّارِ اَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَاْخُوْذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِيْنَ فِي الدَّلِيْلِ الْعَقْلِيِّ تَبَرُّعًا وَاَصْحَابِ السُّلُوْكِ الْجَامِعِيْنَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَالْمُتَعَمِّقِيْنَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ اِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ اور از انجملہ یہ وصیت ہے کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہوں کی جو زاہد خشک ہیں اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہیں اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھ کر استدلال عقلی میں افراط کرتے ہیں بلکہ طالب حق کو چاہیئے

---

ف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینہما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہوا اور فقہ [illegible] حاصل کی پس بلاشبہ زندیقی ہوا یعنی کھوٹا کافر اس لیئے کہ امن میں نہیں ہوتا کہ دین کو برباد کر لیوے اور جو کوئی فقیہ ہوا اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلاشبہ زاہد خشک اور پھیکا پھیکا سا ملا ہے اور جس نے جمع کیا تصوف اور فقہ بس پس بلاشبہ محقق ہوا ۱۲ ف

کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کو دہیان میں حالات بلند میں ڈوبا سنت مصطفویہ میں راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طالب کرنے والا ان فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کیطرف مائل ہیں نظر سے اور ان اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہیں سنت سے جو ناظر ہیں دلیل عقلی میں بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور ان اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہیں علم اور تصوف کے تشدد کرنے والے نہیں اپنے نفوس پر اور نہ وقف کرنیوالے سنت نبویہ پر بڑھکر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہے

ف مصنف قدس سرہٗ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی راہزن دین نہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر نخست موعظت پیر صحبت این سخن است : کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید : صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی ہوتا ہے سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر خیالات نادان خلوت نشین : بہم برکند عاقبت کفر و دین : اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ میں متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اس مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر وارث سید الابرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت سے بڑی سعادت ہے حق تعالی اپنی رحمت بے غایات سے ہم کو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ فِيْ تَرْجِيْحِ مَذَاهِبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُوْلِ بِجُمْلَةٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيْحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوْفَهَا فَاِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا مُخَرَّجَيْنِ اِتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْاَكْثَرُوْنَ فَاِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا مَذْهَبٍ وَّاحِدٍ مِّنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ

اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے فقہائے کبار کے مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور ان میں سے اس پر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت میں فقہا کے دو قول اور دونوں ماخوذ مستنبط ہوں سنت سے تو اس قول پر چلے جس پر

اکثر فقہا ہیں اور اگر دونوں طرف کثرت فقہا برابر ہے تو وہ مختار ہے۔ چاہے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے ق چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہے لہذا اسکو مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان میں مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی بھید سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجھکو افضل نہ کہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے جس کا مطلب ماہرین لغت عرب کے افہام میں متبادر ہو اور معرفت سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہو یا ترمذی اور ابوداؤد اور انکے سوا اور ائمہ حدیث نے اسکی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فیما بین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی جیسے حنفیوں کا اختلاف بعض کیساتھ آپس میں تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہے جس پر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اسکی نظیر میں وارد ہے سو فقہا نے اس پر قیاس کر لیا ہے یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہے جس سے جواب اس مسئلہ کا نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ نص دوسرے مقدمے کیساتھ ملکر جواب مسئلہ کے مقتضی ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ اس حکم کیطرف مشیر ہے مترجم کہتا ہے کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اس عالم محقق ماہر فی الحدیث کے حق میں ہے جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہے اور معرفت صحیح ناسخ اور منسوخ ہو دل پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر متعارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے اور وہ کہ عامیہ مخاطب اس کلام کا نہیں

---

لہ صحیح ہے یہ بات اسلئے کفایہ میں لکھا ہے العامی اذا سمع حدیثا لیس لہ ان یاخذ بظاہرہ لجواز ان یکون مصروفا عن ظاہرہ او منسوخا بخلاف الفتوی انتہی اور تفریح شرح تحریر میں مولانا عبد العلی لکھتے ہیں لیس للعامی الاخذ بظاہر الحدیث لجواز کونہ مصروفا عن ظاہرہ او منسوخا بل علیہ الرجوع الی الفقہاء اور یہ بات ظاہر ہے کہ اسوقت کے علماء عامیوں میں داخل ہیں چہ جائے کہ جہلاء کما لا یخفی علی الحذاق =

جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کرے آپکو محدث قرار دیتا ہے۔ شعر

تکیہ بر جائی بزرگان نتوان زد بگزاف ۔ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ۔

ومنہا ان لا یتکلم فی ترجیح طرق الصوفیۃ بعضہا علی البعض ولا ینکر علی المغلوبین منہم ولا علی المأولین فی السماع وغیرہ ولا یتبع ھو نفسہ الا ما ھو ثابت فی السنۃ ومشی علیہ اصحاب العلم من المحققین الراسخین واللہ الموفق والمعین ۔ اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے صوفیوں کے طریقوں میں بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو ان میں مغلوب الحال ہیں ان پر انکار نہ کرے اور نہ ان پر جو سماع وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پیروی نہ کرے مگر اسکی جو سنت سے ثابت ہے اور جسپر وہ اہل علم چلے ہیں جو منجملہ محققین راسخین ہیں اور حق تعالیٰ توفیق دینے والا ہے اور مددگار ۔ ف اولیائے طریقت کے طریقے حصول نسبت اور وصول الی اللہ کو جامع ہیں پھر یوں کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل و راجح ہے قادریہ اور چشتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بے فائدہ ہے جسکو سہل معلوم ہوا اور پسند آوے وہ اسکو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نہ کرے سو بیان ہے خواجہ نقشبند رح کے قول کا کہ انکار می کنیم و نہ این کار می کنیم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہیں کرتے کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہیں تحلیل حرام صریح نہیں کرتے جو انکا انکار واجب ہوا اور پیروی انکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہیں چنانچہ حضرت مصنف رح نے دوسرے رسالہ میں فرمایا خذ ما صفا ودع ما کدر نسبت صوفیہ غنیمت کبریٰ ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد

## فصل دسویں

اس فصل میں آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہیں جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا قال اللہ تعالیٰ لرسولہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فذکر انما انت مذکر وقال لکلیمہ موسیٰ علیہ السلام وذکرھم

---

ف ظاہراً مغلوبین سے مجاذیب و مغلوب الحال مراد ہیں و مأولین فی السماع سے وہ صوفی مراد ہیں کہ سماع میں اظہار شوق الٰہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض احادیث سے سننا غنا کا حضرت سے ثابت ہے پس مجاذیب پر عدم انکار ظاہر ہے کیونکہ وہ دائرہ تکلیف سے خارج ہیں اور مأولین کی وجہ عدم انکار کی وہی ہے جو مترجم علیہ الرحمہ نے لکھی ہے لیکن مقلدین مذہب حنفی کو تجویز قائل ہونے حرمت کے کچھ نہیں بنتی کہ در مختار اور بنایا اور بحر وغیرہ میں ہے صریح حرمت غنا کی ثابت ہے اگرچہ بعض نے اعراس وغیرہ میں سماع بھی لکھا ہے لیکن بحسب قاعدہ اذا اجتمع الحلال مع الحرام کے مباح کرنا درست نہیں ہے ۱۲ واللہ اعلم

بِأَيَّامِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيرُ رُكْنٌ عَظِيمٌ وَلْنَتَكَلَّمْ فِي صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيرِ وَالْغَايَةِ الَّتِي يَطْلُبُهَا الْمُذَكِّرُ مِنْ أَيِّ عِلْمٍ يَسْتَمِدُّ وَمَا أَرْكَانُهُ وَمَا آدَابُ الْمُسْتَمِعِ وَمَا الْآفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي فِي وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہے[1] اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ ان کو یاد دلایا کر وقائع سالفہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین میں رکن عظیم ہے اور ہمکو چاہیے کہ کلام کریں مذکر[2] کی صفت میں اور تذکیر کی کیفیت میں اور اس غایت میں جو مذکر کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور تذکیر کے کیا ارکان ہیں اور وعظ سننے والوں کے کیا آداب ہیں اور کیا کیا آفتیں ہمارے زمانے کے واعظوں میں پیش آتی ہیں اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے۔ فَأَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوا فِي رَاوِي الْحَدِيثِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد میں علمائے تکلیف اور عدالت شرط کی ہے ف مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر نہیں مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِنْ أَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِينَ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِي بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيثِ بِأَنْ يَكُونَ قَرَأَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صَحِيحَهَا وَسَقِيمَهَا وَلَوْ بِإِخْبَارِ حَافِظٍ أَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِيهٍ وَكَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِيبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيهِ مُشْكِلِهِ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ فِي تَفْسِيرِهِ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اسطرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھ کر سند حاصل کر چکا ہو اور انکے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقیہ سے ثابت ہوئی ہو اور اسیطرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی

---

[1] اور فرمایا وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ یعنی نصیحت کیا کر نصیحت نفع دیتی ہے مومنوں کو ۱۲

[2] مذکر وعظ کہنے والا اور تذکیر وعظ کہنا اور نصیحت کرنا ۱۲ ق

ہے اسکو جانتا ہو وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فَصِيْحًا لَا يُكَلِّمُ النَّاسَ اِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَاَنْ يَّكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجَاهَةٍ وَمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب ہے کہ فصیح یعنی صاف ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگوں کیساتھ مگر بقدر انکے فہم کے اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور مروت ہو ف مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اسقدر جتنا انکی سمجھ میں آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کریں یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو انکی عقل میں نہیں آتا ہو تو اسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ کی عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہیں اسمیں ضلالت کا خوف ہے ف مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں میں بے حقیقت ہے اسکا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ میں مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک کا عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمیں یہ صفت حاصل نہیں وہ ان لوگوں کے مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہیں وَاَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيْرِ اَنْ لَّا يَكُوْنَ اِلَّا غِبًّا وَلَا يَتَكَلَّمُ وَفِيْهِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عُرِفَ فِيْهِمُ الرَّغْبَةُ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ وَفِيْهِمْ رَغْبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ وعظ نہ کہو مگر فاصلہ دے کر یعنی ہر روز ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اس حالت میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اسوقت وعظ شروع کرے جب لوگوں میں رغبت اور شوق کو دریافت کرلے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ انمیں رغبت باقی ہو ف مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ سماع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرع از آن پیش بس کن کہ گویند بس × وَاَنْ يَّجْلِسَ فِيْ مَكَانٍ ظَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَاَنْ يَّبْدَأَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمُ بِهِمَا وَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِيْنَ خُصُوْصًا اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان میں بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام شروع کرے اور ان ہی پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کیواسطے عموماً اور حاضر لوگوں کے واسطے خصوصاً وَلَا يُخَصِّصُ فِي التَّرْغِيْبِ اَوِ التَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ هُوَ يَشُوْبُ كَلَامَهٗ مِنْ هٰذَا اَوْ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ اِنْ اِذْدَا فِي الْوَعْدِ بِالْوَعِيْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص نہ کرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ کلام کو ملاتا جلاتا رہے

کبھی اُس سے اور کبھی اس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں وعدہ کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کیساتھ انذار اور تخویف کو ملانا ف اسواسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیئے مصرع چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است ۲

وَأَنْ يَكُوْنَ مُيَسِّرًا لَا مُعَسِّرًا وَيَعُمَّهُمْ بِالْخِطَابِ وَلَا يَخُصَّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ وَأَلَّا يُشَافِهَ بِذَمِّ قَوْمٍ أَوِ الْإِنْكَارِ عَلَى شَخْصٍ بَلْ يُعَرِّضَ مِثْلَ أَنْ يَقُوْلَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَفْعَلُوْنَ كَذَا وَكَذَا

اور واعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنیوالا ہو نہ سختی کرنیوالا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کو خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یوں کہے کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں ف مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگا اُس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور دلوں سے اسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا

وَلَا يَتَكَلَّمُ بِسَقْطٍ وَهَزْلٍ

اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نہ بولے ف اسواسطے کہ کلام سخیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھو دیتی ہے تو غرض تذکیر میں خلل واقع ہوگا

وَيُحَسِّنُ الْحُسْنَ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يَكُوْنُ إِمَّعَةً

اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھولدے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور مرد ہرجائی رکابی مذہب نہو کہ جس محفل میں جاوے انکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ کرے

وَأَمَّا الْغَايَةُ الَّتِيْ يَلْحَظُهَا فَيَنْبَغِيْ أَنْ يُرَوِّدَ فِيْ نَفْسِهٖ صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِيْ أَعْمَالِهٖ وَحِفْظِ لِسَانِهٖ وَأَخْلَاقِهٖ وَأَحْوَالِهِ الْقَلْبِيَّةِ وَمُدَاوَمَتِهٖ عَلَى الْأَذْكَارِ لِتَحَقُّقِ فِيْهِمْ تِلْكَ الصِّفَةُ بِكَمَالِهَا بِالتَّدْرِيْجِ عَلٰى حَسَبِ فَهْمِهِمْ فَيَأْمُرُهُمْ أَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِي السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا فَإِذَا تَأَدَّبُوْا فَلْيَأْمُرْ بِالْأَذْكَارِ فَإِذَا أَثَّرَ فِيْهِمْ فَلْيُحَرِّضْهُمْ عَلٰى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَلْيَسْتَعِنْ فِيْ تَأْثِيْرِ هٰذِهٖ فِيْ قُلُوْبِهِمْ بِذِكْرِ أَيَّامِ اللّٰهِ وَوَقَائِعَ مِنْ بَاهِرِ أَفْعَالِهٖ وَتَصَرُّفِهِمْ وَتَعْذِيْبِهٖ

لِأُمَمٍ فِي اللّٰهِ بِآيَاتِهِ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ الْحِسَابِ عَذَابِ النَّارِ كُلُّ ذٰلِكَ بِتَرْغِيبَاتٍ عَلٰى حَسْبِ مَا ذَكَرْنَا اور غایت وعظ کی جو مقصود ہے سو مناسب یوں ہے کہ اپنے دل میں تصور کرے مسلمان کی صفت کو اسکے اعمال میں اور اسکے حفظ لسان اور اخلاق میں اور اسکے حالات قلبی اور اسکے اذکار کی مداومت میں پھر چاہیئے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور متحقق کر دے اندک اندک انکے فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیوں اور سیئات کی برائیوں کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ میں پھر جب اسکے خوگر ہو جاویں تو انکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب انمیں ذکر کا اثر معلوم ہو تو انکو رغبت اور شوق دلاوے زبان اور دل کو روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور انکے دلونمیں ان امور کی تاثیر کرنے میں اعانت چاہیے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کو ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالیٰ کے افعال ظاہرہ اور اسکی تعریف اور تعذیب کے جو اگلی امتوں پر دنیا میں ہو چکی ہے پھر استعانت چاہے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسیطرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہے اسکے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہیں وَأَمَّا مَادَّتُهُ يَكُنْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَلٰى تَأْوِيلِهِ الظَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ الْمَعْرُوفَةِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِينَ وَأَقَاوِيلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ صَالِحِي الْمُؤْمِنِينَ وَبَيَانِ سِيرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد کتاب اللہ سے چاہیے اسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہے اور صحابہ اور تابعین اور انکے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرۂ نبوی کے بیان کرنے سے ف مولانا نے فرمایا کہ قرآنکی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ میں ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہیں اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے میں فرق نہیں کرینگے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانہ کے واعظین میں سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معنے میں خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کی یہانتک اسکی جہالت کی نوبت پہونچی کہ اس نے طٰہٰ کی تفسیر بحساب جمل کی کہ چودہ عدد ہوتے ہیں تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ اے چودھویں رات کے چاند تو غور کرو کہ اس واعظ کی جہالت اور بے

بیانا ہی اس کو کہاں کھینچ لے گئی اور یہ فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور ان احادیث کا ذکر کرنا جن کی کچھ اصل اہلحدیث کے نزدیک ثابت نہیں جائز نہیں وَلَا يَذْكُرُ الْقِصَصَ الْمُجَازَفَةَ فَاِنَّ الصَّحَابَةَ اَنْكَرُوْا عَلٰى ذٰلِكَ اَشَدَّ الْاِنْكَارِ وَ اَخْرَجُوْا اُولٰئِكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوْهُمْ وَ اَكْثَرُ مَا يَكُوْنُ هٰذَا فِي الْاِسْرَائِيْلِيَّاتِ الَّتِيْ لَا يُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَ فِي السِّيْرَةِ وَشَانِ نُزُوْلِ الْقُرْاٰنِ اور واعظ کو چاہیئے کہ بیہودہ قصوں کو جو بروایت صحیح ثابت نہیں ہیں ذکر نہ کرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانوں کو مساجد سے نکالدیا ہے یا ان کو مارا ہے اور یہ وہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات میں ہوتی ہیں جن کی صحت معلوم نہیں اور سیرت اور قرآن کی شان نزول میں وَاَمَّا اَرْكَانُهُ فَالتَّرْغِيْبُ وَالتَّرْهِيْبُ وَالتَّمْثِيْلُ بِالْاَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقِصَصِ الْمُرَقِّقَةِ وَالنِّكَاتِ النَّافِعَةِ فَهٰذَا طَرِيْقُ التَّذْكِيْرِ وَالشَّرْحِ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہیں اور مثال لانا کھلی مثالوں سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنیوالے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکیر اور شرح کا وَالْمَسْئَلَةُ الَّتِيْ يَذْكُرُهَا اِمَّا مِنَ الْحَلَالِ اَوِ الْحَرَامِ اَوْ مِنْ بَابِ اٰدَابِ الصُّوْفِيَّةِ اَوْ مِنْ بَابِ الدَّعَوَاتِ اَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْاِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ اِنَّ هُنَاكَ مَسْئَلَةً يَعْلَمُهَا وَطَرِيْقًا فِيْ تَعْلِيْمِهَا اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیئے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اسکے سکھانیکا طریق معلوم ہو وَاَمَّا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ فَاَنْ يَسْتَقْبِلَ الْمُذَكِّرَ لَا يَلْعَبُوْا وَلَا يَلْغَطُوْا وَلَا يَتَكَلَّمُوْا فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَلَا يُكْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَكِّرِ فِيْ كُلِّ مَسْئَلَةٍ بَلْ اِذَا عَرَضَ خَاطِرُهُ فَاِنْ كَانَ لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا اَوْ كَانَ دَقِيْقًا لَا يَحْتَمِلُهُ فُهُوْمُ الْعَامَّةِ فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ فِي الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَاِنْ شَاءَ سَاَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَاِنْ كَانَ لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيْلِ اِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِيْبٍ فَلْيَنْتَظِرْ حَتّٰى اِذَا انْقَضٰى كَلَامُهُ سَاَلَهُ اور وعظ کی سماعت کرنیوالوں کے آداب سو یہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور لہو و لعب نہ کریں اور شور نہ مچاویں اور آپس میں وعظ کے اندر باتیں نہ کریں اور ہر امر میں واعظ سے سوال نہ کریں بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اسکو مسئلہ

مذکورہ کے ساتھ تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہیں اٹھا سکتی تو
اس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس میں پھر اگر چاہے تو اسکو خلوت میں
پوچھ لے اور اگر اسکو مسئلہ کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت
کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اسکا کلام آخر ہو تو دریافت کر لے وَلْیُعِدِ الْمُذَکِّرُ
کَلَامَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے

**ف** بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جب
کلام فرماتے تھے تو تین لہ بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب سمجھ میں آجاوے فَاِنْ کَانَ ھُنَاکَ
اَھْلُ لُغَاتٍ شَتّٰی وَالْمُذَکِّرُ یَقْدِرُ اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِاَلْسِنَتِھِمْ فَلْیَفْعَلْ ذٰلِکَ وَلْیَجْتَنِبْ
دِقَّۃَ الْکَلَامِ وَاِجْمَالَہٗ سو اگر مجلس وعظ میں کئی قسم کی بولی والے لوگ ہوں
اور واعظ انکی زبان پر قادر ہو تو اسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور
پرہیز کرنا چاہیے دقیق اور مجمل کلام سے یعنی اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ
حاصل نہیں وَاَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِیْ تَعْتَرِی الْوُعَّاظَ فِیْ زَمَانِنَا فَمِنْھَا عَدَمُ تَمْیِیْزِھِمْ بَیْنَ
الْمَوْضُوْعَاتِ وَغَیْرِھَا بَلْ غَالِبُ کَلَامِھِمُ الْمَوْضُوْعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِکْرُھُمُ الصَّلَوٰاتِ
وَالدَّعَوَاتِ الَّتِیْ عَدَّھَا الْمُحَدِّثُوْنَ مِنَ الْمَوْضُوْعَاتِ اور وہ آفتیں جو ہمارے زمانے کے
واعظوں کو پیش آتی ہیں سو ان میں سے ایک عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر
موضوعات کے بلکہ غالب کلام اُن کا موضوعات اور محرفات ہیں اور مذکور کرنا اُن کا
نمازوں اور دعاؤں کو جن کو اہل حدیث نے موضوعات میں شمار کیا ہے **ف** سبب
اس کا یہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی
کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب میں عوام فریب پایا اسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ
حدیث صحیح میں ثابت ہے کہ جو عمداً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے گا
وہ جہنمی ہے مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث
کو حضرت کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابوں مشہور کے
ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث
بے تحقیق نقل کرنا دونوں برابر ہیں عذاب میں وَمِنْھَا مُبَالَغَتُھُمْ فِیْ شَیْءٍ مِنَ
التَّرْغِیْبِ وَالتَّرْھِیْبِ اور ازآنجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظوں کا کسی شئی میں ترغیب

---

لہ لیکن شارحین حدیث نے یہ لکھا ہے کہ یہ تکرار کلام مہتم بالشان میں ہوتی تھی نہ ہر کلام میں ۱۲ نواب قطب الدین خاں مرحوم

اور ترتیب سے ف چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورة سے فلانی دن اور فلانی ساعت میں پڑھے تو تمام عمر کی قضائی نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہے جو کوئی بھنگ پیئے اس نے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ میں فعل بد کیا حق تعالی بے تمیزی اور بد احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ میں رکھے آمین وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةَ كَرْبَلَا وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَخُطْبَتُهُمْ فِيْهَا اور از انجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اس کے سوائے اور موسموں میں قصہ گوئی اور انمیں خطبہ خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ میں نہ تھا اور روایا موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ تیار ہوتا ہے تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا الٹا زمانہ ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو ادا کرے اور مساجد میں جمعہ اور جماعت کیواسطے نہ حاضر ہو کوئی اسپر طعن و تشنیع نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری میں نہ جاوے اور انکی بدعات میں نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اسکے ایمان میں حرف آتا ہے کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے شعر بریدہ ز اصل کار و پیوستہ بفرع :: کم معتقد خدا و بیپاس شرع

# فصل گیارھویں

صاحب کتاب کے سلاسل طریقت

اس فصل میں مصنف قدس سرہٗ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے صُحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا لِاٰدَابِ الطَّرِيْقَةِ وَالسُّلُوْكِ مُتَّصِلَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ الْمُسْتَفِيْضِ الْمُتَّصِلِ وَاِنْ لَمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْاٰدَابِ وَلَا تِلْكَ الْاَشْغَالِ ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند اور متصل ہے. یعنی مصنف سے تا مبدا و مبدء رسالت بیچ میں کوئی واسطہ منقطع نہیں اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہیں یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہیں بلکہ اجمالی ہے فَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ وَلِيُّ اللّٰهِ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَاَلْحَقَهٗ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ الشَّيْخَ الْاَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِيْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيْلًا وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُوْمَ الظَّاهِرَةَ وَتَادَّت

عَلَيْهِ بِآدَابِ الطَّرِيقَةِ وَرَأَى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ فَوَائِدِ الطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَرَى عَلَيْهِ وَعَلَى شُيُوخِهِ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْأَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيْهِ بِهِ خَيْرًا

تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے کہ حق تعالی اس سے عفو کرے اور اس کو اس کے سلف صالحین کے ساتھ ملا دے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ اجل ① عبد الرحیم کی خدا راضی ہو اُن سے اور اُنکو راضی کرے اور اُن ہی سے علوم ظاہر اور آداب طریقت کے سیکھے اور ان ہی سے کرامات دیکھیں اور مشکلات پوچھے اور ان سے اکثر فوائد طریقت و حقیقت کے سنے اور جو اُن پر اور انکے مرشدوں پر واقعات اور حالات اور کرامات گذرے انسے مسموع ہوئے اللہ سبحانہ مولف اور باقی انکے مستفیدوں کی طرف سے انکو نیک بدلا دے وَصَحِبَ هُوَ شُيُوخًا كَثِيرًا أَجَلُّهُمْ ثَلَاثَةٌ أَوَّلُهُمْ خَوَاجَهْ خُرْد صَحِبَ الشَّيْخَ أَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيَّ وَالشَّيْخَ إِلٰهْدَادْ وَخَوَاجَهْ حُسَامَ الدِّيْنِ صَحِبُوا خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَانِيْهِمُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللّٰهِ صَحِبَ الشَّيْخَ آدَمَ الْبَنُوْرِيْ صَحِبَ الشَّيْخَ أَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيْ صَحِبَ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَالِثُهُمُ الْخَلِيْفَةُ أَبُو الْقَاسِمِ صَحِبَ مُلَّا وَلِيْ مُحَمَّدٍ الْأَمِيْرَ أَبَا الْعُلَا۔ اور شیخ عبد الرحیم بہت مرشدوں کی صحبت میں رہے ہیں بزرگتر ان میں سے تین مرشد ہیں اول ② خواجہ خرد ہیں جو شیخ احمد سہرندی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے ہیں اور دوسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کے ② سید عبد اللہ ہیں جو شیخ آدم بنوری کی صحبت میں رہے اور وہ شیخ احمد سہرندی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے اور تیسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کے خلیفہ ③ ابو القاسم ہیں جو ملا ولی محمد کی صحبت میں رہے۔ اور وہ امیر ابو العلا کی صحبت میں رہے ف سہرند شہر لاہور کے قریب اور بنور بروزن تنور قصبہ ہے سہرند کے توابع سے وَالْخَوَاجَهْ مُحَمَّدٌ الْأَمْكَنَكِيُّ صَحِبَ أَبَاهُ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا دَرْوِيْشْ صَحِبَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا الزَّاهِدَ صَحِبَ خَوَاجَهْ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْأَحْرَارِ وَالْأَمِيْرُ أَبُو الْعُلَا صَحِبَ الْأَمِيْرَ عَبْدَ اللّٰهِ صَحِبَ الْأَمِيْرَ يَحْيٰى صَحِبَ خَوَاجَهْ عَبْدَ الْحَقِّ صَحِبَ خَوَاجَهْ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْأَحْرَارَ الْمَذْكُوْرَ

شاہ صاحب کے مرشدو الاحترام والد محترم کے مرشدین کرام

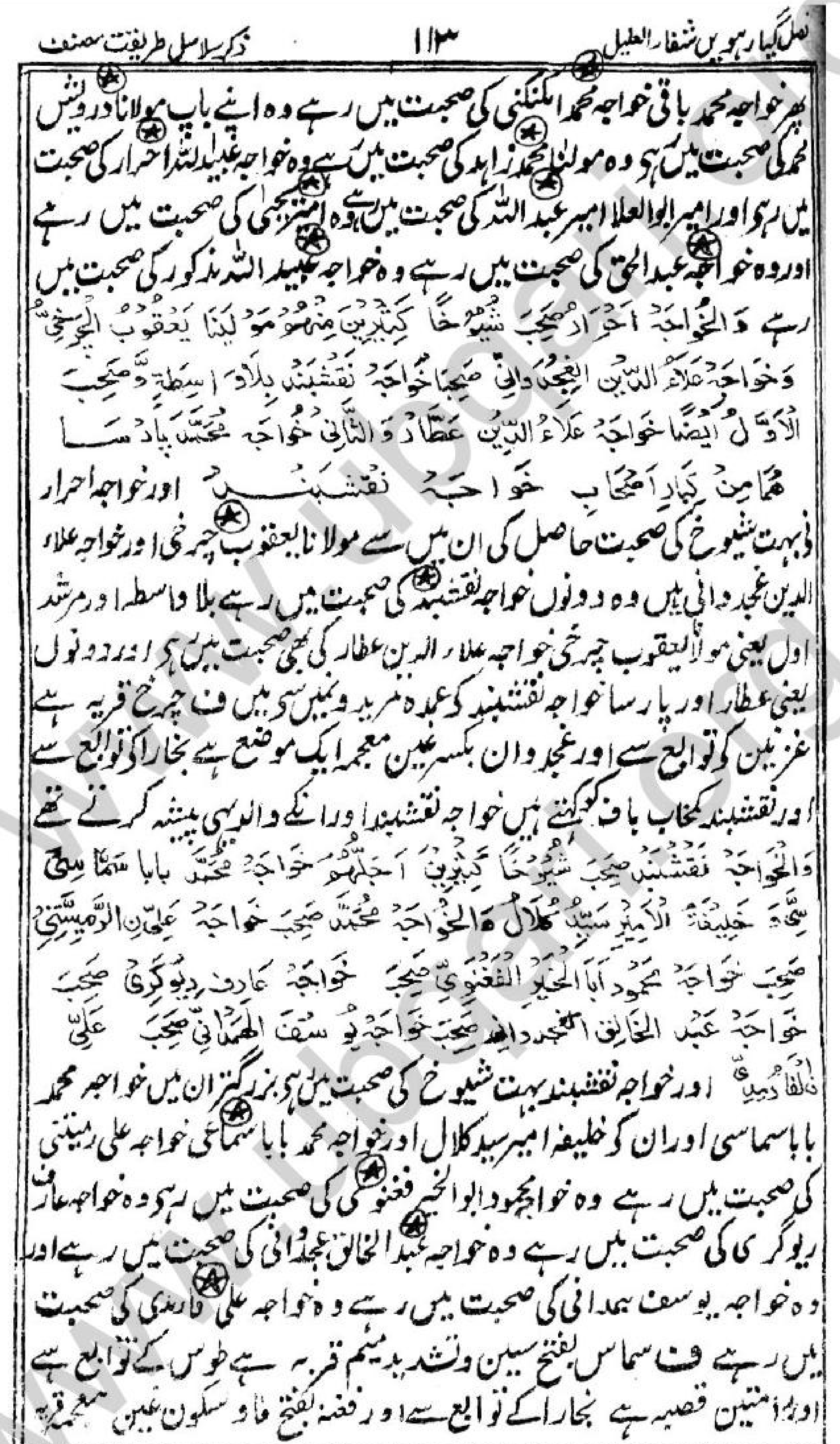

پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنکی کی صحبت میں رہے وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار کی صحبت میں رہے اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر نجمی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت میں رہے وَالْخَوَاجَۃُ اَحْرَارُ صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ مِنْھُمْ مَوْلَانَا یَعْقُوْبُ الْجَرْخِیُّ وَخَوَاجَۃُ عَلَاءُ الدِّیْنِ الْغُجْدَوَانِیُّ صَحِبَا خَوَاجَۃَ نَقْشَبَنْدَ بِلَا وَاسِطَۃٍ وَصَحِبَ الْاَوَّلُ اَیْضًا خَوَاجَۃَ عَلَاءَ الدِّیْنِ عَطَّارَ وَالثَّانِیْ خَوَاجَۃَ مُحَمَّدَ پَارْسَا ھُمَا مِنْ کِبَارِ اَصْحَابِ خَوَاجَۃِ نَقْشَبَنْدَ اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی ان میں سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہیں وہ دونوں خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین عطار کی بھی صحبت میں رہے اور دونوں یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مرید و ہمنشین ہیں ف چرخ قریہ ہے غزنین کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب باف کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور انکے والد یہی پیشہ کرتے تھے وَالْخَوَاجَۃُ نَقْشَبَنْدُ صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّھُمْ خَوَاجَۃُ مُحَمَّدٌ بَابَا سَمَّاسِیُّ وَخَلِیْفَتُہُ الْاَمِیْرُ سَیِّدُ کُلَالٍ وَالْخَوَاجَۃُ مُحَمَّدٌ صَحِبَ خَوَاجَۃَ عَلِیَّ نِ الرَّامِیْتَنِیَّ صَحِبَ خَوَاجَۃَ مَحْمُوْدَ اَبَا الْخَیْرِ الْفَغْنَوِیَّ صَحِبَ خَوَاجَۃَ عَارِفَ الرِّیْوَکَرِیَّ صَحِبَ خَوَاجَۃَ عَبْدَ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِیَّ صَحِبَ خَوَاجَۃَ یُوْسُفَ الْھَمْدَانِیَّ صَحِبَ عَلِیَّ نِ الْفَارْمَدِیَّ اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں خواجہ محمد بابا سماسی اور ان کے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت میں رہے ف سماس بفتح سین وتشدید میم قریہ ہے طوس کے توابع سے اور رامیتین قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فاء و سکون غین معجمہ قریہ

ہے بخارا کے توابع سے اور ربوگر بکسر راے مہملہ قصبہ ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے توابع سے صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّهُمْ اثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَیْرِیُّ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الدَّقَّاقِ صَحِبَ اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَاٰبَادِیَّ وَ اَبُو الْحُسَیْنِ الْحُضْرَمِیُّ صَحِبَ الشِّبْلِیَّ صَحِبَ سَیِّدَ الطَّائِفَةِ الْجُنَیْدَ الْبَغْدَادِیَّ وَالثَّانِیْ خَوَاجَةُ اَبُو الْقَاسِمِ الْکُرْکَانِیُّ صَحِبَ اَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِیَّ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الْکَاتِبَ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الرُّوْدْبَارِیَّ صَحِبَ جُنَیْدَ نِ الْبَغْدَادِیَّ

علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں سے دو ہیں ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت میں رہے وہ ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت میں رہے وہ ابوالقاسم نصرآبادی اور ابوالحسین حضری کی صحبت میں رہے اور دونوں یعنی نصرآبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت میں رہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم کرکانی ہیں وہ ابوعثمان مغربی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی کاتب کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی رودباری کی صحبت میں رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے

ف ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہیں جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان میں نہایت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید راے مہملہ و کاف عجمی ایک گاؤں کا نام ہے اور رودباری منسوب بناحیہ کہ ان کے آبا کا منشا تھا وَالْجُنَیْدُ الْبَغْدَادِیُّ صَحِبَ خَالَهُ السَّرِیَّ السَّقَطِیَّ صَحِبَ مَعْرُوْفَ الْکَرْخِیَّ صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّهُمْ اثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ عَلِیُّ بْنُ مُوْسَی الرِّضَا صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُوْسَی الْکَاظِمَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ نِ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ نِ الْبَاقِرَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ حُسَیْنَ صَحِبَ اَبَاهُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ صَحِبَ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَثَانِیْهِمَا دَاوٗدُ الطَّائِیُّ صَحِبَ فُضَیْلًا وَحَبِیْبَانِ الْعَجَمِیَّ وَذَا النُّوْنِ صَحِبُوْا شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَتَبَعِهِمْ اَجَلُّهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ صَحِبَ هٰؤُلَاءِ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَنَسٌ

خادمُ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہٖ وسلم وحافظُ سُنّتہٖ فھٰذہٖ سلسلۃُ
الصُّحبۃ لا شک فی صحّتِہا واتّصالِہا اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی
کی صحبت میں رہے بزرگتران میں دو مرشد ہیں ایک امام علی بن موسی رضا ہیں وہ اپنے والد
امام موسی کاظم کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد
امام محمد باقر کی صحبت میں رہے والد امام زین العابدین کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت
وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب کی صحبت میں رہے وہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت
میں رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤد طائی ہیں جو فضیل
عیاض اور حبیب عجمی اور ذو النون مصری کی صحبت میں رہے اور تینوں حضرات تابعین
اور تبع تابعین میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے بزرگتران میں سے
حسن بصری ہیں اور تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں رہے ان میں سے انس
بن مالک ہیں جو خادم تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے احادیث
کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اس کی صحت اور اتصال میں کچھ شک نہیں

ف مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی
فارمدی کو کہ ابوالحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں اس رسالہ میں کیوں
نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس
رسالہ میں غرض یہ ہے کہ نسبت صحبت کی من وعن عالم شہادت
میں جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن اویسیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے
شیخ ابو علی فارمدی کو ابوالحسن خرقانی سے روحی فیض ہے ان کو نسبت
بایزید بسطامی کی روحانیت سے اور ان کو امام جعفر صادق کی روحا
سے تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ
نے مذکور کیا وَلِلْاِمامِ جعفرِ نِ الصّادقِ رض اَیضًا انتسابٌ اِلیٰ جَدِّہٖ اِلیٰ اُمِّہٖ القاسمِ
بنِ محمّدِ بنِ ابی بکرِ نِ الصّدّیقِ عن سلمانَ الفارسیِّ عن ابی بکرِ نِ الصّدّیقِ
عن رسولِ اللہ صلّی اللہُ علیہ وَاٰلِہٖ وسلّم ...... اور امام
جعفر صادق رض کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی طرف بھی اور
قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے ان کو ابی بکر صدیق رض سے ان کو رسول اللہ

صحبت طریقت کا اتصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک

صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ وَمِنْهَا سَلَاسِلُ اُخْرٰی الْاِتِّصَالُ فِی طَرَفٍ مِنْهَا بِالصُّحْبَةِ وَفِی طَرَفٍ بِالْبَیْعَةِ اَوِ الْخِرْقَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ وَلِیُّ اللّٰهِ اَخَذَ الطَّرِیْقَةَ عَنْ اَبِیْهِ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ مِنَ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّیْخِ آدَمَ عَنِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّهْرَنْدِیِّ عَنْ اَبِیْهِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ شَاہ کَمَالٍ اور ہمارے اور بھی سلاسل ہیں جنکے بعض میں بنا بر صحبت کے اتصال ہے اور بعض میں بنا بر بیعت یا خرقہ پوشی ہے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے انھوں نے سید عبد اللہ سے انھوں نے شیخ آدم بنوری سے انھوں نے شیخ احمد سہرندی سے انھوں نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے انھوں نے شاہ کمال سے ۔ وَاَیْضًا عَنِ الشَّیْخِ سِکَنْدَرَ عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ کَمَالِ نِ الْمَذْکُوْرِ عَنِ السَّیِّدِ فُضَیْلٍ عَنِ السَّیِّدِ گَدَا رَحْمٰنِ عَنِ السَّیِّدِ شَمْسِ الدِّیْنِ عَارِفٍ عَنِ السَّیِّدِ گَدَا رَحْمٰنِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّیْنِ الصَّحْرَائِیِّ عَنِ السَّیِّدِ عَقِیْلٍ عَنِ السَّیِّدِ بَهَاءِ الدِّیْنِ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّیِّدِ شَرَفِ الدِّیْنِ قَتَّالٍ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِیْهِ اِمَامِ الطَّرِیْقِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الْقُرَشِیِّ عَنْ اَبِی الْفَرَجِ الطَّرْطُوْسِیِّ عَنْ اَبِی الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الشِّبْلِیِّ بِسَنَدِہِ الْمَذْکُوْرِ اور شیخ احمد سہرندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے انکو سید فضیل سے انکو سید گدا رحمن سے انکو سید شمس الدین عارف سے انکو سید گدا رحمن بن ابو الحسن سے انکو سید شمس الدین صحرائی سے انکو سید عقیل سے انکو سید بہاؤ الدین سے انکو سید عبد الوہاب سے انکو سید اشرف الدین قتال سے انکو سید عبد الرزاق سے انکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی رح سے انکو ابو سعید مخزومی سے انکو ابو الحسن قرشی سے انکو ابو الفضل عبد الواحد تمیمی سے ان کو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے ان کو ابو بکر شبلی سے انکو اس سند سے جو قبل اس کے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی رح سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ ف اور شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے کُرم بضم و تشدید راے مہملہ مشدد دہ مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے

شاہ صاحب کا دوسرا سلسلہ طریقت

تَأَدَّبَ شَيْخُنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَلٰى رُوْحِ جَدِّهٖ لِأُمِّهِ الشَّيْخِ رَفِيْعِ الدِّيْنِ مُحَمَّدٍ وَأَجَازَ لَهٗ قَبْلَ أَنْ يُّوْلَدَ بِسِنِيْنَ بِطَرِيْقِ خَرْقِ الْعَادَةِ عَنْ أَبِيْهِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ نَجْمِ الْحَقِّ جَا بِيْلَدَهٗ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اور یہی ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد کی روح سے اور انھوں نے ان کو اجازت طریقت دی ان کے پیدا ہونیسے چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور انکو نجم الحق جا بیلدہ سے انکو شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہیں وَلَهٗ طُرُقٌ أُخْرٰى أَجَازَ لَهُ السَّيِّدُ عَظَمَةُ اللّٰهِ الْأَكْبَرَابَادِيُّ عَنْ آبَائِهٖ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ قَاضِيْ خَانْ يُوْسُفَ النَّاصِحِيِّ عَنْ حَسَنِ بْنِ طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدِ رَاجِيْ حَامِدِ شَاهْ عَنِ الشَّيْخِ حُسَامِ الدِّيْنِ الْمَانِكْ فُوْرِيِّ عَنْ خَوَاجَهْ نُوْرِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ أَبِيْهِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ سَعْدِ اللَّاهُوْرِيِّ الْبَنْكَالِيِّ عَنْ أَخِيْ سِرَاجِ عُثْمَانَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّيْنِ أَوْلِيَاءَ عَنِ الشَّيْخِ فَرِيْدِ الدِّيْنِ گَنْجِ شَكَرْ عَنْ خَوَاجَهْ قُطْبِ الدِّيْنِ بَخْتِيَارْ كَاكِيْ عَنْ خَوَاجَهْ مُعِيْنِ الدِّيْنِ السِّجْزِيِّ عَنْ خَوَاجَهْ عُثْمَانَ هَارُوْنِيْ عَنْ حَاجِيْ شَرِيْفِ الزَّنْدَنِيْ عَنْ خَوَاجَهْ مَوْدُوْدْ چِشْتِيْ عَنْ أَبِيْهِ خَوَاجَهْ يُوْسُفَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ چِشْتِيْ عَنْ خَالِهٖ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ چِشْتِيْ عَنْ أَبِيْهِ خَوَاجَهْ أَبِيْ أَحْمَدَ چِشْتِيْ عَنْ خَوَاجَهْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّامِيِّ عَنْ مُمْشَادْ عُلُوِّ الدِّيْنَوَرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُبَيْرَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ الْمَرْعَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَدْهَمَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طریق ہیں ان کو اجازت دی سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے انکو سند حاصل ہے اپنے باپ داداوں سے انکو شیخ عبد العزیز سے انکو قاضی خان یوسف ناصحی سے انکو حسن بن طاہر سے انکو سید راجی حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین مانکپوری سے انکو خواجہ نور قطب عالم سے انکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل میں لاہوری ہیں اور مسکن میں بنگالی ان کو اخی سراج عثمان اودھی سے انکو

سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے انکو شیخ فرید الدین گنجشکر سے انکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے ان کو حضرت خواجہ معین الدین سنجری یعنی سیستانی سے انکو خواجہ عثمان ہارونی سے انکو حاجی شریف زندنی سے انکو خواجہ مودود چشتی سے انکو اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے انکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے ان کو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے ان کو خواجہ ابو اسحق شامی سے انکو ممشاد علو دینوری سے ان کو ابو ہبیرہ بصری سے انکو حذیفہ مرعشی سے انکو ابراہیم بن ادہم سے انکو فضیل بن عیاض سے انکو عبد الواحد بن زید سے انکو حسن بصری سے ان کو امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے انکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف مولانا نے فرمایا مانکپور پورب میں ایک قصبہ ہے الہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہے پورب میں جسکو اب فیض آباد کہتے ہیں اور سنجری بکسر سین مہملہ و سکون جیم و زائے معجمہ منسوب ہے سنجستان کی طرف معرب ہے سیستان کا اور ہر چند اولیا جمع ہے ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اس واسطے لقب ہوا گویا کہ ایک ولی اولیاے کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور اسکی مثالیں بہت ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور کعب کا لقب احبار اور زندنہ ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنوں میں سے اور ہارون قریہ ہے زندنہ سے آدھ کوس پر اور چشت شہر ہے درہ کوہ میں واقع ہے دو منزل ہرات سے اور اب اسکو شاقلان کہتے ہیں اور مرعش ایک شہر ہے شام کی توابع سے

وَتَادَّبَ سَیِّدِی الْوَالِدُ اَیْضًا بِحَسْبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ رَاٰہُ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ فَبَایَعَہٗ وَعَلَّمَہُ النَّفْیَ وَالْاِثْبَاتَ وَاَیْضًا مِنْ زَکَرِیَّا النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّہٗ عَلَّمَہٗ اِسْمَ الذَّاتِ

اور میرے والد مرشد آداب آموز طریقت کے ہوئے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ آنحضرت کو خواب میں دیکھا سو ان سے بیعت کی اور آپ نے ان کو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام ادب آموز ہوئے کہ اسم ذات کی انھوں نے تعلیم فرمائی

وَاَیْضًا مِنْ رُّوْحِ الْاَئِمَّۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ

خواب میں انبیاء علیہم السلام کی زیارت اور بیعت

وَالْخَوَاجَہ بَهَاءِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ نَقْشْبَنْد وَالْخَوَاجَہ مُعِیْنِ الدِّیْنِ ابْنِ حَسَنٍ چِشْتِیْ وَانَّہٗ رَاٰهُمْ وَاَخَذَ مِنْهُمُ الْاِجَازَۃَ وَعَرَفَ نِسْبَۃَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلٰی حِدَتِهَا مِمَّا فَاضَ مِنْهُمْ عَلٰی قَلْبِہٖ وَکَانَ یَحْکِیْ لَنَا حِکَایَتَهَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۔

اور یہ بھی والد مرشد نے فیض پایا ائمہ طریقت کی روح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن چشتی کی روح سے اور انکو خواب میں دیکھا اور ان سے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت ان سے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جس کا فیض ہوا ان حضرات کی طرف سے انکے دل پر اور حضرت والد ہم سے اسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ ان سے اور ان حضرات سب سے راضی ہو وَاَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاهِرَۃُ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَالْحَدِیْثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْکَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَیِّدِنَا الْوَالِدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَهُوَ قَرَأَ صِغَارَ الْکُتُبِ عَلٰی اَخِیْهِ اَبِی الرِّضٰی مُحَمَّدٍ وَالْکِبَارَ مِنْهَا عَلٰی اَمِیْرْ زَاهِدِ نِ الْهَرَوِیِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِیِّ الْمَشْهُوْرَۃِ عَنْ مِیْرْزَا اَفَاضِل عَنْ مُلَّا یُوْسُفَ الْکَوْسَجِ عَنْ مِیْرْزَا جَانْ وَغَیْرِہٖ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَّانِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَسْعَدَ وَغَیْرِہٖ عَنْ تَلَامِذَۃِ الْعَلَّامَۃِ التَّفْتَازَانِیِّ وَالْعَلَّامَۃِ الشَّرِیْفِ الْجُرْجَانِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ

اور علوم ظاہرہ منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کی سوا انکو ہم نے پڑھا اپنے والد مرشد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی کتابیں میر زاہد ہروی سے پڑھیں جو مصنف ہیں حواشی مشہورہ درسیہ کی اور میر زاہد نے میرزا فاضل سے انھوں نے ملا یوسف کوسج سے انھوں نے میرزا جان وغیرہ سے انھوں نے محقق ملا جلال دوانی سے انھوں نے اپنے باپ سعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم ف علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما میں مشہور اور معلوم ہے لہٰذا مصنف نے اسکو نہ ذکر فرمایا وَاَجَازَنِیْ لِلْمِشْکٰوۃِ الْمَصَابِیْحِ وَصَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ وَغَیْرِہٖ مِنَ

اور [illegible]

الصِّحَاحُ السِّتَّةِ الشَّيْخُ حَاجِي مُحَمَّدُ اَفْضَلُ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ
عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ شَيْخِ الطَّرِيْقَةِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ
السَّرْهَنْدِيِّ بِسَنَدِهٖ الطَّوِيْلِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ مَقَامَاتِهٖ وَهٰذَا آخِرُ مَا اَرَدْنَا
اِيْرَادَهٗ فِيْ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا

اور مجھ کو اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے انھوں نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے انھوں نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے ان کی سند طویل مذکور ہے ان کے مقامات اور تصانیف میں اور یہ تمامی ہے اس مضمون کی جسکے لانے کا ہم نے اس رسالے میں ارادہ کیا تھا اور شکر ہے حق تعالیٰ کا ابتدا میں بھی اور انتہا میں بھی اور ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اس کے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجمیل کا چوبیسویں ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھ ہجری میں پورا ہو گیا حق تعالیٰ میری بھول چوک و کج فہمی کو برکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کی نور باطن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی فرما دے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمہ سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ میں رکھے آمین ثم آمین

# خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر البریۃ محمد وعلی آلہ وعلی سائر اصحابہ اما بعد یہ کتاب فیض انتساب قول الجمیل تصنیف لطیف عارف کامل عارف عالم فاضل مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مع ترجمہ موسوم بہ شفاء العلیل مولوی خرم علی صاحب بلہوری مرحوم اور فوائد مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و حواشی مولانا نواب قطب الدین خاں صاحب دہلوی بہ تصحیح مولوی حشمت علی صاحب مرادآبادی مظاہری ثم القاسمی حسب ایماء جناب مولوی اسحاق صاحب مالک کتب خانہ رحیمیہ دیوبند بماہ فروری سنہ ۴۸ء حلیہ طبع سے مزین ہوئی شائقین و ناظرین مالک مطبع و مصحح و کاتب کو بدعائے خیر یاد فرمائیں

ہر قسم کی عربی اردو فارسی کتب بکفایت ملنے کا پتہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور
(یوپی)

(رقم الف اختر)

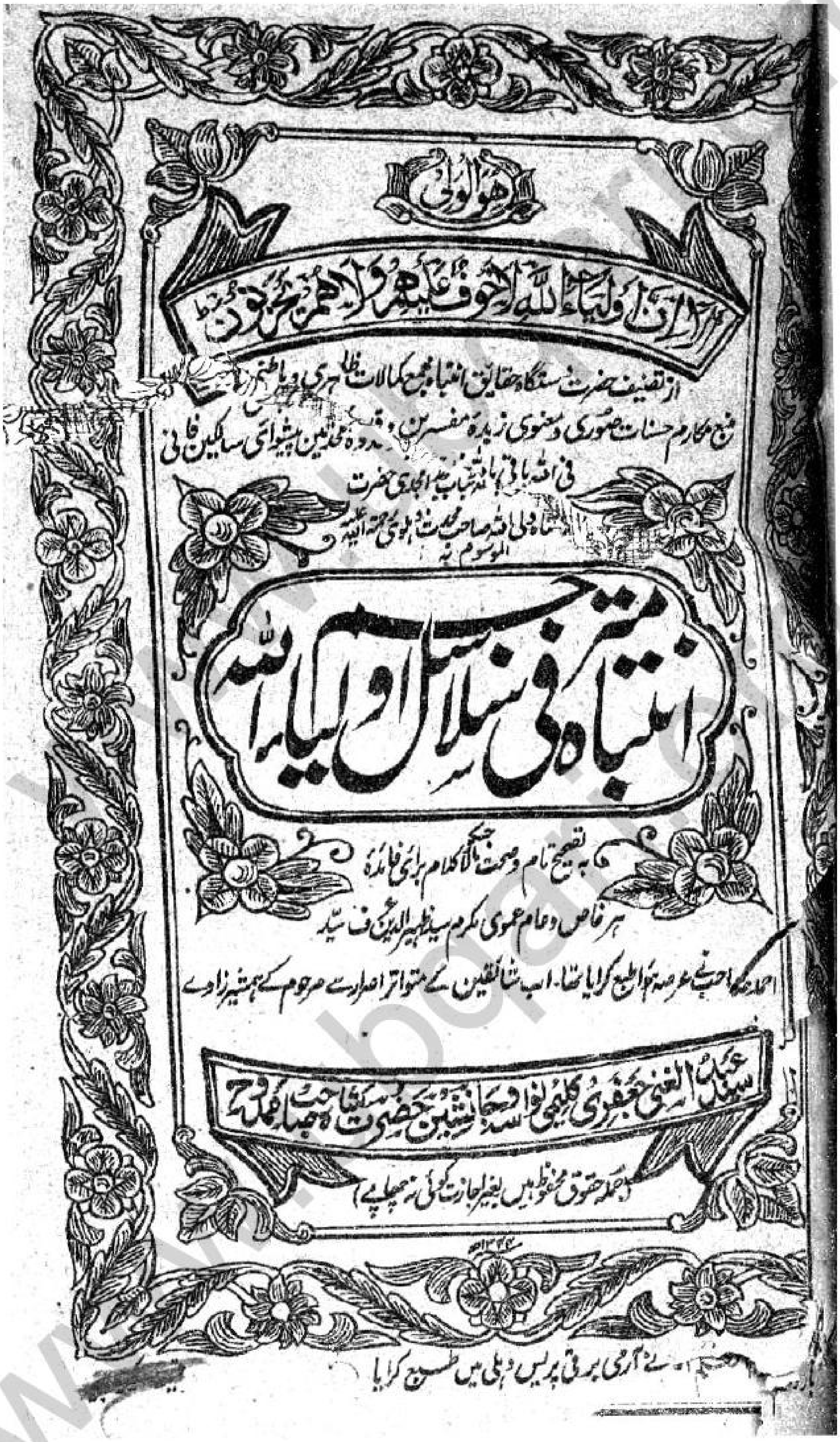

ہو الولی

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

از تصنیف حضرت دستگاہ حقایق انتباہ مجمع کمالات ظاہری و باطنی
منبع مکارم حسنات صوری و معنوی زبدۂ مفسرین و قدوۂ محدثین پیشوائی سالکین فانی
فی اللہ باقی باللہ [illegible] حضرت
شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الموسوم بہ

# انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم

جنکو بہ تصحیح تام و صحت لا کلام برائے فائدہ
ہر خاص و عام عموی مکرم سید ظہیر الدین عرف سید
احمد صاحب نے عرصہ ہوا طبع کرایا تھا۔ اب شائقین کے متواتر اصرار سے مرحوم کے ہمشیر زادے

سید عبد الغنی جعفری کلیمی نواسہ و جانشین حضرت [illegible] صاحب محمد [illegible]

جملہ حقوق محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی نہ چھاپے

سنہ ۱۳۴۴ھ

[illegible] نے آرمی برقی پریس دہلی میں طبع کرایا

## عبارت فارسی وعربی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی بعث نبیه محمداً صلی الله علیه و آله وسلم بشیراً و نذیراً۔ وداعیاً الی الله باذنه و سراجاً منیراً۔ ففضل اصحابه برؤیة محیاه واستماع کلامه وصحبته ثم اتبعهم فی الفضل ناساً من امته صح لهم السند فی ظاهر العلم وباطنه الیه صلی الله علیه و آله وسلم وتظاهر اتصالهم الباطن والظاهر به صلی الله علیه و آله وسلم فهم حجة الله علی عباده وصفوته من خلقه وائمة الهدی وقادة التقی ولولا العلم الماثور منه صلی الله علیه

## ترجمہ یعنی عبارت اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب حمد وثنا خدائی جل شانہ کو ہے۔ جسنے اپنے نبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر و نذیر کر کے بھیجا۔ یعنے اُسکے حکم سے مسلمانوں کو بشارت دینے والے اور کافروں کو ڈرانے اور اُنکو سراج منیر یعنی چراغ روشن کیا پھر اُنکے اصحاب کو فضیلت بخشی کر وہ آنحضرت صلعم کے دیدار مبارک سے مشرف ہوئے اور اُنکی حدیث شریف سنی اور صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ صحابہ کے بعد تابعین کو فضیلت عطا کی۔ کہ آنحضرت صلعم کے علم ظاہر و باطن کی اُنسے سند لیجاتی ہے۔ اور اُنکے ظاہر و باطن کا اتصال آنحضرت صلعم سے ظاہر و مستحکم ہوا سو وہ اللہ تعالی کی حجت ہیں اُسکے بندوں پر اور اللہ تعالی کے برگزیدہ ہیں اُسکی مخلوق میں۔ اور ہدایت کے امام اور تقوی کے پیشوا ہیں۔ اور علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر روایت اور منقول نہ ہوتا

www.ubqari.org

وآلہ وسلم بالاسانید والفہم الذی یوتیہ اللہ عز وجل من شاء فی ذلک العلم لم یعبد اللہ ولم یهتد احد ولا تقرب بشی وصلی اللہ علی افضل خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد می گوید احمد بن عبد الرحیم العمری الدهلوی المعروف بولی اللہ تغمدہ اللہ تعالی ومشائخہ ووالدیہ برحمۃ العظمی۔ این رسالہ ایست مسمی بانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤلف برائے تعریف سلاسل مشہورہ کہ این فقیر در ظاہر علم و باطن علم بآن متمسک شدہ و خود را بر طرفے ازان یستہ جعل اللہ تالیفہا خالصًا لوجہہ الکریم واعاد علیّ وعلی الناس منہا الحظ الجسیم

مقدمہ۔ باید دانست کہ یکے از نعم خدائے تعالی برامت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات آنست کہ ارتباط درسلسلہ ہائی الیشان تا پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح وثابت است اگرچہ اوائل امت را با واخر امت در بعض امور اختلاف بودہ باشد لیکن صوفیہ صافیہ ارتباط الیشان در زمن اوّل بصحبت وتعلیم وتادب بآداب تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ

اسناد سے اور اُس فہم سے جو اللہ تعالے جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ توکوئی اللہ تعالے کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نپاتا۔ اور نہ کوئی بشر مقرب ہوتا۔ اللہ جل شانہ کا وصلی اللہ علی افضل خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اسکے بعد کہتا ہے۔ احمد بن عبد الرحیم عمری دہلوی عرف ولی اللہ خدا اسکو اور اُس کے مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمی میں ڈہانک لیوے۔ یہ رسالہ ہے کہ اسکا نام انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید وارثی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ تالیف کیا گیا واسطے تعریف اُن سلسلوں مشہورہ کے جن سے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند رکھتا ہے۔ خدا اِس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے۔ اور مجھے اور اور لوگوں کو اس سے نصیب کامل عطا فرماوے۔

مقدمہ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں اِس امتِ محمدی پر ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ سلسلوں کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک صحیح وثابت ہے۔ اگرچہ بعض امور میں اوّل امت اور اواخر امت کا اختلاف ہوا ہو تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ میں ہوئے ہیں۔ تو اُن کا ارتباط صحبت اور تعلیم اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب ہونے سے تھا۔ اُس وقت خرقہ

شاہ صاحب کی سلاسل طریقت سے نسبت

مقدمہ دربیان سلاسل وارتباط
قارئین کے حق میں دعا

سلاسل طریقت کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ثابت ہے۔

وبیعت و در زمن سیّد الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد بعد ازآن رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسلۂ بہیّہ ایں امور متحقق است و اختلاف صور ارتباط ضررے نکند و خرقہ و بیعت را اصلے ہست از سنت سنیہ اما خرقہ پس اصلش الباس آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ را بہ عبدالرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر گردانید۔ و اما بیعت پس وجود آن و اعتبار آن از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستفیض یقینی ست کما لا یخفی و علماے کرام ارتباط ایشان در زمن اوّل باستماع احادیث و حفظ آن در وعاء قلب بود بعد ازان بتصنیف کتب و قرأۃ و مناولہ۔ و اجازت و وجادۂ آن پیدا شد و ارتباط سلسلہ بہمہ ایں امور صحیح است و اختلاف صور را اثری نیست و ہر یکے ازیں امور اصلے دارد از سنت سنیہ۔ اما قرأۃ پس اصلش قرأۃ عبداللہ بن مسعود است و سوال اعرابی و مناولہ اصلش کتابت آنحضرت ست باطراف بلدان و مناولہ صحیفہ بعبداللہ بن جحش و ہمچنین اجازت و وجادہ را اصول است کہ کتب حدیث مبین می شود بالجملہ رسم قدیم صوفیہ است کہ یاران خود را خرقہ می پوشانیدند از قلنسوہ و عمامہ و قمیص و قبا

اور بیعت نہ تھی اور سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اُسکے بیعت کا دستور جاری ہوا۔ اور ارتباط اُن اُمور کے سلسلۂ روشن کا متحقق یعنی صحیح و ثابت ہے۔ اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتیں جو مختلف ہیں اُن سے کچھ ضرر نہیں۔ اور خرقہ اور بیعت کی اصل ہے سنت سنیہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب اُنکو امیر لشکر کیا تھا اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلعم سے مستفیض اور متواتر یقینی ہے۔ کچھ پوشیدہ نہیں پس زمانہ اول میں علماء کرام کا ارتباط حدیثیں سننے اور اونکو اپنے دل میں محفوظ کرنا تھا۔ بعد اسکے کتابیں تصنیف ہوئیں اور قرأۃ اور مناولہ اور اجازت اور وجادت جاری ہوئی اور سلسلوں کا ارتباط ان سب اُمور میں صحیح ہے۔ اور صورتوں کے اختلاف کا ہمیں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور ان سب باتوں کی سنت سنیہ میں اصل ہے چنانچہ قرأۃ کی اصل تو حضرت عبداللہ بن مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور مناولت کی اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان لکھنے اطراف بلدان میں اور مناولہ صحیفہ عبداللہ بن جحش اور ایسے ہی اجازت اور وجادت کے اصلیں ہیں جنکا کتب حدیث میں بیان ہے غرض صوفیہ کی رسم قدیم ہے کہ اپنے یاروں کو خرقہ پہناتے ہیں خواہ کلاہ خواہ عمامہ خواہ قمیص خواہ قبا

بیعت طریقت صحیح و ثابت ہے

تصوف کی اجازت اور خلافت کا علم

www.ubqari.org

۴

و برد او ازار ہرچہ میسر شود بستہ وجہ یکے **خرقہ اجازت** چون خواہند کہ محبے را از محبان خود اجازت طریقہ دہند و اورا نائب خود سازند در تلقین و صحبت با طالبان و اخذ بیعت و اعطاء خرقہ اورا خرقہ دہند و شرط آن قبولیت این معنیست دیگر **خرقہ ارادت** چون عزیزے در زمرۂ صوفیان داخل شد و اعمال ایشان بجد تمام پیش گرفت اورا خرقہ عطا می کنند تا علامت دخول او باشد در طریقۂ صوفیہ و شرط او رویت جد و جہد است و تفرس استقامت او درین باب۔ سوم **خرقہ تبرک** چون برکسے مہربان شوند۔ کہ برکات عزیزان شامل حال او باشد۔ اورا خرقہ دہند بغیر ملاحظۂ شرطے پادشاہ باشد یا امیر یا تاجر وہمچنین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت توبہ از معاصی و آن عام است ہر مسلمان را و بیعت تبرک بدخول در سلسلہ صالحین و آن نیز عام است و بیعت تحکیم کہ شیخ را در سلوک طریقہ مجاہدہ بر خود حکم سازد و بجد تمام این راہ را سلوک نماید و آن مخصوص باصحاب ارادت است و در ہیئت بیعت اختلاف است جمہور صوفیہ و دیار عرب ہیئت بیعت ایشان است کہ شیخ کف دست راست خود را بر کف دست راست

اقسام خرقہ

اقسام بیعت

در بیان طریقہ بیعت

خواہ چادر خواہ ازار جو کچھ میسر ہو۔ اور اُسکے تین طریقے ہیں۔ ایک تو **خرقہ اجازت** کہ جب چاہتے ہیں کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت دیں۔ اور اُسکو اپنا نائب کریں تلقین میں اور صحبت میں کہ طالبوں سے بیعت لے اور خرقہ عطا کرے تو اُسکو خرقہ دیتے ہیں۔ سو اُسکی شرط ان امور کا قبول کرنا ہے۔ دوسری صورت **خرقہ ارادت** ہے۔ کہ جب کوئی عزیز صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور اُنکے سے عمل جد و جہد کے کرنے لگتا ہے۔ اُسکو خرقہ عطا کرتے ہیں کہ اُسکی صوفیوں میں داخل ہونکی علامت ہو۔ اور اسکی شرط ان امور میں دیکھ لینا ہے۔ کہ وہ جد و کوشش کرتا ہے۔ ان امور میں اور استقامت رکھتا ہے۔ تیسرا **خرقہ تبرک** ہے کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہیں کہ صوفیوں کی برکات اُسکے شامل حال ہوں۔ اُسکو خرقہ دیتے ہیں۔ اسمیں کچھ شرط نہیں بادشاہ ہو یا امیر یا سوداگر کوئی ہو۔ اور اسیطرح بیعت بھی کئی قسم کی ہے ایک بیعت توبہ ہے کہ گناہوں سے توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کیواسطے یعنی جس سے چاہے بیعت کرلے اور جو چاہے بیعت لے لیوے اور ایک **بیعت تبرک** ہے کہ صالحین کے سلسلہ میں داخل ہو سو وہ بھی عام ہے اور ایک بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ میں اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس رستے چلے سو یہ خاص ہے۔ ارباب ارادت کیساتھ بیعت کے طور میں اختلاف ہے۔ ملک عرب کے کل صوفیوں کی بیعت کی تو یہ صورت ہے۔ کہ شیخ اپنا داہنا ہاتھ مرید کے داہنے ہاتھ پر۔

عرب حضرات کی بیعت
تصوف

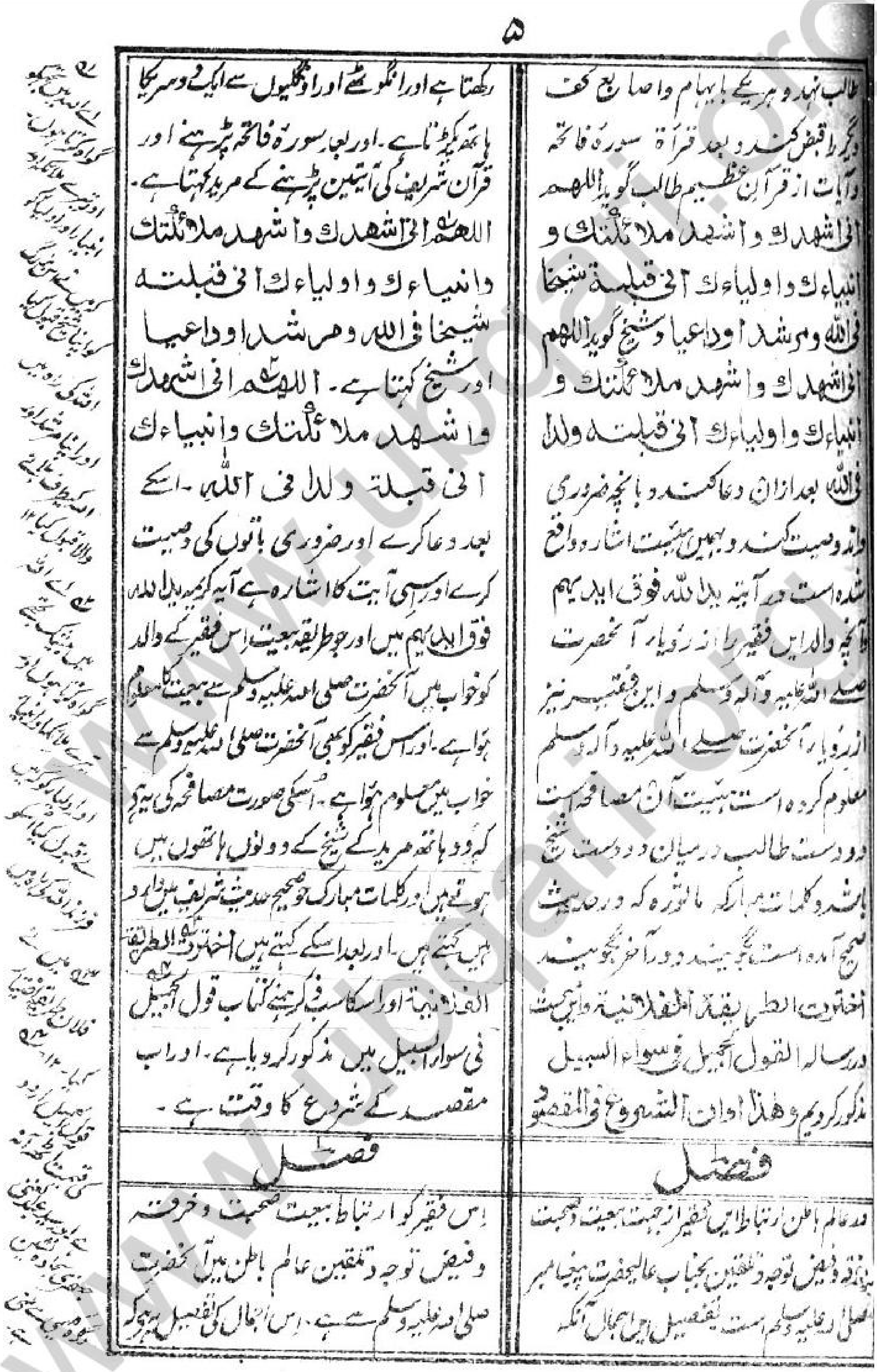

۵

طالب نہد و ہر یکے با بہام و اصابع کف دیگر را قبض کند و بعد قراۃ سورۃ فاتحہ و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللھم انی اشہدک و اشہد ملائکتک و انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ شیخا فی اللہ و مرشدا و داعیا و شیخ گوید اللھم انی اشہدک و اشہد ملائکتک و انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ ولدا فی اللہ بعد ازاں دعا کند و آنچہ ضروری داند وصیت کند و ہمیں بیعت اشارہ واقع شدہ است در آیہ ید اللہ فوق ایدیہم و آنچہ والد ایں فقیر را از رؤیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ایں فقیر نیز از رؤیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معلوم کردہ است بیعت آن مصافحہ است دو دست طالب درمیان دو دست شیخ باشد و کلمات مبارکہ ماثورہ کہ در حدیث صحیح آمدہ است بگویند و در آخر بگویند الخلوت الطریقۃ الخلافتیۃ و ایں بحث در رسالہ القول الجمیل فی سواء السبیل مذکور کردیم و ہذا اوان الشروع فی المقصود

## فصل

در عالم باطن ارتباط ایں فقیر از جہت بیعت و صحبت و خرقہ و فیض توجہ و تلقین بجناب عالیحضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم است تفصیل ایں اجمال آنکہ

رکھتا ہے اور انگوٹھے اور انگلیوں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور بعد سورہ فاتحہ پڑھنے اور قرآن شریف کی آیتیں پڑھنے کے مرید کہتا ہے۔ اللھم انی اشہدک و اشہد ملائکتک و انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ شیخا فی اللہ و مرشدا و داعیا اور شیخ کہتا ہے۔ اللھم انی اشہدک و اشہد ملائکتک و انبیاءک انی قبلتہ ولدا فی اللہ۔ اسکے بعد دعا کرے اور ضروری باتوں کی وصیت کرے اور اسی آیت کا اشارہ ہے آیہ کریمہ ید اللہ فوق ایدیہم میں اور جو طریقہ بیعت اس فقیر کے والد کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا معلوم ہوا ہے۔ اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں معلوم ہوا ہے۔ اسکی صورت مصافحہ کی ہے کہ دو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونوں ہاتھوں میں ہوتے ہیں اور کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف میں وارد ہیں کہتے ہیں۔ اور بعد اسکے کہتے ہیں الخلوت الطریقۃ الخلافتیۃ اور اسکا سب ذکر اپنے کتاب قول الجمیل فی سواء السبیل میں مذکور کر دیا ہے۔ اور اب مقصد کے شروع کا وقت ہے۔

## فصل

اس فقیر کو ارتباط بیعت صحبت و خرقہ و فیض توجہ و تلقین عالم باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ

## آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ

بیان صورت مثالیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

این فقیر در واقعه دید که بخدمت آنحضرت صلے الله علیه وآله وسلم رسیده است و مقابل آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نشسته نخست آنحضرت صلے الله علیه وآله وسلم صورت مثالیه افاضه فرمودند یکے جسمے که جانب اعلی و اسفل او هر دو پیرهن دارد و اعلی آن عریض تر است از اسفل و درمیان اعلی تا اسفل تدریجیست چنانکه در جسم مخروطی می باشد و آن مثال نسبت خاصه آنحضرت است صلے الله علیه وآله وسلم دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین و در وسط آن عمودی مرکوز است و آن تمثال نسبت سالکان است که از جذب چندان بهره نیافته اند سوم جسمی شبیه ثانی الا آنکه عمود بر زمین قائم است و آن طبق بروی معتمد و آن تمثال نسبت مجذوبان است که از مراتب سلوک چندان بهره ندارند و در ضمن نمودن این صورتهای سه گانه القا فرمودند که نسبت خاصه آنحضرت صلے الله علیه وآله وسلم آنست که طبقات مجرده روحانیه و مراتب سفلانیه جسمانیه همه بکمالات مناسبه خود متصف باشند و مراتب روحانیه قوی تر بود و هیچ چیز از مراتب روحانیه نباشد الا که او را در عالم نسمیه خلیفه و نموذجی هست

اس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں حاضر ہوا ہے اور روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ دیکھی۔ اوّل تو ایک ایسا جسم کہ اُس کا اعلیٰ اور اسفل پیرہن رکھتا ہے۔ اور اعلیٰ اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے۔ جیسے جسم مخروطی میں ہوتی ہے۔ اور وہ تمثال (صورت) ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت کی۔ پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مدوّر جیسے ایک طباق زمین پر رکھا ہوا ہے۔ اور اس میں ایک لکڑی گڑھی ہوئی ہو۔ وہ تمثال سالکوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے جذب کا چنداں حصہ نہ پایا ہو تیسرے ایسی شکل جیسی دوسرے سے مشابہ لیکن وہ اس طرح کہ جیسے لکڑی زمین میں گڑھی ہوئی اور طباق اُسکے اوپر ہو۔ وہ تمثال مجذوبوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے سلوک کا چنداں حصہ نہیں پایا۔ اور ان تینوں تمثالوں کے دکھانے کے درمیان یہ بات دل میں ڈالی کہ خاص نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے کہ طبقات مجردہ روحانیہ اور مراتب سفلانیہ جسمانیہ سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کیساتھ متصف ہوں۔ اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں جسکا عالم نسمیہ میں خلیفہ اور نمونہ نہیں ہے۔

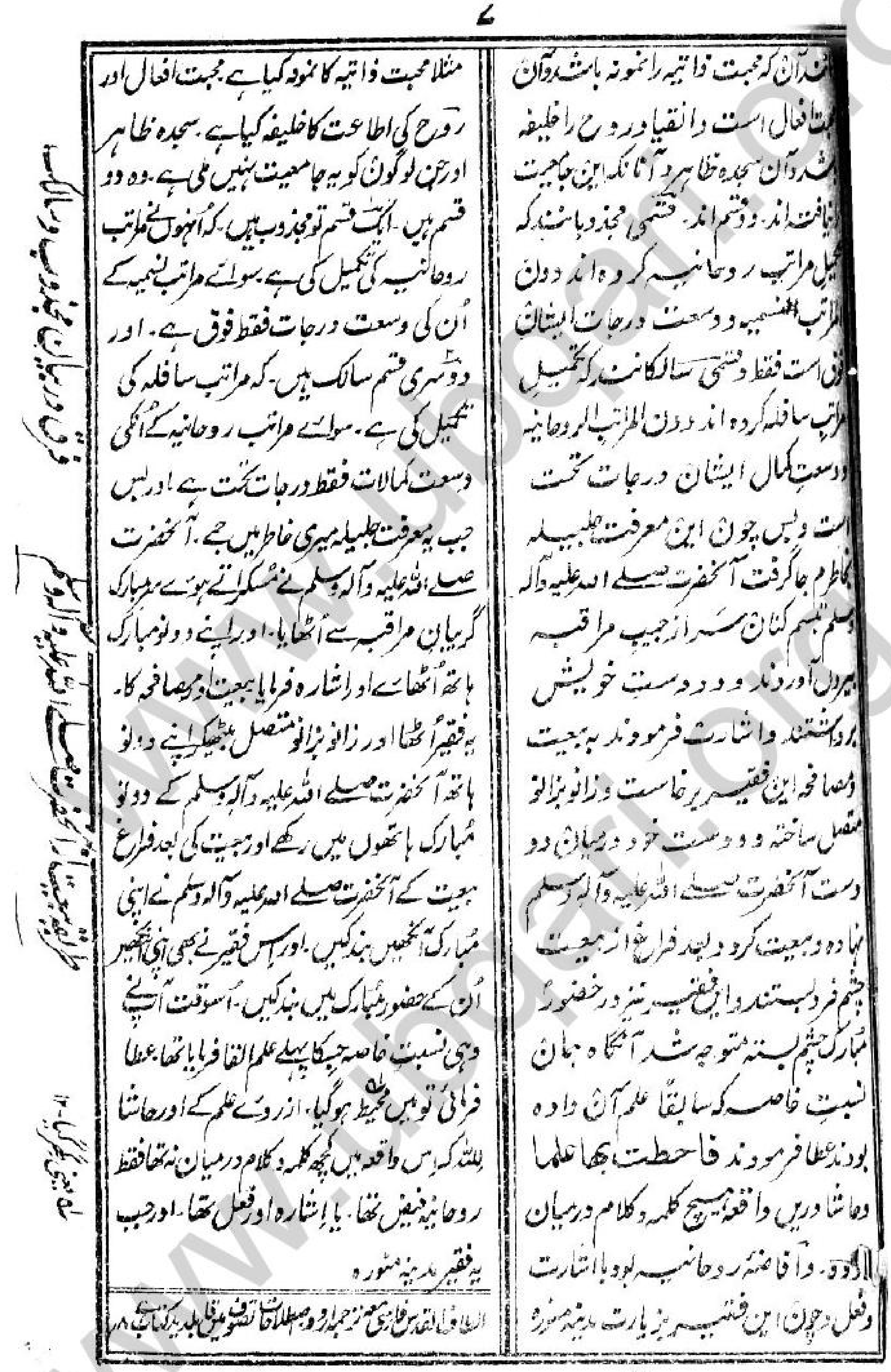

۷

انند آن که محبت ذاتیه را نمونه باشد و آن
محبت افعال است وانقیاد روح را خلیفه
شد و آن سجده ظاهر و آنانکه این جامعیت
نیافته اند دو قسم اند. قسمی مجذوب باشند که
تکمیل مراتب روحانیه کرده اند دون
المراتب النفسیه و وسعت درجات ایشان
فوق است فقط و قسمی سالکانند که تکمیل
مراتب سافله کرده اند دون المراتب الروحانیه
و وسعت کمال ایشان درجات تحت
است و بس چون این معرفت جلیله
بخاطرم جا گرفت آنحضرت صلے اللہ علیه وآله
وسلم تبسم کنان سر از جیب مراقبه
بیرون آوردند و دو دست خویش
برداشتند و اشارت فرمودند به بیعت
و مصافحه این فقیر برخاست و زانو بزانو
متصل ساخته و دو دست خود درمیان دو
دست آنحضرت صلے اللہ علیه وآله وسلم
نهاده و بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت
چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور
مبارک چشم بسته متوجه شد آنگاه همان
نسبت خاصه که سابقاً علم آن داده
بودند عطا فرمودند فاحطت بها علما
وحاشا درین واقعه هیچ کلمه و کلام درمیان
آمد و. وافاضه روحانیه بود یا اشارت
و فعل و چون این فقیر بزیارت مدینه منوره

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہے۔ محبت افعال اور
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے۔ سجدہ ظاہر
اور جن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے۔ وہ دو
قسم ہیں۔ ایک قسم تو مجذوب ہیں۔ کہ انہوں نے مراتب
روحانیہ کی تکمیل کی ہے۔ سوائے مراتب نفسیہ کے
اُن کی وسعت درجات فقط فوق ہے۔ اور
دوسری قسم سالک ہیں۔ کہ مراتب سافلہ کی
تکمیل کی ہے۔ سوائے مراتب روحانیہ کے انکی
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہے اور بس
جب یہ معرفت جلیلہ میری خاطر میں جمے۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک
گریبان مراقبہ سے اٹھایا۔ اور اپنے دونو مبارک
ہاتھ اٹھائے اور اشارہ فرمایا بیعت اور مصافحہ کا۔
یہ فقیر اٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھکر اپنے دونو
ہاتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونو
مبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت کی بعد فراغ
بیعت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
مبارک آنکھیں بند کیں۔ اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں
اُن کے حضور مبارک میں بند کیں۔ اسوقت آپنے
وہی نسبت خاصہ جسکا پہلے علم القا فرمایا تھا عطا
فرمائی تو میں محیط[له] ہو گیا۔ از روئے علم کے اور حاشا
للہ کہ اس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا فقط
روحانیہ فیض تھا۔ یا اشارہ اور فعل تھا۔ اور جب
یہ فقیر مدینہ منورہ

فرق درمیان مجذوب وسالک

طریقہ بیعت از آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

[له] یعنی گھر گیا۔ ۱۲

[illegible] فارسی معہ ترجمہ اردو و مصطلحات تصوف مع فوائد بر کتاب ۸

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقی روحانیہ

## شاہ صاحب کو بکثرت بشارتیں

رسید و مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد مراتب جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طے کرد آنگاہ این فقیر را بزکی و حکیم ملقب ساختند و طریقہ عنایت فرمودند۔ و آنچہ در علم مشکلات داشتم پرسیدم جواب باصواب اکثر آن چیزہا در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان طریقہ در رسالہ ہمعات میسر شد و یکے از آن جوابہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا نوشتہ شد۔ این فقیر در جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرد۔ بوجہے از کلام روحانی کہ آنحضرت صلعم چہ می فرمایند در فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوے می کنند و باصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عداوت دارند۔ افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت باطل است و بطلان مذہب ایشان از تامل در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر خواہد شد۔ انتہی بعد افاقت ازان حالت در معنے امام تامل کردہ شد معلوم گشت کہ ایشان می گویند کہ امام معصوم مفترض الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت از القائے حکم الٰہی بر باطن است بطریق اجتہاد و یا الہام یا امن از خطا در آن مسئلہ اورا اثبات می کنند و می گویند اورا خدائے تعالیٰ نصب کردہ است برائے مردمان

پہنچا اور ایک مدت تک روضۂ انور میں متوجہ رہا۔ سب مراتب جذب و سلوک کے ابتدا سے انتہا تک طے کیے۔ اس وقت اس فقیر کو القاب زکی و حکیم سے ملقب فرمایا۔ اور ایک طریقہ عنایت فرمایا۔ اور جو جو علم میں مشکلات تھی میں نے پوچھی اور اُنکا جواب باصواب پایا۔ اُن میں سے اکثر میں نے رسالہ فیوض الحرمین میں لکھے ہیں۔ اور طریقہ کا بیان رسالہ ہمعات میں میسر ہوا اور ایک اُن جوابوں میں سے جو رسالہ فیوض الحرمین میں نہیں لکھا اسمیں لکھا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس فقیر نے ایک وجہ روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا۔ کہ فرقہ شیعہ کو واسطے کیا ارشاد ہے کہ یہ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہیں۔ تو افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب باطل ہے اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا جب غور کروگے لفظ امام کی تعریف میں جو انہوں نے مقرر کی ہے۔ انتہی۔ بعد اس حالت کے افاقہ سے میں نے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں امام معصوم مفترض الطاعت ہوتا ہے۔ اور وحی باطنی کہ عبارت ہے حکم الٰہی کے القا ہونے سے باطن میں یا الہام یا امن خطا سے اُس مسئلہ میں ثابت کرتے ہیں۔ بطریق اجتہاد کے اور کہتے ہیں۔ کہ اُس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگوں کے واسطے۔

سلہ اسی وجہ سے شاہ صاحب حکیم امت [illegible] کے لقب سے [illegible] ص ۲۰

بطلان مذہب شیعہ

سلہ فیوض الحرمین جس میں حضرت شاہ صاحب نے اختلافی مسائل اور علمی مشکلات کے جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان [illegible]

سلہ معصوم [illegible] یعنی گناہ سے پاک [illegible]

سلہ [illegible] جس کی اطاعت [illegible]

www.ubqari.org

تا ایشان را احکام الٰہی رسانند و بتحقیقت معنے
نبوت ہمین خصال رجوع می کنند زیراکہ بعثۃ
اللہ للتبلیغ الاحکام حاصلش ہمین
نصب و افتراض طاعت است پس بتحقیقت
ایشان قائل بختم نبوت نیستند و آئمہ را رضی اللہ
عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ
نام نبوت نمی گویند وھل عقیدۃ اصلح
من ذالک و در عالم ظاہر این فقیر را از جہت
بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت و تلقین اشغال
ہمہ این امور یا بعض این امور با جمیع خانوادہائے
طریقہ کہ امروز بر روے زمین مشہور اند یا
اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است والحمد للہ
از آنجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہائے
مشہورہ می نویسد بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور ترین
طریق است در عرب و ہندوستان و
نقشبندیہ در ہندوستان و ما وراء النہر
شہرت تمام دارد و در حرمین نیز شائع
شدہ۔ و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور
است و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر و
سندھ کبرویہ در توران و کشمیر و شطاریہ
در ہندوستان و شاذلیہ در مغرب و مصر و
سوڈان و مدینہ فی الجملہ و در مغرب و عیدروسیہ
در حضرموت سلسلہ صحبت این فقیر در طریق
تہذیب باطن تا حضرت پیغامبر صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم مستفیض متصل یقینی الوقوع است

کہ انکو احکام الٰہی پہنچاوے اور فی الحقیقت نبوت
کے معنے یہی خصلتیں ہیں۔ اسواسطے کہ نبی کی تعریف یہی
ہے کہ بعثۃ اللہ للتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے
اُسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل
یہی مقرر کرنا۔ اور افتراض طاعت ہے تو یہ لوگ
درحقیقت ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں اور اماموں
رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں۔
اگرچہ نبوت کا نام نہ لیں اس عقیدہ سے بھی
کوئی اور بدتر عقیدہ ہے۔ اور عالم ظاہر میں
اس فقیر کو وجہ سے بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت
اور تلقین اشغال کے یہ سب امور یا انہیں سے بعضے امور
اور سب خانوادوں طریقہ سے جو آج کے دن روئے زمین پر
مشہور ہیں یا انہیں سے اکثر سے ربط حاصل ہے انہیں سے
اس رسالہ میں مشہور خانوادوں کی سند لکھتا ہے۔ حاصل کلام
یہ کہ سب طریقوں سے قادریہ طریقہ عرب و ہندوستان
میں بہت مشہور ہے۔ اور نقشبندیہ ہندوستان و ماوراء النہر
میں بہت مشہور ہے۔ اور حرمین میں بھی شائع ہوا ہے۔ اور
چشتیہ طریقہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور سہروردیہ
خراسان و کشمیر و سندھ کے نواح میں۔ اور کبرویہ طریقہ
توران و کشمیر میں اور شطاریہ ہندستان میں اور شاذلیہ
مغرب و مصر اور اس کے نواح اور مدینہ میں فی الجملہ
مغرب میں اور عیدروسیہ طریقہ حضرموت میں۔ اس
فقیر کا سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق میں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مستفیض
متصل یقینی الوقوع ہے۔

غلامت ـــ اور مشرکی ۱۰ الوجہ

کہ ہر یکے از رجال سلسلہ با شیخ خود صحبت داشتہ و آداب طریق فراگرفتہ بے شبہ ہرچند تعین آن آداب و اشغال یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار مدتے صحبت داشت و بیعت کرد و از آداب طریقہ طرفے عظیم آموخت و اشغال طریق مشہورہ اخذ کرد و خرقہ صوفیہ از دست ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجہ کردند و اصل نسبت حضور از توجہ ایشان حاصل کرد و کرامات بسیار بچشم خود دید و واقعات عجیبہ و اتفاقات غریبہ کہ بر ایشان و شیوخ ایشان واقع شدہ بود یاد گرفت چنانکہ قسم اول از کتاب انفاس[لہ] العارفین بیان میکند و در عمر آخر اجازت تلقین و بیعت و صحبت و توجہ دادند و کلمہ یدہ کیدی مکرر گفتند والحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا مبارکا فیہ وھو صحب شیوخا کثیرۃ منھم السید عبداللہ صحب الشیخ ادم البنوری صحب الشیخ احمد السرھندی صحب خواجہ محمد باقی صحب خواجہ امکنکی صحب مولنا درویش محمد صحب مولنا زاھد صحب خواجہ عبید اللہ الاحرار صحب شیوخا کثیرۃ منھم

کہ ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ صحبت رکھی ہے۔ اور آداب طریقہ حاصل کئے ہیں۔ بے شبہ ہرچند تعین ہونا اُن آداب و اشغال کا یقینی نہیں ہے۔ پس فقیر ایک مدت حضرت ① والد بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے۔ اور بیعت کی ہے اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اور طریقوں کے اشغال اخذ کئے ہیں۔ اور خرقۂ صوفیہ اُنکے ہاتھ سے پہنا ہے اور خلوت میں اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی ہے۔ اور اصل نسبت حضور کی اُنکی توجہ سے حاصل کی ہے اور بہت کرامتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں اور واقعات عجیبہ اور اتفاقات غریبہ جو اُن پر اور اُنکے مشائخ پر واقع ہوئیں ہیں یاد کئے ہیں چنانچہ قسم اول کتاب انفاس[لہ] العارفین میں بیان کئے ہیں اور آخر عمر میں اجازت تلقین و بیعت و صحبت و توجہ کی عنایت فرمائی ہے۔ اور کلمہ یدہ کیدی مکرر فرمایا ہے۔ یعنے اُسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے سو الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ اور انہوں نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ سے ان میں سے ② سید عبداللہ ہیں۔ کہ انہوں نے صحبت رکھی ہے ③ شیخ آدم بنوری سے انہوں نے ④ شیخ احمد سرہندی سے انہوں نے ⑤ خواجہ محمد باقی سے انہوں نے ⑥ خواجہ امکنگی سے انہوں نے مولانا ⑦ درویش محمد سے انہوں نے مولانا ⑧ زاہد سے انہوں نے ⑨ خواجہ عبیداللہ احرار سے اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت میں رہے ہیں۔

[لہ] انفاس العارفین فارسی، اس کتاب میں شاہ صاحب نے اپنے تمام خاندانی بزرگوں کے حالات مفصل قلمبند فرمائے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ہے یعنی ملنے کا پتہ سید عبدالغنی سجادہ نشین خانقاہ مجیدی دہلی۔ ۱۴۔

بیان سلسلہ حضرات نقشبندیہ

نقشبندیہ شاہ صاحب رح کا سلسلہ

۱۱

مولانا یعقوب الچرخی و خواجه علاؤالدین
الغجدوانی صحبا خواجه نقشبند
بلا واسطه و صحب الاول ایضا خواجه
علاؤالدین العطار والثانی خواجه
محمد پارسا وهما من کبار اصحاب خواجه
نقشبند والخواجه نقشبند صحب شیوخا
کثیرة اجلهم خواجه محمد بابا السماسی و خلیفه
الامیر سید کلال والخواجه محمد صحب خواجه
علیا الرامیتنی صحب خواجه محمود الخیر
فغنوی صحب خواجه عارف ریوکری
صحب خواجه عبد الخالق الغجدوانی
صحب خواجه یوسف الهمدانی صحب
ابا علی الفارمدی صحب شیوخا کثیرة
اجلهم اثنان احدهما الامام ابوالقاسم القشیری
صحب ابا علی الدقاق صحب ابا القاسم
النصیرآبادی صحب ابا علی الرودباری
وابا بکر الشبلی وابا بکر الواسطی صحبوا سید
الطائفة الجنید البغدادی والثانی
خواجه ابا القاسم الکرکانی صحب ابا عثمان
المغربی صحب ابا علی الکاتب صحب ابا علی
الرودباری صحب جنید البغدادی و
الجنید البغدادی صحب خاله السری
السقطی صحب معروف الکرخی صحب
الشیوخا کثیرة اجلهم اثنان احدهما الامام
علی بن موسی الرضا صحب اباه الامام

(۱۱) کہ ان میں سے (۱۲) مولانا یعقوب چرخی ہیں اور خواجہ
علاؤالدین غجدوانی ہیں۔ یہ دونوں صحبت میں رہے ہیں
خواجہ نقشبند (۱۳) کے بلاواسطہ اور مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاؤالدین
عطار (۱۴) کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور خواجہ علاؤالدین غجدوانی
خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں رہے ہیں۔ اور یہ دونوں صاحب
بڑے بڑے اصحاب (۱۵) خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے ہیں۔ کہ ان
میں بہت بزرگ (۱۶) خواجہ محمد بابا سماسی ہیں اور خلیفہ امیر سید
کلال ہیں۔ اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں (۱۷) خواجہ علی
رامیتنی کے وہ صحبت میں رہے ہیں (۱۸) خواجہ محمود خیر فغنوی کے
اور خواجہ محمود صحبت میں رہے ہیں (۱۹) خواجہ عارف ریوکری کے خواجہ
عارف رہے ہیں صحبت میں (۲۰) خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے اور خواجہ
عبدالخالق صحبت میں (۲۱) خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف
صحبت میں رہے ہیں ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بہت سے شیوخ کی
خدمت میں رہے ہیں۔ کہ ان میں دو بہت بزرگ ہیں ایک تو امام ابوالقاسم
قشیری کہ وہ صحبت میں رہے ہیں ابو علی دقاق کے اور ابو علی
دقاق ابوالقاسم نصیرآبادی کے اور ابوالقاسم ابو علی رودباری کے
اور ابوبکر شبلی اور ابوبکر واسطی کے جنہوں نے صحبت پائی ہے سید الطائفہ
جنید بغدادی کی اور دوسرے خواجہ ابوالقاسم گرگانی ہیں جو صحبت
میں رہے ہیں ابو عثمان مغربی کے اور ابو عثمان ابو علی کاتب کے
اور ابو علی کاتب ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری
جنید بغدادی کے اور جنید بغدادی صحبت میں رہے ہیں
اپنے ماموں سری سقطی کے اور سری سقطی معروف کرخی کے
اور معروف کرخی صحبت میں رہے ہیں بہت سے شیوخ
کے کہ ان میں دو بہت بزرگ ہیں۔ ایک تو
امام علی بن موسیٰ رضا وہ اپنے والد امام۔

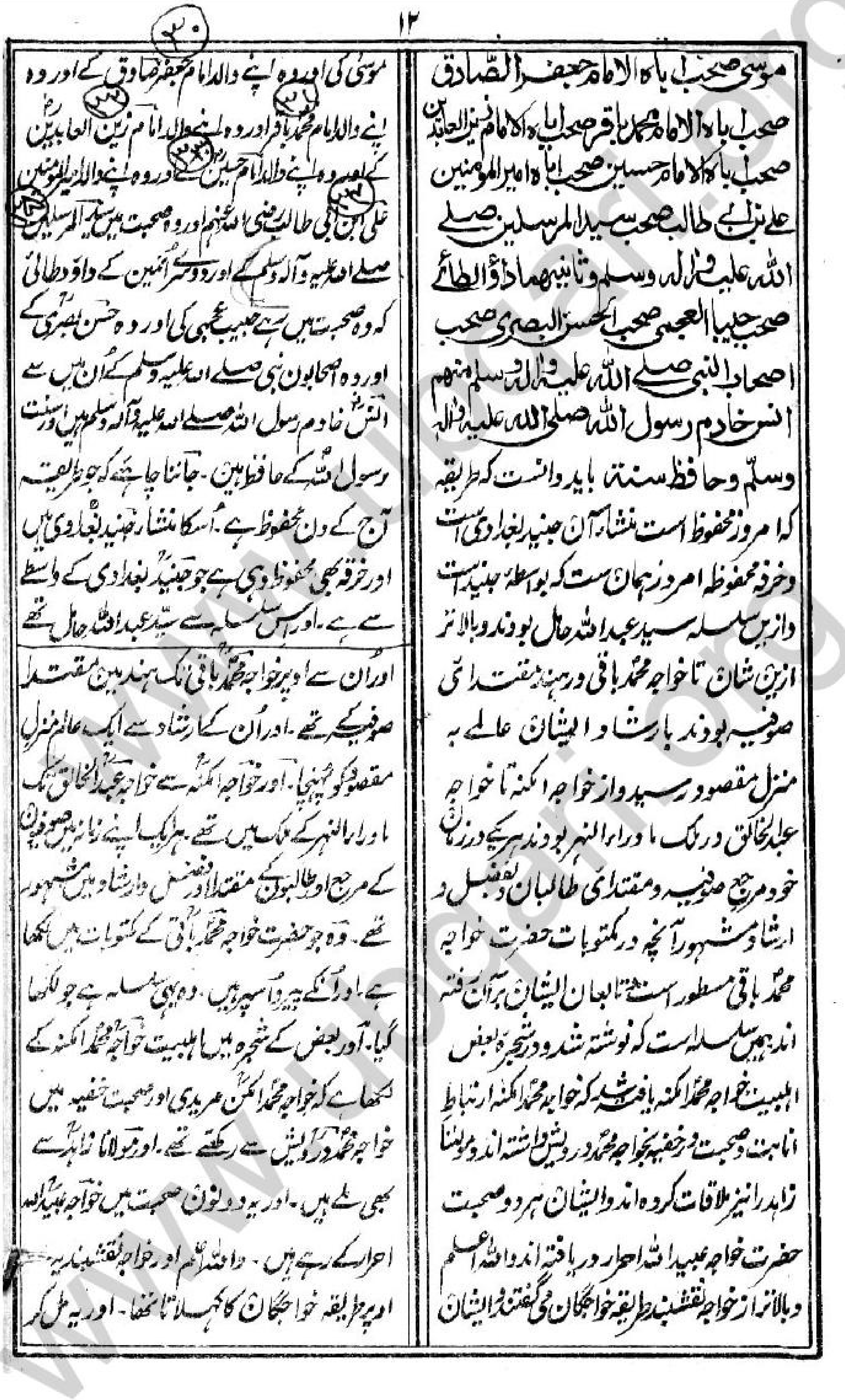

موسی صحب اباہ الامام جعفر الصادق صحب اباہ الامام محمد باقر صحب اباہ الامام زین العابدین صحب اباہ الامام حسین صحب اباہ امیر المومنین علی بن ابی طالب صحب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وثانیہما داؤد الطائی صحب حبیبا العجمی صحب الحسن البصری صحب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہم انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحافظ سنتہ باید دانست کہ طریقہ کہ امروز محفوظ است منشاء آن جنید بغدادی است وخرقہ محفوظہ امروز ہمان ست کہ بواسطہ جنید است واز این سلسلہ سید عبد اللہ حال بودند وبالاتر ازین شان تا خواجہ محمد باقی در ہند مقتدای صوفیہ بودند بارشاد ایشان عالمے بہ منزل مقصود رسید واز خواجہ امکنہ تا خواجہ عبد الخالق در ملک ماوراء النہر بودند ہریکے در زمان خود مرجع صوفیہ ومقتدای طالبان بفضل و ارشاد مشہور آنچہ در مکتوبات حضرت خواجہ محمد باقی مسطور است تابعان ایشان بر آن رفتہ اند ہمین سلسلہ است کہ نوشتہ شد ودر شجرہ بعض اہلبیت خواجہ محمد امکنہ یافتہ شد کہ خواجہ محمد امکنہ ارتباط انابت وصحبت خفیہ بخواجہ محمد درویش داشتہ اند ومولینا زاہد را نیز ملاقات کردہ اند وایشان ہر دو صحبت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار دریافتہ اند واللہ اعلم وبالاتر از خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتند ایشان

موسیٰ کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے اور وہ اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین رح کے اور وہ اپنے والد امام حسین رض کے اور وہ اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے ان میں کے داؤد طائی کہ وہ صحبت میں رہے ہیں حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری کے اور وہ صحابیون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ان میں سے انس رض خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور سنت رسول اللہ کے حافظ ہیں۔ جاننا چاہئے کہ جو طریقہ آج کے دن محفوظ ہے۔ اسکا منشاء جنید بغدادی ہیں اور خرقہ بھی محفوظ وہی ہے جو جنید بغدادی کے واسطے سے ہے۔ اور اس سلسلہ سے سید عبد اللہ حال تھے اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہند میں مقتدا صوفیہ کے تھے۔ اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل مقصود کو پہنچا۔ اور خواجہ امکنہ سے خواجہ عبد الخالق تک ماوراء النہر کے ملک میں تھے ہر ایک اپنے زمانہ میں صوفیون کے مرجع اور طالبوں کے مقتدا اور فضل وارشاد میں مشہور تھے۔ وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا ہے اور انکے پیرو اسپر ہیں۔ وہ یہی سلسلہ ہے جو لکھا گیا۔ اور بعض کے شجرہ میں اہلبیت خواجہ محمد امکنہ کے لکھا ہے کہ خواجہ محمد امکنہ مریدی اور صحبت خفیہ میں خواجہ محمد درویش سے رکھتے تھے۔ اور مولانا زاہد سے بھی ملے ہیں۔ اور یہ دونوں صحبت میں خواجہ عبید اللہ احرار کے رہے ہیں۔ واللہ اعلم اور خواجہ نقشبند سے اوپر طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا۔ اور یہ مل کر

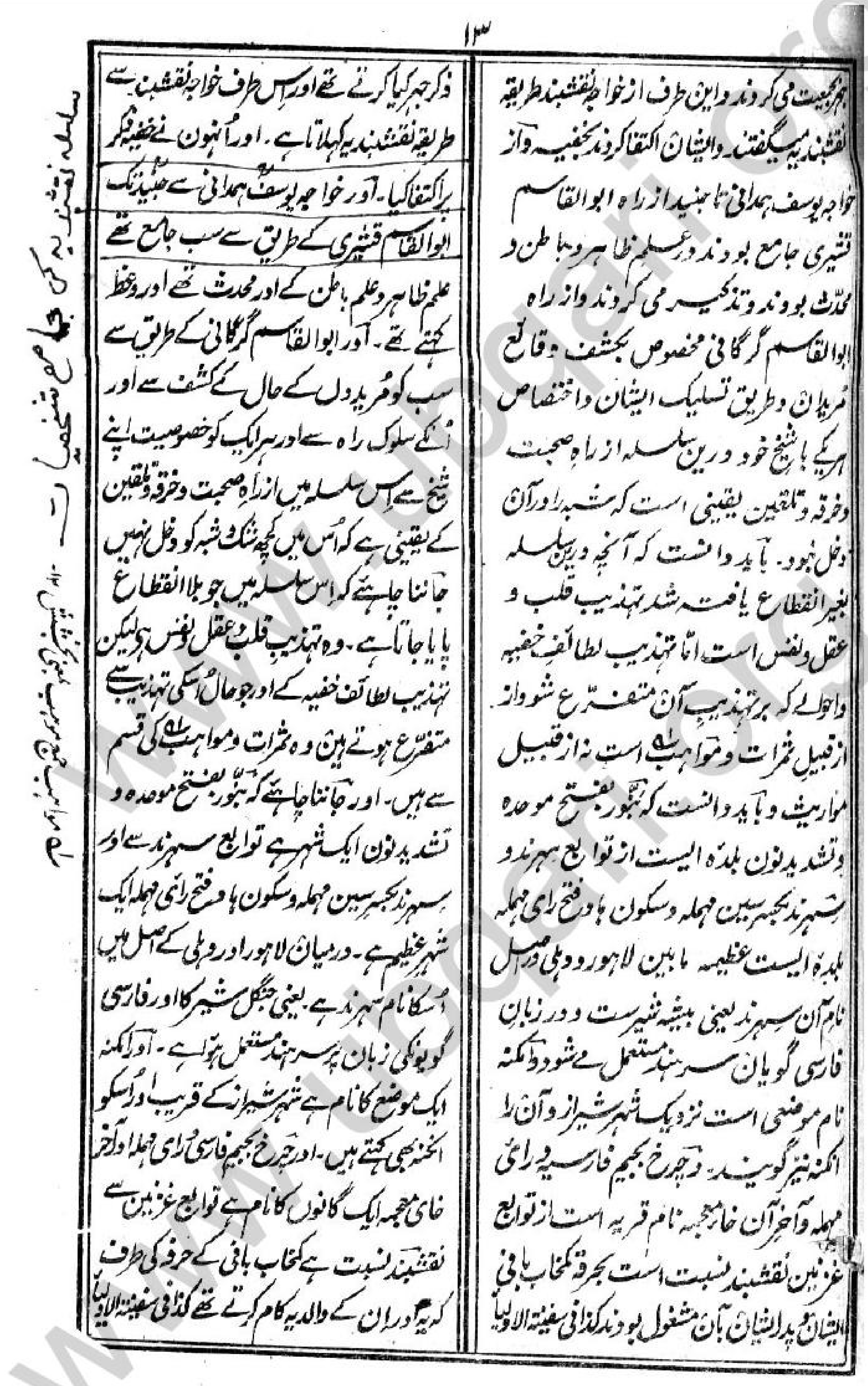

بہر جمعیت می کردند و این طرف از خواجہ نقشبند طریقہ نقشبندیہ میگفتند۔ و ایشان اکتفا کردند بخفیہ و از خواجہ یوسف ہمدانی تا جنید از راہ ابو القاسم قشیری جامع بودند در علم ظاہر و باطن و محدث بودند و تذکیر می کردند و از راہ ابو القاسم گرگانی مخصوص بکشف وقائع مریدان و طریق تسلیک ایشان و اختصاص ہر یکے با شیخ خود و درین سلسلہ از راہِ صحبت و خرقہ و تلقین یقینی است کہ شبہ را در آن دخل نبود۔ باید دانست کہ آنچہ درین سلسلہ بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و عقل و نفس است اما تہذیب لطائفِ خفیہ و احوالے کہ بر تہذیب آن متفرع شود از قبیل ثمرات و مواہب[له] است نہ از قبیل مواریث و باید دانست کہ بنور بفتح موحدہ و تشدید نون بلدہ ایست از توابع سہرند و سہرند بکسر سین مہملہ و سکون ہا و فتح رای مہملہ بلدہ ایست عظیمہ ما بین لاہور و دہلی در اصل نام آن سہرند یعنی بیشہ شیر ست و در زبان فارسی گویان سرہند مستعمل مے شود و اکنہ نام موضعی است نزدیک شہر شیراز و آن را اکنہ نیز گویند و چرخ بجیم فارسیہ و رای مہملہ و آخر آن خا معجمہ نام قریہ است از توابع غزنین نقشبند نسبت است بحرفہ کمخاب بافی ایشان و پدر ایشان بآن مشغول بودند کذا فی سفینۃ الاولیا

ذکر جہر کیا کرتے تھے اور اِس طرف خواجہ نقشبند سے طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے۔ اور اُنہوں نے خفیہ ذکر پر اکتفا کیا۔ اور خواجہ یوسفؒ ہمدانی سے جنیدؒ تک ابو القاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے علم ظاہر و علم باطن کے اور محدث تھے اور وعظ کہتے تھے۔ اور ابو القاسم گرگانی کے طریق سے سب کو مریدوں کے حال کے کشف سے اور اُنکے سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے شیخ سے اِس سلسلہ میں از راہِ صحبت و خرقہ و تلقین کے یقینی ہے کہ اُس میں کچھ شک شبہ کو دخل نہیں جاننا چاہیئے کہ اِس سلسلہ میں جو بلا انقطاع پایا جاتا ہے۔ وہ تہذیب قلب و عقل و نفس ہے لیکن تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اُسکی تہذیب سے متفرع ہوتے ہیں وہ ثمرات و مواہب[له] کی قسم سے ہیں۔ اور جاننا چاہیئے کہ بنور بفتح موحدہ و تشدید نون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور سہرند بکسر سین مہملہ و سکون ہا و فتح رائی مہملہ ایک شہر عظیم ہے۔ درمیان لاہور اور دہلی کے اصل میں اُسکا نام سہرند ہے۔ یعنی جنگل شیر کا اور فارسی گویوں کی زبان پر سرہند مستعمل ہوتا ہے۔ اور اکنہ ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اور اُسکو اکنہ بھی کہتے ہیں۔ اور چرخ بجیم فارسی و رای مہملہ و آخر خای معجمہ ایک گانوں کا نام ہے توابع غزنین سے نقشبند نسبت ہے کمخاب بافی کے حرفہ کی طرف کہ یہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کذا فی سفینۃ الاولیا

---

[له] مواہب جمع موہب بمعنی بخشش ۱۲ ـــ [illegible]

وغجدوان بغین معجمه مکسوره و سکون جیم نام موضعے است از توابع بخارا ہذا ہو المشہور و الکفوی در طبقات حنفیہ گفته است بضم الغین المعجمه و سکون الجیم و ضم الدال المهمله قریته علے ستة فراسخ من بخارا و فی اللب بفتح الدال المهمله و اللہ اعلم الخبیر۔ فغنی بفتح فا و سکون غین معجمه و نون و ہی است از توابع بخارا و ریوکر بکسر را مهمله دیہی است از توابع بخارا رامیتین بفتح را مهمله و کسر میم و سکون یائے تحتیه و کسر مثناة آخر نون قصبه ایست از توابع بخارا سماسی بفتح سین مهمله و کسر ثانیه دیہی ست از توابع شہر طوس که امروز آنرا مشہد می گویند۔ و نسبت بآن دیہہ سماسی است بفتح سین ثانیہ و دو یا قشیری نسبت است به بنی قشیر بضم قاف و فتح شین معجمه قبیله از عرب و دقاق به تشدید قاف اول و واسط شہریست میان بصره و کوفه و رودباری نسبت بناحیه که منشائے اصول ایشان بود گرگانی بضم کاف اعرابی و تشدید را مهمله و کاف عجمیه دیہی ست از دیہہائے مشہد سری بفتح سین و کسر رائے مهمله و تشدید یائے تحتیه در لغت بمعنی جوانمرد سقطی نسبت بسقط فروشی و سقط متاع حقیر را گویند و در بعض شجره سری سقطی بن مغلس دیده شد المغلس بضم میم و فتح غین معجمه و تشدید لام و سین مهمله در لغت

اور غجدوان بغین معجمہ مکسورہ و سکون جیم ایک موضع کا نام ہے۔ توابع بخارا سے یہ یونہی مشہور ہے اور کفوی نے طبقات حنفیہ میں کہا ہے۔ کہ بضم غین معجمہ و سکون جیم و ضم دال مہملہ ایک گانوں ہے بخارا سے چھ فرسنگ اور لب میں لکھا ہے بفتح دال مہملہ واللہ اعلم الخبیر فغنی بفتح فا و سکون غین معجمہ و نون ایک گانوں ہے بخارا کے توابع سے اور ریوکر بکسر را مہملہ بھی ایک گانوں ہے۔ توابع بخارا سے رامیتین بفتح رائی مہملہ و کسر میم و سکون یائی تحتیہ و کسر مثناۃ آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے۔ سماسی بفتح سین مہملہ کسر سین مہملہ ثانیہ ایک گانوں ہے توابع شہر طوس سے کہ آجکل اُسکو مشہد کہتے ہیں۔ اُس گانوں سے نسبت کرکے سماسی کہتے ہیں۔ سین مہملہ ثانیہ کی فتح اور دو یائی سے قشیری نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف و فتح شین معجمہ عرب کا قبیلہ ہے۔ اور دقاق بتشدید قاف اول اور واسط ایک شہر ہے درمیان بصرے اور کوفے کے اور رودباری نسبت ہے ایک اطراف کی کہ اُنکے اصول کا منشاء ہے یعنی ابا و اجداد کی پیدائش وہاں ہے گرگان بضم کاف عربی و تشدید را مہملہ و کاف عجمیہ ایک گانوں ہے مشہد کے گانوں میں سے سری بفتح سین مہملہ و را مہملہ و تشدید یائی تحتیہ لغت میں بمعنی جوانمرد ہے سقطی نسبت بسقط فروشی ہے اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہیں۔ اور بعض شجرہ میں سری سقطی مغلس دیکھا ہے مغلس بضم میم و فتح غین معجمہ و تشدید لام و سین مہملہ ساکن لغت میں

یعنی نماز صبح را در سیاہی شب گزارند سلسلۂ صوفیۂ علماء سلسلہ بشارت باید نوشت آ طریقۂ قادریہ را شعب بسیار است اصح و اوثق آن نزدیک اہل حدیث شعبہ اکبریہ است از جانب شیخ محی الدین ابن العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ از جہت سادات جیلانیہ و اشہر آن در یمن شعبہ سرعیہ است بالجملہ این فقیر را باکثر این شعب ارتباط صحیح واقع است پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت و صحبت و خرقہ و تلقین و اجازت با والد بزرگوار خود است و ایشان را ارتباط از جہت خرقہ و تلقین و صحبت و اجازت با سید عبد اللہ است عن الشیخ آدم البنوری عن شیخ احمد السرہندی عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ کمال عن السید فضیل عن سید گدا رحمن عن السید شمس الدین عارف عن السید گدا رحمن بن سید ابی الحسن عن شمس الدین صحرائی عن السید عقیل عن سید بہاؤ الدین عن سید عبد الوہاب عن سید شرف الدین القتال عن سید عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ ابی محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اسے کہتے ہیں جو صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھے سلسلہ صوفیہ علماء کا سلسلہ بشارت کا لکھنا چاہیے اور طریقۂ قادریہ کے شعبہ بہت ہیں اور بہت مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبہ اکبریہ ہے شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے۔ عوام میں سادات جیلانیہ کی جہت سے اور یمن میں بہت مشہور شعبہ سرعیہ ہے۔ الغرض اس فقیر کو اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔ پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور ① خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے وا بزرگوار سے ہے۔ اور ان کو خرقہ اور تلقین اور صحبت و اجازت کی رو سے ② سید عبداللہ سے ہے ③ انکو شیخ آدم بنوری سے ④ انکو شیخ ~~آدم~~ احمد سرہندی سے انکو اپنے والد شیخ عبدالاحد سے ⑤ انکو شیخ کمال سے ⑥ انکو سید فضیل سے ⑦ ان کو سید گدارحمن سے ⑧ ان کو سید شمس الدین عارف سے ⑨ انکو سید گدارحمن بن سید ابوالحسن سے ⑩ ان کو شمس الدین صحرائی سے ⑪ ان کو سید عقیل سے۔ ⑫ ان کو سید بہاؤالدین سے۔ ⑬ ان کو سید عبدالوہاب سے۔ ان کو سید ⑭ شرف الدین قتال سے۔ انکو سید ⑮ عبدالرزاق سے۔ ان کو اپنے والد امام الطریقہ ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی سے

سلسلہ طریقہ قادریہ میں طریقۂ قادریہ
بیعت خلافت و اجازت

سلسلہ قادریہ ۱۶

وایضاً ایشان را ارتباط از جہت خرقہ
با شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی است
عن ابیہ عن جدہ عن شیخ عبدالعزیز
عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ
بہاؤالدین القادری عن الحسیب النسیب
سید السادات ابی العباس احمد بن حسن
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن
ابی نصر بن ابی صالح بن عبدالرزاق بن
القطب ابی محمد محی الدین عبدالقادر
جیلانی عن ابیہ عن جدہ وھلم جراً
واین فقیر را ارتباط از جہت خرقہ با شیخ
ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی واقع است
وقد لبسہا من ابیہ وقد لبسہا ابوہ من
ید شیخہ الامام احمد القشاشی ولہ فی الخرقۃ
القادریۃ طرق منہا انہ لبسہا من ید شیخہ
الشیخ احمد الشناوی بلباسہ لہا من ید
ابیہ علی بن عبدالقدوس بلباسہ
لہا من ید ابیہ عبدالقدوس بلباسہ
لہا عن ید الشیخ عبدالوہاب الشعراوی
بلباسہ لہا من ید الحافظ جلال الدین
السیوطی فی روضۃ مصر بلباسہ لہا
من ید الشیخ کمال الدین محمد المعروف بابن
امام الکاملیۃ تجاہ الکعبۃ المشرفۃ بلباسہ
لہا من الشمس الدین محمد بن محمد الجزری
بلباسہ لہا من عمر بن الحسن بن المیلۃ المراغی

(16) اور اُن کو خرقہ کی جہت سے شیخ
(17) عظمت اللہ اکبرآبادی سے بھی ہے اُن کو
اپنے والد سے اور اُنکو اپنے دادا (18) شیخ عبدالعزیز سے اُن کو
سید ابراہیم ایرجی (19) سے اُن کو شیخ بہاؤالدین (20) قادری
سے اُن کو حسیب النسیب سید السادات
ابوالعباس (21) احمد بن حسن بن موسےٰ
بن علی بن محمد بن حسن بن ابونصر بن ابوصالح
بن عبدالرزاق بن قطب ابومحمد محی الدین۔
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اُن کو اپنے
(22) والد سے اُن کو اُن کے دادا سے اسی طور
اوپر تک اور اس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت

سے شیخ ابوطاہر (1) محمد بن ابراہیم کردی سے
(2) ہے۔ اور اُنہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد
سے اور اُن کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
شیخ احمد (3) قشاشی کے اور اُنکو خرقہ قادریہ میں کئی طریقہ
ہیں۔ ایک اُن میں سے یہ ہے کہ اُنہوں نے پہنا ہاتھ
سے شیخ احمد (4) شناوی کے ساتھ اُس لباس کے جو اُنہوں
نے اپنے والد علی بن (5) القدوس سے پہنا تھا۔ اور علی
بن القدوس نے پہنا (6) شیخ عبدالوہاب شعراوی سے
اُنہوں نے جلال الدین (7) سیوطی سے اُنہوں نے روضہ
مصر میں شیخ کمال الدین (8) محمد عرف بامام الکاملیۃ سے
روبرو کعبہ شریف کے اُنہوں نے شمس (9) الدین محمد
بن محمد جزری سے اُنہوں نے عمر بن (10) حسن بن امیلۃ
المراغی سے۔

رسالہ فیصلہ وحدۃ الوجود والشہود عربی معہ ترجمہ اردو۔ انتہی شاہ صاحب کی تصنیف ختم

مثالہ صاحب کی اگلی خلافت طریقت

بلباسه لها من العز احمد بن ابراهیم الفاروقی
بلباسه لها من الامام محی الدین محمد بن
علی بن العربی قدس سره واسرارهم
اجمعین ویرحمنا بهم بلباسه لها من ید
جمال الدین یونس بن یحیی بن ابی البرکات
الهاشمی العباسی بمکة المعظمة تجاه الرکن
الیمانی بالمسجد الحرام بلباسه لها من ید
شیخ الوقت عبد القادر الجیلانی ومنها انه
اعنی الشیخ احمد القشاشی لبسها من ید
والده وشیخه الشیخ محمد المدنی عن الشیخ
الامین بن الصدیق عن الشیخ سراج الدین
عمر جبرتیل عن الشیخ عبد القادر الجنید
المشرع عن ابیه الجنید بن احمد عن ابیه
احمد بن موسی المشرع الیمنی عن الشیخ
اسماعیل بن الصدیق الجبرتی عن الشیخ
محمد المزجاجی عن الشیخ اسماعیل بن ابراهیم
الجبرتی الیمنی عن الشیخ سراج الدین ابی
بکر بن محمد السلامی عن الشیخ محی الدین احمد
بن محمد بن احمد بن عبد الله بن یوسف الاسدی
عن الشیخ فخر الدین ابی بکر محمد بن علی بن النعیم
عن الشیخ ابی احمد محمد بن احمد بن عبد الله
بن یوسف الاسدی عن والده ابی محمد احمد
بن عبد الله الاسدی عن والده الشیخ
عبید الله بن یوسف الاسدی عن شیخه
عبد الله بن قاسم بن زربة عن الشیخ

(۱۱)
اُنہوں نے عن احمد بن ابراہیم فاروقی سے
(۱۲) اُنہوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی
سے قدس سرہٗ اسرارہم اجمعین ویرحمنا بہم اور
(۱۳) محی الدین عربی نے پہنا جمال الدین یونس بن یحیی
بن ابو البرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں
سامنے رکن یمانی کے مسجد الحرام میں اور اُنہوں نے
(۱۴) پہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی سے اور ایک اُن
(۱۵) طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی
(۱۶) نے پہنا ہاتھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ مدنی
(۱۷) کے۔ اُنہوں نے شیخ امین بن صدیق سے
(۱۸) اُنہوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرتیل سے
(۱۹) اُنہوں نے شیخ عبد القادر جنید مشرع سے
(۲۰) اُنہوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے
(۲۱) اُنہوں نے اپنے والد احمد بن موسیٰ مشرع
(۲۲) یمنی سے اُنہوں نے شیخ اسمٰعیل بن صدیق جبرتی
(۲۳) سے اُنہوں نے شیخ محمد مزجاجی سے اُنہوں نے
(۲۴) شیخ اسمٰعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے اُنہوں نے
(۲۵) شیخ سراج الدین ابوبکر بن محمد سلامی سے اُنہوں نے
(۲۶) شیخ محی الدین احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ یوسف اسدی
(۲۷) سے اُنہوں نے شیخ فخر الدین ابوبکر محمد بن علی بن نعیم
(۲۸) سے اُنہوں نے شیخ ابو احمد محمد بن احمد بن عبد اللہ بن
یوسف اسدی سے اُنہوں نے اپنے والد ابو محمد احمد
(۲۹) بن عبد اللہ الاسدی سے اُنہوں نے اپنے والد شیخ
(۳۰) عبید اللہ بن یوسف اسدی سے اُنہوں نے اپنے شیخ
(۳۱) عبد اللہ بن قاسم بن زربہ سے اُنہوں نے شیخ

حضرت پیران پیر رحمہ اللہ کے سلسلے میں خلافت

أبي محمد عبد الله علي الأسد اليمني عن القطب الغوث الفرد الجامع محي الدين أبي محمد عبد القادر بن أبي صالح الجيلاني قدس الله روحه ثم الشيخ أبو محمد عبد القادر الجيلي لبسها من يد الشيخ أبي سعيد المبارك بن علي بن الحسين بن بندار البغدادي المخرمي بكسر المهملة المشددة منسوب إلى المخرم محلة ببغداد شرفها نزلها بعض ولد يزيد بن المخرم فنسبت إليه ذكره المنذري كما في الطبقات الحافظ بن رجب الحنبلي بلباسها من يد أبي الفرج محمد بن عبد الله الطرطوسي بلباسها من يد أبي الفضل عبد الواحد بن عبد العزيز بن الحارث التميمي بلباسها من يد والده عبد العزيز بن الحارث التميمي بلباسها من يد استاذه أبي بكر محمد بن دلف بن خلف بن محمد بن جحدر الشبلي بلباسها من يد سيد الطائفة الاستاذ أبي القاسم الجنيد بن محمد البغدادي قدس الله أسرارهم ورحمنا بهم إلى آخر السند المذكور في سلسلة الصحبة إلا أن الصوفية اتفقوا على أن الحسن البصري أخذ عن سيدنا علي رضي الله عنه وجمعي از شجره نويسان درين موضع سلسله نسب اثبات كنند وفيه نظر زيرا كه قرينه قائم نشده است بر آنكه تربيت باطني باين سلسله بوده است والله أعلم و آن سلسله اين است سيدي الشيخ أبو محمد

(۲۲)

ابو محمد عبد اللہ علی اسدی یمنی سے انہوں نے قطب (۲۳) غوث الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبد القادر بن ابو صالح جیلانی قدس اللہ روحہ سے پھر شیخ ابو محمد عبد القادر جیلی نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ (۲۴) ابو سعید مبارک بن علی بن حسین بن بندار البغدادی مخرمی کے مخرم بکسر رائے مہملہ مشددہ اور یا نسبت کی ہے۔ ایک محلہ کا نام ہے بغداد کے کہ اسکو بزرگی ہوئی وہاں اتری تھی۔ بعض اولاد یزید بن مخرم کی۔ ان سے مشہور ہوا وہ محلہ اس نام سے۔ اس کو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا ہی لکھا ہے۔ طبقات حافظ بن رجب حنبلی میں۔ اور شیخ ابو سعید نے ہاتھ سے (۲۵) ابو الفرج محمد بن عبد اللہ طرطوسی کے انکو پہنایا (۲۶) ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز بن حارث تمیمی نے انکو پہنایا ان کے (۲۷) والد عبد العزیز بن حارث تمیمی اور ان کے استاد (۲۹) ابو بکر بن محمد دلف بن خلف بن محمد بن جحدر شبلی نے ان کو پہنایا سید الطائفہ استاد (۳۰) ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ واسرارہم ورحمنا بہم پھر آگے وہی سند مذکور ہے سلسلہ صحبت کی مگر صوفیوں کا اتفاق ہے اس امر پر کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ایک گروہ شجرہ لکھنے والوں کے اس مقام پر سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں اور اس میں جائے گفتگو ہے اسواسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوئی ہو واللہ اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

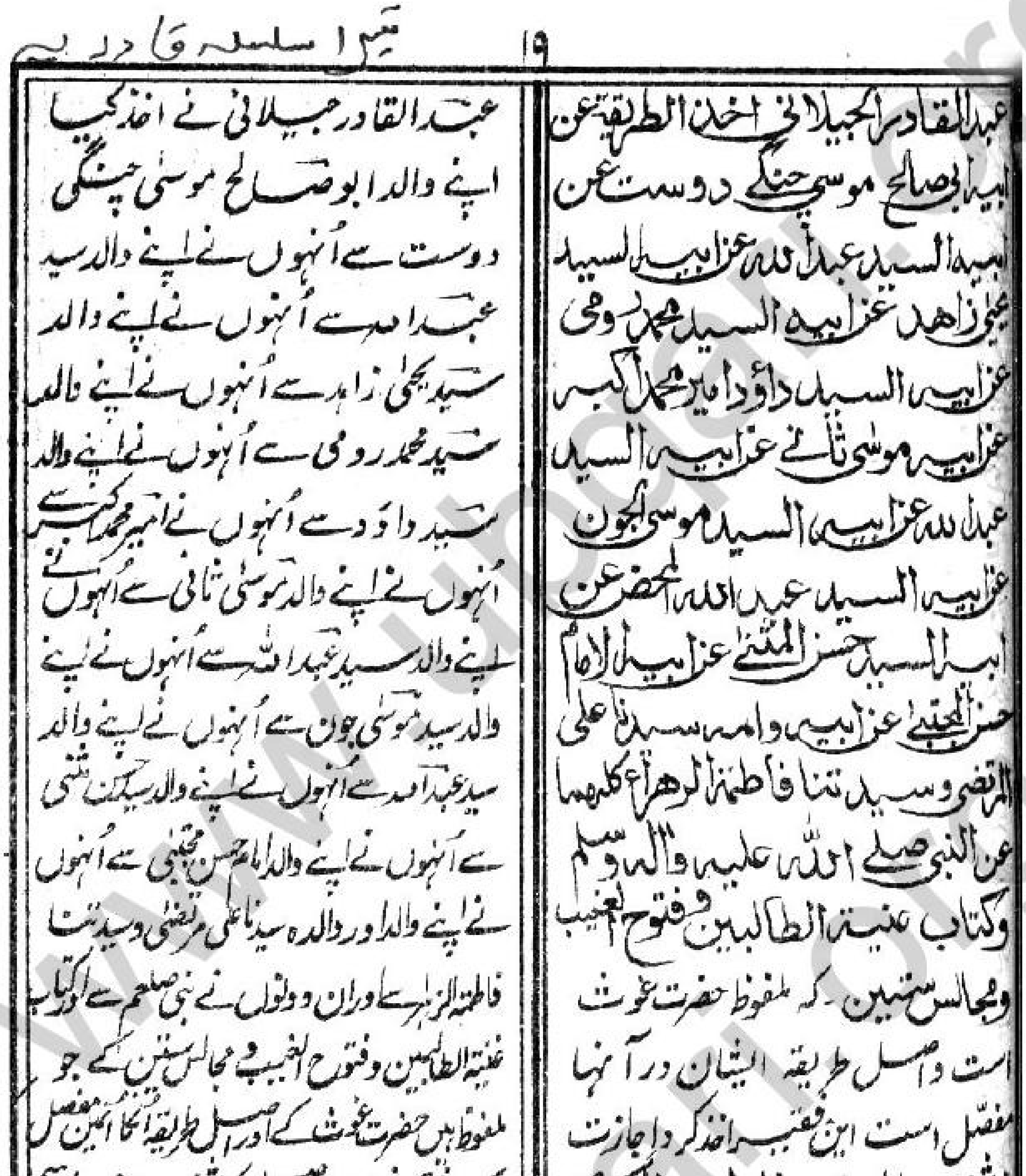

عبد القادر الجیلانی اخذ الطریقۃ عن
ابیہ ابی صالح موسیٰ جنگی دوست عن
ابیہ السید عبد اللہ عن ابیہ السید
یحییٰ زاہد عن ابیہ السید محمد رومی
عن ابیہ السید داؤد امیر محمد اکبر
عن ابیہ موسیٰ ثانی عن ابیہ السید
عبد اللہ عن ابیہ السید موسیٰ الجون
عن ابیہ السید عبد اللہ المحض عن
ابیہ السید حسن المثنیٰ عن ابیہ الامام
حسن المجتبیٰ عن ابیہ وامہ سیدنا علی
المرتضیٰ وسیدتنا فاطمۃ الزہراء کلاہما
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وکتاب غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب
ومجالس ستین کہ ملفوظ حضرت غوث
است و اصل طریقہ ایشان در آنہا
مفصل است این فقیر اخذ کرد اجازت
از شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم الکردی
عن ابیہ عن القشاشی عن الشناوی عن عبد الرحمن
بن عبد القادر بن عبد العزیز بن فہد
الہاشمی العلوی المکی عن عمہ جار اللہ بن
عبد العزیز بن فہد المکی عن ابی الفضل
جلال الدین سیوطی قال انبانی الشیخ
جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق
التنوخی عن ابی العباس الحجار عن احمد بن
یعقوب المارستانی عن قطب الطریقہ

عبد القادر جیلانی نے اخذ کیا
اپنے والد ابو صالح موسیٰ جنگی
دوست سے اُنہوں نے اپنے والد سید
عبد اللہ سے اُنہوں نے اپنے والد
سید یحییٰ زاہد سے اُنہوں نے اپنے والد
سید محمد رومی سے اُنہوں نے اپنے والد
سید داؤد سے اُنہوں نے امیر محمد اکبر سے
اُنہوں نے اپنے والد موسیٰ ثانی سے اُنہوں نے
اپنے والد سید عبد اللہ سے اُنہوں نے اپنے
والد سید موسیٰ جون سے اُنہوں نے اپنے والد
سید عبد اللہ سے اُنہوں نے اپنے والد سید حسن مثنیٰ
سے اُنہوں نے اپنے والد امام حسن مجتبیٰ سے اُنہوں
نے اپنے والد اور والدہ سیدنا علی مرتضیٰ و سیدتنا
فاطمۃ الزہراء سے اور ان دونوں نے نبی صلعم سے اور کتاب
غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب و مجالس ستین کے جو
ملفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل طریقہ انکا انہیں مفصل
ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم
کردی سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے قشاشی سے
اُنہوں نے شناوی سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن عبد القادر
بن عبد العزیز بن فہد ہاشمی علوی مکی سے اُنہوں نے
اپنے چچا جار اللہ بن عبد العزیز بن فہد مکی سے انہوں
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اُنہوں نے کہا مجھ کو
خبر دی شیخ جلال الدین بن ملقن نے کہا مجھے خبر دی ابو اسحاق
تنوخی نے اُن کو ابو العباس حجار نے اُن کو
احمد بن یعقوب مارستانی نے اُنکو قطب الطریقہ

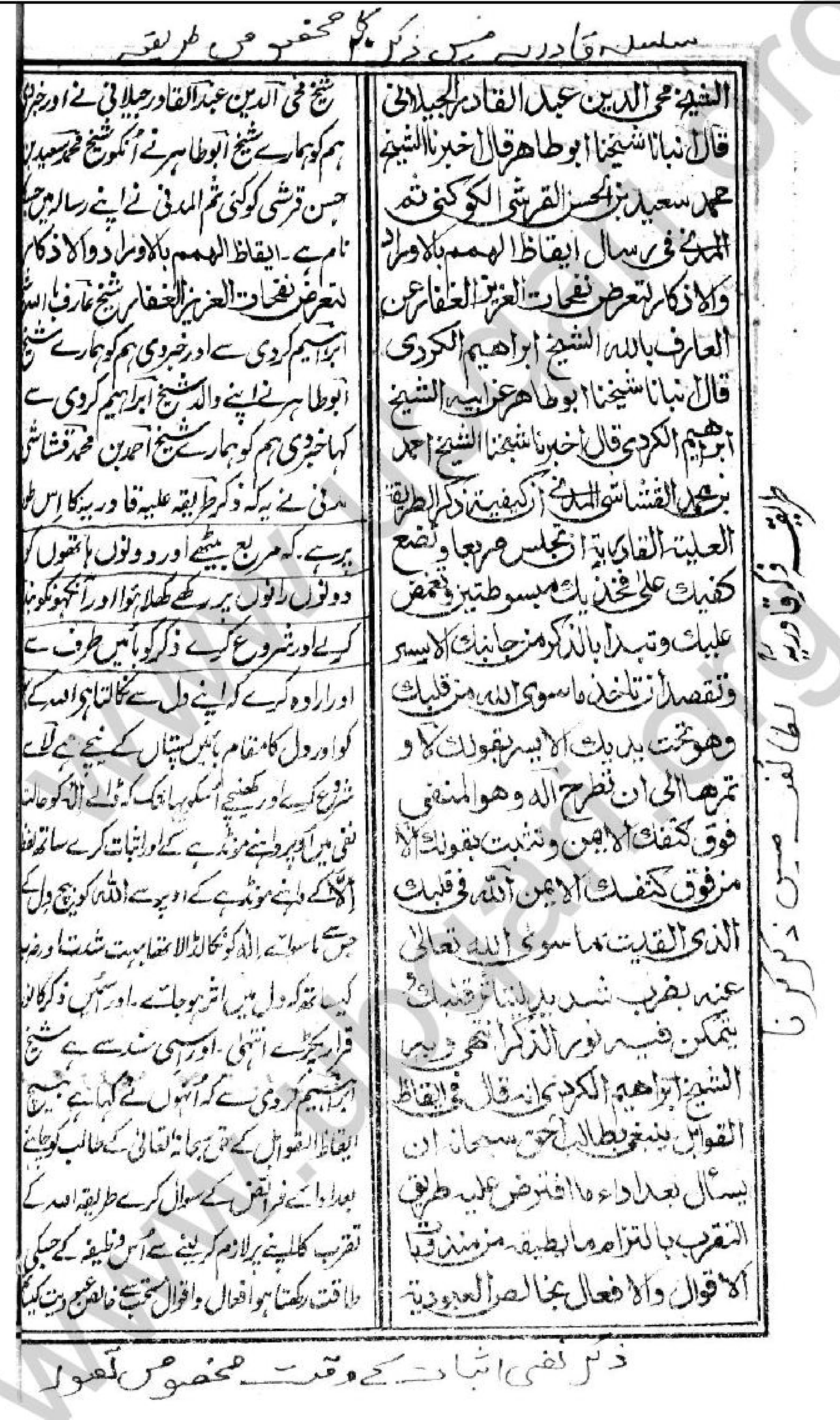

سلسلہ قادریہ میں ذکر کا مخصوص طریقہ

الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی
قال انبانا شیخنا ابو طاهر قال اخبرنا الشیخ
محمد سعید بن الحسن القرشی الکوکنی ثم
المدنی فی رسال ایقاظ الهمم بالاوراد
والاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار عن
العارف باللہ الشیخ ابراهیم الکردی
قال انبانا شیخنا ابو طاهر عن ابیہ الشیخ
ابراهیم الکردی قال اخبرنا شیخنا الشیخ احمد
بن محمد القشاشی المدنی ان کیفیۃ ذکر الطریقۃ
العلیۃ القادریۃ ان تجلس مربعا وتضع
کفیك علی فخذیك مبسوطتین وتغمض
عینیك وتبدا بالذکر من جانبك الایسر
وتقصد ان تاخذ ما سوی اللہ من قلبك
وهو تحت یدیك الایسر بقولك لا و
تمرها الی ان تطرح الا وهو المنتهی
فوق کتفك الایمن وتثبت بقولك الا
من فوق کتفك الایمن اللہ فی قلبك
الذی القیت ما سوی اللہ تعالی
عنہ بضرب شدید لیتاثر قلبك
یتمکن فیہ نور الذکر انتهی وبہ الی
الشیخ ابراهیم الکردی انہ قال فی ایقاظ
القوابل ینبغی لطالب الحق سبحانہ ان
یسأل بعد اداء ما افترض علیہ طریق
التقرب بالتزام ما یطیقہ من مندوبات
الاقوال والافعال بخالص العبودیۃ

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر
ہم کو ہمارے شیخ ابوطاہر نے انکو شیخ محمد سعید
حسن قرشی کوکنی ثم المدنی نے اپنے رسالہ میں جس
نام ہے۔ ایقاظ الهمم بالاوراد والاذکا
لتعرض نفحات العزیز الغفار شیخ عارف باللہ
ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے شیخ
ابوطاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے
کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن محمد قشاشی
مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس طو
پر ہے۔ کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو
دونوں رانوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بن
کر لے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے
اور ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالتا ہوں اللہ کے
کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے لا سے
شروع کرے اور کھینچے اسکو یہاں تک کہ ڈالے الا کو حالت
نفی میں اوپر داہنے مونڈھے کے اور اثبات کرے ساتھ لفظ
الا کے داہنے مونڈھے کے اوپر سے اللہ کو بیچ دل کے
جس سے ماسوائے اللہ کو نکال ڈالا تھا بہت شدت اور ضر
کیساتھ کہ دل میں اثر ہو جائے۔ اور اسمیں ذکر کا نو
قرار پکڑے انتہی۔ اور اسی سند سے ہے شیخ
ابراہیم کردی سے کہ انہوں نے کہا ہے بیچ
ایقاظ القوابل کے حق سبحانہ تعالی کے طالب کو چاہئے
بعد ادائے فرائض کے سوال کرے طریقہ اللہ کے
تقرب کا لینے پر لازم کر لینے سے اس وظیفہ کے جسکی
طاقت رکھتا ہو افعال و اقوال مستحب سے خالص عبودیت کیسا

طریقہ ذکر قادریہ لطائف میں ذکر کرنا

ذکر نفی اثبات کے وقت مخصوص معمول

انما تنتج المحبة الالهية المنتجة لما قال صلی الله عليه واله وسلم فيما يرويه عن ربه تبارك وتعالی وما تقرب الی عبدي بشيء احب الي مما افترضت عليه وما يزال عبدي يتقرب الي بالنوافل حتی احبه فكنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها زاد في غير رواية البخاري وفواده الذي يعقل به ولسانه الذي يتكلم به فمن اراد العمل علی ذالك فعليه بالذكر بالغدو والاصال وان لا يكون من الغافلين فيما بين ذالك عند تقلباته في الاشتغال وافضل الذكر لا اله الا الله فان كان متجردا عن الاسباب فلينقطع بالذكر وان كان من اهل الاسباب فليجعل منه وردا بحسب الفراغ ومن الوسط ان يقول لا اله الا الله الفا بعد كل من الصبح والعشاء والتهجد وعند العذر ياخذ بالميسر والاستغفار مائة بعد كل من الاوقات الثلاثة ويعمل بمضمون حديث من استغفر للمومنين والمومنات كل يوم سبعا وعشرين كان من الذين يستجاب لهم ويرزق بهم اهل الارض ويكون ذالك بعد الصبح ويعمل

ذکر وظائف خاندان قادریہ

کہ اسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے نتیجہ دینے والے اس شئے کا جو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث قدسی میں۔ یعنے نہیں نزدیکی کی طرف میرے بندہ میرے نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے سے اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہے ساتھ نوافل کے یہاں تک کہ میرا محبوب ہو جاتا ہے۔ تو میں ہوتا ہوں اسکے کان جنسے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھیں جنسے وہ دیکھتا ہے اور اسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہے اور اسکے پاؤں جنسے وہ چلتا ہے۔ اور بخاری کی اس روایت کے سوا اوروں نے یہ بھی زیادہ روایت کیا ہے۔ کہ اسکا دل جس سے وہ سمجھتا ہے اور اسکی زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ انتہی۔ تو جو شخص اسپر عمل کرنا چاہے وہ صبح و شام ذکر کیا کرے اور غافلوں میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ ہے پس اگر مجرد ہے کسی طرح کا بکھیڑا نہیں رکھتا تو بس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے کاروبار میں گھرا ہوا ہے تو وہ اپنی فرصت کیموافق ورد و وظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی نماز کے بعد ورد کرے اور عذر کے وقت جسقدر آسان ہو اور ایک سو مرتبہ استغفار انہیں تینوں نمازوں کے بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے۔ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو شخص استغفار چاہے مومنوں اور مومنات ہر روز ستائیس دفعہ وہ ہوگا انمیں سے جنکی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور جن کے سبب اہل زمین روزی پاتے ہیں۔ اور یہ بعد نماز صبح کے ہے۔

نوٹ لفظ سلسلہ قادریہ

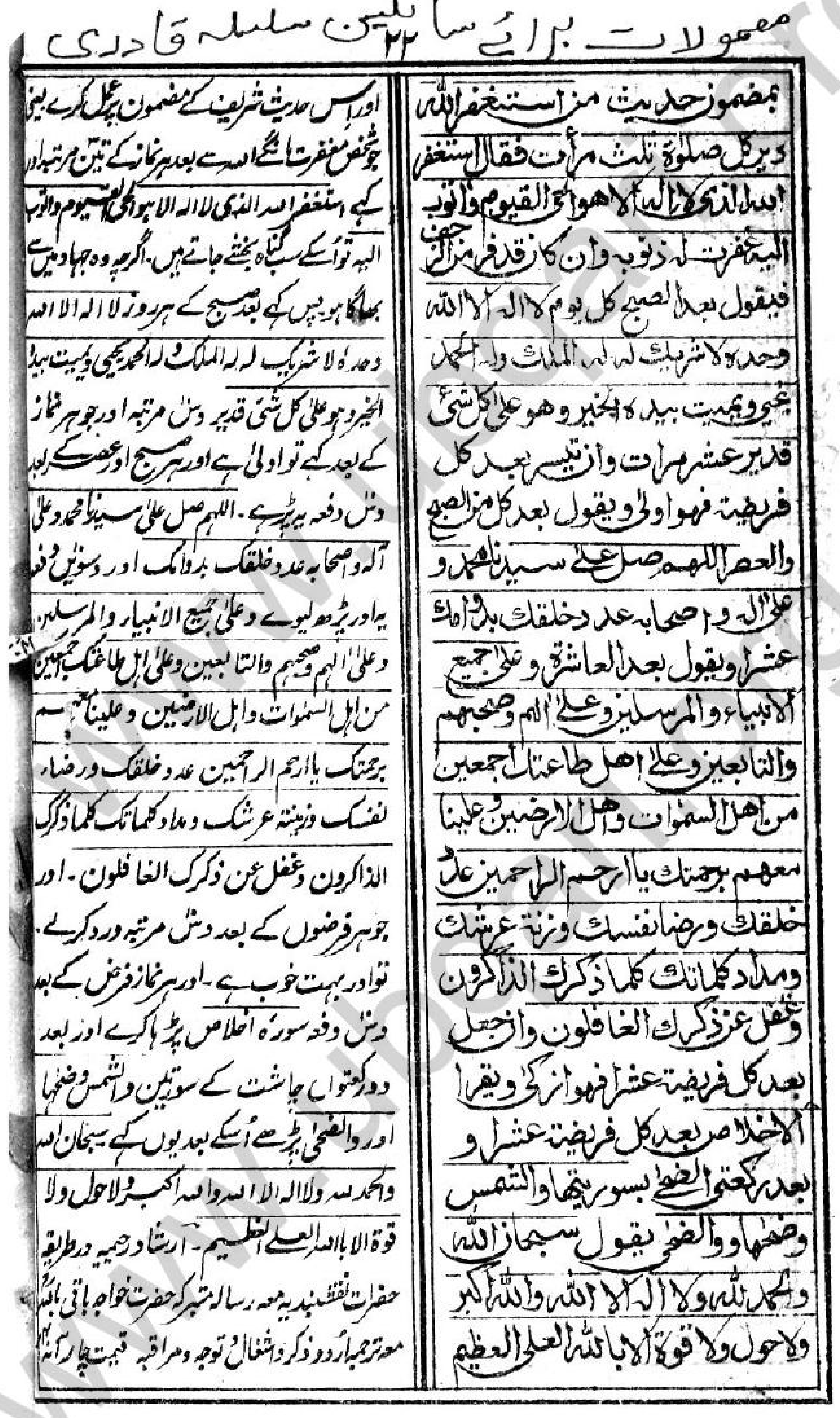

## معمولات برائے سالکین سلسلہ قادری ۲۲

بمضمون حدیث من استغفر الله دبر کل صلوٰۃ ثلث مرات فقال استغفر الله الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفرت لہ ذنوب وان کان قد فر من الزحف فیقول بعد الصبح کل یوم لا الٰہ الا الله وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ قدیر عشر مرات وان تیسر بعد کل فریضۃ فھو اولیٰ ویقول بعد کل من الصبح والعصر اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ عدد خلقک بدوام ملک عشرا ویقول بعد العاشرۃ و علی جمیع الانبیاء والمرسلین و علی آلھم و صحبھم والتابعین و علی اھل طاعتک اجمعین من اھل السموات واھل الارضین و علینا معھم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون وان جعل بعد کل فریضۃ عشرا فھو ازکی ویقرأ الاخلاص بعد کل فریضۃ عشرا و بعد رکعتی الضحیٰ بسورتیھا والشمس وضحٰھا والضحیٰ یقول سبحان الله والحمد لله ولا الٰہ الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظیم

اور اس حدیث شریف کے مضمون پر عمل کرے یعنی جو شخص مغفرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین مرتبہ اور کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ تو اُسکے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ جہاد میں سے بھاگا ہو پس کہے بعد صبح کے ہر روز لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک لہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علیٰ کل شیٔ قدیر دس مرتبہ اور جو ہر نماز کے بعد کہے تو اولیٰ ہے اور ہر صبح اور عصر کے بعد دس دفعہ یہ پڑھے۔ اللہم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ عدد خلقک بدوامک اور دسویں دفعہ یہ اور پڑھ لیوے وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہم وصحبہم والتابعین وعلیٰ اہل طاعتک اجمعین من اہل السموات واہل الارضین وعلینا معہم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک ورضاء نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون۔ اور جو ہر فرضوں کے بعد دس مرتبہ ورد کرے۔ تو اور بہت خوب ہے۔ اور ہر نماز فرض کے بعد دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھا کرے اور بعد دو رکعتوں چاشت کے سورتین والشمس وضحٰہا اور والضحیٰ پڑھے اُسکے بعد یوں کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ارشاد رحیمیہ در طریقہ حضرات نقشبندیہ معہ رسالہ متبرکہ حضرت خواجہ باقی باللہ معہ ترجمہ اردو ذکر و اشغال توجہ و مراقبہ قیمت چار آنہ

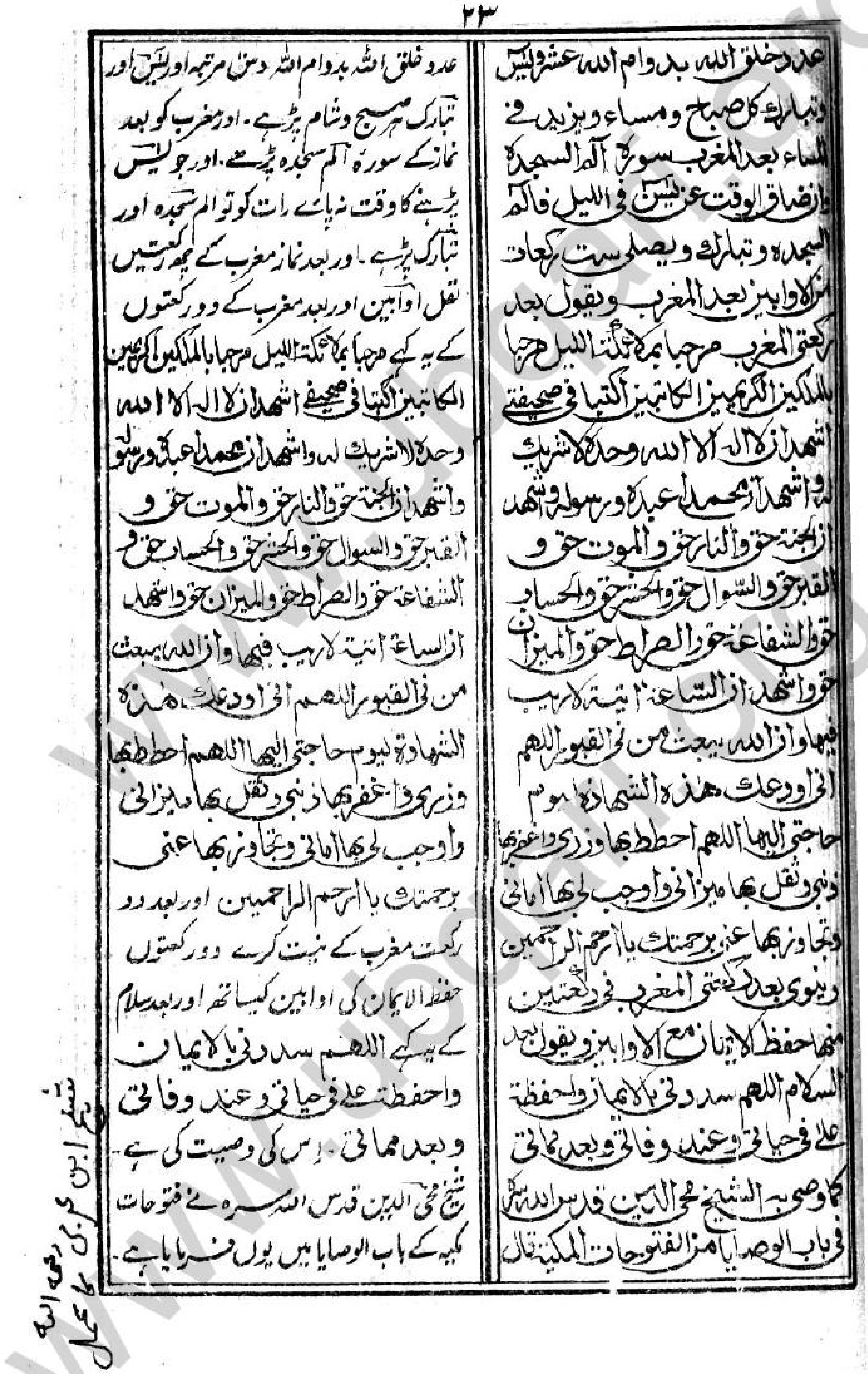

۲۳

عدد خلق الله بدوام الله عشرا ويٰس
وتبارك كل صبح ومساء ويزيد في
المساء بعد المغرب سورة آلم السجدة
وان ضاق الوقت عن يٰس في الليل فالم
السجدة وتبارك ويصلي ست ركعات
من الاوابين بعد المغرب ويقول بعد
ركعتي المغرب مرحبا بملائكة الليل مرحبا
بالملكين الكريمين الكاتبين اكتبا في صحيفتي
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد
ان الجنة حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسوال حق والحشر حق والحساب
حق والشفاعة حق والصراط حق والميزان
حق واشهد ان الساعة آتية لا ريب
فيها وان الله يبعث من في القبور اللهم
اني اودعك هذه الشهادة ليوم
حاجتي اليها اللهم احطط بها وزري واغفر بها
ذنبي وثقل بها ميزاني واوجب لي بها اماني
وتجاوز بها عني برحمتك يا ارحم الراحمين
وينوي بعد ركعتي المغرب في ركعتين
منها حفظ الايمان مع الاوابين ويقول بعد
السلام اللهم سددني بالايمان واحفظه
علي في حياتي وعند وفاتي وبعد مماتي
كما وصى به الشيخ محي الدين قدس الله سره
في باب الوصايا من الفتوحات المكية قال

عدد خلق اللہ بدوام اللہ دس مرتبہ اور یٰسٓ اور
تبارک ہر صبح وشام پڑھے۔ اور مغرب کو بعد
نماز کے سورۃ آلم سجدہ پڑھے۔ اور جو یٰسٓ
پڑھنے کا وقت نہ پائے رات کو تو الم سجدہ اور
تبارک پڑھے۔ اور بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں
نفل اوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں
کے یہ کہے مرحبا بملائکۃ اللیل مرحبا بالملکین الکریمین
الکاتبین اکتبا فی صحیفتی اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
واشہد ان الجنۃ حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسوال حق والحشر حق والحساب حق و
الشفاعۃ حق والصراط حق والمیزان حق واشہد
ان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث
من فی القبور اللہم انی اودعک ہذہ
الشہادۃ لیوم حاجتی الیہا اللہم احطط بہا
وزری واغفر بہا ذنبی وثقل بہا میزانی
واوجب لی بہا امانی وتجاوز بہا عنی
برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو
رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں
حفظ الایمان کی اوابین کیساتھ اور بعد سلام
کے یہ کہے اللہم سددنی بالایمان
واحفظہ علی فی حیاتی وعند وفاتی
وبعد مماتی۔ اس کی وصیت کی ہے
شیخ محی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات
مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا ہے۔

شیخ ابن عربی رحمہ اللہ
کا عمل صفحہ ۱۰

يقرأ في كل ركعة فيها الاخلاص ستا والمعوذتين مرة مرة ركعتين بعدهما بنية الاوابين مع الاستخارة اي المطلقة التي يعملها اهل الله كل يوم لاعمال الليل و والنهار قال الشيخ محي الدين قدس سره جربنا ذلك فوجدنا فيه كل خير ودعاء الاستخارة هو ما سبق ويقول بعد كل فريضة استغفر الله العظيم الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه اللهم انت السلام ومنك السلام واليك يرجع السلام حينا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام تباركت ربنا و تعاليت يا ذا الجلال والاكرام ثم يقرأ الفاتحة الى اخرها ثم والهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم ثم يقول اللهم اني اقدم اليك بين يدي ذلك كله الله لا اله الا هو الحي القيوم الى قوله العلي العظيم ثم امن الرسول الى اخر السورة ثم شهد الله انه لا اله الا هو الى قوله ان الدين عند الله الاسلام فيقول بعده وانا اشهد بما شهد الله به واستودع الله هذه الشهادة وهي لي عند الله وديعة ثم يقول قل اللهم مالك الملك الى قوله بغير حساب ثم يقول اللهم يا رحمن الدنيا والاخرة

کہ پڑھے اِس کی ہر رکعت میں سورۂ اخلاص چھ چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اِس کے بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت سے ساتھ استخارہ کے یعنے مطلق جو اولیاء اللہ پڑھا کرتے ہیں۔ ہر روز اعمال شب و روز کیواسطے شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے تجربہ کیا ہے تو اسمیں سراسر بہتری پائی ہے اور دعا استخارہ کی وہی ہے۔ جو پہلے گذری اور ہر فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اللہم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا تعالیت یا ذا الجلال والاکرام پھر الحمد کی صورت پھر الٰہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم پھر کہے اللہم انی اقدم الیک بین یدی اللہ ذلک تک۔ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم وہو العلی العظیم تک پھر امن الرسول آخر سورۃ تک پھر شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو عند اللہ الاسلام تک پھر کہے وانا اشہد بما شہد اللہ بہ استودع اللہ ہذہ الشہادۃ وہی لی عند اللہ ودیعۃ پھر کہے قل اللہم مالک الملک سے بغیر حساب تک پھر کہے اللہم یا رحمن الدنیا والاخرۃ

ورحیمهما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی برحمة
من عندك تغنینی بها عن رحمة من سواك
ثم الاخلاص والمعوذتین ثم یقول سبحان
الله ثلثا وثلثین مرة والحمد لله ثلثا وثلثین
مرة والله اكبر اربع وثلثین مرة
ثم لا اله الا الله وحده لا شریك له
له الملك وله الحمد یحیی ویمیت بیده
الخیر وهو علی كل شیء قدیر اللهم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد
منك الجد ولا حول ولا قوة الا
بالله العلی العظیم ان الله وملائكته
الایة ثم یصلی علی النبی صلی الله علیه
واله وسلم ثم یدعو بما احب ثم یختم
سبحان ربك رب العزة عما یصفون
الایة ثم لا اله الا الله عشر مرات هذا
بعد كل فریضة ویقول كل یوم بعد
الصبح یا الله یا واحد یا احد یا جواد
انفعنی منك بنفحة خیر انك علی كل
ما تشاء قدیر احد عشر مرة ویكون ابتداء
من یوم الخمیس بعد قراءت الفاتحة لغوث
الثقلین قدس سره ومشائخ السلسلة
من السابقین واللاحقین كما شرطه المشائخ
ویقول یا عزیز كل یوم بعد الصبح
احد واربعین مرة ویا اله الا لهة الرفیع

ورحیمهما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی
برحمة من عندك تغنینی بها عن رحمة
من سواك پھر سورہ اخلاص اور قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر کہے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد للہ
تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک والحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وهو علی کل شیء قدیر اللهم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد
منک الجد ولا حول ولا قوة الا بالله العلی
العظیم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی
النبی الخ آخر آیۃ تک پھر درود پڑھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر پھر دعا مانگے جو چاہے پھر
کہے سبحان ربک رب العزة عما یصفون
آخر آیۃ تک پھر لا الہ الا اللہ دس مرتبہ یہ بعد ہر
فرض نماز کے اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے۔
یا اللہ یا واحد یا احد یا جواد انفعنی منک
بنفحة خیر انک علی کل ما تشاء قدیر گیارہ دفعہ
اور اسکو شروع کرے پنجشنبہ سے اسطور سے کہ پہلے
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ اور مشائخ سلسلہ
پہلے پچھلے سبکی فاتحہ دے جیسے اسکو شرط کیا ہے
مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح
کے اکتالیس مرتبہ اور یا الہ الا الہة الرفیع

مشائخ کو شرط لغو ہے کا ایصال ثواب

خمسة عشر مرة ويا قيوم فلا يفوت
شئ من علمه ولا يؤده وعشرين مرة و
ان وسع الوقت قال سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم مائة مرة ويصوم ثلثة
ايام من كل شهر ومن زاد زاده الله فان
وجد من نفسه قوة فليصم من شوال
ستا ومن ذي الحجة التسع الاول وشيخنا
الامام كان يامر اصحابه باحياء هذا
الليالي العشر بقرأة القران كل
ليلة عشرة اجزاء بالمدارسة ففي
كل ثلاث ليال ختمة وليلة العيد
ختمة كاملة بالتقسيم هذا ومن
الايام الفاضلة يوم عاشوره ويوم
النصف من شعبان وورد في الفضائل
رجب احاديث باسانيد ضعيفة
لا باس بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة
فليعمل بها رجاء فضل الله تعالى
فمنها صوم اول رجب كفارة ثلاث سنين
والثاني كفارة سنتين والثالث كفارة
سنة ثم كل يوم شهرا ومنها في
رجب يوم وليلة من صام ذلك
اليوم وقام تلك الليلة كان كمن صام
الدهر مائة سنة۔

سواء السبیل کلیمی مع ترجمہ اردو مصنفہ جد امجد حضرت خواجہ کلیم اللہ چشتی شاہجہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ کی وفات وصفات پر مکمل اور جامع بحث قابل دید کتاب ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ

وظائف خاص سالکین قادریہ کیلئے

پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شئ
من علمہ ولا یؤدہ ستائیس مرتبہ اور وقت
میں گنجائش ہو تو سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر مہینے
میں تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے اللہ
زیادہ کرے اسکو اور جو اپنے نفس میں قوت
پائے تو رکھے چھ روزہ عید کے اور بقرعید کے
نو روزے اول تاریخ سے نویں تک اور ہمارے
شیخ امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان دس
راتوں کو بیدار رہے۔ اور قرآن شریف پڑھے
ہر رات کو دس سیپارے تو تین رات میں ختم
کرے اور دسویں رات کو ایک ختم پورا کرے
اس تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورے اور
پندرہویں رات شعبان کی اور رجب کے فضائل
وارد ہیں حدیث ضعیف اسناد سے کہ اُن پر
عمل کرنا مضائقہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت
دیکھے۔ اُن پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید پر
اُن میں سے ایک روزہ پہلی رجب کا ہے جس کا
ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے کا
روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ
ایک برس کا کفارہ ہے۔ بعد اس کے پھر ہر
روزہ ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک ایسا دن
ہے کہ ماہ رجب میں ایک روزہ اور ایک شب ایسی
ہے کہ جو اس دن روزہ رکھے اور اس رات کو عبادت
کرے تو ایسا ہے جیسے برابر سو برس روزہ رکھے

فهو لثلاث بقين من رجب ومنها من صام سبعة ايام غلقت عنه سبعة ابواب جهنم ومن صام ثمانية ايام فتحت له ثمانية ابواب الجنة ومن وجد قوة من نفسه فقد ورد افضل الصيام صوم اخى داؤد كان يصوم يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا لاقى رواه الترمذى وغيره عن ابن عمر لشيخ سعيد الكوكنى و قال الشيخ حسن العجمى المكى وعند الاستطاعة يزيد على ما ذكر قراءة سورة الاخلاص الف مرة والصلوة على النبى صلى الله عليه وآله وسلم الف مرة ويقول فى كل يوم الف مرة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير وان يقول فى الصبح كل يوم الف مرة سبحان الله وبحمده انتهى

اما طريقه نقشبنديه را شعب بسيار است و در ديار هندوستان از دو جهت شائع شده است يكے جهت خواجه محمد باقى و ديگر جهت امير ابو العلے و در ديار ماوراء النهر از جهت مخدوم اعظم مولانا خواجگى شائع است و اشهر شعب آن بحسب رسائل تصوف

پس وہ واسطے تیسری رجب کے ہے اور بعض اُن میں سے یہ ہے کہ جو سات روزے رکھے اُسپر سات دروازے دوزخ کے بند ہوتے ہیں۔ اور جو آٹھ روزے رکھے آٹھوں دروازے جنت کے اُسکے واسطے کھل جائیں گے اور جو اپنے نفس میں قوت پائے تو حدیث شریف میں آیا ہے افضل روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے۔ کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک روز افطار کرتے تھے اُسکو روایت کیا ترمذی وغیرہ نے ابن عمرؓ سے واسطے شیخ سعید کوکنی کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدور ہو تو زیادہ کرے اسپر سورۂ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور ہر روز ہزار بار پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو على كل شئ قدير اور ہر روز صبح کو پڑھے ایکہزار بار سبحان اللہ وبحمدہ ۔ انتہی

لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہیں۔ ملک ہندوستان میں دو جہت سے شائع ہیں تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے اور دوسرا میر ابو العلے کی جہت سے اور ملک ماوراء النہر میں مخدوم اعظم مولانا خواجگی کی جہت سے مشہور ہے اور اُن سب میں بہت مشہور بموجب تصوف کے رسالوں کے

ودیگر طریقہ نقشبندیہ [illegible]
[illegible]

شاہ صاحب رح کا ایک اور سلسلہ طریقت ۲۸

وبیان اشتغال قوم شعبہ جامیہ ست وباز جہت خواجہ محمدؒ باقی را شعب بسیار است اشہر آنہا دو شعبہ است شعبہ شیخ محمد معصوم وشعبہ شیخ آدم بنوری وہریکے ازین دو اشغال دارد غیر اشغال متقدمان این طریقہ واین فقیر را بہر یکے ازین شعبہا ارتباط صحیح واقع شدہ است پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت وصحبت وتلقین اشغال واجازت وخرقہ با والد خود ہست شیخ عبدالرحیم قدس سرہ وحضرت ایشاں را با چہار کس از مشائخ این طریق ارتباط واقع است نخست با سید عبداللہ دوم با میر ابوالقاسم اکبرآبادی سیوم با خواجہ خورد ولد خواجہ محمدؒ باقی چہارم با میر نورالعلےٰ خلف میر ابوالعلےٰ۔ فالسید عبداللہ عن الشیخ آدم البنوری عن الشیخ احمد السہندی عن خواجہ محمد باقی وخواجہ خورد عن الشیخ احمد السہندی وعن خواجہ حسام الدین وشیخ الہداد کلہم عن خواجہ محمد باقی بالسند المذکور فی سلسلۃ الصحبۃ ومیر ابوالقاسم الاکبرآبادی الملقب بخلیفہ عن ملا ولی محمد الاکبرآبادی عن الامیر ابوالعلےٰ عن عمہ الامیر عبداللہ عن خالہ خواجہ عبدالحق عن عمہ خواجہ یحیی عن ابیہ خواجہ عبیداللہ الاحرار۔ وازمیر نورالعلےٰ خرقہ بایشان رسید عن والدہ الامیر ابوالعلےٰ اکبرآبادی۔ واین فقیر اشغال طریقہ احمدیہ را از ملا محمد دلیل گیلانی

شاہ صاحب کا ۹ / سلسلہ

اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جامیہ ہے اور پھر خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت شعبے ہیں اُن میں دو شعبہ بہت مشہور ہیں۔ ایک شعبہ شیخ محمد معصوم کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور اُن دونوں میں سے شغل ہیں سوائے اشغال متقدمان طریقہ کے اور میں فقیر کو اُن سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس ارتباط اس فقیر کو جہت صحبت و بیعت و تلقین اشغال و اجازت و خرقہ سے اپنے والد شیخ عبدالرحیم قدس سرہ سے ہے۔ اور اُنکو چار مشائخ سے اس طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ ① پہلے سید عبداللہ سے ② دوسرے میر ابوالقاسم اکبرآبادی سے ③ تیسرے خواجہ خورد ولد خواجہ محمد باقی سے ④ چوتھے میر نورالعلےٰ خلف میر ابوالعلےٰ سے تو سید عبداللہ کو شیخ آدم بنوری سے اُن کو شیخ احمد سہرہندی سے اُن کو خواجہ محمد باقی سے اور خواجہ خورد کو شیخ احمد سہرہندی سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ الہداد اور اُن سب کو خواجہ محمدؐ باقی سے اُسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت میں اور میر ابوالقاسم اکبرآبادی الملقب بخلیفہ کو ملا ولی محمد اکبرآبادی سے اُنکو میر ابوالعلےٰ سے اُن کو اپنے چچا امیر عبداللہ سے اُن کو اپنے ماموں خواجہ عبدالحق سے اُن کو خواجہ یحیٰ سے اور اُن کو اپنے والد خواجہ عبیداللہ احرار سے اور میر نورالعلےٰ سے اُنکو خرقہ پہنچا اُنکو اپنے والد امیر ابوالعلےٰ اکبرآبادی سے اور اس فقیر نے اشغال طریقہ احمدیہ کو ملا محمد دلیل

سلسلہ ع

اشتغال طریقہ احمدیہ کا حصول

اخذکردہ عن شیخ میر موسیٰ بھٹی کوٹی عن
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد
السہرندی و این فقیر را خرقہ نقشبندیہ
از شیخ ابوطاہر مدنی رسیدہ و ایشاں را از
کسی والد بزرگوار ایشاں شیخ
ابراہیم کروی و شیخ احمد نخلی و شیخ
عبداللہ بصری مکی و شیخ ابراہیم را ارتباط
با شیخ احمد قشاشی است از جہت تلقین و خرقہ
عن ابی المواہب احمد الشناوی عن
الشیخ محمد بن محمد بن عبدالرحمن التہنیسی
عن مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی
عن مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا
علاؤالدین محمد عن مولانا عبدالرحمن الجامی
عن مولانا سعیدالدین الکاشغری عن مولانا
نظام الدین خاموش عن خواجہ علاؤالدین
العطار عن خواجہ بہاؤالدین نقشبند
و شیخ احمد نخلی اشغال این طریقہ اخذ کردہ از سید میر کلال البلخی
عن ملا محمد عرب البلخی عن ملا الٰہ الشیرغانی
عن ملا خورد عزیزان عن مخدوم الاعظم
ملا خواجگی عن مولانا محمد قاضی
عن خواجہ عبیداللہ الاحرار
والشیخ عبداللہ البصری لبس
الخرقۃ عن الشیخ عبداللہ
باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین
السنبھلی نزیل مکۃ عن خواجہ محمد

حاصل کیا اُنہوں نے اپنے شیخ میر موسیٰ بھٹی کوٹی
سے اُنہوں نے شیخ محمد معصوم سے اُنہوں نے اپنے
والد شیخ احمد سہرندی سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ
حاصل ہوا شیخ ابوطاہر (۱) مدنی سے اور اُنکو ہیں مشائخوں
سے اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے اور
شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبداللہ بصری مکی
سے (۲) اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد
(۳) قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقہ کے ابو (۴)
(۵) المواہب شیخ احمد شناوی سے اُنکو شیخ محمد
بن محمد بن عبدالرحمن تہنیسی سے اُنکو مولانا (۶)
محمد امین ملا جامی کے بھانجے سے اُنکو مولانا (۷)
شیخ غیاث الدین احمد سے اُنکو مولانا علاؤالدین (۸)
محمد سے اُن کو مولانا عبدالرحمن جامی سے (۹)
اُن کو مولانا سعیدالدین کاشغری سے اُنکو (۱۰)
مولانا نظام الدین خاموش سے اُنکو خواجہ (۱۱) (۱۲)
علاؤالدین عطار سے اُنکو خواجہ بہاؤالدین (۱۳)
نقشبندیہ سے اور شیخ احمد نخلی نے اشغال (۱۴)
اس طریق کے حاصل کئے سید میر کلال بلخی سے (۱۵)
اُنہوں نے ملا الٰہ شیرغانی سے اُنہوں نے (۱۶)
ملا خورد عزیزان سے اُنہوں نے مخدوم الاعظم (۱۷) (۱۸)
ملا خواجگی سے اُنہوں نے مولانا محمد قاضی (۱۹)
سے اُنہوں نے خواجہ عبیداللہ احرار سے (۲۰)
اور شیخ عبداللہ بصری نے خرقہ پہنا ہاتھ (۲۱)
سے شیخ عبداللہ باقشیر مکی کے اُنکو پہنایا (۲۲)
تاج الدین سنبھلی نزیل مکہ نے اُن کو خواجہ محمد (۲۳) (۲۴)

باقی بسنده المذکور، ثم الخواجه
نقشبند اخذ عن روح خواجه عبد الخالق
الغجدوانی وعن خواجه محمد بابا السماسی
وعن خلیفة الامیر سید کلال وخواجه
محمد بابا السماسی عن خواجه عزیزان بمثل
ما ذکرنا فی سلسلة الصحبة الا ان
ههنا نکتة اخری ننبه علیها فالشیخ
ابو علی الفارمدی اخذ ایضًا عن خواجه
ابی الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی یزید
البسطامی من طریق الباطن لا من
طریق الظاهر فان وفات الشیخ ابی یزید
قبل ولادة خواجه ابی الحسن بمدت
مدیدة والشیخ ابو یزید عن سیدنا
الامام جعفر الصادق من طریق
الباطن لا الظاهر لان ولادة الشیخ
ابی یزید بعد وفات الامام جعفر
الصادق بمدة مدیدة والامام جعفر
الصادق اخذ من جهتین الاولی جهة
ابائه رضی الله عنهم وقد ذکرناه والثانیة
انه اخذ الطریقة عن ابی امه القاسم
بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم
اخذها عن سلمان الفارسی عن سیدنا
ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله
علیه وآله وسلم قلت فی اخذ القاسم
عن سلمان لا یمکن ان یکون الا

باقی نے اُسی سند مذکور سے پھر خواجہ نقشبند
نے حاصل کی خواجہ (٢٥) عبدالخالق غجدوانی کی
روح سے اور خواجہ (٢٦) محمد بابا سماسی اور خلیفہ
امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد بابا سماسی
نے خواجہ (٢٧) عزیزان سے جیسا ہمنے سلسلۂ صحبت
میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہاں ایک اور نکتہ ہے
اُس سے آگاہ ہو بس شیخ (٢٨) ابو علی فارمدی
نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ (٢٩) ابوالحسن خرقانی
سے اُنہوں نے شیخ (٣٠) ابو یزید بسطامی سے
باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں کیونکہ وفات
شیخ ابو یزید کی خواجہ ابوالحسن کی ولادت
سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ
ابو یزید نے سیدنا امام (٣١) جعفر صادق سے
باطن کے طریق سے ظاہر کے طریق سے نہیں
اسواسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کی بہت
مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر
صادق سے اور امام جعفر صادق نے
حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا
رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر
کر چکے ہیں اور دوسرے اپنے نانا (٣٢) قاسم
بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے
حاصل کیا (٣٣) سلمان فارسی سے اور اُنہوں نے
سیدنا (٣٤) ابو بکر صدیق سے اُنہوں نے نبی
(٣٥) صلے اللہ علیہ وسلم سے میں کہتا ہوں قاسم
کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہیں۔ مگر

سلسلہ نقشبندیہ کا اتصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

مرجهة الباطن يظهر ذلك من تتبع اسمأ الرجال والله اعلم والحسن البصري ينسب الى سيدنا على رضي الله تعالى عنهم عند اهل السلوك قاطبة وان كان اهل الحديث لا يثبتون ذلك وقد انتصر الشيخ احمد الفشاشي لاهل السلوك والكلام واف وشاف في الكتاب العقد الفريد في سلاسل اهل التوحيد والله اعلم ۔ باید دانست کہ گلیانی بفتح کاف فارسیہ اول وتشدید دوم نسبت بہ قبیلہ از افاغنہ کہ میان دوآبہ پشاور سکونت دارند با قوم یوسف زئی بنو اعمام می شوند ہٹی کوٹ بتائین ہندیتین قریۃ من مضافات جلال آباد وجلال آباد بلدۃ بین کابل وپشاور بہنبہی بفتح موحدہ والنون ومہملۃ نسبہ بھنبا بالقصر بلدہ بصعید مصر الادنی ۔ تلاکہ ۔ بفتح الالف و تشدید الکاف العربیۃ وہائے فارسیہ این ہمین تخلص می کند ۔ واورا دیوانے است مشہور ۔ چبیرغان بجیم فارسیہ مضمومہ وباء موحدہ مضمومہ ورائے مہملہ ساکنہ وغین معجمہ بلدہ است بر دو مرحلہ از بلخ شبرغان تعریب اوست ومعنی چبیرغان بلفظ ترکی چیز یکہ یکے بعد دیگرے در طول مانند قطار بودہ باشد عزیزان لفظ تعظیم مثل

باطن کی جہت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے اسماء الرجال کے تتبع سے واللہ اعلم ۔ اور حسن بصری نسبت کے گئے ہیں ۔ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اہل سلوک کے نزدیک یقینا اگرچہ اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد فشاشی نے اہل سلوک کے کلام وافی وشافی سے اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید میں واللہ اعلم ۔ جاننا چاہئے کہ گلیانی بفتح کاف فارسیہ اول وتشدید دوم یار نسبت کی ہے قبیلہ افغانوں میں سے جو پشاور کے دوآبہ میں رہتے ہیں ۔ اور قوم یوسف زئی کے چچا زادوں میں ہیں ۔ ہٹی کوٹ دونوں تاء ہندیہ ایک گانوں ہے توابع جلال آباد سے اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل اور پشاور کے بھنبی بفتح موحدہ والنون اور سین مہملہ بالقصر اور یار نسبت کی ایک شہر ہے صعید مصر ادنیٰ میں تلاکہ بفتح الف وتشدید کاف عربی وہائی فارسی ابن ہمین تخلص کرتے ہیں اور اُنکا دیوان مشہور ہے چبیرغان بجیم فارسی مضمومہ اور بار موحدہ اور رار مہملہ ساکن اور غین معجمہ ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شبرغان اُسکی تعریب ہے ۔ اور چبیرغان لفظ ترکی ہیں اُسے کہتے ہیں ۔ جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے

میران وسیدی وغیر آن وباقتیر بالمفظ یمن حرف نسبت است کہ اول کلمہ می آید مانند یار نسبت کہ در آخر کلمہ می آید سنبھل بہائے ہندیہ کہ اشمام ہا وارد بلدہ است در ار نہر جمنا وگنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافہ دہلی کاتب حروف گوید کہ حضرت والد قدس سرہ می فرمودند کہ چون حضرت خلیفہ ابوالقاسم مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ ما مثال نمی باشد و وصایا نمی نویسند عمدہ در طریق ما کتاب فقرات است آنرا از مشائخ خود عنعن اخذ کردہ ایم ومشائخ ما بحفظ وعمل بآن وصیت می کردند شما آنرا از نسخہ من بنویسید پس حضرت ایشان آنرا استنساخ کردند واجازت حضرت ایشان این فقیر را شامل شد کتاب فقرات را و بعض مواضع اشکال در آن کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم واشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک تلقی نمودم والحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی در باب اشغال نقشبندیہ رسالہ دارند مختصر والد بزرگوار آنرا بغایت می پسندند وآنرا بخط خود از نزدیک بعض اصحاب شیخ تاج الدین انتساخ کردہ بودند وطالبان را بہمان اسلوب ارشاد می فرمودند این فقیر آنرا پیش حضرت ایشان بحثاً ودرایۃً خواندہ است ۔

تفہیمات الٰہیہ حضرت شاہ صاحب کی معرکۃ الآرا تصنیف جلد اول قیمت ۶/

میران وسیدی وغیرہ کے باقتیر بالفظ یمن میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آتا ہے جیسے یار نسبت کی آخر میں آتی ہے سنبھل ہا ہندیہ کہ ہا کے شامل ایک شہر ہے گنگا جمنا کے اُس طرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ دہلی کے کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ ابوالقاسم نے مجھے اجازت دی. فرمایا کہ ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریق میں عمدہ کتاب فقرات ہے وہ ہمنے بھی مشائخ سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے اور ہمارے مشائخ اُسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت کرتے آئے ہیں۔ تم وہ میری کتاب سے نقل کرلو پس حضرت والد نے وہ نقل کرلی اور اُنکی اجازت اِس فقیر کو ہوئی اور اُسمیں بعض مقام مشکل اِس فقیر نے اُن سے دریافت کئے اور اُسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے۔ والحمد للہ کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک رسالہ ہے مختصر اشغال نقشبندیہ میں والد بزرگوار اُس کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اور اُسے شیخ تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر اپنے ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اُسی طور طالبوں کو ارشاد فرماتے تھے اِس فقیر نے وہ رسالہ اُن سے بحثاً و درایۃً پڑھا ہے۔

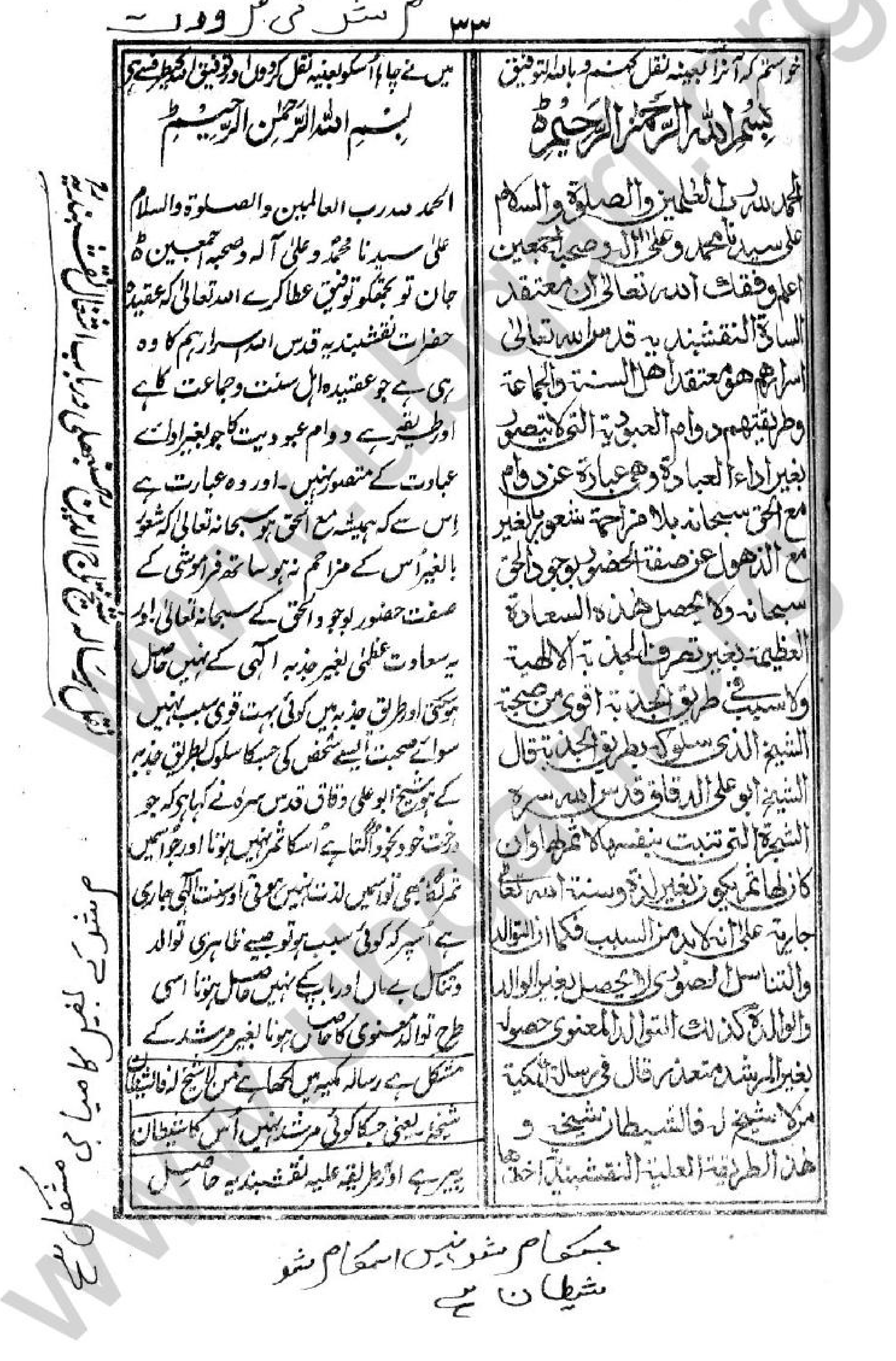

۳۳ مرشد کی ضرورت

خواستم کہ آنرا بعینہ نقل کنم و باللہ التوفیق

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اعلم وفقك الله تعالى ان معتقد السادة النقشبندية قدس الله تعالى اسرارهم هو معتقد أهل السنة والجماعة وطريقتهم دوام العبودية التي لا يتصور بغير اداء العبادة وهي عبارة عن دوام مع الحق سبحانه بلا مزاحمة شعور بالغير مع الذهول عن صفة الحضور بوجود الحق سبحانه ولا يحصل هذه السعادة العظيمة بغير تصرف الجذبة الالهية ولا سبب في طريق الجذبة اقوى من صحبة الشيخ الذي سلوكه بطريق الجذبة قال الشيخ ابو علي الدقاق قدس الله سره الشجرة التي تنبت بنفسها لا ثمر لها وان كان لها ثمر يكون بغير لذة وسنة الله تعالى جارية على انه لابد من السبب فكما ان التوالد والتناسل الصوري لا يحصل بغير الوالد والوالدة كذلك التوالد المعنوي حصوله بغير المرشد متعذر قال في رسالة المكية من لا شيخ له فالشيطان شيخه و هذه الطريقة العلية النقشبندية اخذتها

میں نے چاہا اسکو بعینہ نقل کروں اور توفیق اللہ کیطرف سے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین ۝ جان تو تجھکو توفیق عطا کرے اللہ تعالی کہ عقیدہ حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہ ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر ادائے عبادت کے متصور نہیں۔ اور وہ عبارت ہے اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالی کہ شعور بالغیر اس کے مزاحم نہ ہو ساتھ فراموشی کے صفت حضور بوجود الحق کے سبحانہ تعالی اور یہ سعادت عظمی بغیر جذبہ الہی کے نہیں حاصل ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب نہیں سوائے صحبت ایسے شخص کی جسکا سلوک بطریق جذبہ کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود اگتا ہے اسکا ثمر نہیں ہوتا اور جو اسمیں ثمر لگتا بھی تو اسمیں لذت نہیں ہوتی اور سنت الہی جاری ہے اسپر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد وتناسل بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے مشکل ہے رسالہ مکیہ میں لکھا ہے من لا شیخ لہ فالشیطان شیخہ یعنی جسکا کوئی مرشد نہیں اس کا شیطان پیر ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ حاصل

نقل رسالہ شیخ تاج الدین سنبھلی درباب اشغال نقشبندیہ

[illegible]

جسکا مرشد نہیں اسکا مرشد
شیطان ہے

شا لا صا حـے م کا
۳۴ اکابر مشائخ کا طریقہ

العقبۃ الفقیر فی النقصان والعاجز
فی معرفۃ الرحمن تاج الدین السنبھلی
عن مھدی الزمان الخواجہ محمد باقی
وھو اخذھا عن المولی خواجگی امکنکی
وھو اخذھا عن المولی درویش محمد
وھو عن المولی محمد زاھد وھو عن
الغوث الاعظم الخواجہ عبید اللہ
احرار وھو عن الشیخ الشیوخ یعقوب
الجرخی وھو من حضرۃ الخواجہ الکبیر الخواجہ
بھاء الحق والدین المعروف بنقشبند وھو
عن السید کلال وھو عن الخواجہ محمد بابا
السماسی وھو عن حضرت العزیزان الخواجہ
علی الرامیتنی وھو عن الخواجہ محمود الفغنوی
وھو عن الخواجہ عارف الریوکری وھو عن
الخواجہ عبد الخالق الغجدوانی وھو عن الشیخ
یوسف بن یعقوب بن ایوب الھمدانی وھو
عن ابی علی الفارمدی وھو من ابی الحسن
الخرقانی والشیخ ابو علی لہ نسبۃ الجذبۃ والصحبۃ
والاستفاضۃ بالشیخ ابی القاسم الکرگانی ایضاً
وجیت عند المحققین ان الشیوخ ثلاثۃ شیخ
الخرقۃ وشیخ الذکر وشیخ الصحبۃ وشیخ الصحبۃ
اتم واکمل فی الارتباط وھو الشیخ الحقیقی
لاجرم اوردنا نسبۃ الشیخ ابی القاسم الذی
انتھی بھا السلوک الشیخ ابی علی وبین الشیخ
ابی القاسم الی الامام علی بن موسی الرضا

مشائخ تصوف کی اقسام

اقسام مشائخ

کیا ہے اس فقیر نے جو نقصان میں کامل
ہے اور معرفت رحمٰن میں عاجز ہے تاج الدین
سنبھلی کہ حاصل کیا ہے مھدی زمان۔
خواجہ محمد باقی سے اور انہوں نے ملا خواجگی
امکنگی سے انہوں نے ملا درویش محمد سے
انہوں نے ملا محمد زاہد سے انہوں نے غوث الاعظم
خواجہ عبید اللہ احرار سے انہوں نے شیخ الشیوخ
یعقوب چرخی سے انہوں نے حضرت خواجہ
کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدین معروف بہ نقشبند سے
انہوں نے سید کلال سے انہوں نے خواجہ
محمد باباسماسی سے انہوں نے حضرت عزیزان
سے انہوں نے خواجہ علی رامیتنی سے انہوں نے
خواجہ محمود خیر فغنوی سے انہوں نے خواجہ عارف
ریوگری سے انہوں نے خواجہ عبد الخالق غجدوانی
سے انہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب
ہمدانی سے انہوں نے ابو علی فارمدی سے انہوں نے
ابو الحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت
جذبہ و صحبت و استفاضہ کی ہے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے بھی اور اس سبب سے محققین کے نزدیک
شیخ تین ہوتے ہیں ایک شیخ خرقہ اور ایک
شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط
میں اکمل اور اتم ہے اور وہی شیخ حقیقی ہے ہم نے
ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم کو
کہ وہاں جاکر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور
شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسیٰ رضا تک

وسائط شیخ ابوعثمان المغربی و ابوعلی
الکاتب و ابوعلی الرودباری و سید الطائفة
الجنید بغدادی والسری السقطی و معروف
الکرخی رضی اللہ تعالی عنہم وللمعروف
قدس سرہ نسبة اخری یتصل بہا الی
داؤد الطائی عن حبیب العجمی عن الحسن
البصری قدس اللہ اسرارہم و نسبة معروف
الی باب مدینة العلم معروف و مشہور ہہنا
الان ارجع الی راس الکلام فاعلم ان الشیخ ابا
الحسن الخرقانی اخذ عن روحانیة ابی یزید البسطامی
کنسبة اویس قدس اللہ سرہ من منبع الانوار
علیه افضل الصلوة و اکمل التحیات و ہکذا
نسبة سلطان العارفین الی روحانیة جعفر
الصادق والمعروف من خدمة و صحبة غیر
صحیح والامام جعفر الصادق مع وجود
انوار وراثة آبائه الکرام یتصل بجدہ
لامه القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق
رضی اللہ تعالی عنہم وہو من فقہاء السبعة
فی التابعین کان من الکمال فی علم الظاہر و
الباطن وہو منسوب الی سلمان الفارسی
رضی اللہ تعالی عنه و سلمان مع تشرفه بصحبة
النبی صلی اللہ علیه و آله و سلم اخذ الطریقة
عن الصدیق رضی اللہ تعالی عنه
وہو عن النبی صلی اللہ علیه و آله و سلم
والطریق الاخری الامام جعفر ابا عن جد

درمیان میں واسطے ہیں شیخ ابوعثمان مغربی
اور ابوعلی کاتب اور ابوعلی رودباری اور سید
الطائفہ جنید بغدادی اور سری سقطی و معروف کرخی
رضی اللہ تعالی عنہم اور معروف کرخی قدس اللہ سرہ کو
ایک اور نسبت ہے جو ابوداؤد طائی کو جا ملتی
ہے حبیب عجمی سے انکو حسن بصری سے قدس
اللہ اسرارہم اور معروف کرخی کی نسبت حضرت باب مدینہ
علم یعنی علی تک معروف و مشہور ہے اور اب میں
رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے کو

پس جاننا چاہیے کہ شیخ ابوالحسن خرقانی نے
حاصل کیا ابویزید بسطامی کی روح سے جیسے حضرت
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے اور اسیطرح سلطان العارفین کی
نسبت ہے روحانیت امام جعفر صادق سے اور وہ جو
مشہور خدمت و صحبت ہے، وہ صحیح نہیں ہے اور امام جعفر
صادق نے باوجود اپنے باپ کی وراثت کے انوار
اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہم سے حاصل کیا اور ساتوں فقہا سے ہیں۔
تابعین میں علم ظاہر اور علم باطن دونوں میں کامل
اور انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالی
عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف صحبت
نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور انکو نبی صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو باپ دادا
سے وہ مشہور ہے در دروازہ شہر علم یعنی حضرت

روح سے فیض حاصل کرنا

نسبت روحانیہ

فیض حاصل ہونے کے دیگر ذر
۳۶

| الی باب مدینة العلم معروفة | علی رضی اللہ تعالے عنہ تک |
|---|---|
| **فصل** | **فصل** |
| طریق الوصول الی اللہ تعالی علی طریق السادة النقشبندیة اما الطرق الاول الذکر بمحض الصحبة او بالذکر او بالمراقبة وطریق ذکر هذہ السلسلة ان تذکر الکلمة الطیبة اعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحبس النفس وتراعی العدد الوتر واذا جاء فی العدد احد وعشرین مرة ولم یظهر للذکر اثر فهذا دلیل علی عدم قبولہ فتشرع فی ابتداء الذکر من اصلہ واثر الذکر هو انک فی زمان النفی منتفی عنک وجود البشریة وفی الاثبات یظهر فیک اثر من اثار تصرفات الجذبات الالهیة والاثر متفاوت بحسب الاستعداد فبعضهم اول ما یحصل الغیبة عما سوی الحق وبعضهم اول ما یحصل لہ السکر والغیبة وبعد ذلک یتحقق لہ وجود العدم وبعدہ یتشرف بالفناء کما قال الشیخ عبد اللہ الانصاری فی تفسیر هذہ الایة واذکر ربک اذا نسیت غیرہ ثم نسیت ذکرک ثم نسیت فی ذکر الحق ایاک اکمل ذکرک | طریق وصول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبس نفس سے۔ اور گنتی بہ طاق عدد کی رعایت رکھے اور جب ذکر اکیس ۲۱ مرتبے گذر جاوے اور اسکا کچھ اثر ظاہر نہو تو یہ دلیل ہے اس کے قبول نہ ہونے کی پھر نئے سرے سے ذکر شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا الہ تو وجود بشریہ کی نفی ہو جاوے اور جب کہے الا اللہ تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبیہ الہیہ کے اور اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ انکو پہلے غیبت ماسوائے حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انکو پہلے سکر اور غیبت اور اس کے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اس کے بعد فنا جیسے شیخ عبد اللہ انصاری نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا نسیت کہ جب بھول جاوے تو ماسوائے حق کے پھر بھول جاوے تو اپنے ذکر کو پھر بھول جاوے تو حق کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا |

اول طریقہ حضرات نقشبندیہ

۲/ اقرب نقشبندیہ وصول الی اللہ کا ذکر نفی

ذکر نفی اثبات کا مخصوص طریقہ

۳۷

واعلی الدرجات واتمہا الفناء اعنی لا یبقی
للسالک خبر عما سوی اللہ وکیفیۃ الذکر ان
تجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق
الشفۃ بالشفۃ والاسنان بالاسنان و
تحبس النفس وتشرع کلمۃ لا مبتدئا بہا
من السرۃ وتصعد بہا الی جانب الدماغ
فاذا وصلت الی الدماغ ملت بآلہ الی
جانب الکتف الیمین الا اللہ الی جانب
الیسار فرمیت بہا علی القلب الصنوبری
بقوۃ بحیث یظہر اثرہا وحرارتہا فی سائر
الجسد وتمیل محمد رسول اللہ من
الیسار الی جانب الیمین ای تاتی بہا
بینہما وتقول بعد ذلک بالقلب ایضا
الٰہی انت مقصودی ورضاک مطلوبی
یعنی من ہذا الذکر مع توجہ القلب علی
وجہ یظہر اثرہ فی القلب ویتاثر منہ و
یکون ذلک کلہ بحیث لا یظہر علی ظاہرہ
حرکۃ ولا یشعر بہ من کان بقربہ وتحبس
نفسہ بذکر مرۃ او ثلاثا مراعیا
للوتر وقال حضرۃ الخواجہ قدس سرہ
فی معنی الکلمۃ الطیبۃ ان لا الٰہ معناہ
نفی الالہۃ الطبیعۃ والا اللہ
اثبات المعبود محمد رسول اللہ
معناہ انک ادخلت نفسک
فی مقام فاتبعونی بالحق

اور اعلیٰ اور اتم درجہ ذکر کا فنا ہے یعنی تیری
زبان کو خبر نہ رہے ماسوا اللہ کے اور کیفیت
ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگائے اور
لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
اور حبس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ
لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے اور
جب دماغ کو پہونچے تو کہے آلہ کو داہنے مونڈھے
کی طرف الا اللہ کو بائیں مونڈھے کی طرف پھر اُسے
قلب صنوبری پر مارے ایسے زور سے کہ اُس کا
اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو۔
اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے داہنی
طرف کو یعنی اُن کے درمیان اور اُس کے
بعد دل سے یوں کہے الٰہی انت مقصودی
ورضاک مطلوبی یعنے اس ذکر سے تو ہی میرا
مقصود ہے اور تیری ہی رضا مجھے مطلوب ہے قلب
کی توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو
اور دل اُس سے متاثر ہو اور یہ سب اس طرح سے
ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس
بیٹھا ہو وہ بھی نہ جانے اور حبس نفس کرے
ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رعایت
کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے کلمہ طیبہ کے
معنے یوں فرماتے ہیں لا الٰہ نفی ہے
الٰہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات ہے
معبود کی محمد رسول اللہ اس کے معنے یہ ہیں
کہ تو نے اپنے نفس کو داخل کیا مقام فاتبعونی بالحق میں

ذکر نفی اثبات کے وقت ضربیں مارنا

www.ubqari.org

۳۸ مبتدی سالکین کا تصوف

وبعض اکابر هذه السلسلة قال في معنى الكلمة الطيبة ان المبتدي يتصور في لا اله لا معبود والمتوسط يلاحظ لا مقصود والمنتهى لا موجود الا الله تكون ملاحظته وقال الاكابر ملم ينته السير الى الله ويضع القدم في السير في الله تكون ملاحظته لا موجود الا الله كفرا وقيل معناها لا متصرف في الملك والملكوت الا الله وينبغي الاجتهاد في مداومة الذكر لا تترك في حال ولا وقت لا في قيامك ولا قعودك ولا في حديثك ولا في نومك وان حصل لك في الذكر او في مجالسة الشيخ كيفية فافرضها كالخط المستقيم فان تخيل هذا المعنى وشغل الخيال بامر واحد محمد للجمعة وقال بعض الاكابر اذا تغيرت متغيرة من بدنك بواسطة الخيال وتاثيره ينبغي لك ان تتبع تلك العشرة حتى يحصل لك التعطيل كما قال بعض الاكابر الشغل هو عدم الشغل وعدم الشغل هو الشغل وقال المولى سعد الدين الكاشغري رحمة الله عليه ان الشيخ عبد الكبير اليمني سالني وقال ما الذكر فقلت له لا اله الا الله فقال ما هذا ذكر هذا عبارة

مجموعہ پنج گنج ملفوظات خواجگان چشت رحمۃ اللہ علیہم اردو۔ قیمت تین روپے

اور اس سلسلہ کے بعضے بزرگوں نے کہا ہے کہ معنے کلمہ طیبہ کے یہ ہیں کہ مبتدی تصور کرے لا الٰہ یعنی لا معبود اور جو متوسط ہوں خیال کرے لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود الا اللہ کا ملاحظہ ہووے اور بزرگوں نے کہا ہے کہ جب منتہی ہو جاتے سیر الی اللہ اور قدم رکھے بیچ سیر فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا موجود الا اللہ کا تو یہ کفر ہے اور بعضوں نے اسکے معنی کہے ہیں لا متصرف فی الملک والملکوت الا اللہ اور ضرور ہے سعی کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ باتیں کرتے نہ سوتے۔ اور جو ذکر میں یا شیخ کی مجلس میں کچھ کیفیت حاصل ہو تو اسکو فرض کرے جیسے ایک خط مستقیم۔ اور جب یہ معنی خیال میں بندھ جاویں اور خیال انکی ایک امر میں مشغول ہو جاوے تو یہ جمعیت کے واسطے بہت مدد کرتا ہے اور بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ جب ایک بال بھی بدن سے متغیر ہو جاوے خیال کیواسطے اور اثر معلوم ہو تو چاہئے کہ اسکو چھوڑے نہیں یہاں تک کہ حاصل ہو جاوے تعطیل جیسے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ الشغل ہو عدم الشغل و عدم الشغل ہو الشغل اور ملا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ شیخ عبد الکبیر یمنی نے مجھے پوچھا کہ ذکر کیا ہے میں نے کہا لا الٰہ الا اللہ کہا یہ تو عبارت ہے ذکر

ذکر کیا ہے ؟

فقلت له افدانت فقال الذكر ان تعلم انك لا تقدر على وجدانه و قال السيد الطائفة الجنيد التصوف هو ان تجلس ساعة متعطلة من ملاحظة كل شئ وقال شيخ الاسلام في ملاحظة ذلك يحصل الوجدان بغير تفتيش و رؤية بغير نظر و مقصود الطائفة العلية الصوفية حصول مشاهدة الحق كانك تراه وتلك الحضور يسمونها مشاهدة تكون بالقلب واما الروية فيكون بعين الراس والفرق بين الرؤية والمشاهدة انك في الروية لا تقدر ان تبعدها عن نفسك وفي المشاهدة انت بالخيار

الطريقة الثانية للسادة النقشبندية في سبب الوصول وحصول المعرفة وهي اسهل الطرق واقربها التوجه والمراقبة وهو ان ذلك المعنى المقدس الذي بغير كيف ولا مثال المفهوم من الاسم المبارك اعني الله بغير واسطة عبارة عربية او عبرية او فارسية او غيرها تلاحظه وتحفظه في خياله وتتوجه بجميع قواك ومداركك الى القلب الصنوبري وتداوم على هذا الامر وتتكلف في ملازمة

کشکول کلیمی فارسی مع ترجمہ اردو مصنفہ خواجہ شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی قیمت

نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا آپ فرمائیے تو کہا ذکر یہ ہے کہ تم جانو یہ کہ تم اسکے وجدان پر قادر نہیں ہو اور سید الطائفہ جنید نے فرمایا ہے کہ تصوف یہ ہے کہ ایک ساعت معطل بیٹھے کل شئی کے ملاحظہ سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اسکے ملاحظہ میں حاصل ہوتا ہے۔ وصال بغیر جستجو کے اور دیدار بے نظر کے اور مقصود صوفیہ کے طریقہ علیہ کا حصول ہے مشاہدہ حق کا کانک تراہ اور اس حضور کا نام انہوں نے مشاہدہ بالقلب رکھا ہے۔ اور دیکھنا جو ہوتا ہے وہ سر کی آنکھوں سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور مشاہدہ میں یہ ہے کہ رویت میں قادر نہیں ہوتا کہ اسے اپنے سے دور کرے۔ اور مشاہدہ میں اختیار ہے۔

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا وصول کے سبب اور معرفت کے حصول میں اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے سو وہ کیا ہے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ معنی مقدس جو بغیر کیف اور ان کی مثال نہیں مفہوم ہے۔ اللہ کے نام مبارک کا بے واسطہ عبارت عربیہ یا عبریہ یا فارسیہ وغیرہ اسکا لحاظ اور اسکی حفاظت کرے اپنے خیال میں اور متوجہ ہو تمام قوتوں اور مدرکوں سے قلب صنوبری کی طرف اور اس پر مداومت کرے اور تکلف کرے اسکے لازم کر لینے کو

تصوف کیا ہے

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا توجہ اور مراقبہ میں

حتی تذهب الكلفة من البين ويصير هذا الامر كله ملكة لك وقال بعض الاكابر من النقشبندية ان المعنى المقصود ان غشي تمليك فتخيله بصورة نور بسيط محيط بجميع الموجودات العلمية والغيبية واجعله فی مقابلة البصيرة ومع حفظ ذالك تتوجه الى القلب الصنوبري بجميع القوى وتدارك الى ان تقوى البصيرة وتذهب الصورة ويترتب على ذلك ظهور المعنى المقصود قال حضرة الخواجه عبيد الله الاحرار ان المراقبة من المفاعلة فلا بد من التراقب من الجانبين مع هذا لابد المراقب ان يكون مراقبا الاطلاع على اطلاع الحق سبحانه على احواله ويداوم على ذلك او يكون مراقبا لاطلاعه على موجده بلا فتور وتشتت خاطره

والطريق الاخر ان يكون مراقبا بقلبه الصنوبري ولا يترك الخواطر تحل فيه حتى تيسر له الربط بقلبه الحقيقي من غير ملاحظة معنى المفاعلة وطريق المراقبة اعلى من طريق النفي والاثبات

در الثمین عربی مع ترجمہ ۲ حضرت شاہ صاحب کی چالیس حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوضات و برکات کی تشریح میں قیمت ۱ر

مراقبہ کا طریقہ

یہانتک کہ کلفت درمیان سے جاتی رہے اور اِس امر کا ملکہ ہوجائے اور بعض بزرگوں نے نقشبندیہ کے کہا ہے کہ معنے مقصود کے یہ ہیں کہ بیخودی ہوجائے پھر خیال کرے اُسکو ایک نور بسیط کی صورت میں جو احاطہ کئے ہوئے ہے سب موجودات علمیہ وغیبیہ کو اور اُسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو اپنے تمام قویٰ سے اور تدارک کرے اِس امر کا کہ بصیرت قوی ہوجائے اور صورت جاتی رہے اور مترتب اِس امر پر ظہور معنی مقصود کا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نے فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو ضرور ہے تراقب دونوں طرف سے تو بس مراقبہ کرنیوالے کو ضرور چاہئیے یہ کہ ہو مراقب اپنی اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونیسے اُسکے حال پر اور اسکی مداومت کرے اور یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر بلا فتور اور پریشان خاطری کے اور ایک اور یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا مراقب ہو اور اُسمیں کوئی خطرہ نہ آنے دے یہانتک کہ اُسکو اپنے قلب حقیقی سے ربط آسان ہوجائے بدون ملاحظہ معنی مفاعلہ کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلیٰ ہے نفی اثبات کے طریق سے اور بہت

۴۱

اقرب الى الجذبة الالهية من غيرها
ومن طريق المراقبة يمكن الوصول الى الوزارة
والتصرف في الملك والملكوت ويمكن بها
الاشراف على الخواطر والنظر الى الغير
بنظر الموهبة وتنوير باطنه ومن
ملكة المراقبة يحصل دوام الجمعية و
دوام قبول القلوب وهذا المعنى يسمى
جمعا وقبولا الطريق الثالث طريق
الرابطة بالشيخ الذي وصل الى
مقام المشاهدة وتحقق بالتجليات
الذاتية فان رؤيته بمقتضى هم
الذين اذا رأوا ذكر الله تفيد فائدة
الذكر وصحبته بموجب هم جلساء الله
تنتج صحبة المذكور واذا تيسر صحبة
مثل هذا العزيز ورأيت اثره في نفسك
فينبغي لك ان تحفظ ذلك الاثر الذي
تشاهد فيك بقدر الامكان وان
حصل لك في ذلك المعنى فتور ارجع مصاحبته
حتى يرجع لك ببركته ذلك الاثر و
هكذا تفعل مرة بعد اخرى حتى تصير
تلك الكيفية ملكة لك وان لم
تظهر من صحبة ذلك العزيز اثر
ولكن حصلت به محبة وانجذاب

قریب ہے جذبہ الٰہیہ سے اور مراقبہ کے طریق
سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک و
ملکوت میں تصرف کا اور ممکن ہے معلوم
کرلینا لوگوں کی دلی باتوں کا اور دوسرے
کیطرف بخشش کی نظر کرنیکا اور اُسکے باطن کو
منور کرنیکا اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دائمی
حاصل ہوتی ہے اور لوگوں کے دلکا ہمیشہ مقبول ہوتا
ہے اور اسی بات کو کہتے جمع و قبول۔ اور تیسرا طریق
رابطہ ہے اُس شیخ سے جو مشاہدہ کے مقام کو
پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق ہوا ہے
اس واسطے کہ اُس کی رویت بموجب
اسکے کہ اذا رُءوا ذکر اللہ ذکر کا فائدہ
دیتی ہے اور اُس کی صحبت بموجب اسکے
کہ ھم جلساء اللہ اُس صحبت مذکور کا
فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت
میسر ہو جاوے اور اپنے نفس میں اُس کا
اثر معلوم ہو تو چاہیے کہ اُسکی حفاظت کرے
جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہاں تک تجھسے ممکن ہو
اور جو اُس میں فتور آجاوے تو اُس شیخ کی
مصاحبت کیطرف رجوع ہو کہ پھر تجھکو حاصل
ہو اُسکی برکت سے وہ اثر اور اسیطور
کیا کرتا کہ وہ کیفیت ملکہ ہو جاوے اور جو اُس
عزیز کی صحبت سے یہ اثر ظاہر نہو لیکن اُس
سے محبت اور انجذاب حاصل ہو۔

مراقبہ کا فائدہ

رابطہ شیخ کی ضرورت

تفہیمات الٰہیہ جزو اول مجلد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کی معرکۃ الآرا تصنیف قیمت چھ آنہ ۶؍

ترانہ کلیمی حصہ اول و دوم فارسی اردو قوالی غزلوں کا مجموعہ قیمت ۱؍

فینبغی ان تحفظ صورته فی الخیال وتتوجه للقلب الصنوبری حتی تحصل الغیبة والفنا عن النفس وان وقفت عن الترقی فینبغی ان تجعل صورة الشیخ علی کتفك الایمن وتعتبر من کتفك الایمن قلبك وامرا ممتدا وتاتی بالشیخ علی ذلك الامر الممتد وتجعله فی قلبك فانه یرجی لك بذالك حضور الغیبة والفناء

تو چاہئے کہ اسکی صورت خیال میں رکھے اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو۔ تاکہ حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر وقفہ ہو جائے ترقی میں تو چاہئے کہ صورت شیخ کی اپنے داہنے مونڈھے کیطرف خیال کرے اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد اعتبار کرے داہنے مونڈھے تک اور شیخ کو اِس امر ممتد کیساتھ اپنے قلب میں لائے اور امید ہے اِس سے حضور غیبت اور فنا کی ؛

تیسری فصل حضرت غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے گیارہ کلمات قدسیہ کی شرح میں

## فصل ۳

فی الکلمات القدسیة المأثورة عن حضرة الخواجه عبد الخالق غجدوانی وهی احد عشر کلمة بنی طریق السادة النقشبندیة علیها وهی هذه ۱ یادکرد ۲ بازگشت ۳ نگاهداشت ۴ یادداشت ۵ هوش دردم ۶ سفر در وطن ۷ نظر بر قدم ۸ خلوت در انجمن ۹ وقوف زمانی ۱۰ وقوف عددی ۱۱ وقوف قلبی وحیث کان حضرة الخواجه عبد الخالق رأس خلقة هذه الطائفة لزم بیان الالفاظ المصطلح علیها فلنشرحها مقتصدین بین الاجمال والتفصیل وهذا انا اشرع فی ذلک

۱ یادکرد وهو عبارة عن ذکر اللسان او القلب یعنی کن دائما فی تکرار الذکر

## فصل ۳

حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے کلمات قدسیہ ماثورہ کے بیان میں۔ اور وہ گیارہ کلمے ہیں جن پر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے۔ سو وہ یہ ہیں ① یادکرد۔ ② بازگشت۔ ③ نگاہداشت۔ ④ یادداشت۔ ⑤ ہوش دردم ⑥ سفر در وطن۔ ⑦ نظر بر قدم۔ ⑧ خلوت در انجمن۔ ⑨ وقوف زمانی۔ ⑩ وقوف عددی ⑪ وقوف قلبی۔ اور چونکہ خواجہ عبد الخالق اِس طریقے کے سر حلقہ ہیں تو انکے الفاظ مصطلح کا بیان ضرور ہے ہم اُنکی شرح کرتے ہیں اجمال و تفصیل کے درمیان وہ یہ ہے۔

① یادکرد اِسے کہتے ہیں۔ ذکر زبان یا ذکر قلب کو یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے۔

یادکرد

اصطلاحات نقشبندیہ

الذی استفدتہ من الشیخ الی ان یحصل لک حضور الحق وطریقۃ تعلیم الذکر ان الشیخ یذکر اولا بقلبہ الکلمۃ الطیبۃ والمرید یحضر قلبہ فی مقابلۃ قلب الشیخ ویفتح عینیہ ویطبق فمہ کما مر بیانہ قال حضرۃ الخواجہ بہاء الدین قدس سرہ ان المقصود من الذکر ان یکون القلب دائما حاضرا مع الحق بوصف المحبۃ والتعظیم لان الذکر طرد الغفلۃ ؛

۲ بازگشت یعنی ان الذاکر کلما ذکر بقلبہ الکلمۃ الطیبۃ قال عقیبہا بذلک اللسان الٰہی انت مقصودی ورضاک مطلوبی یعنی من ہذا الذکر لان ہذہ الکلمۃ تفید نفی کل خاطر عن ملیح وقبیح حتی یخلص الذکر ویتفرغ السر عما سوی الخلق واذا لم یجد الذاکر لہ اخلاصا فی ہذا الکلام قال علی سبیل التقلید من المرشد فانہ یحصل لہ ببرکۃ ذلک الاخلاص ان شاء اللہ تعالیٰ ؛

۳ نگاہداشت ۔ وھو عبارۃ عن مراقبۃ الخواطر یعنی اذا کرر الکلمۃ فی نفسہ یراعی ان لا یخطر ببالہ

جو شیخ نے بتایا ہے تاکہ حضور حق حاصل ہو۔ اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے اور کھلی رکھے دونوں آنکھیں اپنی اور منہ بند کرے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں حضرت خواجہ بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مقصد ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو۔ محبت اور تعظیم کیساتھ۔ اسلئے کہ غفلت کو دفع کرتا ہے۔

بازگشت ② یعنی ذاکر جب قلب سے ذکر کرے کلمہ طیبہ کا اسکے بعد زبان سے کہے الٰہی انت مقصودی و رضاک مطلوبی یعنی اس ذکر سے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری ہی رضا مطلوب ہے۔ اسواسطے کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھے اور برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے اور سر فارغ ہو جائے ماسوائے حق سے اور جو ذاکر اخلاص نہ پائے اس کلام میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے تو اس کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ

نگاہداشت ③ اور یہ عبارت ہے خطروں کے مراقبہ کا یعنی جب دل میں کلمہ کی تکرار کرے تو اسکی رعایت کرے کہ کوئی خطرہ داہن نہ آئے

خاطر ویجتهد ان لا یخطر له خاطر
الغیر فی ساعة او ساعتین فان
ذلك مهم عند الاکابر وبعض کمل
الاولیاء احیانا یتم لهم هذا المعنی
**یاد داشت** هو عبارة عن دوام
الحضور مع الحق سبحانه علی
سبیل الذوق وبعض الاکابر قال
فی شرح هذه الکلمات الاربع هکذا
یاد کرد یعنی تکلف فی الذکر باز گشت
یعنی رجع الی الحق سبحانه علی وجه
الانکسار نگاهداشت یعنی حافظ علی
هذا رجوع یاد داشت یعنی رسخ سره
**هوش در دم** یعنی ان بناء الامر هذا الطریق
علی النفس فینبغی ان یجتهد علی حفظها بین
المنفسین فی الطبیعة حتی لا یدخل بغفلة
ولا یخرج بغفلة **سفر در وطن** یعنی ان سفر
السالك یکون فی الطبیعة البشریة یعنی
ینتقل من الصفات الذمیمة الی الصفات
الحمیدة کما قال بعض الاکابر ان
الشخص اذا انتقل الی محل لا
تفارقه الصفات الخبیثة ما لم ینتقل
عنه وقیل رؤیة الغیب فی الشهادة
**نظر بر قدم** یعنی ان السالك ینبغی
ان یکون نظره علی قدمه فی مشیه
فی البلد والصحراء حتی لا یتفرق

اور اس میں کوشش کرے کہ اس کے
دل میں کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک ساعت
یا دو ساعت کیونکہ یہ امر بہت ضرور ہے
بزرگوں کے نزدیک اور بعض کامل اولیا
کبھی کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے **یاد داشت**
دوام حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور
بعض بزرگوں نے ان چار کلموں کی یوں شرح
کی ہے۔ یاد کرد یعنے ذکر میں تکلف
باز گشت یعنے اللہ سے رجوع ازراہ عجز کے
نگاہداشت یعنے اس رجوع کی حفاظت
یاد داشت یعنے سر کو راسخ کرے
**ہوش در دم** یعنے اس طریقہ کی بنا
اس امر پر ہے۔ اس کی حفاظت کرے
درمیان دونوں نفسوں کے نہ غفلت سے
داخل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت سے
کوئی سانس **سفر در وطن** یعنے سالک کا
سفر طبیعت بشریہ میں ہے یعنے بری صفتوں کو
چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے
بعضے بزرگوں نے یعنی آدمی کسی مکان
کو جائے اسکی صفتیں بری اس کیساتھ
ہوتی ہیں جبتک آسنے نہ نقل کرے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھے شہادت میں
**نظر بر قدم** یعنے سالک کو چاہیے کہ اسکی
نظر قدم پر ہو شہر میں چلے پھرے یا جنگل میں
اسلئے کہ اسکی نظر متفرق نہ ہو جائے اور جسے دیکھنا چاہیے

نظرہ و یبصر ما لا ینبغی فیتفرق علیہ
قلبہ، ویمکن ان یکون المراد بالنظر الی
قدم ان یکون نظر السالک فی الاول
وھلۃ الی نہایۃ السلوک یعنی الی
حضرت الذات فقط کما قال فارس
بن عیسیٰ البغدادی سألت الحلاج
فقلت لہ من المرید فقال ھو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی
شیٔ حتی یصل ویحتمل ان یکون ھذا
المعنی ھو الذی قالہ الشیخ رویم ادب
المسافر ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ
**خلوت در انجمن** یعنی ینبغی للسالک ان
یکون ظاھرہ مع الحق وباطنہ مع الحق
الیہ بالشغل والقلب بالحق وما احسن
ما قیل فی ذالک شعر فمن داخل کن صاحبا
غیر غافل ومن خارج خالط کبعض الاجانب
قال اکابر الطریق ان فی ھذہ الطریقۃ
الجمعیۃ فی الملاء والتفرق فی الخلوۃ
**وقوف زمانی** یعنی یحاسب
اوقات نفسک ھل مرۃ باعمال الخیر
فتشکر اذ باعمال الشر فتستغفر علی
حسب مراتبھم فان حسنات الابرار
سیئات المقربین **وقوف عددی**
ھو عبارۃ عن

اُسے نہ دیکھے اور اُس کا قلب متفرق ہو جائے
اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر
اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو
یعنے فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارس
بن عیسےٰ بغدادی کا قول ہے کہ میں نے
حلاج سے سوال کیا تو میں نے کہا
مرید کون ہے اُنہوں نے کہا ھو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی شیٔ
حتی یصل۔ اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ
معنے جو شیخ رویم نے فرمایا ہے ادب المسافر
ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ یعنی مسافر کا ادب
یہ ہے کہ اسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے۔
(۸) **خلوت در انجمن** یعنی سالک کو چاہیئے کہ بظاہر خلقت
کیساتھ ہو اور باطن میں خالق کیساتھ ہاتھ کام میں اور
دل حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی میں شعر
فمن داخل کن صاحبا غیر غافل ٭ ومن
خارج خالط کبعض الاجانب بعض بزرگوں نے
کہا ہے کہ اس طریقہ میں جمعیت ہے اور تفرقہ ہے خلوت میں
(۹) **وقوف زمانی** کہ اپنے اوقات کا حساب رکھے
اگر اعمال خیر میں گذرے اسکا شکر کرے اور جو اعمال
بد میں گذرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبے کے
موافق کیونکہ ان حسنات الابرار سیئات
المقربین یعنی نیکیاں ابرار کے مقربین کے برائیاں ہیں
(۱۰) **وقوف عددی** یعنے رعایت عدد کے

حیات ولی اردو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور انکے آبا و اجداد اور انکے جانشین معزز افراد کی سوانح عمری قیمت
مجموعہ اعمال مجربہ خاندان عزیزیہ علماء میں بے مثل کتاب قیمت ۔/۸

۴۶

رعاية العدد فى الذكر القلبى تجمع الخواطر المتفرقة

**وقوف قلبى** هو عبارة من اليقظة وحضور القلب مع جناب الحق سبحانه على وجه لا يكون للقلب غرض غير الحق وقالوا ايضًا فى معناه ان الذاكر ينبغى ان يكون واقفا على قلبه يعنى فى اثناء الذكر يتوجه الى القلب الصنوبرى الذى يقال له قلب مجازا وهو فى الجانب الايسر محاذيا بالثدى ويجعله مشغولا بالذكر ولا يتركه يغفل عن الذكر ولا مفهومه وحضرت الخواجه نقشبند لم يجعل حبس النفس ولا رعاية العدد لازما فى الذكر واما وقوف القلبى فهو لازم عنده فى اثناء الذكر او الرابطة او غيرهما والمقصود من الذكر الوقوف القلبى وما احسن ما قيل فى ذلك شعر

على بيض قلبك كن كانك طائر
ثم من ذالك الاحوال فيك تولد

ذکر قلبی میں جمعیت کیساتھ کہ متفرق خطرے نہ آئیں۔

**وقوف قلبی**۔ یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا اللہ جلشانہ کیساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو غیر حق سے کچھ غرض نہ ہو اور یوں بھی کہا ہے کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جسکو مجازاً قلب کہتے ہیں۔ وہ بائیں طرف ہے پستان کے مقابل اُسکو ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر سے غافل نہ ہونے دے اور اُسکے معنے سے اور حضرت خواجہ نقشبند نے حبس دم نہیں لازم کیا اور نہ رعایت عدد کے ذکر میں لیکن وقوف قلبی اُن کے نزدیک لازم ہے ذکر میں یا رابطہ وغیرہما میں اور مقصود ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے یہ شعر اِس معنی میں۔

شعر

عَلٰی بَیضِ قَلبِكَ کُنْ کَاَنَّكَ طَائِرٌ
ثُمَّ مِنْ ذٰلِكَ الاَحوَالُ فِیكَ تُوَلَّدُ

یعنی اپنے دل کے بیضہ پر رہ ایسا جیسا پرند اِس امر سے تجھ میں حال پیدا ہوں گے

فصل چوتھی در بیان دفع وسوسہ

## فصل

اذا وقع لك فى اثناء الذكر والاشتغال تفرقة او وسوسة او قبض فينبغى

## فصل

جب ذکر اور اشغال کے درمیان تفرقہ یا وسواس یا قبض معلوم ہو تو چاہیئے۔

ذکر اللہ دافع وساوس

أن تغتسل بالماء البارد وان لم يقدر
على ذلك لعدم مساعدة المزاج فبالحار
وبعد ذلك تدخل الخلوة وتصلى
الركعتين ومع التضرع والاستكانة
تستغفر وتتوجه لحالك ووقتك
وان لم تجد وقتك واستمرت
التفرقة معك فاحضر في خيالك صورة
شيخك المربي لك فانه يرجى ببركته تبدل
التفرقة بالجمعية وان بقيت التفرقة
ايضا فقل يا فعال بالتشديد وان لم
يرتفع التفرقة بذلك فقل ان هذه
التفرقة منه تعالى واتفق في ذلك
الفرقة فتصير في عين الجمع حتى
قل ان يبقى التفرقة مع هذه الملاحظة
وحيث كانت الخطرة متعلقة
بالاعمال كالميل الى شرى فرس ونحوه
مما هو مباح شرعا فليبادر لفعله
او يخرجها من قلبه حتى يكون تلك
الخطرة له كعدو ويبذل جهده
في دفعه ونفى ثلثة خواطر لازم على
المريد الخطرة النفسية والشيطانية
والملكية وتثبيت الخاطر الحقانى و
معرفة الخواطر وتمييزها عسير و
لنبينها بعض بيان فان حصول خاطر
النفس من ارض القلب يعنى من تحت القلب

کہ سرد پانی سے غسل کر ڈالے اور جو ٹھنڈے
پانی پر قدرت نہ رکھے اپنے مزاج کے سبب تو
گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد خلوت میں
داخل ہو اور دو رکعتیں پڑھے اور بہت گریہ و
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو اپنا
وقت نہ پائے اور وہی تفرقہ رہے تو تصور باندھ
اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو تیرا مربی ہے کیونکہ
امید ہے کہ اُس کی برکت سے تفرقہ جاتا رہے
اور جمعیت حاصل ہو۔ اور جو اسپر بھی تفرقہ نہ جائے
تو کہے یا فعّال تشدید کیا تھا اور جو اس سے بھی
تفرقہ نہ جائے تو کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے
اُس سے موافقت کرے تو آپ عین جمعیت میں ہو جائیگے
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال
سے ہے جیسے رغبت گھوڑے خریدنے کی
یا اور کچھ جو شرع میں مباح ہے تو وہ کام
کرے یا اُسے اپنے قلب سے نکال ڈالے
یہانتک کہ اُس خطرہ کو دشمن جان لے۔ اور
کوشش کرے اسکے دفع کی اور تین خطروں کی نفی
کرنی مرید کو لازم ہے خطرہ نفسیہ و خطرہ
شیطانیہ و خطرہ ملکیہ اور خطرہ حقانی کو قائم
رکھے اور خطروں کو پہچاننا اور تمیز کرنا بہت مشکل ہے
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی ارض
قلب سے پیدا ہوتا ہے یعنی قلب کے نیچے سے

تین خطروں کی نفی جو مُرید کو لازم ہے